كتاب
هدية المؤمنين ترجمه
تبصرة المتعلمين
تاليف
سيد فيض حسين

یعنی بیان حالات کون و مکان و فضائل خالق بر و بحر و زمین و زمان

کتاب

مستطاب ہدیۃ المؤمنین ترجمۂ تبصرۃ المتعلمین کہ

نام تاریخی آن

ش الرسول

از تالیف جناب

م واقع حیدرآباد دکن

فہرست مضامین کتاب ہذا

۱۹۱ اکبر

بنام خالق کون و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

کتاب مستطاب

ہدیتہ المومنین

ترجمہ

حسین صاحب مع اصل کتاب

م ہوئی

حیدرآباد دکن بزبان ... دوسرا - ۲ - ب

اور ... ایک کرھو بیٹے وزرا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدا اور نعت محمد مصطفیٰ و ثنائے اہل بیت طاہرین صلوات اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین
ابن میر قایم حسین غفر اللہ لہما مومنین کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ ہمارے زمانے میں تمام
کتابیں اردو ہو گئی ہیں مگر فقہ امامیہ طہارت سے دیات تک کم لکھی گئی
کا جو مختصر اور مفید ہو ترجمہ کرے تا مومنین مستفیض ہون۔ فقہ اہل بیت کے مطابق بہت سی
کتابیں ہمارے علمانے تصنیف فرمائی ہیں جنمیں اکثر کا مثل نہیں مگر تبصرۃ المتعلمین سے
کوئی کتاب مختصر تر نہیں۔ جناب علامہ حلی اعلی اللہ مقامہ نے نہایت
اختصار سے لکھی ہے اور تمام ابواب فقہ اس مین درج ہیں۔ یہ کتاب
نہایت مفید ہے۔ لہذا احقر نے کتاب مذکور کا ترجمہ اردو میں
اور جس مقام پر شرح کی ضرورت ہوئی وہاں بعبارت مختصر
اس سے فیض پائین اور عاصی کو دعاؤں میں یاد رکھیں
اللہ توکلت والیہ

کتاب الطهارة وفيه ابواب الباب **الاول** في المياه الماء على ضربين مطلق ومضاف۔ فالمطلق ما يتحقق اطلاق اسم الماء عليه ولا يمكن سلبه عنه والمضاف بخلافه۔ فالمطلق طاهر ومطهر وباعتبار وقوع النجاسة فيه ينقسم اقساماً **الاول** الجاري ولا ينجس بما يقع فيه من النجاسة ما لم يتغير لونه او طعمه او ريحه بها فان تغير نجس المتغير خاصة دون ما قبله وما بعده وحكم ماء الغيث حال نزوله وماء الحمام اذا كانت له مادة حكمه۔ **الثاني** الواقف كمياه الحياض والاواني ان كان مقداره كرا وحده الف ومائتا رطل بالعراقي او كان كل واحد من طوله وعرضه وعمقه ثلثة اشبار ونصفا بشبر مستوي الخلقة لم ينجس بوقوع النجاسة فيه ما لم يتغير احد اوصافه فان تغير نجس ويطهر بالقاء كر دفعة عليه حتى يزول التغير۔ و

کتاب طہارت اسمین کئی باب ہین۔ پہلا باب اقسام آب کے بیان مین ہے پانی کی دو قسمین ہین۔ مطلق اور مضاف۔ مطلق وہ ہے جسے فقط پانی کہین بلا اضافت کے اور مضاف وہ ہے جسے فقط پانی نہ کہہ سکین۔ آب مطلق پاک ہے اور پاک کرتا ہے۔ اور نجاست گرنے کے اعتبار سے اُس کی کئی قسمین ہین **اوّل** آب جاری (مثل چشمون کے) جب تک اسکا مزہ یا رنگ یا بو نجاست سے بدل نجائے نجس نہین ہوتا اگر انمین سے ایک چیز بھی بدلجائے تو اسیقدر نجس ہوگا جس قدر کہ متغیر ہوا ہے۔ اس کے آگے اور پیچھے کا پانی نجس نہین ہوتا آب بارش کا حکم برستے وقت اور آب حمام کا حکم جس کے لئے مادہ ہو آب جاری کا حکم ہے (یعنے وہ پانی جو حمام کے چھوٹے حوضون مین ہوتا ہے اور کر سے کم ہوتا ہے جبکہ خزانہ سے متصل ہوئے بوجہ ملاقات نجاست نجس نہین ہوتا) **دوسرا۔ آب** استادہ مثل آب حوض و آب ظروف کے۔ پس اگر اُس کی مقدار ایک کر ہو یعنے وزا

اور

ان کان اقل من کر نجس بوقوع النجاسۃ فیہ فان لم یتغیر احد اوصافہ ویطہر بالقاء کر دفعۃ علیہ **الثالث** ماء البیر ان تغیر بوقوع النجاسۃ فیہ نجس ویطہر بزوال التغیر بالنزح والا فہو علی اصل الطہارۃ وجماعۃ من اصحابنا حکموا بنجاستہا بوقوع النجاسۃ فیہا وان لم یتغیر ماءہا واوجبوا نزح الجمیع بوقوع المسکر او الفقاع او المنی او دم الحیض او الاستحاضۃ او النفاس فیہا او موت بعیر فیہا وان تعذر تراوح علیہا اربعۃ رجال مثنی یوما ونزح کر لموت الحمار والبقرۃ وشبہہما ونزح سبعین لموت الانسان وخمسین للعذرۃ الذائبۃ والدم الکثیر غیر الدماء الثلثۃ واربعین لموت الکلب والسنور والخنزیر والثعلب والارنب وبول الرجل ونزح عشرۃ للعذرۃ الیابسۃ والدم القلیل وسبع لموت الطیر والفارۃ

ایک ہزار دو سو رطل عراقی ہو یعنے پکے دس من اور ساڑھے چودہ سیر - ہر من چالیس سیر کا اور ہر سیر اسی روپے حالی کا) یا اسکا طول اور عرض و عمق ہر ایک برابر خلقت والے آدمی کی بالشت سے ساڑھے تین بالشت ہو تو کسی نجاست سے نجس نہو گا جب تک کہ تین وصفوں سے کوئی وصف نہ بدلے - ہان اگر کوئی وصف بدلجائے نجس ہو جائیگا - اور ایک کر پانی دفعۃ اس مین ملادین تا آنکہ تغیر برطرف ہو تو پاک ہو جائیگا - آب استادہ کر سے کم ہو تو نجاست گرتے ہی نجس ہو گا ہر چند کوئی صفت نہ بدلے - اور ایک کر پانی ایک دم سے اس مین ڈالدین تو پاک ہو جائے گا - **تیسرا** آب چاہ ہے پس اگر وہ بسبب نجاست کے متغیر ہو جائے نجس ہو جائے گا - اور پانی کھینچنے سے پاک ہو گا بشرطیکہ تغیر جاتا رہے اور آب چاہ مین نجاست سے تغیر نہو تو اپنی طہارت پر باقی ہے - اور ہمارے علماء سے جماعت نے بسبب ملاقات نجاست کے آب چاہ کے نجس ہو جانے پر فتویٰ

اذا انفسخت او انتفخت وبول الصبی واغتسال الجنب وخروج الکلب منہا حیًا وخمس لذرق الدجاج وثلث للفارۃ والحیۃ ودلو للعصفور وشبہہ وبول الآدمی وعندی ان ذالک کلہ مستحب **الرابع** اسئار الحیوان کلہا طاہرۃ الا الکلب والخنزیر والکافر **واما** المضاف فہو المعتصر من الاجسام والممتزج بہا مزجا یسلبہ الاطلاق کماء الورد والمرق وھو ینجس بکل ما یقع فیہ من النجاسۃ سواء کان قلیلا وکثیرا ولا یجوز رفع الحدث ولا الخبث بہ وان کان طاہرا مسائل **الاولی** الماء المستعمل فی رفع الحدث طاہر ومطہر **الثانیۃ** الماء المستعمل فی ازالۃ النجاسۃ نجس سواء تغیر بالنجاسۃ او لم یتغیر عدا

دیا ہے اگرچہ متغیر نہو۔ اور واجب جانا ہے کہ نشے کی چیز۔ (جو اصل مین پتلی ہو مثل شراب اور سیندھی کے) یا بوزا یا منی یا خون حیض یا استحاضہ یا نفاس اس مین گرے یا اونٹ گر کے مرجائے تو تمام پانی کھینچین اور تمام پانی نکالنا نہو سکے تو صبح صادق سے دو مرد پانی کھینچنا شروع کرین جب وہ تھک جائین تو دوسرے دو مرد کھینچین اسیطرح شام تک (کھینچتے رہین) اگر گدھا یا گائے یا ان کے برابر کا جانور مرے تو ایک کر باقی۔ اور آدمی مرجائے تو ستر ڈول۔ اور پتلی پاخانہ یا خون کثیر کے لئے سوائے خون حیض و استحاضہ و نفاس کے پچاس ڈول۔ اور کتا یا بلی یا سور یا لومڑی یا خرگوش مرے یا مرد کا پیشاب گرے تو چالیس ڈول۔ اور خشک پاخانہ یا تھوڑا خون گرے تو دس ڈول۔ اگر پرندہ مرے یا چوہا مر کے پھٹ جائے یا پھول جائے یا اس طفل کا پیشاب جو شیر خوار نہو گرجائے یا جنب نہائے۔ (بشرطیکہ جنب کے جسم پر منی نہ لگی ہو) یا کتا گر کے زندہ نکلے تو سات ڈول اور سرگین مرغ کے واسطے پانچ اور چوہے اور

ماء الاستنجاء **الثالثة** غسالة الحمام نجسة مالم یعلم خلوها من النجاسة
الرابعة الماء النجس لا یجوز استعماله فی الطہارة ولا فی ازالة النجاسة
ولا لشرب الا مع الضرورة **الباب الثانی** فی الوضوء وفیه فصول **الاول**
فی موجباته انما یجب بخروج البول والغائط والریح من المعتاد والنوم الغالب علی
السمع والبصر وما فی معناه و الاستحاضة القلیلة الدم ولا یجب بغیر ذلک
الفصل الثانی فی اداب الخلوة یجب ستر العورة علی طالب الحدث
ویحرم علیه استقبال القبلة واستدبارها فی الصحاری والبنیان ویستحب له تقدیم
الرجل الیسری عند دخول الخلاء والیمنی عند الخروج وتغطیة الراس والتسمیة

سانپ کے لئے تین اور چڑیا یا اُس کے مانند کوئی پرندہ مرے یا شیرخوار بچہ کا
پیشاب گرے تو ایک ڈول پانی کھینچین - میرے نزدیک یہہ سب مستحب ہے
چوتھا جانورونکا جھوٹا پانی - وہ سوائے کُتے اور سور اور کافر کے پاک ہے
آب مضاف وہ ہے جو کسی شئے سے نچوڑا جائے (جیسے پھول وغیرہ
کا رس) یا کسی چیز سے ایسا ملایا جائے جسے فقط پانی نہ کہہ سکین مثل گلاب اور
شوربے کے - وہ ہر نجاست سے نجس ہوگا خواہ تھوڑا ہو یا بہت - اور اس سے
غسل یا وضو کرنا یا نجاست کا پاک کرنا جائز نہین ہر چند آب مضاف پاک ہو -
یہاں کئی **مسئلہ** ہین پہلا مسئلہ غسل اور وضو مین استعمال کیا ہوا پانی
پاک اور پاک کنندہ ہے دوسرا مسئلہ ازالہ نجاست مین استعمال کیا ہوا
پانی نجس ہے خواہ نجاست سے متغیر ہو نہو سوائے آب استنجا کے **تیسرا مسئلہ** حمام کا
غسالہ نجس ہے تاوقتیکہ نجاست سے خالی ہونے کا یقین نہو **چوتھا مسئلہ** وضو

والاستبراء والدعاء عند الدخول والخروج والاستنجاء والفراغ والجمع
بین الاحجار والماء ویکرہ الجلوس فی الشوارع والمشارع ومواضع اللعن وتحت
الاشجار المثمرۃ وفی النزال واستقبال الشمس والقمر والبول فی الارض الصلبۃ
وفی مواطن الهوام وفی الماء واستقبال الریح۔ والاکل والشرب والسواک
والکلام الابذکر اللہ تعالی او للضرورۃ والاستنجاء بالیمین وبالیسار وفیها خاتم
فیه اسم اللہ تعالی او انبیائه او الائمۃ ویجب فیه الاستنجاء وهو
غسل مخرج البول بالماء خاصۃ وغسل مخرج الغائط مع التعدی وبدونه یجزی
ثلثۃ احجار طاهرۃ او ثلثۃ خرق الفصل الثالث فی کیفیته ویجب فیه سبعۃ

وغسل اور نجاست کے پاک کرنے مین اور پینے مین نجس پانی کا استعمال جائز نہین
ہان بوقت ضرورت پیسکتا ہے **دوسرا باب** وضو کے بیان مین ہے اس مین
کئی فصلین ہین **پہلی فصل** ان امور کے بیان مین ہے جنسے وضو واجب ہوتا ہے
وہ یہہ ہین پیشاب اور پاخانہ اور ریح جو عادت کے مقام سے نکلے اور خواب
جس سے سننا اور دیکھنا موقوف ہوجائے اور وہ چیز جو مثل خواب کے ہو
(جیسے بے ہوشی اور جنون اور نشہ) اور استحاضہ قلیلہ (اسکا بیان آیندہ
ہوگا) اور بغیر ان چیزون کے وضو واجب نہین ہوتا۔ **دوسری فصل** پاخانے
جانے کے طریقون کے بیان مین ہے پاخانہ پھرنے والے اور پیشاب کرنیوالے
پر شرمگاہ کا ڈہانپنا واجب ہے اور منہ اور پیٹھ کرنا قبلہ کی طرف خواہ جنگل مین
ہو یا مکان مین حرام ہے اور پاخانہ مین جاتے وقت بائین پاؤن کو آگے رکھنا
ور نکلتے وقت دہنے پاؤن کو اور سر ڈہانپنا۔ اور بسم اللہ کہنا اور جاتے اور

اشیاء النیۃ مقارنۃ لغسل الوجہ او غسل الیدین المستحب واستداء متمہا
حکما حتی یفرغ وغسل الوجہ من قصاص شعر الراس الی محاذی شعر الذقن طولا وما
اشتملت علیہ الابہام والوسطی عرضا وغسل الیدین من المرفقین الی اطراف
الاصابع ولو عکس لم یجز۔ ومسح بشرۃ مقدم الراس او شعرہ بالبلل من غیر استیناف
ماء جدید باقل ما یقع علیہ اسم المسح ومسح بشرۃ الرجلین من رؤس الاصابع
الی الکعبین ویجوز منکوسا۔ والترتیب علی ما قلناہ۔ والموالاۃ وہی متابعۃ
الافعال بعضہا البعض من غیر تاخیر۔ ویستحب فیہ غسل الیدین قبل ادخالہا
الاناء مرۃ من حدث النوم والبول ومرتین من الغائط وثلثا من الجنابۃ ووضع

نکلتے وقت) اور استبراء کرنا اور دعا پڑھنا جاتے اور نکلتے اور آبدست کے اور
فارغ ہونے کے وقت اور مقام براز کو پہلے ڈہیلون سے پاک کر کے پھر پانی
سے پاک کرنا سنت ہے اور شارع عام مین اور پن گھٹ پر اور ایسے مقام پر
جہان لوگ دشنام دین (جیسے غیر کے دروازے کے سامنے) اور پہل والے درخت کے
نیچے اور قافلہ اترنے کی جگہ بیٹہنا اور شرمگاہ کو سورج اور چاند کیطرف رکہنا اور
سخت زمین مین اور حشرات الارض کے سوراخون مین اور پانی مین اور ہوا کی
طرف پیشاب کرنا اور کہانا اور پینا اور مسواک کرنا اور بات کرنا سوائے ذکر خدا
یا بسبب ضرورت کے اور داہنے ہاتہہ سے آبدست کرنا مکروہ ہے اور بائین
ہاتہہ سے بہی مکروہ ہے جس صورت مین کہ اس مین انگوٹہی ہو اور اس پر اللہ تعالی
یا انبیا یا ائمہ علیہم السلام کا نام کندہ ہو (مکروہ اس صورت مین ہے کہ ان حروف کے نجس
ہونے کا یقین نہو اگر یقین ہو تو حرام ہوگا) پیشاب کے مقام کو فقط پانی سے (دو مرتبہ

الاناء علی الیمین والاغتراف بہا والتسمیة والمضمضة والاستنشاق ثلثا ثلثا وتثنیة الغسلات ووضع الماء فی غسل الیدین علی ظہر الذراعین وفی المرأة علی باطنہما وبالعکس لہا فی الثانیة والدعاء عند کل فعل ویکرہ التمندل والاستعانة ویحرم التولیة **مسائل الاولی** لایجوز للمحدث مس کتابة القرآن الثانیة لو تیقن الحدث وشک فی الطہارة تطہر۔ وبالعکس لایجب الطہارة الثالثة لو شک فی افعال الوضوء وہو علی حالہ اتی بہ وبما بعدہ ولو انصرف لم یلتفت۔ **الباب الثالث فی الغسل** ویجب بالجنابة والحیض والاستحاضة والنفاس ومس الاموات بعد بردہم بالموت وقبل تطہیرہم

دھونا اور اگر پاخانہ زیادہ پھیلا ہو تو اسے بھی پانی سے دھونا واجب ہے ورنہ تین پاک ڈھیلے یا تین پاک کپڑے کافی ہیں **تیسری فصل طریقہ وضو کے بیان میں** وضو میں سات چیزیں واجب ہیں اوّل نیت منھ دھوتے وقت یا دونوں ہاتھ دھوتے وقت جو استحباباً (وضو سے پہلے) دھوتے ہیں اور اسی نیت پر تا آخر وضو باقی رہنا دوسرے منھ کا دھونا سر کے بالوں کی انتہا سے ٹھڈی تک طول میں اور جسقدر انگوٹھا اور بیچ کی انگلی گھیرے عرض میں۔ تیسرے دونوں ہاتھوں کا دھونا کہنیوں سے انگلیوں کے سر تک۔ اُلٹا دھونا جائز نہیں۔ چوتھے پیش سر کے کھال پر یا اُس کے بالوں پر مسح کرنا تری سابق سے نہ آب تازہ سے کم سے کم اتنا ہو کہ نام مسح کا صادق آسکے پانچویں دونوں پاؤں کی کھال کا مسح انگلیوں کے سرے سے قدموں کی بلندی تک۔ اُلٹا مسح بھی جائز ہے (اور احتیاط یہہ ہے کہ اُلٹا مسح نہ کرے) چھٹے ترتیب یعنے جس ترتیب سے ہمنے بیان کیا ہے بجالائے (اُلٹ پلٹ نکرے یعنے پہلے منھ دھوئے بعد اس کے

في الجنابة **الفصل الاول** فصول وفيهنا ما يأتي ويجب والموت . بالغسل
وهي تحصل بانزال الماء المني مطلقا وبالجماع حتى تغيب الحشفة سواء القبل
او الدبر وان لم ينزل ويجب بهما الغسل ويجب فيه النية عند غسل اليدين
او الرأس واستدامة الحكم واستيعاب الجسد بالغسل وتخليل ما لا يصل اليه
الماء الا به والبداءة بالرأس ثم بالجانب الايمن ثم بالجانب الايسر ويسقط الترتيب
مع الارتماس ويستحب فيه الاستبراء بالبول والاجتهاد والمضمضة والاستنشاق
ثلثا والغسل بصاع فما زاد وتخليل ما يصل اليه الماء ويحرم عليه قبل الغسل قراءة
العزائم ومس كتابة القرآن وشيء عليه اسم الله تعالى واسماء انبيائه او احد

دہنا ہاتھ پھر بایان ہاتھ پھر سر کا مسح کرے اس کے بعد قدمون کا مسح کرے) ساتوین
موالات یعنے پے درپے بغیر تاخیر کے بجالائے اور دونون ہاتون کا (پہونچون تک)
ظرف وضو مین داخل کرنے سے پہلے دہونا اگر سویا ہو یا پیشاب کیا ہو تو ایک مرتبہ
اور پاخانہ پھرا ہو تو دو مرتبہ اور غسل جنابت کے لئے تین مرتبہ۔ اور ظرف آب کا
(وہ ظرف جس مین ہاتھ ڈبو کے پانی لیتے ہین) داہنی طرف رکہنا۔ اور اس مین
ہاتھ ڈبو کے پانی لینا اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہنا اور کلی کرنا اور ناک مین
پانی لینا تین تین مرتبہ اور باقی اعضا کو دو دو مرتبہ دہونا۔ اور دونون ہاتون کی
پشت پر پانی ڈالنا پہلے دہونے مین مرد کے لئے اور باطن ذراع پر عورت کے
واسطے۔ اور پھر برعکس دونون کے لئے (یعنے مرد باطن ذراع پر پانی ڈالے
اور عورت پشت ذراع پر) دوبارہ دہونے مین۔ اور تمام افعال وضو بجالاتے
وقت دعا پڑہنا سنت ہے اور اعضائے وضو کو کپڑے سے خشک کرنا اور وضو مین

لائمۃ ودخول المساجد الا اجتیاز اما عدا مسجد الحرام ومسجد الرسول ووضع شئی فیہا ویکرہ قراتہ ماذاد علی سبع ایات ومس المصحف وحملہ والاکل والشرب الا بعد المضمضہ والاستنشاق والنوم الا بعد الوضوء والخضاب ولو حاضت فی اثناء الغسل عاد **الفصل الثانی** فی الحیض وھو فی الاغلب دم اسود غلیظ یخرج بحرقۃ وحرارۃ وما تراہ بعد خمسین سنۃ ان لم تکن قرشیۃ ولا نبطیۃ بعد ستین منۃ ان کانت احداھما وقبل تسع سنین مطلقا فلیس بحیض واقلہ ثلثۃ م متوالیات واکثرہ عشرۃ ایام وما بینہما بحسب العادۃ ولو تجاوز الدم عشرۃ فان کانت امراۃ ذات عادۃ مستقرۃ رجعت الیہا وان کانت مبتدئۃ او مضطربۃ ولما تمیز

کسی دوسرے سے مدد چاہنا مکروہ ہے اور دوسرے سے اپنا وضو کروانا حرام ہے۔ یہاں کئی مسئلے ہیں۔ پہلا مسئلہ بے وضو حروف قرآن کو چھونا جائز نہیں۔ دوسرا مسئلہ اگر حدث کا یقین اور طہارت میں شک ہو تو طہارت کرے اور اگر طہارت میں یقین اور حدث میں شک ہو تو طہارت واجب نہیں۔ تیسرا مسئلہ اگر افعال وضو میں سے کسی فعل کا شک ہو پس اگر حالت وضو پر باقی ہے تو اس کو اور اسکے بعد کے افعال کو بجا لائے اور اگر حالت وضو سے پھر گیا ہے تو اس شک کا اعتبار نہیں تیسرا باب غسل کے بیان میں ہے۔ جنابت وحیض واستحاضہ ونفاس ورمردے کو ٹھنڈا ہونے کے بعد اور غسل سے پہلے چھونے سے غسل واجب ہوتا ہے ورغسل میت بھی واجب ہے باقی اور امور کے لئے جن کا ذکر آئندہ ہوگا غسل کرنا سنت ہے یہاں کئی فصلیں ہیں پہلی فصل جنابت کے بیان میں ہے مطلق خروج منی سے یعنے جو آب غلیظ کہ جہندگی سے نکلے خواہ جماع سے ہو یا بغیر جماع

عملت علیہ ولو نقدت تہ رجعت المبتدئۃ الی عادۃ اھلہا فان فقدن فالی اقرانہا فان فقدن اوکن مختلفات تحیضت فی کل شھر سبعۃ ایام او ثلثۃ من الاول وعشرۃ من الثانی والمضطربۃ تتحیض بالسبعۃ - او الثلثۃ والعشرۃ فی الشھرین - ویحرم علیہا دخول المساجد الا اجتیازا عدا المسجدین وقراءۃ العزائم ومس کتابۃ القرآن ویحرم علی زوجہا وطیہا - ولو وطی عمدا عزر وکفرۃ مستحبا ولا ینعقد لہا صلوۃ ولا صوم ولا طہارۃ رافعۃ للحدث ولا طواف ولا اعتکاف ولا یصح طلاقہا ولا یجب علیہا قضاء الصلوۃ ویجب قضاء الصوم ویکرہ لہا قراءۃ ما عدا العزائم ومس المصحف وحملہ والخضاب والوطی قبل الغسل

اور بسبب جماع کے کہ سر ذکر قبل یا دبر مین داخل ہو (مرد ہو یا عورت) اگرچہ انزال نہو جنابت حاصل ہوتی ہے اور اس کے لئے غسل واجب ہے اس مین دونون ہاتھ (غسل سے پہلے) دھوتے وقت یا سر دھوتے وقت نیت کرنا اور آخر غسل تک اسی نیت پر باقی رہنا واجب ہے اور تمام جسم کا دھونا اور تخلیل کرنا (یعنی پانی پہونچانا) اُس جگہ جہان خود پانی نہ پہونچے اور ابتدا کرنا سر سے پھر دہنے طرف کا آدہا بدن دھونا پھر بائین طرف کا آدہا بدن دھونا واجب ہے یہہ ترتیب غوطہ لگانے سے ساقط ہوتی ہے اور استبرا کرنا پیشاب سے (یعنے غسل سے پہلے پیشاب کرنا) اور طریقہ استبراء سے (یعنے بعد پیشاب کے غسل سے پہلے طریقہ مقررہ سے استبرا کرنا) اور تین مرتبہ کلی کرنا اور تین مرتبہ ناک مین پانی ڈالنا اور ایک صاع (یعنے ساڑھے تین سیر پانی) یا زیادہ سے غسل کرنا اور تخلیل اسجگہ جہان بغیر تخلیل بھی پانی پہونچتا ہو سنت ہے اور غسل سے پہلے سورہائے عزایم (یعنے الم سجدہ

والاستمتاع منہا بما بین السرۃ والرکبۃ ویستحب لہا الوضوء عند کل فریضۃ والجلوس فی مصلاہا ذاکرۃ بقدر صلوتہا **الفصل الثالث فی الاستحاضۃ** وہی فی الاغلب دم اصفر بارد رقیق تراہ بعد ایام الحیض والنفاس وبعد الیاس فان کان الدم قلیلا وہو ان یظہر علی القطنۃ ولا یغمسہا وجب علیہا تغییر القطنۃ وتجدید الوضوء لکل صلوۃ وان کان کثیرا وہو ان یغمس القطنۃ ولا یسیل وجب علیہا مع ذلک تغییر الخرقۃ والغسل لصلوۃ الغداۃ وان کان اکثر منہ وہو ان یسیل وجب علیہا مع ذلک غسلان غسل للظہر والعصر تجمع بینہما وغسل للمغرب والعشاء تجمع بینہما وغسلہا کغسل الحائض واذا فعلت ما قلناہ صارت بحکم الطاہر

اور حم سجدہ اور والنجم اور اقرأ) کا پڑہنا اور حروف قرآن کو اور اس شئے کو جس پر اللہ تعالی کا یا انبیاء یا ائمہ علیہم السلام کا نام کندہ ہو چہونا اور مسجد مین داخل ہونا حرام ہے ہان مسجد مین سے گذر جانا جائز ہے سوائے مسجد حرام اور مسجد رسول کے (کہ ان مسجدون مین سے گذر جانا بہی جائز نہین) اور کوئی چیز کسی مسجد مین رکہنا بہی حرام ہے اور زیادہ ساتہہ آیتون سے پڑہنا اور قرآن کو چہونا اور اٹہانا اور کہانا پینا بغیر کلیان کرنے اور ناک مین پانی لینے کے اور سونا بغیر وضو کے اور خضاب کرنا مکروہ ہے اگر مابین غسل حدث صادر ہو تو غسل کا اعادہ کرے دوسری فصل حیض کے بیان مین ہے اکثر وہ سیاہ و غلیظ خون ہے سوزش اور گرمی سے نکلتا ہے۔ جو عورت پچاس برس کے بعد خون دیکہے بشرطیکہ قرشیہ و نبطیہ نہو یا قرشیہ و نبطیہ ساٹہہ برس کے بعد دیکہے یا نو برس سے پہلے دیکہے خواہ قرشیہ ہو یا غیر وہ حیض نہین ہے (بلکہ استحاضہ ہے)

بیان حیض

الفصل الرابع فی النفاس وھو الدم الذی تراہ المرأۃ عقیب الولادۃ او معھا ولاحد لاقلہ واکثرہ عشرۃ ایام وحکمھا حکم الحائض فی جمیع الاحکام الفصل الخامس فی غسل الاموات ومباحثہ خمسۃ الاول الاحتضار ویجب فیہ استقبال المیت الی القبلۃ بان یلقی علی ظھرہ ویجعل وجھہ وباطن رجلیہ الیھا ویستحب تلقینہ الشھادتین والاقرار بالنبی والائمۃ علیھم السلام وکلمات الفرج وقرائۃ القرآن وتغمیض عینیہ واطباق فمہ ومد یدیہ واعلام المؤمنین وتعجیل امرہ الا مع الاشتباہ ویکرہ ان یحضرہ جنب او حائض او یجعل علی بطنہ حدید الثانی الغسل ویجب تغسیلہ ثلث مرات الاول

کم سے کم حیض کی مدت متصل تین دن تک ہے اور اکثر مدت دس دن تک اس کے مابین عادت کے موافق ہے۔ اگر دس دن سے خون بڑھجائے اور وہ عورت صاحب عادت ہو تو عادت کے ایام کو حیض قرار دے۔ اگر پہلے پہل خون دیکھا ہے یا مقررہ عادت نہیں یا ہو لگئی ہے اور خون کو پہچان سکتی ہے تو پہچانت پر عمل کرے ورنہ پہلے پہل خون دیکھنے والی اپنے اقربا (ماں بہن وغیرہ) کی عادت پر عمل کرے وہ نہوں تو ہمسنوں کی عادت پر اگر وہ بھی نہوں یا مختلف العادۃ ہوں تو ہر مہینے میں سات دن حیض کے قرار دے یا تین دن پہلے مہینے میں اور دس دن دوسرے مہینے میں۔ اور مقررہ عادت نہیں رکھنے والی۔ ہر مہینے میں سات دن حیض قرار دے یا ایک مہینے میں تین دن اور دوسرے میں دس دن حیض والی عورت پر مسجدوں میں ٹھرنا حرام ہے ہاں گزر جانا جائز ہے سوائے مسجد حرام و مسجد نبی کے اور سورہائے عزائم کا (جن میں سجدہ واجب ہے)

صاحب عادت نہیں

بماء السدر والثانی بماء الکافور والثالث بماء القراح کغسل الجنابة ولو خیف تناثر جلده تیمم ویستحب وقوف الغاسل علی یمینه وغمز بطنه فی الغسلین الاولین الا الحاملة والذکر والاستغفار وارسال الماء الی حفیرة وتغسیله تحت سقف واستقبال القبلة وغسل راسه وجسده برغوة السدر وفرجه بالاشنان ویکره اقعاده وقص اظفاره وترجیل شعره **الثالث التکفین** ویجب تکفینه فی ثلثة اثواب مئزر وقمیص وازار ومساس مساجده بالکافور ویستحب ان یزاد للرجل حبرة غیر مطرزة بالذهب وخرقة لفخذیه وعمامة یعمم بها محنکا وتزاد للمرأة لفافة

پڑھنا اور حروف قرآن کو چھونا حرام ہے اور شوہر پر اس کی مقاربت حرام ہے اگر عمدا مقاربت کرے گا تعزیر پائیگا۔ اور کفارہ دینا سنت ہے (بلکہ واجب ہے علی الاحوط) اور حایض سے نماز و روزہ اور ایسی طہارت جو حدث کو دور کرے اور طواف و اعتکاف صحیح نہین۔ اور اسے طلاق دینا صحیح نہین اور حائض پر نماز کی قضا واجب نہین روزے کی قضا واجب ہے۔ اور قرآن کا پڑھنا سوای عزایم کے اور اس کے کاغذ یا جلد کو چھونا یا اٹھانا اور خضاب کرنا اور (حیض سے پاک ہونے کے بعد) اور نہانے سے پہلے مقاربت کرنا اور اس سے لذت اٹھانا ناف اور زانو کے بیچ مین مکروہ ہے اور حایض کو سنت ہے کہ ہر نماز کے وقت وضو کرکے جا نماز پر ذکر خدا کرتے ہوئے بقدر اپنی نماز کے بیٹھے۔ **تیسری فصل** استحاضہ کے بیان مین ہے اکثر وہ خون زرد اور ٹھنڈا اور پتلا ہوتا ہے جو ایام حیض و نفاس کے بعد اور سن یاسین آئے پس اگر وہ خون تھوڑا ہو

اخری لشد ثدیها و نمط و تعوض من العمامة بقناع و التکفین بالقطن و تطئیبه بالذریرة
وجریدتان من النخل وان یکتب علی اللفافة والقمیص والازار والجریدتین
اسمه وانه یشهد الشهادتین واسماء الائمة علیهم السلام وان یکون الکافور
ثلثة عشر درهما وثلثا وانلم یوجد فاقله درهم ویکره التکفین فی السواد وجعل
الکافور فی سمعه وبصره وتجمیر الاکفان **الرابع** الصلوٰة علیه وهی تجب علی
کل میت مسلم او بحکمه ممن بلغ ستة سنین من اولادهم ذکرا کان او انثی حرا کان
او عبدا ویستحب علی من نقص سنه عن ذالک والاولی بالصلوٰة علیه اولاهم
بالمیراث والزوج اولی من غیره والهاشمی احق اذا قدمه الولی ویستحب له

یعنے روئی پر ظاہر ہو اور اس مین سرایت نکرے تو ہر نماز کے لئے روئیکا
بدلنا اور وضو کرنا واجب ہے۔ اور اگر خون زیادہ ہو (یعنے متوسط) جو روئی کے
اندر سرایت کرے مگر کپڑے کو نہ لگے تو افعال مذکورہ کے ساتھ کپڑے کا بدلنا
اور ایک غسل نماز صبح کے واسطے واجب ہے اور اگر بہت زیادہ خون ہو
کہ کپڑے کو لگے تو تمام افعال مذکورہ کے ساتھ اور دو غسل ایک ظہر وعصر کے
لئے بشرطیکہ دونون کو ملا کر پڑھے اور دوسرا مغرب وعشا کے لئے بشرطیکہ
ملا کر پڑھے واجب ہے۔ غسل استحاضہ مثل غسل حیض کے ہے جب
استحاضہ والی عورت ان امور کو جو ہمنے بیان کیا ہے بجالائے تو حکم مین
پاک عورت کے ہو جائے گی **چوتھی فصل** نفاس کے بیان مین ہے۔

بیان نفاس

جو خون کہ ولادت کے بعد یا ولادت کے ساتھ آئے وہ نفاس ہے۔ اسکی
کمی کی حد نہین۔ زیادہ کی حد دس دن تک ہے۔ نفاس والی عورت تمام احکام

تقدیمہ مع الشرائط والامام اولی من غیرہ ووجوبھا علی الکفایۃ وکیفیتہا
ان یکبر بعد النیۃ خمسا بینہا اربعۃ ادعیۃ افضلہا ان یکبر ویتشہد
الشہادتین ثم یصلی علی النبی والہ بعد الثانیۃ ثم یدعو للمومنین بعد الثالثۃ
ثم یدعو للمیت ان کان مومنا وعلیہ ان کان منافقا وبدعاء المستضعفین ان
کان منہم فی الرابعۃ ولو کان طفلا سال اللہ تعالیٰ ان یجعلہ لہ ولابویہ فرطا
وان لم یعرفہ سال اللہ تعالیٰ ان یحشرہ مع من کان یتولاہ ثم یکبر الخامسۃ
وینصرف بعد رفع الجنازۃ ولا قراءۃ فیہا ولا تسلیم ویستحب فیہا الطہارۃ

مین غسل حائض کے ہے۔ پانچوین فصل غسل میت کے بیان مین ہے اسمین پانچ بحثین ہین۔
پہلی بحث جانکندنی کے بیان مین ہے۔ جانکندنی مین میت کا منہ قبلہ کیطرف کرنا واجب ہے
اسطرح سے کہ اُسے چت لٹائین اور منہ اور دونون تلوے قبلہ کیطرف کرین۔ اور تلقین شہادتین
واقرار نبی وائمہ علیہم السلام وکلمات فرج (یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ۔ لَا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرْضِیْنَ
السَّبْعِ وَمَا فِیْھِنَّ وَمَا بَیْنَھُنَّ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ)
اور قرآن شریف اُس کے پاس پڑہنا اور اسکی آنکھون کو اور منھ کو بند کرنا اور ہاتون کو
سیدہا کرنا اور مومنین کو اطلاع دینا اور غسل وکفن ودفن مین جلدی کرنا سُنّت ہے
ہان اگر موت مین شبہہ ہو تو جلدی نکرے اور جنب وحائض کا اس کے پاس آنا اور اس کے
پیٹ پر لوہا رکہنا مکروہ ہے دوسری بحث غسل میت کے بیان مین ہے۔ میت کو تین
غسل دینا واجب ہے۔ پہلے آب سدر سے (یعنے بیری کے پتون سے) دوسرا آب کافور سے
تیسرے بار خالص پانی سے (ہر غسل مثل غسل جنابت کے دینا چاہئے) اگر میت کے پوست

و لیست شرطها **مسائل الاولی** لا یصلی علیه الا بعد تغسیله وتکفینه الثانیة یکره الصلوٰة علی الجنازة مرتین الثالثة لو لم یصل علی المیت صلی علی قبره یوما و لیلة الرابعة یستحب ان یقف الامام عند وسط الرجل وصدر المرءة ولو اتفقا جعل الرجل مما یلیه والمرءة مما یلی القبلة الخامسة یجب ان یجعل راس المیت عن یمین المصلی۔ **الخامس** الدفن والواجب مواراتہ فی الارض عن الهوام والسباع وکتم رایحته عن الناس وضجع علی جانبه الایمن موجها الی القبلة ویستحب اتباع الجنازة او مع احد جانبیها و

پھٹنے کا خوف ہو تو تیمم کرا دین۔ غسل دینے والے کا میت کے دہنی طرف کھڑا ہونا اور اس کے پیٹ کو پہلے دو غسلو نمین دبانا سوائے حاملہ کے اور ذکر خدا اور دعائی مغفرت کرنا اور ایک گڑھا کرنا تا اسمین پانی جمع ہو اور سایہ کے نیچے نہلانا اور میت کو رو بقبلہ کرنا اور اس کے سر اور جسم کو بیری کے پتے کے کف کے دھونا اور شرمگاہ کو اشنان سے دھونا (یہ سب امور سُنّت ہین (اشنان ایک قسم کی کھاری گھانس ہے جس سے صابون بنتا ہے) اور میت کو بٹھلانا اور اس کے ناخن کاٹنا اور اس کے بالون مین کنگی کرنا مکروہ ہے۔ **تیسری بحث** کفن کے بیان مین ہے میت کو تین کپڑون مین کفن دینا واجب ہے۔ اول لنگ دوسرے پیراہن تیسری لفافہ سرتاسری۔ اعضائے سجود (یعنے پیشانی اور دونون ہتیلیون اور دونون گھٹنون اور دونون پاؤن کے انگوٹھون) پر کافور ملنا واجب ہے اور مرد کے لئے ایک بردیمانی جس پر سونیکا نقش نہو اور ایک کپڑا اس کی رانون کے لئے زیادہ کرنا اور ایک عمامہ باندہنا جسمین تحت الحنک ہو اور عورت کے واسطے ایک سینہ بند اور ایک چادر اور عمامے کے عوض مین ایک مقنع (جس سے سر باندہا جائے) زیادہ کرنا اور روئی کے کپڑے کا

بحث کفن

تربیعہا ووضعہا عند رجل القبران کان رجلا وقدامہ مما یلی القبلۃ ان کانت امرأۃ واخذ الرجل من قبل رأسہ والمرأۃ عرضا وحفر القبر قدر قامۃ اوالی الترقوۃ واللحد افضل من الشق بقدر ما یجلس فیہ الجالس والذکر عند تناولہ وعند وضعہ فی اللحد والتحفی وحل الازرار وکشف الراس وحل عقد الاکفان ووضع خدہ علی التراب ووضع شیٔ من التربۃ معہ وتلقینہ الشہادتین والاقرار بالائمۃ علیہم السلام وشرج اللبن والخروج من قبل رجلیہ واہالۃ الحاضرین التراب بظہر الاکف

کفن دینا (اور سفید ہونا) اور اسے ذریرہ سے (جو ایک قسم کی خوشبو گھانس ہے) خوشبو کرنا اور دو شاخیں کھجور کی کفن میں رکھنا۔ اور سینہ بند اور پیرہن اور لفافہ سرتاسری اور جریدتین پر میت کا نام لکھنا اور یہ بات کہ وہ قائل شہادتین کا تھا اور نام ائمہ علیہم السلام کا لکھنا اور کافور تیرا درہم اور ثلث درہم ہونا سُنّت ہے (تیرا درہم اور ثلث درہم کے ۳۰ ماشے جسکے پکے اڑہائی تولہ ہوتے ہیں) اگر اتنا کافور نہ ملے تو کم سے کم ایک درہم ہو (یعنے سوا دو ماشہ) اور سیاہ کپڑے کا کفن دینا اور میت کی آنکھوں اور کانوں میں کافور رکھنا اور کفن کو دہونی دینا (اور عطر وغیرہ سے خوشبو کرنا) مکروہ ہے۔ **چوتھی بحث** نماز میت کے بیان میں ہے۔ ہر میت پر جو مسلمان ہو یا مسلمان کے حکم میں ہو یعنی مسلمان کی اولاد جسکی عمر چھ برس کی ہو مرد ہو خواہ عورت آزاد ہو خواہ مملوک۔ نماز پڑہنا واجب ہے اور جو بچہ چھ برس سے کم ہو اس کی میت پر نماز سُنّت ہے۔ جو شخص میت کی میراث میں اولےٰ ہے وہی نماز پڑہنے میں اولی ہے۔ شوہر سب پر مقدم ہے اور ہاشمی زیادہ حقدار ہے بشرطیکہ ولی میت اسے اجازت دے۔ ولی میت کو سُنّت ہے کہ ہاشمی میں نماز پڑہانیکے

الانف وطم القبر وتربیعه وصب الماء علیه دورا و وضع الید علیه
والترحم وتلقین الولی بعد الانصراف ویکره نزول ذی الرحم واھالة
التراب وفرش القبر بالساج من غیر الحاجة وتجصیصه وتجدیده ودفن الیتین فی
قبر واحد ونقله الی غیر المشاھد والمیت فی البحر یثقل ویرمی فیه ولا یدفن فی مقابر
المسلمین غیرھم الا الذمیة الحاملة من المسلم فلیستدبر بھا القبلة۔ مسائل الا
الشھید لا یغسل ولا یکفن بل یصلی علیه ویدفن بثیابه الثانیة صدر المیت کالمیت فی احکامه
ان کان فیه عظم غسل وکفن ودفن وکذا السقط لاربعة اشھر والا دفن بعد

شرائط موجود ہوں تو اسی سے نماز پڑھائے اور امام علیہ السلام سب سے بہتر ہیں۔ نماز
میت کی کیفیت اسطرح پر ہے کہ نیت کے بعد پانچ تکبیریں کہے اور ان کے درمیان چار دعائیں پڑھے
بہتر یہ ہے کہ پہلی تکبیر کے بعد شہادتین پڑھے (کم سے کم شہادتین یہ ہے (اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ) اور دوسری تکبیر کے بعد نبی و آل نبی علیہم السلام
پر درود بھیجے (کم سے کم اسطرح کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ) اور تیسری تکبیر کے بعد مومنین
کے لئے دعا کرے (اقلاً اسطرح سے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ) اور چوتھی تکبیر کے
بعد میت کے واسطے دعا کرے بشرطیکہ مومن ہو (کم سے کم اسطرح کہے (اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِهٰذَا الْمَيِّتِ
اگر عورت کی میت ہو تو یوں کہے (اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِهٰذِهِ الْمَيِّتَةِ) اگر منافق کی میت ہو تو
دعائے بد کرے اگر ضعیف الاعتقاد ہو تو اس کے لائق کی دعا کرے۔ اگر بچہ کی میت ہو تو خدا سے
چاہے کہ اس بچہ کو اپنے لئے اور اس کے ماں باپ کے لئے (باعث) ثواب قرار دے۔ (عربی میں
اسطرح کہے (اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا وَلِاَبَوَيْهِ فَرَطًا) اگر میت کے حال سے واقف نہ ہو تو دعا
کرے کہ خدا تعالیٰ اسکا حشر اس شخص کے ساتھ کرے جسے وہ دوست رکھتا ہو پھر پانچویں تکبیر کہے

لہ في خرقة وكذا السقط لدون اربعة اشهر لكن لا لثلاثة يوخذ الكفن من اصل التركة
قبل الدين والوصايا وكفن المرأة على زوجها وان كانت موسرة الرابعة المحرم
كالمحل الا انه الكافور فلا يقرب به الخامسة من مس ميتا من الناس بعد برده بالموت
وقبل تطهيره بالغسل او مس قطعة منه فيها عظم قطعت من حي او ميت وجب عليه
الغسل ولو خلت القطعة من العظم او كان الميت من غير الناس غسل يده خاصة

الفصل السادس في الاغسال المسنونة وهي غسل يوم الجمعة ووقته من طلوع
الفجر الى الزوال واول ليلة من رمضان وليلة النصف منه وسبع عشرة وتسع

اور جنازہ اٹھانے کے بعد وہاں سے ہٹے - حمد اور سورہ کی قرارت اس نماز میں نہیں اور
سلام بھی نہیں ہے طہارت سنت ہے مگر شرط نہیں - یہاں کئی مسئلہ ہیں پہلا مسئلہ
غسل دینے اور کفن پہنانے کے بعد نماز میت پڑھنا چاہیے - دوسرا مسئلہ ایک جنازہ پر دو مرتبہ
نماز پڑھنا مکروہ ہے - تیسرا مسئلہ اگر میت پر نماز نہیں پڑھی ہے تو قبر پر پڑھے - ایک شب
و روز تک چوتھا مسئلہ سنت ہے کہ امام مرد کے کمر کے پاس کھڑا ہو اور عورت کے سینہ کے پاس (ہو
اگر مرد اور عورت کے جنازے متفق ہوں تو مرد کا جنازہ اپنے نزدیک رکھے اور عورت کا جنازہ
اس کے آگے) قبلہ کیطرف - پانچواں مسئلہ واجب ہے کہ میت کا سر نماز پڑھنے والے کی داہنی طرف
ہو پانچویں بحث دفن کے بیان میں ہے - مردیکو زمین میں حشرات الارض اور درندوں سے
چھپانا اور اس کی بو کو آدمیوں سے چھپانا واجب ہے - دفن کے پہلو پہ اسطرح لٹائیں کہ اسکا منہ
قبلہ کیطرف ہوا اور جنازیکے پیچھے یا کسی ایک جانب کو چلنا اور اسکی تربیع (یعنی چاروں
گوشوں کو جنازیکو اٹھانا جسطرح ہو سکے اور طریقہ مشہور کے موافق بہتر ہے) اور مرد کو سر کی
طرف سے اور عورت کو عرضًا قبر میں اتارنا اور میت کے قد کے موافق یا ہنسلی کی ہڈی تک قبر

عشرۃ و احدی وعشرین وثلث وعشرین ولیلۃ الفطر ویوم العیدین ولیلۃ النصف من رجب ولیلۃ النصف من شعبان ویوم المبعث والغدیر والمباہلۃ وغسل الاحرام وزیارۃ النبی والائمۃ علیہم السلام وقضاء الکسوف مع الترک عمدا او احتراق القرص کلہ وغسل التوبۃ وصلوۃ الحاجۃ والاستخارۃ و دخول الحرم والمسجد الحرام والمکۃ والکعبۃ والمدینۃ ومسجد النبی وغسل المولود **الباب الرابع** فی التیمم یجب عند فقد الماء او تعذر استعمالہ لمرض او برد او خوف العطش او عدم آلۃ یتوصل بہا الیہ

کھودنا سنت ہے۔ شق کرنے سے لحد بہتر ہے لحد اتنی ہو کہ آدمی بیٹھ سکے۔ قبر میں اتارتے وقت اور لحد میں رکھتے وقت ذکر خدا کرنا اور خود برہنہ پا ہونا اور اپنے تکموں اور سر کھولنا اور کفن کی گرہوں کو کھولنا اور میت کے رخسار کو مٹی پر رکھنا اور خاک شفا (قبر میں میت کے) ساتھ رکھنا اور شہادتین اور ائمہ علیہم السلام کا اقرار تلقین کرنا اور کچی اینٹوں کا لحد پر چننا اور قبر کی پائنتی سے نکلنا اور حاضرین کا پشت دست سے مٹی ڈالنا اور قبر کو بھر دینا اور اسے چوگوشہ بنانا اور اس پر دور سے پانی ڈالنا اور اس پر دعا کے لئے ہاتھ رکھنا اور دعائے مغفرت کرنا اور ولی کا سب کے جانے کے بعد تلقین کرنا سنت ہے اور قبر میں (اقرباے) ذوی الارحام کا اترنا اور مٹی ڈالنا اور ساگوان کی لکڑی بغیر ضرورت کے قبر کا فرش کرنا اور اس کو گچ کرنا اور ٹوٹ جانے کے بعد پھر بنانا اور دو مردوں کو ایک قبر میں دفن کرنا اور بغیر مشاہد مشرفہ کے اور کسی طرف میت کو نقل کرنا مکروہ ہے (سفر دریا میں کوئی مرجائے) تو کوئی بھاری چیز اسے باندھ کر دریا میں ڈالدیں۔ مسلمانوں کے مقبرہ میں غیر مسلمان کو دفن نکریں سوائے زن

او ثمن بیضرہ فی الحال ولو لم یضرہ وجب وان کثر و یجب الطلب غلوۃ سہم فی الخزانۃ وسہمین فی التسہلۃ من جوانبہ الاربع ولو کان علیہ نجاسۃ ولم یفضل الماء عن ازالتہا تیمم وازال الماء بہ ولا یصح الا بالتراب الخالص ویجوز بارض النورۃ والحجر والجص ویکرہ بالسبخۃ والرمل ولو لم یجد الا لوحل تیمم بہ وکیفیتہ ان یضرب یدیہ علی الارض ناویا وینفضہما ویمسح بہما وجہہ من قصاص الشعر الی طرف الانف ثم یمسح ظہر کفہ الایمن ببطن کفہ الایسر ثم ظہر کفہ الایسر ببطن

ذمیہ کے جو مسلمان سے حاملہ ہو پس اسے پشت بقبلہ دفن کردین یہان بسائل ہین پہلا مسئلہ شہید کو نہ غسل دین نہ کفن بلکہ اس پر نماز پڑھکے اسی کے کپڑون مین دفن کردین دوسرا مسئلہ میت کا سینہ تمام احکام مین مثل میت کے ہے اگر سینہ کے سوائے دوسرا کوئی عضو ہو جسمین ہڈی ہو تو غسل دیکر کفن پہنا کر دفن کرین - چار مہینے یا زیادہ کے حمل کا بھی یہی حکم ہے اگر اس عضو مین ہڈی نہو تو ایک کپڑے مین لپیٹ کر دفن کردین اسیطرح چار مہینے سے کم کے حمل کا حکم ہے تیسرا مسئلہ اصل ترکہ سے ادا کردین وہ جیسے پہلے کفن لینا چاہیے عورت کا کفن شوہر پر واجب ہے اگرچہ عورت تونگر ہو - چوتھا مسئلہ محرم مثل محل کے ہے مگر کافور اسکے نزدیک نلیجائین (یعنے آب کافور سے غسل ندین اور حنوط نکرین) پانچوان مسئلہ جو شخص آدمی کے مردے کو موت کے ٹھنڈا ہونے کے بعد اور غسل سے پہلے مس کرے یا آدمی کے ایک ٹکڑے کو جسمین ہڈی ہو مس کرے خواہ وہ زندے سے جدا ہو یا مردے سے (مس کرنیوالے پر) غسل واجب ہے اگر اس ٹکڑے مین ہڈی نہو یا مردہ جانور کا ہو تو فقط ہاتھ دھو ڈالے چھٹی فصل سنتی غسلون کے بیان مین ہے

اغسال مسنونہ

الا یمین ولو کان بدلا من الغسل ضربہ ضربتاین ضاربۃ للوجہ والاخری للیدین ویجب الترتیب وینقضہ کل نواقض الطہارۃ ویزید علیہ وجود الماء مع التمکن من استعمالہ ولو وجدہ فی اثناء الصلوٰۃ اتم الصلوٰۃ ولا یعید ما صلی بتیممہ ولا یجوز قبل دخول الوقت ویجوز مع الضیق وحال السعۃ قولان

الباب الخامس فی النجاسات وھی عشرۃ

البول والغایط مما لا یوکل لحمہ من ذی النفس السائلۃ والمنی من ذی النفس السائلۃ مطلقا والمیتۃ والدم منہ والکلب والخنزیر والکافر والمسکر

جمعہ کے دن غسل کرنا کہ وقت اس کا طلوع صبح سے زوال آفتاب تک ہے۔ اور رمضان کی پہلی شب اور پندرہوین شب اور سترہوین شب اور انیسوین شب اور اکیسوین شب اور تیئسوین شب کو اور شب عید فطر اور روز ہائے عیدین کو اور رجب کی پندرہوین شب اور شعبان کی پندرہوین شب کو اور بروز مبعث (یعنی ۲۷ رجب) اور بروز غدیر (یعنے ۱۸ ذیحجہ) اور روز مباہلہ (یعنی ۲۴ ذیحجہ) اور احرام کے واسطے اور زیارت نبی و ائمہ علیہم السلام کیلئے اور قضائے نماز کسوف کے واسطے بشرطیکہ عمداً ترک کی ہو اور گہن تمام لگا ہو۔ اور توبہ اور نماز حاجت اور استخارے کے لئے اور حرم اور مسجد حرام اور مکے اور کعبے اور مدینے اور مسجد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین داخل ہونے کے واسطے غسل کرنا سنت ہے اور غسل ولادت بھی سنت ہے چوتھا باب تیمم کے بیان مین ہے جو وقت پانی نملے یا استعمال اسکا متعذر ہو بیماری یا سردی کے سبب یا پیاس کے خوف سے یا بسبب نہونے ایسی شئی کے جس سے پانی لیسکین (جیسے رسّی ڈول وغیرہ) یا پانی کی ایسی قیمت ہو جو اُسوقت ضرر پہونچاوے

والفقاع ویجب ازالتها عن الثوب والبدن لصحة الصلوٰة عند امکانه عمّا ینقص عن سعة الدرهم البغلی من الدم غیر الدماء الثلثة ودم نجس العین وعفی عن دم القروح والجروح مع السیلان ومشقة الازالة وعن نجاسة ما لا یتم الصلوٰة فیه منفردا کالتکة والجورب والقلنسوة ویکفی المربیة للصبی اذا لم یکن لها الا ثوب واحد غسله فی الیوم واللیلة مرة واحدة ویجب ازالة النجاسة مع علم موضعها فلو جهل غسل جمیع الثوب ولو اشتبه الثوب بغیره صلی فی کل واحد منهما مرة ولو لم یتمکن من غسل الثوب صلّی عریانا اذا لم یجد غیره ولو خاف

(ان سب صورتون مین) تیمم کرنا واجب ہے اگر پانی کی قیمت دینے سے ضرر نہو تو قیمت دینا واجب ہے اگرچہ بہت قیمت ہو اور پانی کا تلاش کرنا زمین ناہموار مین ایک تیر کے فاصلہ تک اور زمین ہموار مین دو تیر کے فاصلہ تک چارونطرف واجب ہے۔ اگر جسم پر نجاست ہو اور پانی اس قدر ہو کہ نجاست دھونے کے بعد وضو کے لئے نہ بچتا ہو تو تیمم کرے اور اس پانی سے نجاست دفع کرے۔ بغیر خالص مٹی کے تیمم صحیح نہین ہے چونے کی زمین اور پتھر اور زمین گچ پر جایز ہے (چونے اور گچ کی زمین پر جلانے سے پہلے تیمم جایز ہے اور جلانے کے بعد احتیاط یہہ ہے کہ تیمم نکرے) زمین شور اور ریگ پر تیمم مکروہ ہے۔ کیچڑ کے سوائے کچھ نملے تو اسی پر تیمم کرے (بشرطیکہ اسکا خشک کرنا ممکن نہو) تیمم کی کیفیت اسطرح پر ہے کہ نیت کرکے دونو ہاتھ زمین پر مارے اور جھٹکے اور اپنے منہ کو بال اوگنے کی انتہا سے ناک کی جڑ تک مسح کرے پھر دہنے ہاتھ کی پشت پر بائین ہتیلی سے اور پھر بائین ہاتھ کی پشت پر دہنی ہتیلی سے مسح کرے (بند دست سے انگلیون کے سر تک) اگر تیمم غسل کے عوض ہو تو دو مرتبہ ہاتھ زمین پر مارے پہلے منہ کے واسطے اور دوبارہ دونون ہاتھون کے لئے اور ترتیب

البر وصلّے فیہ ولا اعادۃ ولو صلی فی النجس مع العلم اعاد فی الوقت وخارجہ ولو نسی فی حال الصلوٰۃ اعاد فی الوقت ولو لم تیقدم العلم حتی فرغ فلا اعادۃ وتطہر الشمس بتجففہ من البول وغیرہ علی الارض والابنیۃ والحصار والبواری۔ والارض باطن الخف ولو نجس الاناء وجب غسلہ فیغسل من ولوغ الکلب ثلثا اولہن بالتراب ومن الخنزیر سبعا ومن الخمر والفارۃ ثلثا والسبع افضل ومن غیر ذالک مرۃ والتثلیث افضل ویحرم استعمال اوانی الذہب والفضۃ فی الاکل وغیرہ ویکرہ المفضض واوانی المشرکین۔

واجب ہے۔ جس چیز سے وضو ٹوٹتا ہے اس سے تیمم بھی ٹوٹتا ہے اس کے سوائے پانی کا ملنا بھی تیمم کو توڑتا ہے بشرطیکہ استعمال کی قدرت ہو اگر اثنائے نماز مین پانی ملے تو نماز تمام کرے اور جو نماز تیمم سے پڑہی ہے اسکا اعادہ نکرے۔ وقت سے پہلے تیمم جایز نہین اور تنگی وقت مین (بلا اشکال) جایز ہے اور حال وسعت وقت مین دو قول ہین (احوط یہہ ہے کہ تیمم آخر وقت مین کرے خواہ امید زوال عذر کی ہو یا نہو) پانچوان باب نجاستون کے بیان مین ہے نجس چیزین دس ہین۔ بول وغایط اُس جانور حرام گوشت کا جو خون جہندہ رکہتا ہو اور منی ایسے جانور کی جو خون جہندہ رکہتا ہو خواہ حلال گوشت ہو یا حرام۔ اور مردہ اور خون ایسے جانور کا جو خون جہندہ رکہتا ہو خواہ حلال گوشت ہو یا حرام۔ اور کتا اور سور اور کافر اور نشے کی چیز (جو اصل مین پتلی ہو) اور بوزہ (عرق جنب بحرام وعرق شتر جلال بھی نجس ہے علی الاحوط) نماز کے واسطے کپڑے اور بدن سے ازالہ نجاست واجب ہے تتمہ خون کے سوائے جو درہم بغلی (یعنے انگوٹھے کے اوپر کی پور) سے کم ہو خونہائے ثلثہ یعنے حیض و نفاس و استحاضہ) اور خون نجس العین کے سوائے۔ پہوڑے اور

طاہر تمالم یعلم مباشرتھم لھابرطوبۃ۔

کتاب الصلوٰۃ وفیہ ابواب الاوّل فی المقدمات وفیہ

وضول الفصل الاول فی اعداد الصلوٰۃ الواجبۃ فی کل یوم ولیلۃ خمس الظھر اربع رکعات فی الحضر وفی السفر رکعتان والعصر کذلک والمغرب ثلث فیھما والعشاء کالظھر والصبح رکعتان فیھما والنوافل الیومیۃ اربع وثلثون فی الحضر ثمان رکعات قبل الظھر وثمان بعدھا للعصر واربع بعد المغرب ورکعتان من جلوس بعد العشاء تعدان

زخم کا خون اگر جاری ہو اور دہونے میں مشقت ہو تو معاف ہے اور ایسے کپڑے کی نجاست جو فقط اس کپڑے سے نماز نہو سکے مثل ازار بند او پاتابے اور ٹوپی کے معفو ہے بچے کی پرورش کرنیوالی عورت کے پاس ایک ہی لباس ہو تو اسے رات دن میں ایک مرتبہ دہونا کافی ہے نجاست کا اس جائے دہونا جسے جانتا ہو واجب ہے اگر نجانتا ہو تو تمام کپڑا دہوئے اگر نجس لباس پاک سے مشتبہ ہو تو ہر لباس میں ایک مرتبہ نماز پڑہے (بشرطیکہ دونوں کو دہونا ممکن نہو (اگر نجس) لباس کو پاک کرنا ممکن نہو تو برہنہ نماز پڑہے بشرطیکہ کوئی دوسرا پاک لباس نہو (اور وہاں کوئی دوسرا آدمی نہو) اگر جاڑے کا خوف ہو تو اسی نجس کپڑے میں نماز پڑہے اور اعادہ ضرور نہیں (بعد از قدرت طہارت لباس اعادہ نماز کا احوط ہے) اگر نجس لباس میں عمداً (بلا عذر) نماز پڑہے تو وقت اور خارج وقت میں اعادہ کرے اگر نماز پڑہتے وقت نجاست کو بہولجائے تو وقت میں اعادہ کرے (بلکہ خارج وقت میں بھی اعادہ کرے علی الاحوط) اگر نجاست پہلے سے معلوم ہی نہو بلکہ نماز کے بعد معلوم ہو تو اعادہ نہیں ہے۔ اگر پیشاب یا اور کوئی نجاست زمین اور مکانات اور حصیر اور بورے کو

برکعۃ وثمان رکعات صلوٰۃ اللیل ورکعتان للشفع ورکعۃ للوتر ورکعتان للفجر ویسقط فی السفر نوافل النہار والوتیرۃ خاصۃ ومن الصلوٰۃ الواجبۃ الجمعۃ والعیدان والکسوف والخسوف والزلزلۃ وفی الآیات والطواف والجنازۃ والمنذور وشبہہ وماعدا ذلک مسنون **الفصل الثانی** فی اوقاتہا اذا زالت الشمس دخل وقت الظہر حتی یمضی مقدار اربع رکعات ثم یشترک الوقت بین الظہر والعصر الی ان یبقی لغروب الشمس مقدار اربع رکعات فیختص بالعصر واذا غربت الشمس وحدہٗ غیبوبۃ الحمرۃ

آفتاب سے خشک ہو جائے تو یہ چیزیں پاک ہو جاتی ہیں (بشرطیکہ عین نجاست باقی نہ رہے) اور زمین موزے کے تلے کو (اور جوتے کے تلے اور پاؤں کے تلوے کو راہ چلنے سے) پاک کرتی ہے (بشرطیکہ عین نجاست چھوٹ جائے پتھر اور ریت کی زمین بھی زمین کے حکم میں ہے) برتن نجس ہوں تو انکا دھونا واجب ہے پس کسی برتن کو کتا چاٹے تو تین مرتبہ دھوئیں پہلے ایک مرتبہ مٹی سے دھوئیں (پھر دو مرتبہ پانی سے) اگر سؤر سے نجس ہو تو سات مرتبہ دھوئیں اور شراب کیا چوہے کے مرنے سے نجس ہو تو تین مرتبہ دھوئیں اور سات مرتبہ دھونا افضل ہے (بلکہ احوط ہے) ان کے سوائے اور نجاستوں سے (برتن) نجس ہو تو ایک مرتبہ دھونا کافی ہے اور تین مرتبہ بہتر ہے (بلکہ آب قلیل سے تین مرتبہ دھونا احوط ہے) سونے اور چاندی کے ظروف کا استعمال کھانے پینے وغیرہ میں حرام ہے اور چاندی کے گلٹ کے ہوئے برتن کا استعمال مکروہ ہے۔ کفار کے برتن پاک ہیں بشرطیکہ تر کے ساتھ انکے استعمال کا تیقن نہو

کتاب صلوٰۃ اسمیں کئی باب ہیں۔ پہلا باب مقدمات نماز کے بیان میں ہے

المشرقیة دخل وقت المغرب الی ان یمضی مقدار ادائها ثم یشترك الوقت بینها و بین العشاء الی ان یبقی لانتصاف اللیل مقدار اربع رکعات فیختص بالعشاء واذا طلع الفجر الثانی دخل وقت الصبح الی ان تطلع الشمس **اما** النوافل فوقت نافلة الظهر اذا زالت الشمس الی ان یصیر ظل کل شیء مثله فاذا صار کذلك ولم یصل شیئا من النافلة اشتغل بالفریضة ولو تلبس برکعة زاحم بها الفریضة ووقت نافلة العصر بعد الظهر الی ان یصیر ظل کل شیء مثلیه ولو خرج وقد تلبس برکعة

اسمین کئی فصلین ہین پہلی فصل نمازون کی تعداد مین ہے۔ واجب نمازین ہر شب و روز مین پانچ ہین (اول) ظہر کہ اس کی چار رکعتین حضر مین اور دو رکعتین سفر مین اور عصر اسیطرح۔ اور مغرب کہ اس کی تین رکعتین ہین ہر حال مین اور عشا مثل ظہر کے ہے اور صبح کہ اسکی دو رکعتین ہین ہر حال مین۔ اور نافلہ شب و روز کی چونتیس (۳۴) رکعتین حضر مین ہین۔ ظہر سے پہلے آٹھ عصر سے پہلے آٹھ۔ مغرب کے بعد چار۔ عشا کے بعد دو بیٹھکر لیکن کہ وہ ایک رکعت شمار کی جاتی ہے۔ اور نافلہ شب کی آٹھ رکعتین (جسے تہجد کہتے ہین) اور شفع کی دو اور وتر کی ایک اور نافلہ صبح کی دو۔ سفر مین دن کے نافلے اور نافلہ عشا ساقط ہے۔ باقی واجب نمازون سے جمعہ اور عیدین اور سورج گہن اور چاند گہن اور زلزلہ اور آیات اور طواف اور میت اور نذر اور اس کے مثل کی نماز ہے (جیسے عہد و قسم) ان کے سوائے (اور نمازین) مستحب ہین دوسری فصل نماز کے وقتون کے بیان مین ہے۔ جب زوال آفتاب ہو تو ظہر کا وقت داخل ہوتا ہے یہانتک کہ چار رکعتونکا وقت گذرے پھر ظہر و عصر مین مشترک

زاحم بہا الفریضۃ والا فلا ووقت نافلۃ المغرب بعدھا الی ان
تذھب الحمرۃ المغربیۃ ولو ذھبت ولم یکملھا اشتغل بالعشاء ووقت
الوتیرۃ بعد العشاء یمتد بامتداد وقتہا ووقت نافلۃ اللیل بعد
انتصافہ وکلما قرب من الفجر کان افضل ولو طلع وقد تلبس باربع تمم
بہا الصبح والا قضاھا ووقت رکعتی الفجر بعد الفراغ من صلوۃ اللیل
وتاخیرھا الی طلوعہ افضل ولو طلع الفجر زاحم بہا الی ان تطلع الحمرۃ
المشرقیۃ **مسائل الاولی** یصلی الفرایض فی کل وقت اداءً وقضاءً

وقت ہے تا آنکہ غروب آفتاب مین چار رکعتونکا وقت باقی رہے پس یہہ خاص عصر کا وقت
ہے اور جب آفتاب غروب ہو اور علامت اسکی یہہ ہے کہ سرخی مشرقی دفع ہو جائے تو مغرب کا
وقت داخل ہوتا ہے یہانتک کہ اس کے ادا کرنیکا وقت گذر جائے پھر مغرب وعشا کا وقت
ملجاتا ہے تا آنکہ آدہی رات مین چار رکعتون کا وقت باقی رہے یہہ خاص عشا کا وقت ہے
اور جب صبح صادق طالع ہو تو نماز صبح کا وقت داخل ہوتا ہے اور طلوع آفتاب تک
باقی رہتا ہے۔ نافلہ ظہر کا وقت زوال آفتاب سے ہے یہانتک کہ ہر شئے کا سایہ مثل اس
شئے کے ہو جائے (یہی وقت ظہر کی فضیلت کا بھی ہے) جب اتنا وقت گذر جائے اور
ہنوز نافلہ کی ایک رکعت بھی نہین پڑہی ہو تو فریضہ مین مشغول ہو۔ اگر ایک رکعت
پڑہ چکا ہو تو نافلہ کو تمام کرے اور نافلہ عصر کا وقت ظہر کے بعد ہے یہانتک کہ ہر شئے کا
سایہ اس کے دو برابر ہو۔ (یہی وقت عصر کی فضیلت کا بھی ہے) پس اگر اتنا وقت گذر گیا
اور ایک رکعت نافلہ کی پڑہ چکا ہو تو تمام کرے اور نہین تو نہین۔ نافلہ مغرب کا وقت نماز مغرب کے
بعد ہے سرخی مغرب دفع ہونے تک (یہی وقت مغرب کی فضیلت کا ہے) اگر سرخی دفع ہو

مالم يتضيق الحاضرة والنوافل مالم تدخل الفريضة **الثانية** يكره
ابتداء النوافل عند طلوع الشمس وغروبها وعند قيامها نصف
النهار الى ان تزول الا فى يوم الجمعة وبعد الصبح والعصر عدا ذى السبب
الثالثة تقديم كل صلوة فى اول وقتها افضل الا فى مواضع ولا
يجوز تاخير الصلوة عن وقتها ولا تقديمها عليه **الفصل
الثالث** فى القبلة وهى الكعبة مع القدرة وجهتها مع البعد والمصلى
فى الكعبة يستقبل اى جدرانها شاء وعلى سطحها يبرز بين يديه

اور نماز نافلہ تمام نہین پڑہی ہو تو عشا شروع کردے۔ وتیرہ (یعنے نافلہ عشا) کا وقت نماز عشا
کے بعد اس کے آخر وقت تک ہے اور نافلہ شب (یعنے تہجد) کا وقت آدہی رات کے بعد ہے جسقدر
صبح سے نزدیک ہو بہتر ہے۔ اگر صبح ایسی حالتین طالع ہو کہ چار رکعتین پڑہ چکا ہو تو تمام کرے ورنہ
قضا پڑہے (مستحبا) نافلہ صبح کا وقت نماز شب کے فارغ ہونیکے بعد ہے اور طلوع صبح تک اسکی
تاخیر بہتر ہے۔ اگر صبح ہو جائے تو نافلہ پڑہے سرخی مشرقی طالع ہوئے تک یہان مسئلے ہین
پہلا مسئلہ (سوائے نماز یومیہ کے اور) واجب نمازون کو ہر وقت پڑہ سکتا ہے ادا ہون
یا قضا (یعنے کوئی وقت انکا مانع نہین) جبتک کہ نماز حاضر کا وقت تنگ نہو (نافلہ یومیہ کے
سوائے) اور سنتی نمازین اس وقت تک پڑہ سکتا ہے جب تک کہ نماز واجب کا وقت داخل نہو
دوسرا مسئلہ سنتی نماز کا ابتدا کرنا طلوع وغروب آفتاب کے وقت اور دوپہر کو
سوائے روز جمعہ کے اور نماز صبح وعصر کے بعد مکروہ ہے نماز سببی کے سوائے (جیسے نماز
زیارت و نماز حاجت) تیسرا مسئلہ اول وقت مین نماز پڑہنا افضل ہے سوائے بعض
مقامات کے (جیسے کہ اسکو آخر وقت تک زوال عذر کی امید ہو یا روزہ دار ہو کہ افطار کے لئے

بعضہا و کل قوم یتوجہون الی رکنہم فالعراقی لاہل العراق والیمانی لاہل الیمن والمغربی لاہل المغرب والشامی لاہل الشام وعلامۃ العراق جعل الفجر محاذیاً بمنکبہ الایسر والشفق بمنکبہ الایمن وعین الشمس عند الزوال علی طرف الحاجب الایمن مما یلی الانف والجدی خلف منکبہ الایمن۔ ومع فقد الامارات یصلی الی اربع جہات مع الاختیار ومع الضرورۃ الی ای جہۃ شاء ولو ترک استقبال القبلۃ عمداً اعاد فی الوقت وخارجہ ولو کان ظاناً او ناسیاً وکان بین المشرق والمغرب

لوگ اس کے منتظر ہوں یا خود روزہ دار کا نفس افطار کا مشتاق ہو جو نماز میں حضور قلب کا مانع ہو اور نماز مغرب کی تاخیر اس شخص کے لئے جو عرفات سے مشعر کیطرف کوچ کرے) نماز کی تاخیر اس کے وقت سے اور نماز پڑھنا پہلے وقت سے جایز نہیں **تیسری فصل قبلہ** کے بیان میں ہے وہ خانہ کعبہ ہے یا قدرت (جیسے نزدیک والوں کو) اور دور والوں کو سمت کعبہ ہے۔ اور کعبہ کے اندر نماز پڑھنے والا جس دیوار کی طرف چاہے منہ کرے۔ چھت پر بعض سقف کو سامنے چھوڑ کے پڑھے اور ہر قوم (جو دور رہنے والی ہے) اپنے رکن کیطرف منہ کرے پس رکن عراقی اہل عراق کے واسطے ہے اور رکن یمانی اہل یمن کے لئے اور رکن غربی اہل غرب کے واسطے اور رکن شامی اہل شام کے لئے۔ اہل عراق (عرب) کی علامت یہ ہے کہ صبح (کے طلوع) کو بائیں مونہڈے کے مقابل رکھے اور شفق مغربی کو دہنے مونڈھے کے مقابل اور آفتاب کو زوال کے وقت دہنے ابرو کی نوک پر جو ناک کے نزدیک ہے اور ستارہ جدے کو (جو قریب قطب شمالی کے ہے) دہنے مونہڈے کے پیچھے رکھے یہہ نشانیاں نہ ملسکیں تو حال اختیار میں چار طرف نماز پڑھے اور بوقت ضرورت جسطرف

فلا اعادة ولو كان اليهما اعاد فى الوقت ولو كان مستدبرا القبلة اعاد
مطلقا ولا يصلى على الراحلة اختيارا الا النافلة **الفصل الرابع فى**
اللباس ويجب ستر العورة اما بالقطن او الكتان او ما ينبته الارض من
انواع الحشايش او بالخز الخالص او بالصوف والشعر والوبر مما يوكل لحمه او
جلده مع التذكية ولا يجوز الصلوة فى جلد ميتة وان دبغ وجلد ما لا
يوكل لحمه وان ذكى ودبغ ولا فى صوفه وشعره ووبره ولا الحرير المحض
للرجال مع الاختيار ويجوز فى الحرب وللنساء والركوب عليه والافتراش له

ہے پڑھے۔ اگر عمداً رو بقبلہ نہو تو وقت اور خارج وقت مین اعادہ کرے۔ اگر قبلہ کے
منحرف ہے یا بھولکر ما بین مغرب و مشرق نماز پڑھے تو اعادہ نہین ہے (یہ اہل عراق عرب کا
حکم ہے اور اہل دکن گمان سے یا بھولکر ما بین شمال و مغرب یا ما بین جنوب و مغرب نماز پڑھین
تو اعادہ نہین) اگر (اہل عراق) شرق یا مغرب کی طرف (گمان سے یا بھولکر نماز پڑھین تو
تیئین اعادہ کرین۔ اگر قبلہ کیطرف پشت کرے تو ہر حالمین اعادہ کرے۔ حال اختیار مین
سواری پر نماز واجب نہین پڑھ سکتا ہان نافلہ پڑھ سکتا ہے (**چوتھی فصل**) لباس کے
بیان مین ہے شرمگاہ کو ڈھانپنا واجب ہے روی کے کپڑے یا کتان سے یا ایسی چیز سے جو
مین سے اگے گھانس کے اقسام سے یا خز خالص سے یا جانور حلال گوشت کے بالون سے
خواہ وہ سخت ہون یا نرم اور اس کے چمڑے سے بشرطیکہ ذبح کیا ہو (یہ شرط چمڑے کے
بارے مین ہے) اور مرے ہوئے جانور کے چمڑے مین اگرچہ اسے دباغت کرین اور
حرام جانور کے چمڑے مین اگرچہ ذبح اور دباغت ہو اور اس کے بال وغیرہ مین اور مرد کو
ابریشم خالص مین بحال اختیار نماز پڑھنا جائز نہین ہے (اور مرد کو ابریشم خالص پہننا

له ولا فی المغصوب مع العلم ولا فیما یستر ظهر القدم اذا لم یکن له ساق ویکرہ فی الثیاب السود الا العمامة والخف وان یاتزر فوق القمیص وان یصطحب الحدید ظاهرا واللثام والقباء المشد ود فی غیر الحرب واشتمال الصماء۔ ویشترط فی الثوب الطهارة الا ما عفی عنه مما تقدم والملك او حكمه وعورة الرجل قبله ودبره وجسد المرأة کلها عورة ویسوغ لها کشف الوجه والیدین والقدمین وللامة والصبیة کشف الراس ویستحب للرجل ستر جمیع جسده والرداء افضل

بھی جایز نہین) ہان زرا تیمین جایز ہے اور عورت کے لئے (مطلق) جایز ہے اور اسپر بیٹھنا اور اس کا فرش کرنا (دونون کے لئے) جایز ہے اور لباس غصبی مین باوجود علم کے اور ایسے پایتابے مین جو پشت قدم کو ڈہانپے اور ساق پا کو (بالکل) نہ ڈہانپے نماز جایز نہین اور سیاہ لباس مین نماز پڑہنا سوائے عمامے اور موزے (اور عبا) کے مکروہ ہے (بغیر حالت نماز بھی سیاہ لباس پہنا سوائے مذکورہ چیزون کے مکروہ ہے) (اور نماز مین) کرتے کے اوپر لنگ باندہنا اور برہنہ لوہے کا ساتھ رکھنا اور دہاٹا باندہنا اور تنگ قبا پہننا غیر جہاد مین اور کسی کپڑے کا اسطرح اوڑہنا کہ دونون سرے بغلون مین سے نکال کر کاندہے پر ڈالے مکروہ ہے۔ شرط ہے کہ لباس پاک ہو سوائے ایسی نجاست کے جو معاف ہے جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے اور چاہئے کہ لباس اپنا مملوک یا مملوک کے حکم مین ہو (جیسے کوئی اپنے لباس مین نماز پڑہنے کی اجازت دے) مرد کی شرمگاہ (جسکا ڈہانپنا ضرور ہے) آگا اور پیچہا ہے اور عورت کے لئے تمام بدن ہے ہان عورت کو منہ کا کہلا رکہنا اور پہونچون تک دونون ہاتون کا اور دونون قدمونکا

والمرأۃ ثلثۃ اثواب قمیص ودرع وخمار۔ ولو لم یجد ساترا صلی قائما بالایماء ان امن من اطلاع غیرہ والا قاعدا مومیا **الفصل الخامس** فی المکان کل مکان مملوک او ماذون فیہ یجوز فیہ الصلوۃ ویبطل فی المغصوب مع العلم بالغصب ویشترط طھارۃ موضع الجبھۃ ویستحب الفریضۃ فی المسجد والنافلۃ فی المنزل وتکرہ الصلوۃ فی الحمام ووادی الضجنان والشقرۃ والبیداء وذات الصلاصل وبین المقابر وارض الرمل والسبخۃ ومواطن الابل وقری النمل وجوف

کھلا رکھنا جایز ہے کنیز اور نا بالغ لڑکی کے لئے سر بھی کھلا رکھنا جایز ہے۔ مرد کو تمام بدن کا ڈھانپنا سنت ہے (سوائے ایسے اعضا کے جو ہمیشہ کھلے رہتے ہین مثل منہ اور ہاتون وغیرہ کے) اور ردا (مثل عبا کے) اوڑھنا افضل ہے۔ عورت کے واسطے کرتہ اور پیراہن اور مقنع (جس سے سر اور گردن ڈھانپے) یہہ تین کپڑے سنت ہین اگر کوئی کپڑا نملے تو کھڑا ہو کر اشارے سے نماز پڑھے بشرطیکہ کوئی وہان دیکھنے والا نہو ورنہ بیٹھکے اشارے سے پڑھے **پانچوین فصل** مکان نماز کے بیان مین ہے جو مکان اپنا ملکی ہو یا مالک غیر ہو مگر اس مین نماز پڑھنے کی اجازت ہو ایسے مکان مین نماز جایز ہے۔ غصبی مکان مین بشرطیکہ غصب سے واقف ہو نماز باطل ہے اور شرط ہے کہ پیشانی ٹیکنے کی جگہہ پاک ہو۔ فرض نماز مسجد مین پڑہنا سنت ہے اور سنتی گھر مین اور حمام مین اور صحرائے ضجنان وشقرہ وبیدا وذات صلاصل مین (کہ یہہ سب ان مقامون کے نام ہین جو مکے اور مدینے کے بیچ مین ہین) اور درمیان قبرون کے اور ریت کی زمین اور زمین شور پر اور اونٹ رہنے کی جگہہ اور چیونٹیون کے سوراخ پر اور زمین نشیب کے

الوادي وجاد الطرق والفريضة في جوف الكعبة و بيوت المجوس و النيران وان يكون بين يديه او الى احد جانبيه امراءة تصلي او الى باب مفتوح او انسان مواجه او نار مضرمة او حائط ينز من بالوعة ولا يجوز السجود الا على الارض او ما انبتته الارض مما لا يوكل ولا يلبس اذا كان مملوكا او في حكمه خاليا من النجاسة ولا يجوز على المغصوب مع العلم ولا على النجاسة ولا يشترط طهارة مساقط بقية اعضاء السجود ولا يجوز السجود على ما ليس بارض كالجلود وما خرج عنها بالاستحالة كالمعادن

بیچ مین جہان سے پانی بہتا ہے اور بڑے رستون مین اور واجب نماز کعبے مین اور آتش پرستون کے گھرون مین اور جہان آگ روشن رہتی ہو اور اس جگہہ جہان عورت سامنے یا پہلو مین نماز پڑہتی ہو یا سامنے دروازہ کھلا ہو یا کوئی آدمی نماز کی طرف منہ کئے ہو یا سامنے آگ روشن ہو یا ایسی دیوار ہو جس سے نجاست ٹپکتی ہو۔ ان سب مقامات مین) نماز پڑہنا مکروہ ہے (احتیاط یہہ ہے کہ جہان عورت نماز پڑہتی ہو اس سے پیچھے یا پہلو مین دس ہاتہہ کے فاصلہ تک نماز نہ پڑہے) اور سوائے زمین کے یا سوائے ایسی چیز کے جو زمین سے اُگی ہو اور کھانے اور پہننے کی نہو جو اپنے ملک یا ملک کے حکم مین ہو اور نجس نہو اور کسی چیز پر سجدہ جائز نہین اور مغصوبی شئے پر باعلم غصب اور نجس شئے پر سجدہ جائز نہین۔ باقی اعضائے سجود کے مقامونکا پاک ہونا شرط نہین ہے (یعنے سوائے سجدہ گاہ کے اور مقام نجس ہو بشرطیکہ خشک ہو اور مصلی کے بدن و لباس کے نجس ہوجانیکا خوف نہو تو وہان نماز ہوسکتی ہے) جو چیز زمین نہ ہو اس پر سجدہ جائز نہین جیسے چمڑا یا وہ چیز جو زمین سے مستحیل ہوکر خارج ہو۔

ویجوز السجود مع عدم الارض علی الثلج والقیر وغیرهما ومع الحر علی الثوب وان فقد فعلی الید **الفصل السادس** فی الاذان والاقامة وهما مستحبان فی جمیع الصلوات الخمس اداءً وقضاءً للمنفرد والجامع رجلا کان او امراة بشرط ان تسر المراة وتتاکدان فی الجهریة خصوصا فی الغداة والمغرب وصورة الاذان الله اکبر الله اکبر الله اکبر الله اکبر - اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله

(جیسے یاقوت و زمرد وغیرہ معدنیات) اگر زمین نملے تو برف اور قیر پر اور دوسری چیز پر سجدہ کرے (قیر عرب میں ایک مشہور شئے ہے جو زمین سے نکلتی ہے اور کشتی وغیرہ پر لگائی جاتی ہے) اگر ایسی گرمی ہو کہ زمین پر سجدہ نکر سکے تو کپڑے پر اور وہ بھی نملے تو ہاتھ پر سجدہ کرے **چھٹی فصل** اذان واقامہ کے بیان میں ہے یہ دونوں پانچوں نماز میں مسنون ہیں ادا ہوں یا قضا۔ تنہا پڑھے یا جماعت سے مرد ہو یا عورت بشرطیکہ عورت آہستہ کہے نماز جہریہ میں خصوص صبح اور مغرب میں اذان واقامہ کی تاکید ہے اذان اس طرح پر ہے اللہ اکبر چار مرتبہ اور اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ دو مرتبہ اشهد انّ محمداً رسول الله دو مرتبہ حیّ علی الصلوٰۃ دو مرتبہ حیّ علی الفلاح دو مرتبہ حیّ علی خیر العمل دو مرتبہ اللہُ اکبر دو مرتبہ لا الٰہ الّا اللہ دو مرتبہ (مترجم کہتا ہے حضرت امیر کی ولایت پر گواہی دینا اذان میں داخل نہیں ہے ہاں اگر کوئی شخص بقصد عدم جزئیت اذان محض تبرکاً اشہد ان علیاً ولی اللہ کہے تو مضائقہ نہیں ہے اقامہ مثل اذان کے ہے مگر شروع میں تکبیر دو مرتبہ اور آخر میں لا الہ الا اللہ ایک مرتبہ

حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح حی علی خیر العمل حی علی خیر العمل اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ لا الٰہ الا اللہ۔ والاقامۃ مثلہ الا التکبیر فانہ یسقط عنہ مرتان فی اولہ والتھلیل یسقط منہ مرۃ واحدۃ فی اخرہ ویزید قد قامت الصلوٰۃ مرتین بعد حی علی خیر العمل فجمیع فصولھما خمسۃ وثلثون فصلا ولا یؤذن قبل دخول الوقت الا فی الصبح ویستحب اعادتہ بعد دخولہ ویشترط فیھما الترتیب ویستحب کون المؤذن عدلا صیتا بصیرا بالاوقات

اور حی علی خیر العمل کے بعد قد قامت الصّلوٰۃ دو مرتبہ کہے۔ اذان واقامہ کی تمام فصلیں پینتیس ہین۔ صبح کی نماز کے سوائے اور کسی نماز کے لئے وقت سے پہلے اذان نکہین اور صبح کو وقت داخل ہونے کے بعد دوبارہ اذان کہنا سنت ہے۔ اذان واقامہ مین ترتیب شرط ہے اور موذن عادل۔ خوش آواز۔ وقت پہچاننے والا۔ باطہارت بلندی پر کہڑا ہو رو بقبلہ۔ آواز بلند کرنیوالا اذانمین تانی کرنیوالا۔ اقامہ مین جلدی کرنیوالا ہونا۔ سنت ہے (اذانمین تانی سے یہہ مراد ہے کہ ہر ہر فقرہ کو ٹہر ٹہر کے کہے جلدی نکرے بخلاف اقامہ کے) اذان واقامہ مین ایک نشست یا ایک سجدہ یا ایک قدم بڑہانے سے فاصلہ دینا سنت ہے چلتے ہوے یا سواری پر بامکان اذان کہنا اور ہر فقرہ کے آخر کے اعراب کو ظاہر کرنا اور اذان واقامہ کے فصول مین بات کرنا اور کسی فقرہ کو بغیر قصد اعلان دو مرتبہ سے زیادہ کہنا مکروہ ہے اور الصّلوٰۃ خیر من النوم اذانمین کہنا جائز نہین ہے **دوسرا باب** افعال نماز کے بیان مین ہے (اور وہ تین قسم ہین) واجب سنت اس مین کئی فصلین ہین پہلی فصل **واجبات نماز** کے بیان مین

متطهرا قائما على مرتفع مستقبلا للقبلة رافعا صوته مرتلا للاذان محدرا للاقامة فاصلا بينهما بجلسة او سجدة او خطوة ويكره ان يكون ماشيا او راكبا مع القدرة و اعراب اواخر الفصول والكلام في خلالهما والترجيع بغير الاشعار ويحرم قول الصلوة خير من النوم

الباب الثاني في افعال الصلوة وهي واجبة ومندوبة فههنا فصول **الاوّل** في الواجبات وهي ثمانية الاول النية مقارنة لتكبيرة الاحرام ويجب في النية القربة والتعيين والوجوب او الندب

وہ آٹھ ہیں **اوّل** نیت تکبیرۃ الاحرام سے متصل اور نیت میں قصد قربت اور نماز کی تعیین اور وجوب وسنت اور ادا وقضا کا مقرر کرنا اور نیت کو آخر نماز تک باقی رکھنا واجب ہے۔ **دوسرے** تکبیرۃ الاحرام۔ یہہ رکن ہے اسیطرح نیت بھی۔ (رکن ہے) اسکی صورت یہہ ہے۔ اَللّٰہُ اَکبَرُ اور باقدرت اسکا ترجمہ کافی نہیں۔ اسکا سیکھنا واجب ہے۔ گونگا دلمیں تصور کرکے اشارہ کرے اور بوقت تکبیرۃ الاحرام کھڑا ہونا شرط ہے بامکان۔ اور ہاتوں کو کانوں کی لو تک اٹھانا سُنت ہے **تیسرے قیام** بامکان رکن ہے اگر عاجز ہو تو ٹیکا دیکر کھڑا ہے یہہ بھی نہو سکے تو بیٹھکے نماز پڑہے اور بیٹھا بھی نجائے تو کروٹ لیٹکے اشارے پڑے۔ یہہ بھی نہو سکے تو چت لیٹکے پڑہے **چوتھے قرأت** دو رکعتی نماز کی دونوں رکعتوں میں اور دوسری نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ حمد اور ایک دوسرا سورہ پڑہنا واجب ہے ترجمہ کافی نہیں۔ اور اچھا نہ پڑہ سکے تو بامکان سیکھنا واجب ہے۔ اگر سیکھنا ممکن نہو تو جس قدر اچھا پڑہ سکتا ہو اسیقدر پڑہے۔ اگر بالکل نہ پڑہ سکتا ہو تو اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ بقدر سورۂ حمد کہے اور گونگا زبان کو حرکت دے

والاداء او القضاء واستدامتها حکما الی الفراغ **الثانی** تکبیرۃ الاحرام وھی رکن وکذا النیۃ وصورتھا اللہ اکبر ولا تکفی الترجمۃ مع القدرۃ ویجب التعلم والاخرس یشیر بھا مع عقد قلبہ وشرطھا القیام مع القدرۃ ویستحب رفع الیدین بھا الی شحمتی الاذنین **الثالث** القیام وھو رکن مع القدرۃ ولو عجز اعتمد فان تعذر صلی قاعدا ولو عجز صلی مضطجعا بالایماء ولو عجز صلی مستلقیا مومیا۔ **الرابع** القراءۃ ویجب الحمد والسورۃ فی الثنائیۃ والاولیین فی غیرھما ولا تجزی

اور دلین پڑھے تیسری اور چوتھی رکعت مین اختیار ہے خواہ سورہ حمد پڑھے یا تسبیحات اربعہ اس کی صورت یہہ ہے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ (احوط یہہ ہے کہ ان **تسبیحات** کو تین مرتبہ پڑھے) **صبح** کی نماز و مغرب وعشا کی پہلی دو رکعتین پکار کے پڑہنا واجب ہے (اسے جہر کہتے ہین) اور باقی آہستہ **اور** واجب نماز مین سورہائے عزایم پڑہنا اور ایسا سورہ جس کے پڑہنے مین وقت جاتا رہے اور الحمد کے بعد دو سورے پڑہنا جایز نہین **نماز** اخفاتی مین آواز بلند سے بسملہ پڑہنا اور سورہ جمعہ و منافقین نماز جمعہ مین یا ظہر روز جمعہ مین پڑہنا **سنت ہے** (چار رکعتی نماز کی اخیر دو رکعتوں مین اور مغرب کی آخر رکعت مین سورہ حمد پڑھے تو احوط یہہ ہے کہ بسملہ اسمین آہستہ پڑھے) سورہ حمد کے اخیر مین آمین کہنا جائز نہین کہ اس سے نماز باطل ہوجاتی ہے **پانچوین رکوع** نماز کسوف و آیات کے سوا (تمام نماز ون کی) ہر رکعتین ایک مرتبہ رکوع واجب ہے اور وہ رکن ہے (رکوع مین) اسقدر جھکنا واجب ہے کہ ہتھیلیان گھٹنون تک پہونچین اگر اتنا نہ جھک سکے تو جتنا ہو سکے بجالائے اور بالکل نہ جھک سکے تو اشارہ کرے اور

الترجمۃ ویجب التعلم لو لم یحسن مع المکنۃ ومع العجز یصلی بما یحسن ولو لم یحسن شیئا کبر اللہ وھللہ والاخرس یحرک لسانہ ویعقد بھا قلبہ ویتخیر فی الثالثۃ والرابعۃ بینھما وبین التسبیح الاربعۃ وصورتہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ویجب الجھر فی الصبح واولی المغرب والعشاء والاخفات فی البواقی ولا یجوز قراءۃ العزائم فی الفرایض ولا ما یفوت الوقت بقرائتہ ولا قرائتہ سورتین بعد الحمد ویستحب الجھر بالبسملۃ فی الاخفات وقراءۃ الجمعۃ والمنافقین

واجب ہے کہ بقدر ایک تسبیح کے رکوع مین ٹھہرے اور ایک مرتبہ اسطرح سے تسبیح کھے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ۔ پھر سیدھا کھڑا ہوکر (ایک دم کے موافق) ٹھہرے **اور سُنت ہے** کہ رکوع مین جاتے وقت تکبیر کھے اور دونون ہاتھ اٹھائے اور رکوع مین ہاتھ گھٹنون پر رکھے۔ انگلیان کھلی رہین۔ گھٹنون کو پیچھے کیطرف ہٹائے پشت سیدھی کرے گردن کو بڑھائے اور دعا (جو منقول ہے) پڑھے اور تسبیح ایک مرتبہ سے زیادہ (یعنے تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ) پڑھے اور رکوع سے سر اُٹھا کر سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کھے۔ **اور** رکوع مین ہاتھ کپڑون کے اندر رکھنا مکروہ ہے

چھٹے سجدہ ہر رکعتین دو سجدے واجب ہین اور وہ دونون ملکے رکن ہین۔ ہر سجدہ مین ساتھ اعضا یعنے پیشانی اور دونون ہاتھ اور دونون گھٹنے اور دونون پاؤن کے انگوٹھے ٹیکنا واجب ہے اور واجب ہے کہ سجدیکا مقام کھڑا ہونے کے مقام سے ایک اینٹ (یعنے چار انگشت) سے زیادہ بلند نہو۔ اگر سجدہ نکر سکے تو اشارہ کرے یا کوئی چیز بلند کر کے اس پر سجدہ کرے (کسی چیز کو اُٹھا کر اس پر سجدہ کرنا مقدم ہے

فی الجمعۃ وظہرہا ویحرم قول آمین آخر الحمد فیبطل - **الخامس الرکوع** ویجب فی کل رکعۃ مرۃ الا فی الکسوف والآیات وھو رکن ویجب ان ینحنی بقدر ان یصل کفاہ الی رکبتیہ ولو عجز انحنی بالممکن والا اومیٰ وان یطمأن بقدر التسبیح وان یسبح مرۃ واحدۃ صورتہا سبحان ربی العظیم وبحمدہ وان ینتصب قائما مطمئنا ویستحب التکبیر لہ و رفع الیدین بہ ووضع یدیہ علی رکبتیہ منفرجات الاصابع وردہما الی خلفہ وتسویۃ ظہرہ وعنقہ والدعاء وزیادۃ التسبیح وان یقول

اگر یہ بھی نہو سکے تو اشارہ کرے) واجب ہے کہ بقدر یک تسبیح سجدہ مین ٹھہرے اور ایک مرتبہ تسبیح اسطرح کہے) سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِہٖ دونون سجدون کے درمیان اطمینان سے بیٹھے اور ایسی چیز پر پیشانی رکھے جس پر سجدہ صحیح ہے اور سجدے مین جاتے اور سر اٹھاتے وقت تکبیر کہنا اور (حالت قیام سے سجدے مین جاتے وقت) گھٹنون سے پہلے زمین پر ہاتھ ٹیکنا اور خاک پر ناک پہونچانا اور دعا جو سجدے مین مستحب ہے) پڑہنا اور زیادہ تسبیح کہنا (تین یا پانچ یا سات مرتبہ) اور دوسرے سجدیکے بعد ٹہرنا اور دونون سجدون کے مابین دعا پڑہنا یعنے استغفر اللہ ربی واتوب الیہ -) اور گھٹنے اٹھانے سے پہلے دونون ہاتھ ٹیک کر کھڑا ہونا **سُنّت ہے** اور کتے کیطرح بیٹھنا مکروہ ہے **ساتوین تشہد** دو رکتی نماز مین ایک مرتبہ اور تین رکعتی اور چار رکعتی نماز مین دو مرتبہ یعنے دوسری رکعت اور اخیر رکعت مین تشہد پڑہنا واجب ہے اور بقدر تشہد کے بیٹھنا اور شہادتین اور درود پڑہنا نبیؐ و آل نبی علیہم السلام پر واجب ہے کم سے کم اسطرح کہے اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ

بعد رفع الراس سمع اللہ لمن حمدہ ویکرہ ان یرکع ویداہ تحت ثیابہ **السادس** السجود ویجب فی کل رکعۃ سجدتان وھما رکن ویجب فی کل سجدۃ السجود علی سبعۃ اعضاء الجبھۃ والیدین والرکبتین وابھامی الرجلین وعدم علو موضع السجود علی موضع القیام بازید من لبنۃ ولو تعذر السجود وما ارفع شیئا وسجد علیہ وان یطمئن بقدر التسبیح وان یسبح مرۃ واحدۃ وصورتھا سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ وان یجلس بینھما مطمئنا وان یضع جبھتہ

ان محمداً رسول اللہ اللّٰھم صل علی محمد وال محمد احوط یہ ہے کہ اسطرح کہے ۔ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۔ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ) **اور سنت ہے** کہ متورک بیٹھے اسطرح سے کہ دونوں پاؤں دہنی طرف نکالے اور بائیں تلوے کو دہنے پاؤں کی پشت پر رکھے) تشہد کے (پہلے) اور بعد دعائے (منقول) پڑھے **آٹھویں سلام** اس کے وجوب میں اختلاف ہے (قول اصح واشہر واحوط وجوب ہے) اس کی صورت یہ ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ؛ یا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ؛ **اور سنت ہے** کہ منفرد نماز پڑھنے والا قبلہ کیطرف سلام کہے اور گوشۂ چشم سے دہنی طرف اشارہ کرے اور امام (دہنی طرف) منہ سے اشارہ کرے اور ماموم بھی دہنی طرف اپنے منہ سے اشارہ کرے اور ماموم کے بائیں طرف کوئی آدمی ہو تو اسطرف بھی اشارہ کرے (اور ایک دوسرا سلام بھی کہے) **دوسری فصل** نماز کے مستحبات کے

علی ما یصح السجود علیہ و یستحب التکبیر لہ و عند رفع الراس و السبق بیدیہ علی الارض و الارغام بالانف و الدعاء و التسبیح الزائد و التطامن عقیب رفعہ من الثانیۃ و الدعاء بینہما و القیام معتمدا علی یدیہ سابقا برفع رکبتیہ و یکرہ الاقعاء **السابع** التشہد و یجب فی کل ثنائیۃ مرۃ و فی الثلاثیۃ و الرباعیۃ مرتین و یجب فیہ الجلوس بقدرہ و الشہادتان و الصلوۃ علی النبی و آلہ و اقلہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ اللہم صل علی محمد و آل محمد و یستحب

بیان میں ہے وہ پانچ ہیں اول نماز کی ابتدا میں ساتھ تکبیریں کہنا اور ان کے درمیان تین دعائیں پڑھنا۔ ان ساتھ تکبیروں میں سے ایک تکبیرۃ الاحرام ہے۔ **دوسرے** قنوت کہ (ہر نماز کی) دوسری رکعتیں رکوع سے پہلے حمد اور سورے کے بعد پڑھے اور اگر بھول جائے تو رکوع کے بعد قضا بجا لائے **تیسرے** حال قیام میں سجدے کے مقام پر دیکھنا اور حال قنوت میں ہتھیلیوں کو اور حالت رکوع میں پاؤں کے بیچ میں اور سجدے میں ناک کی طرف اور بیٹھنے کے وقت گود کی طرف دیکھنا۔ **چوتھے** دونوں ہاتھوں کا حالت قیام میں رانوں پر گھٹنوں کے مقابل رکھنا اور قنوت میں منہ کے مقابل اور رکوع میں گھٹنوں پر اور سجدے میں کانوں کے برابر اور بیٹھتے وقت رانوں پر **پانچویں** تعقیب پڑھنا کم سے کم تسبیح زہرا علیہا السلام ہے۔ زیادہ کی انتہا نہیں اور سنت ہے کہ منقول دعائیں پڑھے **تیسری فصل** مبطلات نماز کے بیان میں سے اول جو چیز کہ طہارت کو توڑتی ہے وہ نماز کو باطل کرتی ہے اگرچہ سہواً ہو دوسرے عمداً پیچھے دیکھنا تیسرے کلام (عمداً) دو حرف ہوں یا زیادہ قرآن و

ان يجلس فيه متوركا وان يدعو بعد الواجب التسليم وفى وجوبه خلاف وصورته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين او السلام عليكم ورحمة الله وبركاته ويستحب ان يسلم المنفرد الى القبلة ويومى بمؤخر عينيه والامام بصفحة وجهه والماموم عن يمينه ويساره ان كان على يساره احد الفصل الثانى فى مندوبات الصلوٰة وهى خمسة الاول التوجه بسبع تكبيرات بينهما ثلثة ادعية واحدة منها تكبيرة الاحرام الثانى القنوت وهى فى كل ثنائية قبل الركوع

دعا کے سوائے چڑھتے پکار کے ہنسنا پانچویں فعل کثیر جو نماز کے افعال سے خارج ہو چھٹے امور دنیا کے لئے رونا ساتویں ہاتھ باندھنا اور دہنے یا بائیں منہ پھیر کے دیکھنا اور جماہی اور انگڑائی لینا اور انگلیاں چٹکانا اور فعل عبث کرنا اور کتے کیطرح بیٹھنا اور ناک چھنکنا اور تھوکنا اور سجدے کے مقام کو پھونکنا اور ایک حرف کے آہ کرنا اور بول و براز کو روکنا مکروہ ہے (بول و براز کو روکنا جو مکروہ ہے اس کے یہ معنے ہیں کہ چاہئے نماز کے پہلے رفع حوائج کرے بول و براز کو روک کر نماز پڑھنے میں مشغول نہو) (اور احوط یہہ ہے کہ نماز میں دہنے بائیں بھی نہ دیکھے) نماز توڑنا بغیر ضرورت کے حرام ہے اور مرد کو جوڑا باندھنے میں دو قول ہیں (احوط یہہ ہے کہ نہ باندھے) اور (حالت نماز میں) دعا کرنا چھینکنے والے کے لئے اور سلام کا جواب دینا اور دعائے مباح پڑھنا جائز ہے (بلکہ نمازیکو کوئی سلام علیک کہے تو اس کے جواب میں بھی سلام علیک کہنا واجب ہے علی الاحوط) تیسرا باب باقی واجب نمازوں کے بیان میں ہے اس میں کئی فصلیں ہیں پہلی فصل نماز جمعہ کے بیان میں ہے

وبعد القراءۃ وتقضیہ لونسیہ بعد الرکوع الثالث نظرہ فی حال قیامہ الی موضع سجودہ وفی حال قنوتہ الی باطن کفیہ وفی رکوعہ الی ما بین رجلیہ وفی سجودہ الی طرف انفہ وفی جلوسہ الی حجرہ الرابع وضع الیدین قائما علی فخذیہ بحذاء رکبتیہ وثانیا تلقاء وجہہ وراکعا علی رکبتیہ وساجدا الجذاء اذنیہ وجالسا علی فخذیہ الخامس التعقیب واقلہ تسبیح الزہراء ولاحصر لاکثرہ ویستحب ان یاتی بالمنقول **الفصل الثالث** فی قواطع الصلوۃ ویبطلہا کل نواقض الطہارۃ وان کان سہوا

وہ ظہر کے عوض میں دو رکعتیں ہیں اسکا وقت زوال آفتاب سے ہے یہانتک کہ ہر شے کا سایہ اس کے برابر ہو جائے۔ اور اس کی شرطیں یہہ ہیں کہ بادشاہ عادل ہو (یعنے امام برحق) یا وہ شخص جسے امام مقرر کرے۔ اور کم سے کم مع امام پانچ آدمی ہوں۔ امام دو خطبے پڑھے جنمیں الحمد للہ اور صلوات بر رسولؐ وآل رسولؐ اور وعظ اور قرآن کا ایک چھوٹا سورہ ہو (یہہ نماز) جماعت کے پڑھی جائے اور دوسری جگہ تین میل سے کم نماز جمعہ نہو۔ باحصول شرائط ہر مرد مکلف آزاد پر جو بیمار اور اندھا لنگڑا اور بہت بوڑھا اور مسافر نہو نماز جمعہ واجب ہے اگر کسی شخص میں اور اس مقام میں جہاں نماز جمعہ پڑھی جاتی ہے چھہ میل سے زیادہ فاصلہ ہو تو اسکا حاضر ہونا واجب نہیں۔ نماز جمعہ قضا ہو جائے تو ظہر واجب ہے دونوں خطبے زوال کے بعد نماز جمعہ سے پہلے پڑھنا اور خطیب کا کھڑا ہونا بامکان واجب ہے اور خطبے پڑھتے وقت طہارت سنت ہے اور نیز سنت ہے کہ خطیب بلیغ ہو اور ہمیشہ نماز جمعہ پڑھتا ہو اور ردا اوڑھے ہوئے عمامہ

وتعمد الالتفات الى ما وراءه والكلام بحرفين فصاعدا مما ليس بالقرآن والدعاء
والقهقهة والفعل الكثير الخارج عنها والبكاء لامور الدنيا والتكفير ويكره
الالتفات يمينا وشمالا والتثاؤب والتمطي والفرقعة والعبث والاقعاء والتلثم
والبصاق ونفخ موضع السجود والتأوه بحرف ومدافعة الاخبثين ويحرم قطع
الصلوٰة بغير ضرورة وفي عقص الشعر للرجل قولان ويجوز تسمية العاطس ورد
السلام والدعاء للمباح **الباب الثالث** في بقية الصلوٰة الواجبة
وفيه فصول **الفصل** الاول في الجمعة وهي ركعتان عوض الظهر ووقتها

باندھے ہوئے کسی شئے پر (مثل عصا یا تلوار کے) تکیہ لئے ہوئے خطبے پڑھے
اور سنت ہے کہ لوگ دونوں خطبے (کان رکھکے) سنین یہان کئی مسائل ہین پہلا
مسئلہ جمعہ کو عصر کی اذان بدعت ہے۔ دوسرا مسئلہ اذان کے بعد خرید وفروخت
حرام ہے مگر صحیح ہوجائے گی۔ تیسرا مسئلہ غیبت امام مین اجتماع ممکن ہو تو نماز
جمعہ مستحب ہے۔ چوتھا مسئلہ نافلہ کی بیس رکعتین پڑھنا اور سر منڈانا اور ناخن
اور شارب لینا اور مسجد کیطرف آہستگی ووقار سے جانا اور اچھا لباس پہننا
اور خوشبو ملنا اور دعا پڑھنا اور حمد وسورہ (نماز جمعہ مین) پکار کے پڑھنا سنت ہے
دوسری **فصل** نماز عیدین کے بیان مین ہے وہ بشرائط جمعہ جماعت سے
واجب ہے اگر شرطین نپائی جائین تو جماعت سے اور منفرداً سنت ہے اسکا وقت
طلوع آفتاب سے زوال تک ہے اگر ترک ہوجائے تو قضا نہین۔ اس کی دو رکعتین
ہین۔ پہلی رکعتین بعد الحمد کے سورة الاعلی پڑھے پھر پانچ تکبیرین کہے ہر تکبیر
کے بعد ایک قنوت پڑھے پھر چھٹی تکبیر کہکے رکوع اور دو سجدے بجالائے

من زوال الشمس الی ان یصیر ظل کل شئ مثلہ وشروطہما السلطان العادل او من نصبہ والعدد وھو خمسۃ نفر احدھما الامام والخطبتان وھما الحمد للہ والصلوٰۃ علی النبی والہ والوعظ وقرائۃ سورۃ خفیفۃ من القرآن والجماعۃ وان لا یکون ھناک جمعۃ اخری بینہما اقل من ثلثۃ امیال وتجب مع الشرائط علی کل مکلف حر ذکر سلیم من المرض والعمی والعرج ولا یکون ھما ولا مسافرا ولو کان بینہ وبین الجمعۃ ازیدہ من فرسخین لم یجب الحضور ولو فاتت وجبت الظہر ویجب ایقاع الخطبتین بعد الزوال قبلہما

پھر کھڑا ہو کر الحمد کے بعد والشمس پڑھے پھر چار تکبیر جدا کہے ہر تکبیر کے بعد ایک قنوت پڑھے پھر پانچوین تکبیر کہکے رکوع اور دونون سجدے بجا لائے (اور نماز تمام کرے) عیدین کی نماز کے لئے برہنہ پا آہستگی و وقار سے صحرا کو جانا اور عید فطر مین جانے سے پہلے افطار کرنا اور عید اضحی مین آنے کے بعد قربانی کے گوشت سے افطار کرنا۔ اور عید فطر مین چار نمازون کے بعد تکبیر ین کہنا سنت ہے ان کی ابتدا شب عید کی مغرب سے اور (انتہا) نماز عید تک ہے (تکبیرین یہہ ہین اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَلٰی مَا ھَدَانَا) عید اضحی مین اگر منےٰ مین ہو تو پندرہ نمازون کے بعد تکبیرات کہنا سنت ہے ابتدا ظہر روز عید سے ورنہ دس نمازون کے بعد (اسطرح سے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَلٰی مَا ھَدَانَا اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَلٰی مَا رَزَقَنَا مِنْ بَھِیْمَۃِ الْاَنْعَامِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا اَبْلَانَا) یہان کئی مسائل ہین پہلا مسئلہ

وقیام الخطیب مع القدرۃ ویستحب فیھما الطھارۃ وان یکون الخطیب بلیغا ملخطبا علی الصلوٰۃ ما تدیا معتمدا علی شیٔ والاصغاء الیھما۔ **مسائل** الاولی الاذان الثانی بدعۃ الثانیۃ یحرم البیع بعد النداء وینعقد الثالثۃ لو ملٔن الاجتماع حال الغیبۃ استحب الجمعۃ الرابعۃ یستحب التنفل بعشرین رکعۃ وحلق الراس وقص الاظفار واخذ الشارب والمشی بسکینۃ ووقار والتنظیف والتطیب والدعاء والجھر بالقراءۃ۔

الفصل الثانی فی صلوٰۃ العید ین وھی واجبۃ جماعۃ بشروط

نماز عید سے پہلے اور اس کے بعد نافلہ پڑہنا مکروہ ہے مگر مسجد نبی مین اگر کوئی شخص ہو تو عیدگاہ کو جانے سے پہلے نافلہ پڑہسکتا ہے **دوسرا مسئلہ** بعض علمائے لکھا ہے کہ تکبیرات زائدہ (جو قنوت سے پہلے کہی جاتی ہین) واجب ہین اسیطرح قنوت بھی **تیسرا مسئلہ** نماز کے بعد دو خطبے پڑہنا واجب ہے **چوتہا مسئلہ** (روز عید) طلوع آفتاب کے بعد اور نماز عید سے پہلے سفر حرام ہے اور طلوع آفتاب سے پہلے مکروہ ہے **تیسری فصل** سورج گہن (وغیرہ) کی نماز کے بیان مین ہے سورج گہن اور چاند گہن اور زلزلہ اور آندہی وغیرہ خوفہائے آسمانی کے وقت دو رکعت نماز پڑہنا واجب ہے ہر رکعت مین پانچ رکوع اور دو سجدے ہین اُس کی کیفیت یہہ ہے کہ نیت کرکے تکبیر کہے اور الحمد پڑہکے ایک تمام سورہ یا بعض (آیات سورہ کے) پڑہے پہر رکوع کرکے سیدہا کہڑا ہو پس اگر (پہلے) سورہ تمام پڑہا ہو تو پہر الحمد اور ایک سورہ تمام یا بعض پڑہے اور پہر رکوع کرے اسیطرح پانچ رکوع بجا لاوے اور اگر سورہ تمام

نماز ایات

الجمعة و مع فقدها تستحب جماعة وفرادی ووقتها بعد طلوع الشمس
الی الزوال ولا تقضی لو فاتت وهی رکعتان یقراء فی الاولی الحمد
والاعلیٰ ثم یکبر خمسا ویقنت بینها ثم یکبر السادسة للرکوع ویسجد
سجدتین ثم یقوم ویقراء الحمد والشمس ثم یکبر اربعا ویقنت بینها ثم یکبر
الخامسة للرکوع ویسجد سجدتین ویستحب الاصحار بها والخروج
حافیا بسکینة ووقار وان یطعم قبل خروجه فی الفطر وبعدها فی الاضحی
مِمّا یضحی به والتکبیر عقیب اربع صلوٰة اولها المغرب و اخرها العید

نہیں پڑھا ہو تو وہ سورہ تمام ہوئے تک ایک الحمد پر اکتفا کرے پس جب پانچواں رکوع
کر چکے تو تکبیر کہکے دو سجدے بجالائے پھر کھڑا ہو اور دوسری رکعت بھی مثل
پہلی کے ادا کرکے تشہد پڑھکے سلام کہے اور سنت ہے کہ اس نماز میں بڑے
سورے پڑھے۔ رکوع قیام کے برابر بجالائے (یہہ نماز) جماعت سے ادا کرے
وقت باقی ہو تو دوبارہ نماز پڑھے اور ہر رکوع سے سیدھا ہوتے وقت
تکبیر کہے مگر پانچویں اور دسویں رکوع سے کھڑا ہوتے وقت سَمِعَ اللّٰہُ لِمَن
حَمِدَہٗ کہنا سُنّت ہے۔ اور پانچ قنوت پڑھے (یعنے ہر دوسرے رکوع سے پہلے
ایک قنوت) سورج گہن اور چاند گہن کی نماز کا وقت گہن شروع ہونیسے
کھلنے کی ابتدا تک ہے اور دوسرے آیات کا وقت اس کے باقی رہنے تک
اور نماز زلزلہ کا وقت تمام عمر ہے (یعنے جب پڑھے ادا پڑھے اس کی
قضا نہیں) اگر ان نمازوں کو عمداً یا بھولکر ترک کرے تو قضا پڑھے۔ اگر
کسوف وخسوف سے) واقف نہو بعد معلوم ہوا اس صورت میں اگر تمام گہن لگا ہو

فی الفطر وفی الاضحیٰ عقیب خمس عشرۃ اولہا الظہر یوم العید لمن کان
بمنیٰ وفی غیرہا عقیب عشرۃ **مسائل الاولیٰ** یکرہ التنفل قبلہا وبعدہا
الا فی مسجد النبیؐ قبل خروجہ **الثانیۃ** قیل التکبیر الزائد واجب
وکذا القنوت **الثالثۃ** یجب الخطبتان بعدہما **الرابعۃ** یحرم
السفر بعد طلوع الشمس قبل الصلوٰۃ ویکرہ قبلہ **الفصل الثالث**
فی صلوٰۃ الکسوف وتجب عند کسوف الشمس وخسوف القمر والزلزلۃ
والریاح المخوفۃ وغیرہا من اخاویف السماء رکعتان یشتمل کل رکعۃ

تو قضا پڑھے اور نہیں تو نہیں۔ اگر نماز آیات کا وقت فریضۂ حاضرہ (یعنے نماز
یومیہ) سے لمجائے تو اختیار ہے جسے چاہے پہلے پڑھے جب تک کہ کسی کا
وقت تنگ نہو اور دو نو وقت تنگ ہوں تو نماز حاضر کو مقدم کرے۔
اس صورت میں نماز آیات کی قضا نہیں بشرط عدم تقصیر **چوتھا باب**
سنتی نمازوں کے بیان میں ہے بعض انہیں سے نماز استسقا ہے (یعنے
طلب بارش) کمی آب کے وقت اس نماز کی تاکید ہے اس کی کیفیت
مثل نماز عید کے ہے مگر قنوت میں دعائے زیادتی باران وطلب رحمت
کرے اور سنت ہے کہ دعائے منقولہ پڑھے۔ سب لوگ تین روزے
رکہیں (تیسرا روزہ جمعہ یا پیر کو واقع ہو) اور سنت ہے کہ جمعہ یا پیر کو نماز کے
لئے صحرا کو جائیں۔ بچوں اور ماؤں میں جدائی ڈالیں۔ ردائیں الٹی اوڑہیں
امام نماز کے بعد رو بقبلہ سو مرتبہ تکبیر کہے۔ پھر دہنی طرف سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہ
پھر بائیں طرف سو مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہے پھر آدمیوں کی طرف

علے خمس رکوعات وسجدتین وکیفیتہا ان ینوی ویکبر ویقرا الحمد وسورۃ او بعضہا ثم یرکع وینتصب فان کان اتم السورۃ قراء الحمد ثانیا وسورۃ او بعضہا وھکذا الی ان یرکع خمسا وان لم یکن اتمہا اکتفی بتمامہ من الفاتحۃ فاذا رکع خمسا کبر وسجد سجدتین ثم قام وصنع ثانیا کما صنع اولا وتشہد وسلم ویستحب ان یقراء فیہا السورۃ الطوال و مساوات الرکوع القیام والجماعۃ والاعادۃ مع بقاء الوقت والتکبیر عند الانتصاب من الرکوع الا فی الخامس والعاشر فانہ یقول سمع اللہ

منہ کرے اور سومرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے۔ سب لوگ ان اذکار مین امام کی متابعت کرین۔ اگر قبولیت دعا مین دیر ہو تو دوبارہ نماز کے لئے جائین۔ اور بعض سنتی نمازون سے نافلہ رمضان المبارک ہے وہ ہزار رکعتین ہین۔ ہر شب کو بیس رکعتین اور شبہاے قدر مین (کہ انیسوین[19] شب اور اکیسوین[21] شب اور تیئسوین[23] شب ہے) سو سو رکعتین زیادہ ہین اور دہہ آخر مین دس دس رکعتین زیادہ ہین۔ (یہ سب ملکے ہزار رکعتین ہوتی ہین) بعض ان مین سے شب عید فطر اور روز عید غدیر اور شب نیمہ شعبان اور شب و روز مبعث کی نماز اور نماز منسوب بعلی و فاطمہ وجعفر علیہم السلام ہے۔ (ان کے طریقے کتب مبسوطہ مین مثل زاد المعاد وغیرہ کے مرقوم ہین) پانچوان باب سہو کے بیان مین ہے جو شخص واجبات نماز مین سے کسی شئے کو عمداً ترک کرے نماز باطل ہے اگرچہ جاہل مسئلہ ہو۔ جہر و اخفات کے سوائے کہ اسمین جاہل معذور ہے۔ اسیطرح اگر عمداً اس چیز کو

لمن حمله والقنوت خمس مرات ووقتها في الكسوف والخسوف من حين ابتدائه الى الانجلاء وفي غيرهما مدته وفي الزلزلة مدة العمر ولو فاتت عمداً او نسياناً قضاها ولو كان جاهلاً فان كان قد احترق القرص كله تقضى والا فلا ولو اتفقت وقت الفريضة الحاضرة تخير ما لم يتضيق احدهما ولو تضيقا قدم الحاضرة ولا قضاء مع عدم التفريط **الفصل الرابع** في الصلوة المندوبة فمنها صلوة الاستسقاء وهي مؤكدة عند قلة المياه وكيفيتها مثل صلوة العيد الا انه يقنت بسوال توفير المياه والاستعطاف به ويستحب بالماثور

بجالائے جس کا ترک واجب ہے تو نماز باطل ہوتی ہے۔ اگر بھولے سے کسی شئے کو ترک کرے وہ رکن ہو تو جب تک اس کا محل باقی ہے بجالائے اگر محل گذر جائے تو نماز کا اعادہ کرے۔ اگر عمداً یا سہواً رکوع زیادہ ہو نماز کا اعادہ کرے اور اگر سہواً نماز سے ایک رکعت یا دو رکعتین کم ہوں اور یاد آئے یہاں تک کہ بات کرے یا پشت بقبلہ ہو تو نماز کا اعادہ کرے۔ اگر باوجود علم مکان غصبی یا لباس غصبی یا نجس میں نماز پڑھے یا نجس شئے پر سجدہ کرے تو نماز کا اعادہ کرے۔ اگر بغیر طہارت (یعنے بے وضو وغسل) یا وقت سے پہلے یا پشت تقبلہ نماز پڑھے تو اعادہ کرے عمداً ہو خواہ سہواً اور فعل ترک شدہ رکن نہو تو اس کی تین قسمیں ہیں۔ پہلی قسم یہ ہے کہ اس کا کچھ حکم نہیں (یعنے نماز صحیح ہے) وہ یہ ہے کہ کوئی شخص الحمد اور سورہ بھول جائے یہاں تک کہ رکوع میں جائے یا جہر و اخفات کو بھولے یا ذکر رکوع یا رکوع میں ٹھہرنے کو بھولے یہاں تک کہ سیدھا ہو یا رکوع سے سر اٹھانا بھول

ویصوم الناس ثلثا والخروج یوم الجمعة او الاثنین والتفریق بین الاطفال وامہاتہم وتحویل الرداء ویکبر الامام بعدها مائة مرة مستقبل القبلة والتسبیح کذلک یمینا والتهلیل یسارا والتحمید تلقاء الناس ومتابعتہم لہ والمعاودۃ مع تاخیر الاجابۃ ۔ ومنها نافلة رمضان وهی الف رکعة فی کل لیلة عشرین وفی لیالی الافراد زیادۃ مائة وفی العشرۃ الاخرۃ زیادۃ عشر ومنها صلوۃ لیلة الفطر ویوم الغدیر ولیلة النصف من شعبان ولیلة المبعث ویومہ وصلوۃ علی وفاطمة وجعفر

یا سر اٹھا کر ٹھہرنے کو یا ذکر سجدہ یا سجدے مین ٹھہرنے کو یا سجدے کے وقت ساتھ اعضاے کسی ایک عضو کے ٹیکنے کو یا سجدہ سے سر اٹھانے کو یا سر اٹھا کر ٹھہرنے کو یا تشہد مین ٹھہرنے کو بھولے (ان سب صورتون مین نماز صحیح ہے) **دوسری قسم** جسکا تدارک واجب ہے وہ یہہ ہے کہ کسی شخص کو سورہ پڑھتے وقت یاد آئے کہ الحمد کو نہین پڑھا تو الحمد پڑھکے سورے کا اعادہ کرے یا سجدے سے پہلے یاد آئے کہ رکوع نہین کیا تو رکوع کرے اور اگر قیام مین یاد آئے کہ ایک سجدہ نہین کیا تو بیٹھ جاے اور سجدہ کرے اور دو سجدے سہو کے بجالائے اور جو تشہد کو بھولے اسکا بھی یہی حکم ہے اگر بعد سلام کے یاد آئے کہ تشہد یا درود ترک ہوا ہے تو ان کی قضا بجالائے (اور دو سجدے سہو کے کرے) **تیسری قسم** شک کے بیان مین ہے اگر دو رکعتی یا تین رکعتی نماز مین یا چار رکعتی نماز کی پہلی دو رکعتون مین شک ہو تو نماز کا اعادہ کرے اگر نجانے کہ کتنی رکعتین پڑھی ہین اس کا بھی وہی حکم ہے ۔ اور کسی فعل مین

علیہم السلام **الباب الخامس** فی السہو من ترک شیئاً من واجبات
الصلوٰۃ عمداً بطلت صلوٰتہ وان کان جاہلا عدا الجہر والاخفات فقد عذر ولو جہلہما
وکذالک لو فعل ما یجب ترکہ عمداً واما الناسی فان ترک رکنا اتی بہ ان کان فی
محلہ والا اعاد ولو زاد رکوعاً عمداً او سہواً اعاد ولو نقص من الصلوٰۃ رکعۃ
او رکعتین سہوا ولم یذکر حتی تکلم او استدبر القبلۃ اعاد ولو صلی
فی مکان مغصوب او ثوب مغصوب او نجس او سجد علیہ مع العلم اعاد ولو صلی بغیر الطہارۃ اعاد
مطلقا او قبل الوقت او مستدبر القبلۃ اعاد وان کان غیر رکن فثلثۃ

شک ہو اور اس کا محل باقی نہو تو اسکا اعتبار نکرے اگر محل باقی ہو تو بجا لائے
اگر بجا لانے کے بعد یاد آئے کہ پہلے بجا لاچکا تھا تو اس صورت مین اگر وہ رکن
ہو تو نماز کا اعادہ کرے ورنہ کچھ نہین - اگر چار رکعتی نماز کی پہلی دو رکعتون
سے زیادہ مین شک ہو اور کسیطرف مظنہ نہو تو زیادہ پر بنا رکھے اور
احتیاط کی نماز ادا کرے جیسے کوئی شک کرے دو اور تین مین یا تین اور
چار مین زیادہ پر بنا رکھے جب سلام کہہ چکے تو ایک رکعت کھڑا ہو کر یا
دو رکعتین بیٹھ کر احتیاط کی نماز پڑھے - اگر دو اور چار مین شک ہو تو
چار پر بنا رکھے اور سلام کے بعد احتیاط کی دو رکعتین کھڑا ہو کر پڑھے
اور دو تین اور چار مین شک ہو تو بنا چار پر رکھے بعد سلام کے کھڑا ہو کر
دو رکعتین اور بیٹھ کر دو رکعتین بجا لائے یہان **مسائل** ہین پہلا مسئلہ
بہت اور متواتر سہو کرنے والے کے سہو کا اور امام و ماموم کے سہو کا تتبع
نہین بشرطیکہ دوسرا شخص یاد رکھے - اور سہو مین سہو نہین ہے -

اقسام الاول ما لا حکم له وهو من نسی القرائة حتی رکع او الجهر او الاخفات او تسبیح الرکوع او طمانینة حتی انتصب او رفع الراس منه او طمانینته او تسبیح السجود او طمانینة او السجود علی احد الاعضاء السبعة او رفع الراس منه او طمانینة فی الرفع منه او طمانینة الجلوس فی التشهد الثانی ما یوجب التلافی فمن ذکر انه لم یقراء الحمد وهو فی السورة قراء الحمد واعاد السورة ومن ذکر ترك الرکوع قبل السجود رکع ومن ذکر بعد القیام ترك سجدة قعد وسجد ویسجد سجدتی السهو

دوسرا مسئلہ سنتی نمازون مین شک ہو تو کم پر بنا رکھے زیادہ پر بھی جائز ہے تیسرا مسئلہ جو سہواً (نماز مین) بات کرے یا بیٹھنے کی جگہہ کھڑا ہو یا کھڑا ہونے کے مقام پر بیٹھے یا سلام بیجا کہے تو دو سجدے سہو کے واجب ہین اسیطرح جب شک ہو چار اور پانچ رکعت مین تو چار پر بنا رکھے اور دو سجدے سہو کے بجالائے۔ چوتہا مسئلہ سہو کے سجدے نماز کے بعد ادا کرے اور دونون سجدون مین یہہ دعا پڑہے۔ بسم اللہ وباللہ اللھم صل علی محمد وال محمد یا اسطرح کہے بسم اللہ وباللہ السّلام علیك ایھا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہٗ پہر (بیٹھکے) تشہد خفیف پڑہے اور سلام کہے پانچوان مسئلہ (جو مسلمان) مکلف نماز مین خلل ڈالے (یعنے نماز نہ پڑہے یا اسے باطل کرے) عمداً یا سہواً یا خواب یا نشے کے سبب نماز قضا ہو تو قضا بجالاوے اگر نماز کے تمام وقت مین بے ہوش ہو یا کافر ہو تو قضا نہیں مگر بعد زمانہ ارتداد کی قضا بجالائے۔ اگر کسی کو طہارت کے واسطے پانی اور مٹی نملے تو اس سے

وکذا لو ترک التشہد ولو ذکر بعد التسلیم ترک التشہد او الصلوۃ علی النبی
وآلہ قضاہ **الثالث** الشک انکان فی عدد الثنائیۃ او الثلاثیۃ او
الاولیین من الرباعیۃ اعاد وکذا لو لم یعلم کم صلی وان کان فی فعل قد انتقل
عنہ لم یلتفت والا اتی بہ فان ذکر انہ کان قد فعلہ استانف ان کان رکنا
والا فلا ولو شک فیما زاد علی الاولیین فی الرباعیۃ والاظہر بنی علی الثنائیۃ
واحتاط فمن شک بین الاثنین والثلث وبین الثلث والاربع بنی علی
الاکثر فاذا سلم صلی رکعۃ من قیام اور رکعتین من جلوس ومن شک بین الاثنین

نماز ساقط ہے نہ ادا ہے نہ قضا احوط یہ ہے کہ جب طہارت پر قادر ہو قضا
پڑھے) **چھٹا مسئلہ** جب فریضہ کا وقت داخل ہوا اور نماز قضا بھی ذمہ میں
ہو تو اختیار ہے جسے چاہے پہلے پڑھے۔ اگر نماز حاضر کا وقت تنگ ہو تو پہلے
اسکو ادا کرے **ساتوان مسئلہ** نماز قضا مین بھی مثل ادا کے ترتیب ہے۔
آٹھوان مسئلہ جس سے ایک نماز قضا ہو اور بھول جائے کہ وہ کونسی تھی تو
تین نمازین پڑھے ایک تین رکعتی ایک چار رکعتی ایک دو رکعتی **نوان مسئلہ**
جو شخص حضر مین ہو وہ قضائے سفر کو قصر پڑھے اور مسافر قضائے حضر کو تمام پڑھے
دسوان مسئلہ نافلہ یومیہ کی قضا پڑھنا سنت ہے اگر نافلہ بیماری مین قضا ہو تو
سنت ہے کہ ہر دو رکعت کے عوض مین ایک مد (گیہون) تصدق کرے اور اگر اتنی
قدرت نہو تو ہر روز کے عوض مین ایک مد۔ **چھٹا باب** جماعت کے بیان مین
ہے۔ نماز جمعہ و عیدین مین با شرائط وجوب جماعت واجب ہے اور باقی واجب
نمازون مین اور عیدین مین با عدم شرائط اور نماز استسقا مین سنت ہے

والاربع بنیٰ علی الاربع وصلی رکعتین من قیام ۔ ومن شک بین الاثنین والثلث والاربع بنی علی الاربع فاذا سلّم صلی رکعتین من قیام و رکعتین من جلوس

مسائل الاولیٰ لا سہو علی من کثر سہوہ وتواتر ولا علی الامام والماموم اذا حفظ علیہ الاٰخر ولا سہو فی سہو **الثانیۃ** من سہی فی نافلۃ بنی علی الاقل وان بنی علی الاکثر جاز

الثالثۃ من تکلم ساھیا او قام فی حال القعود او قعد فی حال القیام او سلم قبل الاکمال وجب علیہ سجدتا السہو وکذا یجبان علی من شک بین الاربع والخمس فانہ یبنی علی الاربع ویسجد ھما

الرابعۃ سجدتا السہو بعد الصلوٰۃ ویقول فیھما بسم اللہ وباللہ اللّٰھم

دو آدمیون یا زیادہ سے جماعت ہوتی ہے اگر امام اور ماموم کے بیچ مین کوئی چیز حائل ہو کہ امام نظر نہ آئے تو جماعت صحیح نہین سوائے عورت کے (یعنے عورت پردے مین مرد کے پیچھے جماعت کی نماز پڑھ سکتی ہے) اگر امام ایسے مقام بلند پر ہو کہ وہ بلندی شمار کی جائے تو صحیح نہین (ہان اگر ڈھلاؤ کی زمین مین امام بلندی پر ہو تو مضائقہ نہین) اور ماموم بلندی پر ہو تو جائز ہے ۔ ماموم امام سے عادت سے زیادہ دور نہو صفون کے سوائے امام کو رکوع مین پائے تو ایک رکعت ہوگی نہین تو نہین (یعنے اخیر حد جماعت مین شریک ہونے کی رکوع ہے) اگر امام پسندیدہ ہو (یعنے جو شرطین ضرور ہین وہ امام مین موجود ہون) تو ماموم الحمد وسورہ نہ پڑھے (رکعت اول و دوم مین بشرطیکہ امام نے الحمد و سورہ پڑھا ہو) اور افعال نماز کو امام سے پہلے نہ بجالائے ۔ متابعت کی نیت ضرور ہے ۔ امام اور ماموم کی واجب نمازون مین اختلاف جائز ہے (جیسے امام ظہر پڑھے ماموم عصر یا امام ادا پڑھے اور ماموم قضا) اگر ماموم ایک ہو تو سنت ہے

صل علی محمد وال محمد او السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ثم یتشہد خفیفا ویسلم **الخامسۃ** المکلف اذا اخل بالصلوۃ عمداً او سہوا او فاتت بنوم او سکر وکان مسلما تقضی وان کان مغمی علیہ جمیع الوقت او کان کافرا فلا قضاء والمرتد یقضی زمان ردتہ ولو لم یجد ما یتطہر بہ من الماء والتراب سقطت اداءً وقضاءً **السادسۃ** اذا دخل وقت الفریضۃ وعلیہ فائتۃ تخیر بینہما وان تضیقت الحاضرۃ تعینت **السابعۃ** الفوائت تترتب کالحواضر **الثامنۃ** من فاتتہ فریضۃ ولم یعلم ما ہی صلی ثلثا واربعا واثنین **التاسعۃ** الحائض تقضی ما فاتتہ

کہ امام کی داہنی طرف کھڑا ہو اگر زیادہ ہوں تو پیچھے کھڑے رہیں - برہنہ امام کے سوائے کہ وہ برہنہ جماعت میں بیٹھ کے نماز پڑھایگا (اور برہنہ جماعت بھی بیٹھکے نماز پڑھے گی) اگر امام عورت ہو تو عورتوں کی جماعت کے بیچمیں کھڑی رہیگی اگر عورت مردوں کے ساتھہ نماز پڑھے تو سب سے پیچھے کھڑی رہے - اور چاہیے کہ امام بالغ وعاقل اور عادل اور حلال زادہ ہو - نشستہ ایستادہ کی اور اُمّی قاری کی اور جس کی زبان میں کچھہ آفت ہو جیسے توتلا صحیح زبان کی امامت نہیں کر سکتا - عورت مرد کی اور خنثے کی امامت نہیں کر سکتی (اسی طرح خنثے بھی مرد کی امامت نہیں کر سکتا) اور سید اور متولی مسجد اور صاحب خانہ اولے ہیں سب سے مقدم بڑا قاری ہے پھر بڑا فقیہ پھر وہ شخص جس نے دار الکفر سے پہلے ہجرت کی ہو پھر زیادہ عمر والا پھر زیادہ خوبصورت - اور حاضر کی اقتدا مسافر کے ساتھہ اور وضو یا غسل کئے ہوئے کی تیمم کئے ہوئے کے ساتھہ اور تندرست کی جذامی و مبروص کے ساتھہ اور اس شخص کے

فی السفر قصر او المسافر یقضی ما فاتہ فی الحضر تماماً **العاشرۃ** یستحب قضاء
النوافل المرتبۃ ولو فاتت بمرض استحب ان یتصدق عن کل رکعتین بمد وان لم یتمکن
فعن کل یوم بمد **الباب السادس** فی صلوٰۃ الجماعۃ وھی واجبۃ فی الجمعۃ والعیدین
بالشرائط ومستحبۃ فی الفرائض الباقیۃ والعیدین مع اختلال الشرائط وفی الاستسقاء وتنعقد باثنین فصاعداً
تعم مع حائل بین الامام والماموم یمنع المشاھدۃ الا فی المرءۃ ولا مع علو الامام فی المکان
بما یعتد بہ۔ ویجوز بالعکس ولا یتباعد الماموم بالخارج من العادۃ من دون صفوف
ولو ادرک الامام راکعا ادرک الرکعۃ والا فلا ولا یقرء الماموم مع الامام المرضی

ساتھ جس پر حد شرع جاری ہوئی ہو اور اُس نے توبہ کی ہو اور غیر مختنون کے
ساتھ مکروہ ہے اور امامت اس شخص کی جس سے مقتدی کراہت کریں اور
صحرائی کی مہاجرین (یعنے اہل بلد) کے لئے بھی مکروہ ہے (**یہان**
مسائل ہین۔ پہلا مسئلہ اگر اثناے نماز مین امام بے وضو ہوجاے
تو کسیکو اپنا نائب کردے۔ اگر مرجائے یا بے ہوش ہوجائے تو مقتدی ایک کو
آگے کردین اور اسے امام بنالین۔ (بشرطیکہ وہ لائق امامت ہو) دوسرا
مسئلہ اگر کسی کو خوف ہو کہ جماعت کے قریب پہونچنے تک رکعت ہوجائے
گی تو جہان ہے وہین نیت کرے اور چلکر جماعت مین شامل ہو (بہتر
یہہ ہے کہ اس صورت مین پاؤں گھسیٹتا ہوا چلے۔ تیسرا مسئلہ
اگر امام تکبیرۃ الاحرام کہے تو جو شخص نافلہ پڑھتا ہو توڑدے اور نماز واجب
مین ہو تو دو رکعتی نافلہ سے بدلکر تمام کرے اور جماعت مین شریک ہو
اگر امام اصل ہون تو نماز واجب کو بھی توڑکر امام کی متابعت کرے۔

ولا یتقدمہ فی الافعال ولا بد من نیۃ الایتمام ویجوز اختلافہما فی الفرض واذا کان المأموم واحدا استحب ان یقف عن یمینہ وان کانوا جماعۃ فخلفہ الا العاری فانہ یجلس وسطہم وکذا المرأۃ ولو صلت مع الرجال تاخرت عنہم ویعتبر فی الامام التکلیف والعدالۃ وطہارۃ المولد ولا یام القاعد القائم ولا الامی القاری والمؤف اللسان صحیحہ ولا المرأۃ رجلا ولا الخنثی والہاشمی وصاحب المنزل والمسجد اولی و یقدم الاقرا فالافقہ فالاقدم ہجرۃ فالاسن فالاصبح وجہا ویکرہ ان یاتم الحاضر بالمسافر والمتطہر بالمتیمم والسلیم بالاجذم والابرص والمحدود بعد توبۃ والاغلف

چوتھا مسئلہ اگر امام کی کچھ رکعتیں ہو چکی ہوں تو باقی میں شریک ہو جائے اور اسکو اپنی ابتدائے نماز قرار دے۔ جب امام سلام پھیرے تو اُٹھکر اپنی نماز تمام کرے پانچواں مسئلہ سُنت ہے کہ مسجدیں کھلی ہوئی بنائیں (یعنے بے سقف) اور مقام طہارت دروازے پر اور منارہ (جس پر اذان کہتے ہیں) دیوار کے متصل بنائیں۔ مسجد میں چراغ روشن کریں مسجد منہدم کی تعمیر کریں۔ ایک مسجد کے سامان کا استعمال دوسری مسجد میں جائز ہے اور مسجد کو مُطلّا کرنا اس میں تصویریں کھینچنا۔ اور اس کو یا اس میں سے کچھ زمین کو ملک یا رستہ میں شریک کرنا۔ اس میں نجاست داخل کرنا اور اس میں سے سنگریزے (جو اجزائے مسجد سے سمجھے جاتے ہیں) نکالنا حرام ہے اگر نکالے ہیں تو پھر لا کر شریک کرے اور مسجد کو بلند بنانا۔ کنگرے اور محراب اس کی دیوار میں بنانا۔ اُسے رستہ قرار دینا۔ اُس میں خرید و فروخت کرنا اور شئے گم شدہ کے لئے ندا کرنا اس میں حد جاری کرنا۔ شعر پڑھنا صنعتیں کرنا (جیسے لوہاری نجاری وغیرہ) اور سونا اور تھوکنا اور اس میں دیوانے کو جگہ دینا اور

ويكره امامة من يكره به المامومُ والاعرابي للمهاجرين **مسائل** الاولى لو احدث الامام استناب ولو مات او اغمى عليه تقدموا اماما۔ الثانية لو خاف الداخل فوت الركعة ركع ومشى ولحق بهم الثالثة اذا احرم وهي في نافلة قطعها ولو كان في فريضة اتمها ركعتين نافلة ولو كان الامام الاصل قطعها وتابعه الرابعة لو فاته بعض الصلوة دخل مع الامام وجعل ما يدركه اول صلوته فاذا سلم الامام قام واتم الصلوة الخ مسئلة يستحب عمارة المساجد مكشوفة والميضاة على ابوابها والمنارة مع حائطها والاسراج فيها واعادة المستهدم ويجوز استعمال آلته في غيره منها ويحرم زخرفتها ونقشها

احکام (شرع) جاری کرنا (یہہ سب) مکروہ ہے اور مسجد مین داخل ہوتے وقت دہنا پاؤن آگے رکہنا اور نکلتے وقت بایان پاؤن اور دونون وقت دعا پڑہنا اور مسجد کو جہاڑنا سُنت ہے **ساتوان باب** نماز خوف کے بیان مین ہے نماز خوف قصر ہے سفر مین ہو یا حضر مین جماعت سے پڑہین یا منفردا اس کی تین شرطین ہین۔ اول یہہ کہ مُسلمان بہت ہون جن کی تفریق دو فوجون پر ہوسکے کہ ہر ایک فوج دشمن کا مقابلہ کرے۔ دوسرے یہہ کہ دشمن بہی بہت ہون جن سے خوف حاصل ہو تیسرے یہہ کہ دشمن قبلہ کیطرف نہون۔ نماز خوف کی کیفیت یہہ ہے کہ امام۔ پہلی جماعت کے ساتہہ ایک رکعت بجالائے اور دوسری رکعت کے لئے ٹہر جائے تا جماعت اول۔ (منفردا) نماز تمام کرے پہر دوسرا فرقہ آئے اور امام دوسری رکعت اس جماعت کے ساتہہ پڑہکے تشہد مین ٹہر جائے تا یہہ جماعت دوسری رکعت ادا کرے پہر امام انکے ساتہہ سلام کہے اور نماز تین رکعتی ہو تو جماعت اول کے ساتہہ ایک رکعت اور دوسری جماعت کے ساتہہ دو رکعتین یا اس کے برعکس پڑہے۔ ہتیار ساتہہ رکہنا

بالصور واخذها او بعضها فی ملك او طریق وادخال النجاسة الیها واخراج الحصی منها ویعاد لو اخرج ویکرہ تعلیتها والشرف والمحاریب فی حائطها وجعلها طریقا والبیع فیها والسؤال والتعریف واقامة الحد ودوانشاد الشعر وعمل الصنائع والنوم والبصاق وتمکین المجانین وانفاذ الاحکام ویستحب تقدیم الرجل الیمنی دخولا والیسری خروجا والدعاء فیهما ولنسها **الباب السابع** فی صلٰوة الخوف وهی مقصورة سفرا وحضرا جماعة وفرادی وشروطها ثلثة ان یکون فی المسلمین کثرة یمکنهم الانتراق الی قسمین یقاوم کل قسم منهم العدو وان یکون فی العدو کثرة یحصل معها

واجب ہے بشرطیکہ واجبات نماز سے کسی شئے کے مانع نہون ورنہ بقدر ضرورت رکھین **شدت خوف** کی نماز امکان کے موافق ہے۔ کھڑے ہوئے چلتے ہوئے یا سوار (جسطرح ہو سکے ادا کرے) سوار قر لوس زین پر سجدہ کرے (اور پیدل اشارہ کرے۔ جتنا ہو سکے رو بقبلہ ہو۔ اشارہ بھی نہو سکے تو تسبیح سے نماز پڑہے (اسطرح سے کہ) ہر رکعت کی عوض مین سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ کہے۔ کیچڑ مین پھنسا ہوا اور غریق اشارے سے نماز پڑہین اور بغیر سفر و خوف کے قصر نکرین **آٹھوان باب** نماز مسافر کے بیان مین ہے سفر مین ہر چار رکعتی نماز سے دو رکعتین کم ہوتی ہین پانچ شرطون سے اول یہ کہ آٹھ فرسخ جانیکا یا چار فرسخ جاکر اسی روز واپس ہونے کا قصد ہو (ایک فرسخ تین میل شرعی کا ہوتا ہے اور ہر میل شرعی چار ہزار ہاتھ یعنے دو ہزار گز کا۔ اور انگریزی میل ۱۷۶۰ ایک ہزار سات سو ساٹھ گز کا ہوتا ہے پس تقریباً سوا ستائیس میل انگریزی کے چوبیس میل شرعی ہون گے جسکے آٹھ فرسخ

الخوف وان یکون العدو فی خلاف جہۃ القبلۃ وکیفیتہا ان یصلی الامام بالاولی رکعۃ ویقف بالثانیۃ حتی یتموا ویسلموا فیجی الباقون فیصلی بہم الثانیۃ و یقف فی التشہد حتی یلحقوہ فیسلم بہم وان کانت ثلاثیۃ صلی بالاولی رکعۃ وبالثانیۃ رکعتین او بالعکس ویجب اخذ السلاح مالم یمنع شیئا من الواجبات فیوخذ مع الفرائض
وصلوٰۃ شدۃ الخوف بحسب الامکان واقفا وماشیا وراکبا ویسجد علی قربوس سرجہ والا اوماء ویستقبل القبلۃ بما امکن ولو لم یتمکن من الایماء صلی بالتسبیح عوض کل رکعۃ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ والمرتحل والغریق

شرعی ہوتے ہیں)۔ دوسرے یہہ کہ کسی ایسے مقام پر اسکا سفر قطع نہو جس مقام مین اس کی کوئی ملک ہو کہ اسے وطن قرار دیکر چھ مہینے یا زیادہ وہان رہا ہو۔ یا کسی مقام پہ دس دن رہنے کا قصد کرے۔ اگر کوئی آٹھہ فرسخ جانے کا قصد کرے اور اخیر مین اسکا وطن ہو تو فقط راہ مین قصر پڑھے گا تیسرے یہہ کہ سفر مباح ہو۔ اگر سفر حرام ہو تو قصر نہین ہے چوتھے یہہ کہ حضر سے زیادہ سفر نہو مثل ملاح اور کرایہ والے اور چروا ہے اور جنگلی آدمی کے اور جو تجارت مین ہمیشہ پھرتا ہو۔ کلیہ یہہ ہے کہ جو شخص کسی شہر مین دس دن نہین رہتا ہو۔ پس جو کوئی ان مین سے اپنے شہر یا غیر شہر مین دس دن رہے تو جب وہان سے چلے قصر کرے پانچوین یہہ کہ اپنی بستی کی دیوارین نظرون سے پوشیدہ ہو جائین یا وہان کی اذان نسنی جائے پس اس کے اندر حد ترخص نہین ہے یعنے مسافر جب اپنے شہر سے بقصد مسافت شرعیہ سفر کرے تو جبتک اس حد کے اندر رہیگا نماز قصر نہ پڑھے اس حد سے باہر ہونے کے بعد نماز قصر کرے)پس جب

یصلیان ایماءً ولا یقصران الا مع السفر والخوف **الباب الثامن فی صلوٰة المسافر**
یسقط فی السفر من کل رباعیة رکعتان بشروط خمسة الاول قصد المسافة وهی ثمانیة
فراسخ او اربعة مع العود فی یومه الثانی ان لا ینقطع سفره ببلد له فیه ملک قد
استوطنه ستة اشهر فصاعدا او عزم علی اقامة عشرة ایام ولو قصد المسافة وله
علی راسها منزل قصر فی طریقه خاصة الثالث اباحة السفر فلو کان عاصیا بسفره
لم یقصر الرابع ان لا یکون سفره اکثر من حضره کالملاح والمکاری والراعی والبدوی ومن
یدور فی تجارته والضابطة من لا یقیم فی بلده عشرة ایام ولو اقام احدهم لا فی بلده

شرطیں پائی جائیں تو قصر کرنا واجب ہے سوائے مسجد الحرام ومسجد رسول (یعنے
مسجد مدینہ) اور مسجد کوفہ اور حایر کے کہ ان مقاموں مین اختیار ہے (چاہے
نماز قصر پڑہے یا تمام مگر روزہ نہیں رکھ سکتا) ان مقامات کے سوائے اور
مقاموں مین (بحالت سفر) اگر عمداً نماز تمام پڑہے تو اعادہ کرے - جاہل مسئلہ پر
اعادہ نہیں اور اگر سہو سے تمام پڑہے تو وقت مین اعادہ ہے وقت گزر جائے
تو کچھ نہیں اگر وقت نماز داخل ہونے کے بعد سفر کرے تو قصر پڑہے بشرطیکہ
وقت باقی ہو - اور اگر وقت داخل ہونے کے بعد سفر سے گھر پہونچے
تو پوری نماز پڑہے - اگر مسافر دس دن ایک جگہہ رہنے کا ارادہ کرے تو تمام
پڑہے ورنہ (حالت تردد مین) تیس ۳۰ دن تک قصر پڑہیگا بعد اس کے تمام -

کتاب زکوٰة - زکوٰة کی دو قسمین ہین زکوٰة مال اور زکوٰة فطر اس بیان
مین کئی باب ہین پہلا باب شرائط وجوب اور وقت کے بیان مین ہے
ہر بالغ عاقل آزاد پر جو مالک نصاب کا (یعنے قدر معین شرعی کا) ہو اور متمکن

او بلد غیرہ عشرۃ ایام قصر اذا خرج الخامس ان یتواری عنہ جدران بلدہ او یخفی اذانہ مصلاً فلا یترخص قبل ذلک ومع حصول الشرائط یجب التقصیر الا فی حرم اللہ وحرم رسولہ ومسجد الکوفۃ والحائر علی ساکنہ السلام فانہ یتخیر ولو اتم فی غیرہا عمداً اعاد والجاہل لا یعید والناسی یعید فی الوقت لا خارجہ ولو سافر بعد دخول الوقت قصر مع بقاء الوقت ولو دخل من السفر بعد دخول الوقت اتم ولو نوی المسافر اقامۃ عشرۃ ایام اتم ولو لم ینو تقصر الی ثلثین یوماً ثم یتم کتاب الزکوٰۃ وہی قسمان زکوٰۃ المال وزکوٰۃ الفطر وہہنا ابواب الباب

تصرف کر سکتا ہو زکوٰۃ واجب ہے اور جب طفل کے مال مین اس کا ولی تجارت کرے تو ولی پر زکوٰۃ اس مال کی سُنت ہے۔ اگر کسی کا مال غائب ہو جس مین مالک تصرف نکر سکتا ہو تو زکوٰۃ واجب نہین (ہان) اگر اسیطرح کئی سال گزرین پھر وہ مال ملجائے تو ایک سال کی زکوٰۃ نکالنا سُنت ہے۔ دین مین زکوٰۃ نہین اور قرض کی زکوٰۃ قرض لینے والے پر ہے بشرطیکہ قرض لیکر ایک سال تک اسیطرح رکھچھوڑے بارھوین مہینے کا چاند نظر آتے ہی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے بشرطیکہ اس مدت تک شرطین (جو آیندہ بیان ہون گی) باقی رہین اور با امکان تاخیر جائز نہین ہے اگر تاخیر کرے گا ضامن ہوگا۔ وقت وجوب کے پہلے بھی دینا جائز نہین۔ اگر دے چکا ہو تو وہ قرض ہوگا۔ پھر جائز ہے کہ واپس لیلے یا زکوٰۃ مین حساب کرے بشرطیکہ وہ شخص (جسے قرض دیا تھا) استحقاق پر باقی رہا اور وجوب زکوٰۃ بھی ثابت ہوا اور زکوٰۃ کو اپنی بستی سے دوسری بستی مین نقل کرنا جائز نہین بشرطیکہ اپنی بستی مین مستحق ہون۔ اس صورت مین اگر دوسری جگہہ بھیجیگا تو ضامن ہے۔ اگر اپنی بستی مین

الاول فی شرایط الوجوب ووقتہ انما تجب الزکوۃ علی البالغ العاقل الحر
المالک للنصاب المتمکن من التصرف فیہ ویستحب لمن اتجر فی مال الطفل من اولیا
اخراجہا عنہ والمال الغائب اذا لم یتمکن صاحبہ منہ لا تجب فیہ ولو مضت علیہ
احوال کذالک استحب لہ اخراج زکوۃ حول عنہ بعد عودہ ولا زکوۃ فی الدین
وزکوۃ القرض علی المقترض ان ترکہ علی حالہ حولاً ومع ھلال الثانی عشر تجب
مع بقاء الشرائط فی کمال الحول ولا یجوز التاخیر مع المکنۃ فیضمن ولا تقدیمہا
قبل الوجوب فان دفع کان قرضاً ولہ استعادتہ واحتسابہ منہا مع بقائہ علی

مستحق نہوں تو دوسری جگہہ بھیجے (اس صورت مین) ضامن نہین (یعنے مال زکوۃ
تلف ہوجائے تو ضامن نہین) زکوۃ نکالتے وقت نیت ضرور ہے۔ اور ضامن
ہونے کی دو شرطین ہین ایک اسلام دوسرے ادا کرنے کی قدرت۔ کافر سے
اسلام کے بعد حالت کفر کی زکوۃ ساقط ہے۔ اگر زکوۃ واجب ہونے کے بعد ادا
کرنے کی قدرت نہو اور وہ تلف ہوجائے تو ضامن نہین **دوسرا باب**
ان اشیاء کے بیان مین ہے جن مین زکوۃ واجب ہے ان کی فقط نو قسمین ہین۔
اور اس مین کئی فصلین ہین **پہلی فصل** چارپایہ کے بیان مین ہے۔ تین جانورون
مین زکوۃ واجب ہے۔ اونٹ۔ گائین۔ بکرے۔ چار شرطون سے۔ اول نصاب
دوسرے چرنا تیسرے ایک سال گذرنا۔ چوتھے۔ بارکش نہونا۔
اونٹون کے نصاب بارا ہین اول پانچ اونٹ ان مین گوسپند واجب ہے
پھر دس اونٹ انہین دو گوسپند۔ پھر پندرہ اونٹ ان مین تین بکریان۔ پھر
بیس اونٹ ان مین چار بکریان۔ پھر پچیس اونٹ ان مین پانچ بکریان۔ پھر

الاستحقاق وتحقق الوجوب فی المال ولا یجوز نقلہا عن بلد ہا مع وجود المستحق فیہ فیضمن ولو عدم نقل ولا ضمان ولا بد من النیۃ عند الاخراج واما الضمان فشرطہ الاثنان الاسلام وامکان الاداء والکافر تسقط عنہ بعد اسلامہ ومن لم یتمکن من اخراجہا مع الوجوب اذا تلفت لم یضمنہا الباب الثانی فیما تجب فیہ الزکوٰۃ وہی تسعۃ اصناف لا غیر وہہنا فصول الاول النعم تجب الزکوٰۃ فی النعم الثلثۃ الابل والبقر والغنم بشروط اربعۃ النصاب والسوم والحول وان لا یکون عوامل ونصاب الابل اثنا عشر خمس وفیہا شاۃ

چھبیس ۲۶ اونٹ ان میں ایک بنت مخاض (یعنے پوری ایک سالہ اونٹنی) پھر چھتیس ۳۶ اونٹ ان میں ایک بنت لبون (یعنے پوری دو سالہ اونٹنی) پھر چھیالیس اونٹ ان میں ایک حقہ (یعنے کامل تین برس کی اونٹنی) پھر اکسٹھ اونٹ ان میں ایک جذعہ (یعنے کامل چار برس کی اونٹنی) پھر چھتر اونٹ ان میں دو بنت لبون۔ پھر اکانوے ان میں دو حقہ پھر ایک سو اکیس یہان سے ہر پچاس میں ایک حقہ یا ہر چالیس میں ایک بنت لبون واجب ہے۔ جہانتک بڑہتے جائین۔ نصاب گائے بیل کے دو ہین اوّل تیس گائین یا بیل ان مین ایک تبیع یا تبیعہ (یعنے کامل ایک برس کا گائے کا بچہ خواہ نر ہو یا مادہ) واجب ہے پھر چالیس گائین یا بیل ان مین ایک مسنہ (یعنے پوری دو سالہ گائے) واجب ہے بکرون کے نصاب پانچ ہین۔ اول چالیس بکرے ان مین ایک بکرا دینا واجب ہے۔ پھر ایک سو اکیس۔ ان مین دو بکرے۔ پھر دو سو ایک ان مین تین بکرے۔ پھر تین سو ایک ان مین چار بکرے پھر چار سو۔ یہان سے فی صد ایک ایک بکرا جہانتک ہو

ثم عشر وفیہا شاتان ثم خمس عشرۃ وفیہا ثلث شیاۃ ثم عشرون وفیہا اربع شیاۃ ثم خمس وعشرون وفیہا خمس شیاۃ ثم ست وعشرون وفیہا بنت مخاض ثم ست وثلثون وفیہا بنت لبون ثم ست واربعون وفیہا حقۃ ثم احدی وستون وفیہا جذعۃ ثم ست وسبعون وفیہا بنتا لبون ثم احدی وتسعون وفیہا حقتان ثم مائۃ واحدی وعشرون ففی کل خمسین حقۃ وفی کل اربعین بنت لبون بالغا ما بلغ - واما البقر فلہا نصابان احدہما ثلثون وفیہ تبیع او تبیعۃ والثانی اربعون وفیہا مسنۃ بالغا ما بلغ واما الغنم فلہا خمسۃ نصب - اربعون وفیہا شاۃ ثم مائۃ واحدی وعشرون وفیہا شاتان

اور دو نصابون کے بیچ کے عدد پر زکوۃ نہین ہے اس عدد کو اونٹون مین شنق کہتے ہین اور گائے بیل مین وقص اور بکرون مین عفو اور تمام سال چرنا شرط ہے پس اگر وہ خود مالک کے مال سے اثنائے سال مین گہانس کہا ئین یا مالک کہلائے تو جو وقت پہر چرنے جائین اس وقت سے سال شروع ہوگا - سب جانورون پر ایک برس گزرنا ہی شرط ہے - بارہ ان مہینا داخل ہوتے ہی زکوۃ واجب ہے بارہ ان مہینا داخل ہونے سے پہلے نصاب سے کم ہو جائین تو وجوب ساقط ہوگا - ہر چند بچنے کے ارادے سے (یعنے زکوۃ نہ دینے کے قصد سے) خود کم کر دے - اگر بارہ ان مہینا داخل ہونے کے بعد نصاب سے کم ہو تو زکوۃ ساقط نہو گی - یہان مسائل ہین پہلا مسئلہ جو بکرا زکوۃ مین لیا جاتا ہے اگر گوسپند یعنے بہیڑ ہو (جسے اہل دکن پوٹلا بولتے ہین) تو کم سے کم سات مہینے کا ہو اور اگر بز یعنے بکرا ہو (جسے اہل دکن چہیلا کہتے ہین) تو پورے ایک سال کا ہو جب دوسرا سال شروع ہو خواہ نر ہو

ثم مائتان وواحدۃ ففیھا ثلث شیاۃ ثم ثلث مائۃ وواحدۃ ففیھا اربع شیاۃ ثم اربع مائۃ ففی کل مائۃ شاۃ بالغا ما بلغ وما لا یتعلق بہ الزکوۃ وھو ما بین النصابین یسمی فی الابل شنقا وفی البقر وقصا وفی الغنم عفوا ۔ اما السوم فھو شرط فی جمیع الحول فلو اعتلفت فی اثناء الحول من نفسھا او علفھا مالکہ استانف الحول بعد العود الی السوم واما الحول فھو شرط فی الجمیع وھو اثنا عشر شھرا وبدخول الثانی عشر تجب الزکوۃ ولو تلف النصاب قبل الحول سقط الوجوب ولو قصد الفرار ولو کان بعدہ لم یسقط مسائل الاولی الشاۃ الماخوذۃ فی الزکوۃ اقلہ الجذع

یا مادہ اور بنت مخاض (اونٹنی) اور تبیع (گائے) کامل ایک سالہ بنت لبون (اونٹنی) اور مسنہ (گائے) دو سالہ کامل۔ حقہ وہ اونٹنی جسے چوتھا برس شروع ہو۔ جذعہ وہ اونٹنی جسے پانچواں سال شروع ہو۔ دوسرا مسئلہ زکوۃ میں بیمار اور بوڑھا اور بچے والا اور عیب دار جانور نلیا جائیگا (بچہ والی جانور سے یہ مراد ہے کہ جس ملوہ جانور کو بچہ پیدا ہو پندرہ روز جب تک اس کی نگزرین وہ جانور زکوۃ میں نلیا جائیگا) اور جسے کہانے کے لئے موٹا کریں وہ شمار نکیا جائیگا اور جس نر کو تخم کے لئے چھوڑیں وہ بھی شمار نہوگا۔ اگر سب اونٹ بیمار ہوں تو زکوۃ میں بھی بیمار کو لینگے۔ تیسرا مسئلہ جس پر ایک سالہ اونٹنی دینا واجب ہے اس کے پاس دو سالہ ہو تو وہ دیکر دو بکرے یا بیس درہم واپس لے اور بر عکس ہو (یعنے دو سالہ اونٹنی دینا واجب ہے اور اس کے پاس) ایک سالہ ہو) تو وہ دیکر اس کے ہمراہ دو بکرے یا بیس درہم دے۔ اسیطرح حقہ اور جذعہ کا حکم ہے۔ دو برس کا اونٹ

من الضان او الثنی من المعز ویجزی الذکر والانثی وبنت المخاض والتبیع ھو الذی اکمل حولا وبنت اللبون والمسنۃ ما اکمل حولین والحقۃ ما اکملت ثلثا ودخلت فی الرابعۃ والجذعۃ ما دخلت فی الخامسۃ۔ الثانیۃ لا یوخذ المریض ولا الھرم ولا ام الولد ولا ذات العوار ولا تعد الاکولۃ ولا فحل الضراب ولو کانت اہلہ مراضا اخذ منھا الثالثۃ من وجب علیہ بنت مخاض وعندہ بنت لبون دفعھا واخذ شاتین او عشرین درھما ولو کان بالعکس دفع بنت مخاض ومعھا شاتین او عشرین درھما وکذا الحقۃ والجذعۃ۔ وابن اللبون یساوی بنت المخاض الرابعۃ لا یجب اخراج

یک سالہ اونٹنی کے برابر ہے چوتھا مسئلہ عین مال کا دینا واجب نہین قیمت بھی دیسکتا ہے دوسری فصل سونے اور چاندی کی زکوۃ کے بیان مین ہے۔ ان مین تین شرطون سے زکوۃ واجب ہے اول ایک سال کا گذرنا جس کا ذکر پہلے ہوچکا۔ دوسرے نصاب۔ تیسرے معاملہ کے سکّہ سے سکہ دار ہونا (یعنے رائج الوقت) سونے کا نصاب مین دینار ہین۔ اس مین آدھا دینار دینا واجب ہے (دینار سوا تین ماشہ سونے کا ہوتا ہے) پھر چار دینار زیادہ ہون تو اس مین دو قیراط واجب ہین (ایک دینار کے بیسوین حصہ کا ایک قیراط ہوتا ہے) اسیطرح جہانتک زیادہ ہون۔ مین دینار سے کم مین زکوۃ واجب نہین اور نہ پھر چار سے کم مین۔ اور نصاب چاندی کا دو سو درہم ہین۔ (دو سو درہم کے تخمینًا واحتیاطًا چالیس روپے حالی ہوتے ہین) انمین پانچ درہم واجب ہین (تقریبًا ایک روپیہ) پھر (دو سو درہم پر) جب چالیس درہم زیادہ ہون تو اس مین ایک درہم واجب ہے۔

العین بل یجوز دفع القیمة

الفصل الثانی فی زکوة الذهب والفضة

تجب الزکوة فیهما بشرط الحول وقد مضی والنصاب وکونهما مضروبین بسکة المعاملة
ونصاب الذهب عشرون دینارا ففیه نصف دینار ثم اربعة دنانیر ففیها قیراطان
وهٰکذا ابدا ولا تجب فیما نقص عن عشرین ولا عن اربعة شیء - ونصاب
الفضة مائتا درهم ففیها خمسة دراهم ثم اربعون ففیها درهم ولا شیء فیما نقص عن
مائتین ولا عن اربعین ولا السبائک ولا الحلی وان تصدق الفرار قبل الحول لم تجب
وبعده تجب

الفصل الثالث فی زکوة الغلات

تجب الزکوة فی اربعة

(درہم سوا دو ماشہ چاندی کا ہوتا ہے) دو سو درہم سے کم مین کچھ واجب
نہین اور پھر چالیس سے کم مین - بارہائے نقرہ وطلا مین اور زیور مین زکوة
واجب نہین - اگر زکوة سے ڈر کے ایک برس سے پہلے نصاب مین سے
صرف کرے تو زکوة واجب نہین - ہان بارہوان مہینا داخل ہونے کے
بعد صرف کرے تو زکوة واجب ہے

تیسری[۳] فصل غلون کی زکوة

کے بیان مین ہے - چار اجناس مین زکوة واجب ہے - گیہون - جو - خرما
کشمش - ان کے سوائے اور غلون مین واجب نہین - ان اجناس مین
دو شرطون سے واجب ہے اول نصاب وہ ہر جنس مین پانچ وسق ہین
ہر وسق ساٹھ صاع کا اور ہر صاع چار مد کا اور ہر مد سوا دو رطل عراقی کا ہوتا
ہے دکن کے حساب سے ہر وسق پکے پانچ من کا ہوتا ہے جو ہر من چالیس
سیر کا ہو پس (جب ایک کھنڈی اور ساڑھے پانچ من کوئی جنس ہو تو) اس مین
سے دسوان حصہ دینا واجب ہے بشرطیکہ آب جاری سے یا زمین کے

اجناس وهي الحنطة والشعير والتمر والزبيب ولا تجب فيما عداها وانما تجب فيها بشرطين الاول النصاب وهو في كل واحد منها خمسة اوسق كل وسق ستون صاعا وكل صاع اربعة امداد وكل مد رطلان وربع بالعراقي فيجب العشر ان سقي سيحا و بعلا وعذيا وان سقي بالقرب والدلاء والدوالي والنواضح ففيه نصف العشر ثم كل ما زاد بالحساب وان قل بعد اخراج المؤن من بذر وغيره ولو سقي بهما اعتبر بالاغلب ولو تساويا تقسط - الثاني ان ينمو في ملكه فلو انتقل اليه بالبيع او الهبة او غيرهما لم تجب الزكوة ان كان نقلها بعد بدو الصلاح وان كان قبله وجبت وتتعلق

اندر کی تری سے یا آب باران سے یہہ اجناس تیار ہون اگر مشکون سے یا بیلون یا اونٹون سے کہینچکر پانی دیا ہو تو بیسوان حصہ دینا واجب ہوگا پہر مقدار مذکور سے جسقدر زیادہ ہو اس کے حساب سے دے ہر چند تہوڑا ہی زیادہ ہو (اگرچہ ایک مشت ہو) بعد وضع مصارف تخم وغیرہ حساب کرین اگر دونون قسم سے زراعت ہوئی ہو تو اکثر کا اعتبار ہے اور دونون قسمین برابر ہون تو تقسیم کیجائے دوسری شرط یہہ ہے کہ اس کی ملک مین نمو کرے - اگر اسکے پاس باغ یا زراعت فروخت یا ہبہ وغیرہ سے منتقل ہو تو اس پر زکوۃ واجب نہین - بشرطیکہ تیاری کی ابتدا کے بعد (یعنے سرخی یا زردی خرمے مین شروع ہونے کے بعد اور گیہون اور جو مین دانہ بندہنے کے اور کشمش مین غورہ ہونے کے بعد) منتقل ہوا اگر اس کے پہلے (منتقل) ہو تو واجب ہے - اناج پر زکواۃ اس وقت متعلق ہوتی ہے جب وہ سخت ہو جائے اور خرما وکشمش پر جب اس کی تیاری شروع ہو - غلہ کو صاف کرتے وقت اور خرمے کو کاٹتے وقت زکوۃ نکالنا

الزکوۃ بالغلات اذا اشتدت وفی الثمار اذا بدء صلاحہا ووقت الاخراج عند التصفیۃ وجذ الثمار واذا اجتمعت اجناس مختلفۃ یخص کل جنس من النصاب لم یضم بعضہ الی بعض **الفصل الرابع** فیما یستحب فیہ الزکوۃ تستحب الزکوۃ فی مال التجارۃ بشرط الحول وان یطلب براس المال او بزیادۃ فی الحول کلہ وبلوغ قیمتہ النصاب ویقوم بالنقدین وتستحب فی الخیل بشرط الحول و السوم والانوثۃ فیخرج عن کل عتیق دینارا ان وعن البرذون دینارا واحد وتستحب فیما یخرج عن الارض عدا الاجناس الاربعۃ من الحبوبات بشرط

چاہیے۔ اگر مختلف اجناس جمع ہون تو ہر جنس کی زکوۃ اس کے حساب سے نکالی جائے سب کو ملا کر حساب نکرین **چوتھی فصل** اُن چیزون کے بیان مین ہے جن مین زکوۃ سنت ہے مال تجارت مین زکوۃ سنت ہے بشرطیکہ ایک برس گذرے اور اصل مال سال بہر مین برابر رہے یا بڑہجائے اور اس کی قیمت نصاب کو پہونچے۔ اشرفی یا روپے سے قیمت کیجائے گی۔ گہوڑیون مین بھی زکوۃ سنت ہے سال تمام ہونے اور چرنے اور مادیان ہونے کی شرط سے پس ہر اصیل گہوڑی کی زکوۃ دو دینار ہے اگر اصیل نہو مثل یابو وغیرہ کے تو ایک دینار۔ اور سوائے اجناس مذکورہ کے اور غلون مین جب شرائط مذکورہ پائے جائین تو زکوۃ سنت ہے ان کی زکوۃ بھی مثل اجناس مذکورہ کے ہے تیسرا باب مستحقین زکوۃ کے بیان مین ہے ان کی آٹھ قسمین ہین۔ پہلے اور دوسرے فقرا و مساکین یہہ وہ لوگ ہین جو ایک برس کی قوت اپنی اور اپنے عیال کی نرکھتے ہون۔ اور صنعتون کے ذریعہ سے بقدر کفایت

مستحق زکوۃ

حصول شرائط الوجوب فی الغلات ویخرج کما تخرج منها **الباب الثالث** فی مستحق الزکوٰة وھم ثمانیة اصناف الاول والثانی الفقراء والمساکین وھم الذین لا یملکون قوت سنة لھم ولعیالھم ویکون عاجزاً عن تحصیل الکفایة بالصنعة ویعطی صاحب دار السکنی وعبد الخدمة وفرس الرکوب۔ **الثالث** العاملون وھم السعاة للصدقات **الرابع** المؤلفة قلوبھم وھم الذین یستمالون للجھاد وان کانوا کفاراً **الخامس** فی الرقاب وھم المکاتبون والعبید الذین فی الشدة **السادس** الغارمون وھم المدیونون فی غیر المعصیة **السابع**

تحصیل نکرسکتے ہون اگر یہہ لوگ سکونتی مکان اور خدمتی غلام (و کنیز) اور سواری رکہتے ہون تو بہی ان کو زکوۃ دی جائیگی۔ تیسرے عامل یعنے جو لوگ (حاکم شرع کی طرف سے) صدقات تحصیل کرتے ہین۔ چوتھے مؤلفتہ القلوب یعنے جن کو جہاد کے لئے طمع دلائی جاتی ہے اگرچہ کافر ہون۔ پانچوین غلام و کنیز جو مکاتب ہون یا سختی مین ہون (یعنے جن پر مالک ظلم کرتے ہون پس زکوۃ سے ان کی قیمت ادا کرکے آزاد کرا دئے جاینگے اور مکاتب کا بیان آیندہ اس کے مقام پر آئے گا) چہٹے قرضدار (جو ادائے قرض پر قادر نہون) بشرطیکہ فعل حرام کے لئے قرضدار نہوے ہون۔ ساتوین فی سبیل اللہ یعنے ہر مصلحت یا کار ثواب مین مثل جہاد و حج اور تیاری مسجد و پل کے۔ آٹھوین مسافر یعنے جو غربت مین بسبب خرچ نہونے کے رک گیا ہو ہرچند اپنے ملک مین مالدار ہو۔ اور مہمان بشرطیکہ ان دونون کا سفر مباح ہو۔ ان سب مین ایمان شرط ہے (اور احوط یہہ ہے کہ ظاہر الفسق نہون)

فی سبیل اللہ وھو کل مصلحۃ او قربۃ کالجہاد والحج وبناء المساجد والقناطیر
الثامن ابن السبیل وھو المنقطع بہ فی الغربۃ وان کان غنیا فی بلدہ والضیف
اذا کان سفرھما مباحا ویعتبر فی المستحقین الایمان غیر المؤلفۃ قلوبہم ویعطی اولاد
المؤمنین ولو اعطی المخالف مثلہ اعاد مع الاستبصار وان لا یکون واجب النفقۃ علیہ
من الابوین وان علوا والاولاد وان نزلوا والزوجۃ والمملوک وان لا یکون
ہاشمیین اذا کان المعطی من غیرہم وتمکنوا من الخمس وتحل للہاشمی المندوبۃ ویجوز
اعطاء موالیہم ویجوز تخصیص واحد منہا اجمع والمستحب تقسیطہا علی الاصناف

سوائے مولفۃ القلوب کے ۔ اولاد مومنین کو بھی دے سکتے ہین ۔ اگر مخالف اپنے
لوگون کو زکوۃ دے تو جب بصیرت حاصل ہو (یعنے جب مذہب حق اختیار
کرے) تو دوبارہ زکوۃ (مومنین کو) دے اور (یہہ بھی شرط ہے کہ جن کو زکوۃ
دیتا ہے) وہ لوگ زکوۃ دینے والے کے واجب النفقہ نہون مثل والدین
واجداد اور اولاد اور اولاد کی اولاد کے جہانتک اُترتے جائین اور مثل
زوجہ اور غلام وکنیز کے ۔ اگر زکوۃ دینے والا ہاشمی نہو تو ہاشمی کو نہین دے
سکتا بشرطیکہ ہاشمی کو خمس کفایت کرسکتا ہو ہان ہاشمیون پر زکوۃ
سنتی حلال ہے ۔ اور زکوۃ واجبی ہاشمی کے غلام کو دے سکتے ہین ۔ جملہ مستحقین
مین ایک کی تخصیص جایز ہے (خواہ ایک ہی شخص کو تمام زکوۃ دین یا تمام اقسام
مستحقین سے ایک قسم والونپر تقسیم کرین) تمام اقسام پر تقسیم کرنا سنت ہے
کم سے کم ایک فقیر کو نصاب اول کی زکوۃ دینا واجب ہے ۔ زیادہ کی حد نہین
چوتھا باب فطرہ کے بیان مین ہے ہر سال ہر مکلف آزاد غنی پر جو ایک سال

واقل ما یعطی الفقیر ما یجب فی النصاب الاول ولا حد لاکثرہ **الباب**
الرابع فی زکوٰۃ الفطر وھی واجبۃ علی المکلف الحر الغنی وھو مالک
قوت سنۃ فی کل سنۃ عند ھلال الشوال وتتضیق عند صلوٰۃ العید
ویجوز تقدیمھا فی رمضان ولا تؤخر عن العید الا بعذر ولو فات تفویت
ولو عزلھا ثم تلفت من غیر تفریط فلا ضمان ولا یجوز نقلھا عن بلدہ مع وجود المستحق
فیہ وقدرھا تسعۃ ارطال بالعراقی من الحنطۃ والشعیر والتمر والزبیب والا
والاقط ومن اللبن اربعۃ ارطال بالمدنی وافضلھا التمر ثم الزبیب ثم ما یغلب

قوت کا مالک ہو فطرہ واجب ہے۔ وجوب کا وقت ہلال شوال ہے اور بوقت
نماز عید اس کا وقت تنگ ہو گا۔ ماہ رمضان مین پیشگی دینا جایز ہے (اور
احوط ترک ہے) اور اس کی تاخیر نماز عید کے وقت سے جایز نہین مگر بسبب
عذر۔ اور وقت گذر جائے تو قضا کی نیت سے دے۔ اگر فطرہ نکال چکے اور
وہ با عدم تقصیر حفاظت تلف ہو جائے تو ضامن نہین اور اپنی بستی سے باوجود
مستحق دوسری بستی کو فطرہ بھیجنا جایز نہین۔ فطریکا وزن (ہر آدمی کے
لئے) نو رطل عراقی ہے (دکن کے حساب سے ساڑے تین سیر ہوتے ہین)
گیہون یا جو یا کھجور یا کشمش یا چانول یا کشک (اس مین سے جو چاہے
دے) اگر دودھ ہو تو چار رطل دے۔ سب سے بہتر کھجور ہے پھر کشمش
پھر وہ چیز جو اکثر کھاتے ہون قیمت بھی دینا جایز ہے۔ اپنا اور
تمام عیال کا خواہ مسلمان ہون یا کافر۔ آزاد ہون یا مملوک۔ چھوٹے ہون
یا بڑے سب کا فطرہ واجب ہے ہرچند تبرعاً کھانا کھلاتا ہو۔ اور نیت (قربت

على القوت ويجوز اخراج القيمة ويجب ان يخرجها عن نفسه وعن من يعوله من
مسلم وكافر وحر وعبد وصغير وكبير وان كان متبرعا بالعيلولة ويجب فيها النية
وايصالها الى مستحق الزكوة والافضل صرفها الى الامام ومع غيبته الى المامون من
فقهاء الامامية ولا يعطى الفقير اقل من صاع ولا حد لاكثره ويستحب اختصاص
القرابة بها ثم الجيران ويستحب للفقير اخراجها

الباب الخامس

فى الخمس وهو واجب فى غنائم دار الحرب والمعادن والغوص وارباح التجارات
والصناعات والزراعات والكنوز وارض الذمى اذا اشتراها من مسلم والحرام

اور مستحقین زکوۃ کو پہونچانا واجب ہے بہتر یہہ ہے کہ امام کیخدمت مین
پہونچائے اور زمانہ غیبت مین مجتہد کے پاس پہونچائے ایک صاع سے
کم کسیکو نہین دے سکتا زیادہ کی حد نہین - اقربا کو دینا مستحب ہے انکے بعد
ہمسائے والون کو اور فقیر کو فطرہ نکالنا سنت ہے

پانچوان باب

خمس کے بیان مین ہے - دار الحرب کی لوٹ مین اور معدنیات مین
اور غوطے (سے نکلے ہوئے مال مین مثل موتی وغیرہ کے) اور تجارت
وکاریگری وزراعت کے فائدہ مین - اور دفینے مین اور ایسی زمین جو ذمی
مسلمان سے خریدے اور ایسے مال حرام مین سے جو مال حلال مین لمجائے
اور تمیز نہو سکے - خمس نکالنا واجب ہے - معدن اور دفینے مین شرط ہے
کہ بیس دینار کی قیمت کا مال ہو (یا زیادہ) اور غوطے مین شرط ہے کہ ایک
دینار کا مال ہو (یا زیادہ) تجارت وصناعت وزراعت کے فائدے
مین اپنے اور عیال کے سالانہ مصارف میانہ روی کے بعد جو بچ رہے

الممتزج بالحلال ولم یتمیز ویعتبر فی المعادن والکنوز عشرون دینارا وفی الغوص دینار وفی ارباح التجارات والصناعات والزرعات الزیادۃ عن مؤنۃ السنۃ لہ ولعیالہ بقدر الاقتصاد فیجب فی الزائد ووقت الوجوب وقت حصول ھذہ الاشیاء ویقسم الخمس ستۃ اقسام سھم للہ وسھم لرسولہ وسھم لذی القربی فھذہ الثلاثۃ للامام وسھم للفقراء من الھاشمیین وسھم لایتامھم وسھم لابناء سبیلھم ولایحمل عن البلد مع وجود المستحق فیہ ویجوز اختصاص بعض الطوائف الثلاثۃ بنصیبھم ویعتبر فیھما الایمان وفی الیتیم الفقر

اس میں خمس واجب ہے۔ وقت وجوب اشیائے مذکور حاصل ہونے کے ساتھ ہے خمس کے چھ حصے کرنا واجب ہے ایک خدا کا۔ دوسرا رسول کا تیسرا ذوی القربیٰ کا ان تینوں حصوں کے حقدار امام ہیں۔ چوتھا فقرائے سادات کا پانچواں سادات کے یتیموں کا چھٹا سادات مسافرین کا (جن کے پاس زادراہ نہو) اور (خمس کو) باوجود مستحق کے اپنے شہر سے دوسرے شہر کو نہ بھیجے۔ بعض کو ان کے حصوں میں خاص کرنا جائز ہے (یعنے اخیر کے تین حصے ایک ہی جماعت کو ان تین میں سے یعنے فقط فقرائے سادات کو یا فقط سادات کے یتیموں کو یا فقط مسافرین سادات کو دیسکتے ہیں۔ اسیطرح یتیموں کا حصہ ایک ہی یتیم کو یا چند یتیموں کو علیٰ ہذا دوسرے حصے ایک شخص کو یا چند اشخاص کو دیسکتے ہیں۔ بہرحال سب کو دینا ضرور نہیں ہاں احتیاط یہہ ہے کہ حتی الامکان سب کو دے) فقرائے سادات و مسافرین سادات میں ایمان شرط ہے اور یتیم میں فقر۔ انفال ہیں (منفصلہ ذیل اشیاء

والانفال کل ارض خربة باد اهلها وکل ارض لم یوجف علیه بخیل ولا رکاب وکل ارض سلمها اهلها من غیر قتال ورؤس الجبال وبطون الاودیة والموات التی لا ارباب لها والاجام وصوافی الملوك وقطائع غیر المغصوبة ومیراث من لا وارث له والغنائم الماخوذة بغیر اذن الامام فهذه کلها للامام وابیح لنا المساکن والمتاجر والمناکح۔

کتاب الصوم وفیه ابواب **الباب الاول** الصوم هو الامساك عن المفطرات مع النیة فان تعین الصوم کرمضان کفت فیه نیة القربة

داخل ہین یعنے) ایسی زمین جو ویران ہو گئی ہو اور مالک اس کے مر گئے ہون اور وہ زمین جسپر گھوڑون اور اونٹون سے حملہ نکیا گیا ہو (بلکہ صلحاً کفار سے لی ہو) اور وہ زمین جسے مالکون نے (خوشی سے) بغیر لڑائی کے دیدیا ہو اور پہاڑ کی چوٹیان اور وادی (یعنے پہاڑون کی میچے کی نہوین جو خشک ہو گئی ہون) اور زمین افتادہ بے مالک اور نیستان اور ایسے اشیائے نفیسہ اور غیر مغصوبہ مقطعہ جو پادشاہون کے لئے خاص ہین۔ اور لاوارث کی میراث اور ایسی لوٹ جو بے اجازت امام کے حاصل کی گئی ہو۔ یہہ سب مال امام علیہ السلام کا ہے ہان ہمکو مکان اور تجارت اور نکاح کے واسطے مباح ہے۔

کتاب الصوم۔ اس مین کئی باب ہین۔ **پہلا باب** (روزے کی تعریف مین ہے) اپنے نفس کو نیت کے ساتھہ مفطرات سے باز رکھنے کو روزہ کہتے ہین۔ پس اگر روزہ معین ہو مثل رمضان کے تو اس کے لئے فقط

والا افتقر الی التعیین ووقتها اللیل ویجوز تجدیدها الی الزوال فاذا زالت
الشمس فات وقتها ووجب الامساك فی رمضان والمعین ثم قضی ویجوز فی رمضان
نیة عن الشهر فی اوله ویجوز تقدیم النیة علیه بیوم او یومین ویوم الشك یصام
ندبا من شعبان فان اتفق انه من رمضان اجزاه ولو اصبح بنیة الافطار ولم یفطر
ثم تبین انه من رمضان جدد النیة الی الزوال ولو کان بعد الزوال امسك
واجبا وقضی ومحل الصوم النهار من طلوع الفجر الثانی الی الغروب **الباب
الثانی** فیما یمسك عنه الصائم وهو ضربان واجب وندب فالواجب الاکل

نیت قربت کافی ہے ورنہ تعین ضرور ہے - نیت کا وقت رات ہے اور جس
صورت مین کہ شب کو نیت بہو لگیا ہو) زوال تک نیت جایز ہے - اگر زوال
ہو جائے تو وقت جاتا رہیگا - اس صورت مین واجب ہے کہ رمضان مین اور
دوسرے روزہ معین مین (مثل نذر معین کے) مفطرات سے باز رہے پہر قضا بھی رکھے
تمام ماہ رمضان کے روزون کی نیت پہلے روز کر سکتا ہے اور ایک یا دو دن
پہلے بھی جایز ہے - یوم الشک مین سنتی روزہ شعبان کے قصد سے رکھسکتے ہین -
پس اگر بعد ثابت ہو کہ وہ دن رمضان کا تہا تو وہ روزہ کافی ہو جائیگا - اگر روزہ
نرکہنے کے ارادے سے صبح کرے اور مفطرات عمل مین نلائے پہر معلوم ہو کہ رمضان
ہے تو زوال تک نیت کرے - اگر زوال ہو جائے تو شام تک مفطرات سے
بچے وجوبا اور پہر قضا رکہے - روزیکا وقت دن ہے طلوع صبح صادق سے
غروب آفتاب تک - **دوسرا باب** ان چیزون کے بیان مین ہے جن چیزون
سے روزہ دار کو باز رہنا چاہئے وہ دو قسم پر ہے واجب اور سنت

والشراب والجماع في القبل والدبر والاستمناء وايصال الغبار الى الحلق متعمداً
والبقاء على الجنابة متعمداً حتى يطلع الفجر ومعاودة النوم بعد انتباهتين حتى
يطلع الفجر وهذه السبعة توجب القضاء والكفارة ويجب القضاء بالافطار بعد
الفجر مع ظن بقاء الليل وترك المراعات مع القدرة عليها وكذا الواخبره غيره
ببقاء الليل وقبل الغروب للظلمة الموهمة ولو غلب على الظن دخول الليل ولم
يدخل فلا قضاء وتقليد الغير في دخول الليل ولم يدخل ومعاودة النوم بعد
انتباهة واحدة قبل الغسل حتى يطلع الفجر وتعمد القيء ودخول الماء الى الحلق للتبرد

جن چیزوں سے بچنا واجب ہے وہ یہہ ہیں کہانا اور پینا اور جماع خواہ قبل میں
ہو یا دبر میں (عورت ہو کہ مرد) اور استمنا (یعنے ایسا فعل کرنا جس سے انزال
ہو) اور عمداً حلق میں غبار پہونچانا۔ اور جنابت پر تا صبح صادق عمداً باقی رہنا اور حالت
جنابت میں دوبار جاگنے کے بعد پہر سوجانا صبح صادق تک۔ ان ساتہ چیزوں سے
قضا و کفارہ واجب ہوتا ہے۔ اگر بعد صبح صادق کے رات کے گمان سے باوجود
امکان تحقیق نکرکے مفطرات عمل میں لائے۔ یا کوئی شخص رات کے باقی رہنے کی
خبر دے (اور یہہ اس کے کہنے پر مفطرات عمل میں لائے) یا غروب سے پہلے
ایسے اندہیرے کے سبب سے جس سے غروب کا وہم ہو افطار کرے تو فقط قضا
واجب ہے۔ ہاں اگر (اندہیرے کے سبب سے) شب کے داخل ہونے کا گمان
غالب ہو (اور افطار کرے حالانکہ رات نہیں ہوئی تہی) تو قضا واجب نہیں
اور (اسیطرح ان صورتوں میں فقط قضا واجب ہے کہ) جب دخول شب پر قول
غیر کا اعتبار کرے حالانکہ دن ہو اور (حالت جنابت میں) ایک مرتبہ جاگنے کے

دون المضمضہ للصلوٰۃ والحقنۃ بالمایعات ویجب الامساک عن الکذب علی اللّٰہ ورسولہ وعلی الائمۃ وفی الارتماس فی الماء قولان وکذا الامساک عن کل محرم سوی ما ذکرناہ وبتاکد فی الصوم **والمندوب** السعود والکحل بما فیہ صبر او مسک واخراج الدم ودخول الحمام المضعفان وشم النرجس والریاحین والحقنۃ بالجامد وبل الثوب علی الجسد والقبلۃ والملاعبۃ والمباشرۃ بشھوۃ وجلوس المرءۃ فی الماء ولا یفسد الصوم بمص الخاتم ومضغ العلک وذوق الطعام اذا لفظہ وذق الطائر واستنقاع الرجل فی الماء **مسائل** الاولیٰ لکفارۃ

بعد پھر سو جائے تا صبح - اور عمداً قے کرے اور ٹھنڈک کے واسطے پانی منہ مین لے اور وہ حلق مین جاتا رہے - لاکن اگر نماز کے (وضو کے) لئے کلی کرنے پانی حلق مین جائے تو قضا واجب نہین اور اگر پتلی چیز سے حقنہ کرے جب بھی فقط قضا واجب ہے خدا و رسول صلعم و ائمہ علیہم السّلام پر جھوٹ باندھنے سے اجتناب واجب ہے اور پانی مین سر ڈبونے مین دو قول ہین (احوط اجتناب ہے) اور ہر فعل حرام سے سوائے اُن چیزون کے جو ہمنے ذکر کیا اجتناب لازم ہے کہ روزے مین اس کی زیادہ تاکید ہے جن چیزون سے (حالت روزہ مین) بچنا سنت ہے وہ یہ ہین ناک مین دوا ڈالنا - ایسا سرمہ لگانا جس مین ایلوا یا مشک ہو - جسم سے خون نکالنا - حمام مین جانا بشرطیکہ یہ دونون فعل ضعف کے باعث ہون اور نرگس اور دوسرے پھول سونگھنا - اور سوکھی چیز سے حقنہ کرنا - اور گیلا کپڑا جسم پر ڈالنا - اور اپنی حلال عورت کا بوسہ لینا یا شہوت سے بازی وغیرہ کرنا - اور عورت کو پانی مین بیٹھنا (یہ سب مکروہ ہین) انگوٹھی چوسنے اور گھانس چبانے - اور کھانا چکھنے سے بشرطیکہ تھوک دے اور طائر کو

لا تجب الا فی رمضان و النذر المعین وقضاء رمضان بعد الزوال والا عتکاف علی وجه وما لا یتعین صومه کالنذر المطلق وقضاء رمضان قبل الزوال والنافلة لا یجب بافساده شئی۔ الثانیة کفارة المتعین عتق رقبة او صیام شهرین متتابعین او اطعام ستین مسکینا وکفارة قضاء رمضان بعد الزوال اطعام عشرة مساکین فان عجز صام ثلثة ایام وتکرر الا فطار فی یومین تکرر الکفارة وتعزیر المفطر ولو کان مستحلا قتل۔ الثالثة المکره لزوجته یتحمل عنها الکفارة والمطاوعة تکفر عن نفسها **الباب الثالث**

منہ سے دانہ کھلانے سے اور مرد گردن تک پانی مین اترنے سے روزہ باطل نہیں ہوتا یہان مسائل ہین۔ پہلا۔ افطار رمضان و نذر معین مین اور قضائے رمضان مین بعد زوال کفارہ واجب ہوتا ہے اور اعتکاف (کے روزہ سوم مین بھی ایک وجہ پر کفارہ واجب ہے اور جو روزہ معین نہو مثل نذر مطلق و قضائے رمضان قبل زوال (بشرطیکہ زمانہ تنگ نہو) اور جیسے روزہ سنتی پس ان کے توڑنے سے کوئی کفارہ واجب نہیں۔ دوسرا مسئلہ روزہ معین کا کفارہ یہہ ہے کہ ایک بردہ آزاد کرے یا پے درپے دو مہینے روزے رکھے یا ساٹھہ مسکینون کو کھانا کھلائے۔ اگر قضائے رمضان کو زوال کے بعد توڑ دے تو اسکا کفارہ یہہ ہے کہ دس مسکینون کو کھانا کھلائے اگر یہہ نہو سکے تو تین روزے رکھے۔ اور جتنے روزے توڑے (یا جتنے روزے نرکھے) اتنے کفارے واجب ہون گے اور روزہ توڑنے والا یا نرکھنے والا تعذیر بھی دیا جائیگا۔ اگر حلال جانکر روزہ نرکھے یا توڑ دے

فی اقسامه وهی اربعة واجب ومندوب ومکروه ومحذور فالواجب شهر رمضان والکفارات ودم المتعة والنذر وشبهه والاعتکاف علی وجه و قضاء الواجب وغیر رمضان یاتی فی اماکنه واما شهر رمضان فعلامته رویة الهلال او مضی ثلثین من شعبان او قیام البینة بالرؤیة وشرائط وجوبه ستة البلوغ وکمال العقل والسلامة من المرض والاقامة او حکمها والخلو من الحیض والنفاس وشرائط القضاء البلوغ وکمال العقل والاسلام والمرتد یقضی ما فاته فی زمان ردته ویتخیر قاضی رمضان فی اتمامه الی الزوال فیتعین والمندوب

(یعنی روزے کے وجوب کا قائل نہو) تو قتل کیا جائے گا تیسرا مسئلہ اگر زوجہ سے جبراً مقاربت کرے تو اسکا کفارہ بھی شوہر پر واجب ہے۔ اگر عورت راضی ہو تو خود کفارہ دے گی **تیسرا باب** روزوں کے اقسام مین ہے روزے چار قسم پر ہین۔ واجب۔ سنت۔ مکروہ۔ حرام۔ واجب روزے یہہ ہین۔ رمضان۔ کفارہ۔ بدل قربانی حج۔ نذر وشل نذر۔ روزہ سوم اعتکاف۔ قضا۔ غیر رمضان کا ذکر اس کے مقام پر آئیگا۔ رمضان کی علامت رویت ہلال ہے یا تیس دن شعبان کے گذرنا یا رویت پر گواہی لین ہو وجوب روزہ رمضان کی شرطین چھے ہین۔ بالغ اور عاقل ہونا تندرست ہونا۔ وطن مین یا اس کے حکم مین ہونا (جیسے کسی مقام پر مسافر کا قصد اقامہ کرنا) اور حیض ونفاس سے خالی ہونا۔ قضا رکھنے) کی شرطین بلوغ اور عقل واسلام ہے۔ اور جو روزے مرتد کے زمانۂ ارتداد مین قضا ہوئے ہین ان کی قضا رکھے۔ رمضان کی قضا رکھنے والے کو زوال تک اختیار ہے کہ چاہے وہ روزہ تمام کرے یا توڑے۔

جمیع ایام السنة الا المنھی عنہ والموکد ستة عشر قسما اول خمیس من کل شھر واول اربعاء من العشر الثانی وآخر خمیس من الثالث ویوم الغدیر والمباھلة ویوم المبعث ومولد النبی ویوم دحو الارض ویوم عاشورا علی وجہہ الحزن وعرفة لمن لا یضعفہ عن الدعاء واول ذی الحجة ورجب کلہ وشعبان کلہ وایام البیض وکل خمیس وجمعة ویستحب الامساک ان لم یکن صوما للمسافر القادم بعد الزوال او قبلہ وقد افطر والمریض اذا برئ کذلک والحائض والنفساء اذا طہرتا والکافر اذا اسلم والصبی اذا بلغ والمجنون اذا افاق والمغمی علیہ ۔ ولا یصح صوم

(بشرط وسعت زمان) اور زوال کے بعد نہیں توڑ سکتا ۔ سنتی روزے تمام سال کے ہین سوائے اُن ایام کے جن مین روزہ حرام ہے ۔ اور سنت موکدہ کی سولہ قسمین ہین ۔ ہر ماہ کا پہلا پنجشنبہ ۔ اور ہر دہۂ ثانی کا پہلا چہارشنبہ ۔ اور ہر مہینے کا آخری پنجشنبہ ۔ اور روز غدیر (۱۸ ذیحجہ) ومباہلہ (۲۴ ذیحجہ) ومبعث (۲۷ رجب) روز ولادت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۱۷ ربیع الاول) روز دحو الارض (ذیقعد کی پچیسوین ہے) اور عاشورہ بطور غم (اس روزے کو تمام نکرے بلکہ بعد عصر افطار کرے) اور عرفہ کو بشرطیکہ دعائین پڑہنے مین ضعف نہو ۔ اور اول ذیحجہ اور تمام رجب وشعبان ۔ اور ایام البیض (یعنے ہر مہینے کی ۱۳ - ۱۴ - ۱۵) اور ہر پنجشنبہ وجمعہ ۔ جو مسافر بے روزہ کہ وطن مین بعد زوال آئے یا قبل زوال افطار کر کے پہونچے (اور وہ مہینا رمضان کا ہو) تو شام تک مفطرات کو ترک کرنا سنت ہے ۔ اسیطرح بیمار کو صحت ہو ۔ اور زن حایض وصاحب نفاس پاک ہون اور کافر مسلمان ہو ۔ اور بچہ بالغ ہو اور دیوانہ اور بے ہوش اچھے ہون تو ان سب کا بھی یہی حکم ہے

رہ ہستی

الضیف تطوعا بدون اذن المضیف والمرأۃ بدون اذن الزوج والولد بدون
اذن الوالد والمملوک بدون اذن المولیٰ والمکروہ النافلۃ سفر او المدعو
الی طعام وعرفۃ مع ضعفہ عن الدعاء او الشک فی الھلال - والمحرم صوم العیدین
وایام التشریق لمن کان بمنی ویوم الشک علی انہ من رمضان وصوم نذر المعصیۃ
وصوم الصمت والوصال والواجب فی السفر الا النذر المقید بہ و بدل
دم المتعۃ والبدنۃ لمن افاض من عرفات قبل الغروب عامدا او یکون سفرہ
اکثر من حضرہ وھو کل من لیس لہ فی بلدۃ مقام عشرۃ ایام **مسائل**

(یعنے شام تک مفطرات سے اجتناب کریں) **سنتی** روزہ مہمان کا بدون
میزبان کی اجازت کے اور عورت کا بغیر شوہر کی اجازت کے اور اولاد کا بغیر باپ
کی اجازت کے اور مملوک کا بدون آقا کی اجازت کے صحیح نہیں ہے اور روزہ
سنتی مسافر کو اور جس کو کہانے کے لئے دعوت کی جائے اور بروز عرفہ جسکو
دعائیں پڑہنے میں ضعف ہو یا ہلال ذیحجہ کا شک ہو مکروہ ہے - اور عیدین (یعنے
عید فطر و عید اضحے) کو اور ایام تشریق (یعنے ذیحجہ کی ۱۱-۱۲-۱۳) کو اس
شخص کے لئے جو منے میں ہو - اور یوم الشک بقصد رمضان اور روزہ نذر معصیت
اور روزہ خاموشی - اور روزہ وصال - (یعنے ایک دن رات متصل یا دو دن
ایک رات متصل) روزہ رکہنا اور روزہ واجب سفر میں **حرام** ہے ہاں
سفر میں ایسے نذر کا روزہ جو مقید بسفر ہو یا عوض قربانی کے روزے یا ایسے
ایک اونٹ کے بدلے جو عرفات سے قبل غروب عمداً کوچ کرے روزے رکہنا
یا سفر میں ایسے شخص کا روزہ رکہنا جسکا سفر قیام سے زیادہ ہو یعنے جس کی اقامت

الصوم الواجب ينقسم الى مضيق وهو رمضان وقضائه والنذر والاعتكاف ومخير وهو صوم كفارة حلق الراس وكفارة رمضان وجزاء الصيد ومرتب وهو صوم كفارة اليمين وقتل الخطاء والظهار ودم الهدي وكفارة قضاء رمضان بعد الزوال - الثانية كل صوم يجب فيه التتابع الا النذر المطلق وشبهه والقضاء وجزاء الصيد والسبعة في بدل الهدي الثالثة كل ما يشترط فيه التتابع اذا افطر بعذر بنى وان افطر بغير عذر استانف الا من وجب عليه شهران فصام شهرا ومن الثاني ولو يوما ومن وجب عليه شهر فصام خمسة

کسی شہر میں دس دن تو جائز ہے یہاں کئی مسئلوں کا ذکر ہے - پہلا مسئلہ روزہائے واجب کے کئے اقسام ہیں اول مضیق (یعنے جسکا وقت تنگ ہے) وہ رمضان اور قضائے رمضان اور نذر معین اور (روزۂ سوم) اعتکاف ہے دوسرے مخیر وہ (احرام میں) سر منڈانے کے کفارے کے روزے اور کفارۂ رمضان کے اور (حالت احرام میں) شکار کے کفارے کے روزے ہیں - تیسرے مرتب وکفارۂ قسم اور کفارۂ قتل خطا اور کفارۂ ظہار اور عوض قربانی اور کفارۂ قضائے رمضان بعد زوال کے روزے ہیں - (جن میں سے ہر ایک کی تفصیل اس کے مقام پر آئے گی) دوسرا مسئلہ سب روزوں کو پے در پے رکھنا واجب ہے ہاں نذر مطلق اور اس کے مثل کے روزے اور روزہائے قضا وکفارۂ شکار اور وہ سات روزے جو عوض قربانی کے ہیں انہیں پے در پے رکھنا ضرور نہیں تیسرا مسئلہ جن روزوں کو پے در پے رکھنا واجب ہے انہیں سے کسی روزے کو کسی عذر کے سبب (مثل بیماری وغیرہ کے) ترک کرے

عشر یوما والثلثة فی بدل ھدی المتمتع اذا صام یوم التروية وعرفة صام الثالث بعد ایام التشریق

الباب الرابع فی المعذورین

اذا حاضت المرأة او نفست ای وقت کان من النہار بطل صومها وتقضیه ولو طہرت بعد الفجر امسکت استحبابا وقضته ولو بلغ الصبی او افاق المجنون قبل الفجر صاما ذلک الیوم وجوبا والا فلا والمریض اذا برئ او قدم المسافر قبل الزوال ولم یفطر امسکا وجوبا واجزاهما والا فلا ولو استمر المرض الی رمضان اٰخر سقط القضاء وتصدق عن الماضی لکل یوم بمد ولو برئ بینهما

(اور بعد رفع عذر پھر روزے رکھنا شروع کرے) تو جو روزے پہلے رکھ چکا ہے حساب مین داخل ہونگے اور بغیر عذر ترک کرے تو پھر ابتداء سے شروع کرے۔ ہان جس پر دو مہینے کے پے درپے روزے واجب ہین وہ شخص ایک مہینا پورا اور دوسرے مہینے سے کچھ دن پے درپے روزے رکھے ہرچند ایک ہی دن ہو (پھر بقیہ جب چاہے رکھے) اور جس پر ایک مہینے کے روزے واجب ہین وہ پندرا دن پے درپے رکھے (باقی جب چاہے رکھے) اگر تین روزے بدل ہدیٔ تمتع کے ہون اور بروز ترویہ وعرفہ دو روزے رکھہ چکا ہو تو تیسرا روزہ ایام تشریق کے بعد رکھے

چوتھا باب صاحبان عذر کے بیان مین ہے

(رمضان مین) جس دن کو کسی وقت عورت کو حیض یا نفاس آئے روزہ باطل ہوگا بعد (طہارت کے) قضا بجالائے اور جو عورت صبح کے بعد پاک ہوا سے سنت ہے کہ (شام تک) مفطرات عمل مین نہ لائے اور بعد قضا رکھے اور اگر صبح سے پہلے بچہ بالغ ہو یا دیوانہ اچھا ہو تو روزہ رکھنا واجب ہے صبح کے بعد ہو تو کچھ نہین اگر زوال

وكان عما زاد على الصوم قضاءه ولا كفارة وان تهاون قضى وتصدق من كل يوم بمد وحكم ما زاد على رمضانين حكم رمضانين ويجب الافطار على المريض والمسافر فلو صاما لم يجزهما وشرائط قصر الصوم شرائط قصر الصلوة والشيخ والشيخة مع عجزهما يتصدقان عن كل يوم بمد وكذا ذو العطاش ويقضي مع البرء والحامل المقرب بالوضع والمرضعة القليلة اللبن تفطران وتقضيان مع الصدقة ولو مات المريض في مرضه استحب لوليه القضاء عنه ولو مات بعد استقرار الصوم والفوات بسفر وغيره قضى الولي وهو اكبر اولاده الذكور واجبا

پہلے بیمار اچھا ہو یا مسافر وطن مین آئے اور مفطرات عمل مین نہ لائے ہون تو واجب ہے کہ (روزے کی نیت کرکے) شام تک مفطرات سے اجتناب کرین۔ یہی روزہ کافی ہوگا۔ ہان اگر زوال کے بعد بیمار اچھا ہو یا مسافر وطن مین آئے تو اس دن کا روزہ کافی نہین۔ اگر بیماری دوسرے رمضان تک طول کھینچے تو رمضان گزشتہ کی قضا ساقط ہے ہان ہر روزے کے عوض مین ایک مد (گیہون) تصدق کرے۔ اگر دو رمضانون کے بیچ مین اچھا ہو جائے اور قضا رکھنے کا عازم ہو (اور نہ رکھے) تو دوسرے رمضان کے بعد قضا رکھے اور کفارہ نہین اور قضا کا ارادہ نہ ہو تو بعد قضا بھی رکھے اور کفارہ بھی دے (ہر روزے کے عوض مین ایک مد) دو رمضانون سے زیادہ کا بھی یہی حکم ہے۔ بیمار اور مسافر کو افطار کرنا (یعنے ترک روزہ) واجب ہے اگر روزہ رکھین تو کافی نہین مسافرت مین ترک صوم کی شرطین مثل قصر نماز کے ہین۔ بوڈھا مرد اور بوڈھی عورت جو روزے سے عاجز ہین وہ ہر روزے کے عوض مین ایک مد گیہون تصدق کرین (روزہ معاف ہے) اسیطرح پیاس کی بیماری والا مگر اسے صحت کے بعد

ولوكان وليان تحاصا ويقضي عن المراءة ولوكان الاكبر انثى فلاقضاء ويتصدق من التركة عن كل يوم بمد ولوكان عليه شهران قضى الولي شهرا وتصدق من مال الميت عن آخر

الباب الخامس في الاعتكاف

وهو اللبث للعبادة في مسجد مكة او مسجد النبي او جامع الكوفة او البصرة خاصة وشرايطه النية والصوم وايقاعه ثلثة ايام فما زاد وهو واجب ومندوب فالواجب ما وجب بالنذر وشبهه والمندوب ما يتبرع به فاذا امضى يومان وجب الثالث ولا يخرج عن المسجد الالضرورة اوطاعة كتشييع جنازة اوعيادة

قضا رکھنا واجب ہے۔ جس عورت کے وضع حمل کے دن قریب ہون اور جو عورت دودھ پلاتی ہو اور اسکا دودھ کم ہو روزہ چھوڑ دے مگر بعد رفع عذر کے) قضا رکھے اور ہر روز تصدق بھی دے۔ اگر بیمار بیماری مین مرے تو ولی کو اس کے روزون کی قضا سنت ہے اگر استقرار صوم اور سفر وغیرہ سے قضا ہونے کے بعد مرے تو ولی پر قضا واجب ہے ولی بڑا بیٹا ہے اگر دو ولی ہون تو باہم تقسیم کرلین ولی ماں کی طرف سے بھی قضا رکھے اگر اکبر اولاد بیٹی ہو تو قضا ساقط ہے مگر ترکے سے ہر روزے کے عوض مین ایک مد (گیہون) تصدق کرے۔ اگر میت پر دو مہینے کے روزے واجب ہون (مثل کفارۂ رمضان وغیرہ) تو ولی ایک مہینے کے روزے قضا رکھے اور دوسرے مہینے کے عوض مین مال میت سے تصدق کرے۔ **پانچوان باب** اعتکاف کے بیان مین ہے فقط مسجد مکہ (یعنے مسجد الحرام) یا مسجد نبی یا جامع کوفہ یا جامع بصرہ مین عبادت کے واسطے رہنے کو اعتکاف کہتے ہین۔ اس کی شرطین یہ ہین کہ نیت کرے اور (تین دن کا

اعتکاف

مریض او صلوٰۃ جنازۃ و اقامۃ شہادۃ و مع الخروج لا یمشی تحت الظلال و لا یجلس و لا یصلی الا بالمعتکفۃ الائمۃ و یستحب لہ الاشتراط و یحرم علیہ الاستمتاع بالنساء و البیع و الشراء و شم الطیب و الجدال و یفسدہ ما یفسد الصوم و لو جامع فیہ کفر مثل کفارۃ رمضان و ان کان فی نہار رمضان یتضاعف الکفارۃ و لو افطر بغیرہ مما یوجب الکفارۃ فان وجب بالنذر المعین کفر و الا فلا الا فی الثالث و لو حاضت المراءۃ او مرض المعتکف خرجا و قضیا مع وجوبہ۔

کتاب الحج و فیہ ابواب الباب الاول فی اقسامہ و ھی حجۃ الاسلام

اعتکاف ہو اتنے) روزے رکھے اور اعتکاف تین دن سے کم نہو۔ اعتکاف دو قسم پر ہے۔ واجب و سنت واجب نذر و شبہ نذر سے ہوتا ہے اور سنت جو محض تبرعاً ہو۔ اور جب دو دن گزرین تو تیسرا روزہ واجب ہے اور مسجد سے باہر نہ نکلے ہان کسی ضرورت کے یا کسی عبادت کے لئے جیسے مشایعت جنازہ یا عیادت بیمار یا نماز جنازہ یا ادائے شہادت کے واسطے نکل سکتے ہین۔ اور جب نکلے تو سائے مین نچلے کہین نہ بیٹھے اور نماز بغیر مقام اعتکاف کے نہ پڑھے ہان مکہ مین بغیر مقام اعتکاف کے اور جگہ بھی نماز پڑھ سکتے ہے اور بہتر ہے کہ نیت کے وقت شرط کرلے۔ (کہ ضرورت مین مقام اعتکاف سے باہر جاؤنگا) حالت اعتکاف مین عورتون سے لذت اٹھانا اور خرید و فروخت کرنا اور خوشبو سونگھنا اور جدال (یعنی لا و اللہ یا بلی و اللہ کہنا) حرام ہے اور جو چیز مفطر صوم ہے وہ اعتکاف کو بھی باطل کرتی ہے۔ اگر مقاربت کرے تو مثل کفارۂ رمضان کے کفارہ دے۔ اگر رمضان مین دن کو حالت اعتکاف مین

وما یجب بالنذر وشبهه وبالاستیجار والافساد۔ فحجۃ الاسلام واجبۃ باصل الشرع مرۃ واحدۃ علی الذکور والاناث والخناثی بشروط ستۃ البلوغ وکمال العقل والحریۃ والزاد والراحلۃ وامکان المسیر فلو حج الصبی لم یجزہ الا اذا ادرک احد الموقفین بالغا وکذا العبد ویصح الاحرام بالصبی غیر الممیز والمجنون ومن العبد باذن المولی ولو تسکع الفقیر لم یجزہ بعد الاستطاعۃ ولو کان المتمکن مریضا لم یجب الاستنابۃ ویجب مع الشرائط علی الفور ولو اھمل مع الاستقرار حتی مات قضی من اصل مالہ من اقرب الاماکن

مقاربت کرے تو دو کفارے دے اور اگر بغیر جماع دوسرے ایسے اشیاء سے جو موجب کفارہ ہیں روزہ توڑے اور اعتکاف نذر معین سے واجب ہو تو ایک کفارہ دے ورنہ کچھ نہیں ہاں تیسرے روزے میں یہی حکم ہے۔ اگر حال اعتکاف میں عورت کو حیض آئے یا معتکف بیمار ہو جائے تو اعتکاف سے خارج ہو۔ پس اگر وہ اعتکاف واجب ہو تو قضا بجا لائے۔

کتاب الحج اس میں کئی باب ہیں پہلا باب اقسام حج کے بیان میں ہے

انہیں سے (پہلا) حجۃ الاسلام ہے (دوسرا) جو نذر یا شبہہ نذر سے واجب ہو اور تیسرا اجارے سے واجب ہو (چوتھا) جو باطل کرنے سے واجب ہو۔ حجۃ الاسلام اصل شرع سے (تمام عمر میں) ایک مرتبہ مرد اور عورت اور خنثے پر واجب ہے۔ اس کے وجوب کی شرطیں چھے ہیں بالغ اور عاقل اور آزاد ہو اور خرچ راہ اور سواری ہو اور جانا ممکن ہو (یعنے کوئی چیز مانع نہو مثل قطاع الطریق وغیرہ کے) اگر بچہ حج کرے تو وہ کافی نہیں۔ ہاں دو

ولو لم یخلف غیر الاجرۃ ولا یجوز لمن وجب علیہ ان یحج تطوعًا ولا نائبًا ولا یشترط فی المراءۃ وجود محرم ولا اذن الزوج ویشترط فی الندب **واما** النائب فشرطہ الاسلام والعقل وان لا یکون علیہ حج واجب ولو لم یکن جاز وان کان صرورۃ او امراءۃ ولو تبرع عن المیت برئت ذمتہ **الباب الثانی** فی انواعہ وہی ثلثۃ تمتع وقران وافراد **اما التمتع** فصورتہ الاحرام بالعمرۃ الی الحج من المیقات والطواف بالبیت سبعا وصلٰوۃ رکعتین فی مقام ابراھیم والسعی بین الصفا والمروۃ سبعا والتقصیر۔ والاحرام ثانیا من مکۃ بالحج والوقوف بعرفات تاسع ذی الحجۃ الی الغروب والافاضۃ الی المشعر والوقوف بہ بعد الفجر ورمی جمرۃ العقبۃ ثم الذبح

موقفون (یعنے عرفات ومشعر) سے کسی ایک کو حالت بلوغ مین پائے تو کافی ہے اسیطرح غلام کنیز کا حکم ہے۔ اور احرام غیر ممیز بچہ کیطرف اور دیوانے کی طرف سے (یعنے ان دونون کے ولی ان کو احرام بند ہوائین تو) صحیح ہے۔ اور غلام وکنیز کا احرام باجازت مولی صحیح ہے۔ اگر فقیر مشقت سے حج کو جائے تو بعد استطاعت وہ کافی نہوگا۔ حج کی قدرت رکھنے والا بیمار ہو تو نائب کرنا واجب نہین جب (مذکورہ) شرطین پائی جائین تو فوراً حج کرنا واجب ہے اگر باوجود مستقر ہونے کے سستی کرے اور مرجائے تو اصل ترکہ سے مکہ کے نزدیک کے مقام سے اس کی قضا بجالائی جائیگی۔ ہر چند سوائے اجرت حج کے اور کچھ ترکہ نہو جسپر حج واجب ہو وہ سنتی حج نہین کرسکتا اور نہ نیابتی عورت کے لئے وجود محرم شرط نہین ہے اور نہ اجازت شوہر کی اضرورت ہاں سنتی حج مین اجازت شرط ہے **نائب** کی شرطین یہہ ہین کہ وہ مسلمان اور عاقل ہو اور اس پر حج واجب نہو۔ اور جس کے ذمے

يوم النحر بمنى وطواف الحج وركعتاه وسعيه وطواف النساء وركعتاه والمبيت بمنى ليلة الحادي
عشر والثاني عشر ورمي الجمار الثلث في يومين ثم ان تام الثالث عشر ورمي وهذا فرض من نأى
عن مكة بثمني عشر ميلا فما زاد من كل جانب والمفرد يقدم الحج ثم يعتمر عمرة مفردة بعد الاحلال.
والقارن كذلك لكنه يسوق الهدي عند احرامه - وشرط التمتع النية ووقوعه في اشهر الحج وهي شوال وذو القعدة
وذو الحجة واتيان الحج والعمرة في عام واحد وانشاء احرام الحج من مكة وشرط الباقيين النية ووقوعه
في اشهر الحج وعقد الاحرام من الميقات او من منزله ان كان دون الميقات ويجوز لهما
الطواف قبل المضي الى عرفات لكنهما يجددان التلبية عند كل طواف استحبابا ويجب

تمتع حج واجب نہوا ہو (کسیکا) نائب ہونا جائز ہے اگرچہ اوس نے کبھی
حج نکیا ہو یا وہ عورت ہو۔ میت کی طرف سے کوئی تمتع حج کرے تو میت کے ذمے
ساقط ہوگا **دوسرا باب** انواع حج کے بیان مین ہے۔ حج تین (طرح کے)
ہین تمتع۔ قران۔ افراد۔ حج تمتع کی صورت یہہ ہے کہ (پہلے) عمرہ کا احرام
حج کے واسطے (یعنے پہلے عمرہ بجالا کر پہر حج کرنے کے لئے) میقات سے (احرام
باندہے اور کعبے کا طواف سات مرتبہ کرے۔ پہر دو رکعت نماز طواف مقام
ابراہیم مین پڑہے۔ پہر صفا و مروہ کے بیچ مین سات مرتبہ سعی کرے پہر تقصیر کرے
(یہان عمرہ تمام ہوا) پہر دوسرا احرام حج کا مکے سے باندہے۔ اور عرفات مین
ذیحجہ کی نوین کو غروب تک ٹہرے۔ پہر مشعر کے طرف روانہ ہو۔ اور وہان
طلوع صبح صادق سے (طلوع آفتاب تک) ٹہرے۔ اور جمرہ عقبہ کو
سنگریزے مارے پہر ذبح کرے پہر قربانی کے روز (یعنے ذیحجہ کی دسوین)
کو سر منڈہائے پہر طواف حج کرے۔ اور دو رکعت نماز طواف پڑہے۔

انواع حج

على المتمتع الهدى ولا يجب على الباقين **الباب الثالث فى الاحرام** وانما يصح من المواقيت وهى ستة لاهل العراق العقيق وافضله المسلخ واوسطه غمرة وآخره ذات عرق فلا يجوز مجاوزتها الا محرما ولاهل المدينة مسجد الشجرة وعند الضرورة الجحفة وهى ميقات اهل الشام اختيارا ولليمن يلملم وللطائف قرن المنازل ولحج التمتع مكة ومن كان منزله اقرب من الميقات فمنزله ميقاته وفخ للصبيان ومن حج على طريق آخر احرم من ميقات اهله ولا يجوز الاحرام قبل هذه المواقيت ولو تجاوزها متعمدا رجع واحرم منها فان لم يتمكن بطل حجته وان كان ناسيا او جاهلا رجع مع المكنة والا احرم من موضعه ان لم يتمكن ولو نسى الاحرام حتى اكمل مناسكه صح حجه على

پھر سعی کرے۔ پھر طواف نسا بجالائے اور اس کی دو رکعتیں پڑھے۔ پھر منیٰ میں گیارویں شب اور بارویں شب کو رات بھر رہے اور دو روز (یعنے ۱۱-۱۲) تینوں جمروں کو کنکریاں مارے (چند ستون پتھر کے ہین انہین جمرات کہتے ہین) اگر تیرویں شب کو رہے تو اس روز بھی کنکریان مارے (یہان حج تمتع تمام ہوا) حج تمتع اس شخص پر فرض ہے جو مکے سے بارا میل یا زیادہ ہر طرف دور ہو۔ **مفرد** پہلے حج کرے پھر (حج سے محل ہونے کے بعد) عمرہ مفردہ بجالائے **قارن** بھی اسیطرح (حج کرے) مگر یہہ حیوان قربانی کے ساتھ احرام باندھے اور اسے ساتھ رکھے۔ حج تمتع کی شرطین (یہہ ہین) نیت کرنا اور اسے حج کے مہینوں میں یعنے شوال و ذیقعد و ذیحجہ مین بجالانا اور حج اور عمرے کو ایک ہی سال مین ادا کرنا اور حج کا احرام مکے سے باندھنا **قران** و افراد کی شرط یہہ ہے کہ نیت کرے اور اسے حج مین بجالائے اور میقات سے یا اپنے گھر سے احرام باندھے بشرطیکہ گھر بہ نسبت میقات کے کعبے سے قریب تر ہو

روایة والواجب فی الاحرام النیة واستدامتهما والتلبیات الاربع للمتمتع والمفرد والاشعار والتقلید للقارن وصورتها لبیک اللهم لبیک لبیک ان الحمد والنعمة والملک لک لا شریک لک لبیک
ولبس الثوبین مما یصح فیه الصلوٰة والمندوب توفیر شعر الراس للمتمتع من
اول ذی القعدة وتنظیف الجسد وقص الاظفار واخذ الشارب واخذ العانة و
الابطین بالنورة والغسل امامه والاحرام عقیب الظهر او فریضة او ست رکعات او رکعتین و
رفع الصوت بالتلبیة اذا علت راحلته البیداء علی طریق المدینة والمعلاء والتلفظ بالنیة والاشتراط
وتکرار التلبیة الی ان یشاهد بیوت مکة للمتمتع والی الزوال من یوم عرفة للمفرد والقارن واذا دخل

قارن و مفرد کو جایز ہے کہ عرفات کو جانے سے پہلے طواف کریں مگر انہیں سنت ہے
کہ ہر طواف کے وقت تلبیہ کہیں حج تمتع کرنیوالے پر قربانی واجب ہے قارن و مفرد پر واجب
نہیں **تیسرا باب** احرام کے بیان مین ہے۔ احرام بغیر مواقیت کے صحیح نہیں۔ مواقیت
چھے ہین اہل عراق کے لئے **عقیق** ہے (وہ ایک صحرا کا نام ہے جہان اہل عراق
احرام باندہتے ہین) اس مین افضل مسلخ۔ اور اوسط غمرہ اور اخیر ذات عرق ہے۔
(یہ تینون نام مقامات کے ہین) پس ذات عرق سے بغیر احرام کے گزرنا جایز نہین۔ اہل مدینہ
کے واسطے مسجد **شجرہ** ہے اور ضرورت کے وقت **جحفہ** ہے وہ حالت اختیار مین اہل شام کا
میقات ہے۔ اور اہل یمن کے لئے **یلملم** ہے (اہل ہند و دکن کا میقات بھی یہی ہے اسیکو
سعدیہ کہتے ہین) اہل طائف کے واسطے **قرن المنازل** ہے اور حج تمتع کے لئے **مکہ** ہے
اور جسکا مکان بہ نسبت میقات کے (مکہ سے) قریب تر ہو اسکا مکان ہی میقات ہے اور
بچون کے واسطے فخ ہے (فخ ایک مقام کا نام ہے جہان چاہ ہے) جو شخص دوسرے کے
راستے سے حج کو جائے تو اسی راہ کے میقات سے احرام باندہے۔ ان میقات سے

الحرام للمعتمر والاحرام فی قطن محض واحرام المرأة کاحرام الرجل الا فی تحریم المخیط ولا یمنعها الحیض منه

الباب الرابع

فی تروک الاحرام والواجب اربعة عشر ترکا۔ صید البر وامساکه واکله والاشارة الیه والاغلاق علیه وذبحه والنساء وطیا وتقبیلا ولمسا ونظرا بشهوة وعقد اله ولغیره والشهادة علیه والاستمناء والطیب والمخیط للرجل وما یستر ظهر القدم والفسوق وهو الکذب والجدال وهو قول

پہلے احرام جایز نہیں۔ اگر عمداً وہان سے گزر جاے تو واپس ہو اور میقات سے احرام باندہے اور قدرت پلٹنے کی نہو تو حج باطل ہے۔ اگر سہو سے یا بیعلمی سے گزر جاے تو بامکان پلٹ آئے ورنہ (جہان یاد آئے) وہین سے احرام باندہے۔ اگر احرام بہول ہی جاے یہانتک کہ تمام افعال حج بجالا چکے تو ایک روایت کی بنا پر حج صحیح ہے احرام مین اتنی چیزین واجب ہین نیت[1] اور دوام نیت اور تلبیات[2] اربع (یعنے چار لبیک کہنا) حج تمتع اور افراد مین۔ اور قربانی کے اونٹ کو کا کوہان زخمی کرکے خون آلود کرنا اور (اگر اونٹ نہو کوئی اور جانور ہو اسکی) گردن مین کفش لٹکانا حج قران مین۔ تلبیات اربع کی صورت یہہ ہے لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ وَالْمُلْكَ لَكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اور دو کپڑے ایسے پہنا جن مین نماز صحیح ہو سنت ہے کہ حج تمتع کرنیوالا اول ذیقعدہ سے سر کے بال بڑہاے اور (بوقت احرام) جسم پاکیزہ کرے۔ ناخن اور شارب لے زہار اور بغل کے بال نورہ سے دور کرے احرام سے پہلے غسل کرے۔ اور بعد نماز ظہر

احرام

لا د اﷲ و بلی و اﷲ وقتل هوام الجسد وازالة الشعر من
غير ضرورة واستعمال الدهن وتغطية الراس للرجال والتظليل
سائرا وقص الاظفار وقطع الشجر والحشيش النابت فی غير
ملكه الا الفواكه والاذخر والنخل ويكره الاكتحال والنظر
فی المرآة ولبس الخاتم للزينة والحجامة ودلك الجسد
ولبس السلاح اختيارا علی احد القولين فی ذلك كله و
النقاب للمرأة والاحرام فی الثياب الوسخة والمعلمة

یا بعد کسی فریضے کے یا بعد سنتی چھے رکعتوں یا دو رکعتوں کے احرام باندھے اور جب
مدینہ کے رستے سے بیدا پر (جو ایک صحرا کا نام ہے) سواری پہونچے تو آواز بلند
سے تلبیہ کہے۔ اور دعا پڑھے اور نوع حج سے تلفظ کرے اور نیت میں شرط کرے
(کہ اگر کوئی مانع مجھکو پہونچے تو محل ہو جائے گا) حج تمتع کرنیوالا مکانات مکہ نظر آئے
تک تلبیات کو مکرر کہے اور مفرد و قارن زوال روز عرفہ تک اور عمرہ مفردہ بجا
لانیوالا حرم میں داخل ہوئے تک۔ اور احرام خالص روئی کے کپڑے میں
باندھے۔ عورت کا احرام مثل مرد کے ہے مگر عورت پر سیا ہوا لباس حرام
نہیں اور حیض مانع احرام نہیں۔ چوتھا باب۔ تروک احرام کے بیان میں ہے
احرام میں چودہ امور کا ترک کرنا واجب ہے (اوّل) صحرائی جانور کا شکار کرنا۔ اسکو
پکڑ رکھنا۔ اس کو کھانا۔ اس کی طرف رہنمائی کرنا۔ اسکا رستہ بند کرنا اسے
ذبح کرنا۔ (دوسرے) عورت سے مقاربت کرنا اسکا بوسہ لینا اسے چھونا۔ اس کو
شہوت سے دیکھنا۔ اور نکاح پڑھنا اپنے یا غیر کے لئے اور اس کی گواہی دینا

والحناء للزينة ودخول الحمام وتلبية المنادی واستعمال الرياحين ويجوز حك الجسد والسواك مالم يدم **الباب الخامس** فی كفارات الاحرام وفيه فصلان **الفصل الاول** فی كفارة الصيد وهو الحيوان المحلل الممتنع فی البر ويجوز صيد البحر وهو مايبيض ويفرخ فيه والدجاج الحبشی ففی النعامة بدنة ومع العجز يفض ثمن البدنة على البر ويطعم ستين مسكينا لكل مسكين مد ان دما زادعن ستين له ولا يجب عليه

(تيسرے) استمنا (چوتھے) خوشبوئی کا استعمال (پانچوین) سیا ہوا لباس مرد کو ... سلے اور ایسی چیز جو پشت قدم کو ڈھانپے۔ (چھٹے) فسوق یعنے جھوٹ کہنا (ساتوین) جدال یعنے لا واللہ اور بلی واللہ کہنا (آٹھوین) جسم کے جانورونکا مارنا مثل جون وغیرہ (نوین) بال نکالنا بغیر ضرورت کے (دسوین) روغن ملنا (گیارہوین) مرد کا سر ڈھانپنا (بارہوین) سایہ کے نیچے چلنا (تیرہوین) ناخن کاٹنا (چودہوین) ایسے درخت اور گھانس کاٹنا جو غیر کی ملک مین اُگے۔ میوے اور اذخر (جو ایک خوشبو گھانس ہے) اور درخت خرما کے سوا۔ اور سرمہ لگانا۔ آئینے مین دیکھنا۔ زینت کے لئے انگوٹھی پہنا۔ حجامت کرنا یعنے پچھنے لگانا بدن کو رگڑنا بے ضرورت ہتیار لگانا۔ (یہ چیزین) ایک قول کے موافق مکروہ ہین (اور دوسرے قول کی بنا حرام ہین احوط ترک ہے) عورت کے لئے نقاب اور دونون کے لیے میلے یا نقش دار کپڑے مین احرام باندہنا اور زینت کے لئے مہندی ملنا اور حمام مین جانا اور کسی پکارنے والے کو لبیک کہنا۔ اور پھولون کا استعمال کرنا مکروہ ہے

مانقص عنه ولو عجز صام عن کل مدین یومًا فان عجز صام ثمانیة عشر یوما - وفی بقرة الوحش والحمار بقرة فان لم یجد فض ثمنها علی البر واطعم ثلثین مسکینا لکل واحد مدان ولا یجب علیه التتمیم والفاضل له وان عجز صام عن کل مدین یوما فان عجز صام تسعة ایام وفی الظبی والثعلب والاذنب شاة فان عجز فض ثمنها علی البر واطعم عشرة مساکین لکل مسکین مدان والفاضل له ولا یجب علیه التتمیم فان عجز صام عن کل مدین یومًا فان عجز صام ثلثة ایام وفی کسر بیض النعامة اذا تحرک الفرخ لکل بیضة

ہان جسم کو ملنا اور مسواک کرنا جائز ہے بشرطیکہ خون نہ نکلے **پانچوان باب** کفارات احرام کے بیان مین ہے اس مین دو فصلین ہین **پہلی فصل** کفارہ صید کے بیان مین ہے یعنے جانور (وحشی) صحرائی جس کا شکار (حالت احرام مین) حرام ہے - اور دریائی جانور کا شکار یعنے جو حیوان کو دریا مین انڈے اور بچے نکالے - اور حبشی مرغی کا شکار جایز ہے - پس اگر شتر مرغ کا شکار کرے تو ایک اونٹنی پانچ برس کی دے اگر یہہ نملے تو اُس کی قیمت کے گیہون خرید کرکے ساٹھہ مسکینون کو کہلائے ہر ایک کو دو مد - اگر کچھہ بچرہے تو کفارہ دینے والے کا حق ہے اور کم پڑے تو بھرتی واجب نہین - اگر یہہ نہو سکے تو ہر دو مد کے عوض مین ایک روزہ رکھے - (یعنے ساٹھہ روزے رکھے) اگر یہہ بھی نہو سکے اٹھارہ روزے رکھے (**خنگلی**) گائے اور جنگلی گدہے (یعنے گورخر) کے شکار مین ایک گائے دینا واجب ہے وہ نملے تو اس کی قیمت کے گیہون خرید کرکے تیس مسکینون کو دے

کفارات احرام

بکرۃ من الابل وان لم یتحرک ارسل فحولۃ الابل فی الاناث بعد دھا فالنتاج ھدی لبیت اللہ تعالیٰ فان عجز فعن کل بیضۃ شاۃ فان عجز اطعم عشرۃ مساکین فان عجز صام ثلثۃ ایام۔ وفی بیض القطاء والقبج اذا تحرک الفرخ لکل بیضۃ من صغار الغنم وان لم یتحرک ارسل فحولۃ الغنم فی الاناث بعد دھا فالنتاج ھدی لبیت اللہ تعالیٰ ولو عجز کان کبیض النعامۃ و فی الحمامۃ شاۃ وفی فرخھا حمل وفی بیضھا درھم وعلی المحل فی الحرم عن الحمامۃ درھم وعن الفرخ نصف وعن البیضۃ ربع ویجتمعان علی المحرم فی الحرم

ہر ایک کو دو مد۔ کمی کی بھرتی واجب نہیں۔ بچرہے تو کفارہ دینے والے کا حق ہے یہہ نہو سکے تو ہر دو مد کے عوض ایک روزہ رکھے (یعنے تیس روزے) اس سے بھی عاجز ہو تو نو روزے رکھے ہرن اور لومڑی اور خرگوش کے شکار مین ایک گوسپند واجب ہے اور مع العجز اس کی قیمت کے گیہون لے اور دس مسکینون کو دے ہر ایک کو دو مد۔ بچرہے تو اسی کا ہے۔ بھرتی واجب نہین یہہ بھی نہو سکے تو ہر دو مد کے عوض مین ایک روزہ رکھے (یعنے کل دس روزے) یہہ بھی نہو سکے تو تین روزے رکھے۔ اگر شتر مرغ کے انڈے کو جس مین بچہ نے حرکت کی ہو توڑے تو ہر انڈے کے عوض مین ایک اونٹنی جو قابل حاملہ ہونے کے ہو۔ دے اگر بچہ نے حرکت نہین کی ہے تو جتنے انڈے توڑے ہون اتنی اونٹنیون پر اونٹون کو چھوڑے جو بچے پیدا ہون ہدیہ خانۂ خدا کرے یہہ نہو سکے تو ہر انڈے کے عوض مین ایک گوسپند دے اور مع العجز دس مسکینون کو اطعام کرے یہہ بھی نہو سکے تو تین روزے رکھے۔ اگر مرغ

وفی الضب والقنفذ والیربوع جدی وفی القطا والدراج وشبهه حمل نظیم وفی العصفور والقنبرة والصعوة مدّ وفی الجراد ثمرة والقملة یلقیها عن جسدہ کف من طعام وفی الجراد الکثیر شاة ولو لم یتمکن من التحرز لم یکن علیه شیٔ ولو اکل ما قتله کان علیه فداءان ولو اکل ما ذبحه غیره ففداء واحد ولو اشترک جماعة فی قتله فعلی کل واحد فداء وکل من کان معه صید یزول ملکه عنه بالاحرام ویجب علیه ارساله فان امسکه ضمنه مسائل الاولی المحرم فی الحل یجب علیه الفداء والمحل

سنگخوار یا کبک کے انڈے کو توڑے پس اگر اس مین بچہ نے حرکت کی ہے تو ایک چھوٹی گوسپند دے ورنہ بکرون کو بکریو نپر انڈون کے عدد کے موافق چھوڑے جو بچے پیدا ہون ہدیہ خانہ خدا کرے یہ نہو سکے تو اسکا حکم شل شترمرغ کے انڈے کے ہے اگر کبوتر کا شکار کرے تو ایک گوسپند دے - کبوتر کے بچہ کے لئے ایک گوسپند کا بچہ اور اس کے انڈے کے لئے ایک درہم اگر محل حرم مین کبوتر کا شکار کرے تو ایک درہم دے - اس کے بچہ کے لئے آدہا درہم اور انڈے کے واسطے پاؤ درہم - اور محرم پر حرم مین دونون کفارے واجب ہونگے سوسمار اور خارپشت اور موش دشتی کے شکار مین ایک بزغالہ واجب ہے - اور مرغ سنگخوار اور دراج (یعنی تیتر) اور اس کے برابر کے جانور کے واسطے ایک گوسپند کا بچہ جسنے دودھ پینا چھوڑ دیا ہو چڑیا اور چکاوک اور مموسے کے شکار مین ایک مد گیہون دے اور ایک ٹڈے کے شکار اور اپنے جسم سے جون گرا دیتے مین

فی الحرم القیمۃ ویجتمعان علی المحرم فی الحرم مالم یبلغ بدنۃ فلا تضاعف
الثانیۃ یضمن الصید بالقتل عمدا وسہوا وجہلا ولو تکرر الخطاء تکررت
الکفارۃ وکذا العمد۔ الثالثۃ لو اضطر الی اکل الصید والمیتۃ اکل الصید
وفداہ مع المکنۃ والا اکل المیتۃ **الرابعۃ** فداء الصید المملوک لصاحبہ
وغیر المملوک یتصدق بہ وحمام الحرم یشتری بقیمتہ علف الحمامۃ **الخامسۃ**
مایلزمہ فی احرام الحج ینحرہ اویذبحہ بمنی وان کان معتمرا فبمکۃ بالموضع المعروف
بالجزورۃ **السادسۃ** حد الحرم بریدفی برید من اصاب فیہ صیدا فعلیہ

ایک کف گیہون۔ اگر بہت سی ٹڈیون کا شکار کرے تو ایک گوسپند دے۔
اگر ان چیزون سے بچنا ممکن نہو تو کفارہ واجب نہیین۔ جس جانور کو قتل کیا ہے
اسے کھائے تو دو کفارے دے اگر ایک شخص ذبح کرے۔ دوسرا کھائے تو
اس پر ایک کفارہ ہے۔ اگر ایک جانور کے قتل مین ایک جماعت شریک ہو تو
ایک آدمی پر ایک کفارہ واجب ہے اگر اپنا مملوک شکار اپنے ہمراہ ہو تو سبب
احرام کے اپنی ملک سے نکل جاتا ہے پس اسے چھوڑ دینا واجب ہے اگر روک رکھیگا
ضامن ہوگا پھان چند مسائل کا بیان ہے۔ پہلا مسئلہ محرم غیر حرم مین شکار
کرے تو اس پر کفارہ واجب ہے اور محل پر حرم مین قیمت اور محرم پر حرم
مین دونون واجب ہین تا وقتیکہ کفارہ پانچ برس کے اونٹ تک نہ پہونچے
کہ اس کے بعد مضاعف نہوگا۔ دوسرا مسئلہ قاتل صید کا ضامن ہے عمداً قتل
کرے یا سہوا یا نادانی سے اور مکرر خطا سے قتل کرے تو مکرر کفارہ دے ایسا ہی
عمد کا حکم ہے تیسرا مسئلہ اگر شکار اور مردار کھانے مین مضطر ہو جائے اور کفارہ

الفصل الثانی فی باقی المحظورات وفیہ مسائل الاولی من جامع امرأۃ قبل احد الموقفین قبلا او دبرا عامدا عالما بالتحریم بطل حجۃ وعلیہ اتمامہ والقضاء من قابل وبدنۃ سواء کان الحج فرضا او نفلا وعلیہا مثل ذلک ان طاوعتہ وعلیہما الافتراق وہو ان لا ینفردا بالاجتماع ان حجا فی القابل فی موضع المعصیۃ الی ان یفرغا من المناسک ولو اکرہہا صح حجہا وتحمل عنہا الکفارۃ ولو کان بعد الموقفین صح الحج ووجب البدنۃ علی کل واحد منہما ولو جامع قبل طواف الزیارۃ لزمہ بدنۃ فان عجز عنہا فبقرۃ او شاۃ ولو جامع قبل طواف النساء

ممکن ہو تو شکار کہائے اور کفارہ دے ورنہ مردار کہائے۔ چوتہا مسئلہ شکار کسیکا مال ہو تو کفارہ مالک کو دے ورنہ تصدق کرے۔ اور حرم کا کبوتر ہو تو اس کی قیمت کا دانہ کبوترون کے لئے خرید دے۔ پانچوان مسئلہ جو کفارہ کا جانور حج کے احرام مین واجب ہو اُسے منے مین نحر یا ذبح کرے۔ اگر عمرے مین واجب ہو تو مکے مین مقام حزورہ پر ذبح یا نحر کرے (اور محتاجون کو کہلائے) چہٹا مسئلہ حرم کی حد ہر طرف چار فرسخ تک ہے اس مین جو شکار کرے اسکا ضامن ہوگا دوسری فصل باقی ممنوعات کے (کفارے کے) بیان مین ہے اسمین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ جو شخص اپنی زوجہ سے کسی ایک موقف سے پہلے قبل مین یا دبر مین عمدًا حرمت کو جانکر جماع کرے تو اسکا حج باطل ہوگا۔ اسے واجب ہے کہ اس حج کو تمام کرے اور سال آیندہ پہر قضا بجالائے اور ایک اونٹنی پانچ برس کی کفارے مین دے خواہ وہ حج فرض ہو یا سنت۔ اگر عورت راضی ہو تو اسپر بہی یہہ سب امور واجب ہین اور ان دونون مین جدائی واجب ہے یعنی جس

لزمه بدنة ولو کان قد طاف منه خمسا فلا کفارة ولو جامع فی احرام العمرة قبل السعی بطلت وعلیه بدنة وقضاءها واتمامها ولو نظر الی غیر اهله فلئن کان علیه بدنة فان عجز فبقرة فان عجز فشاة ولو نظر الی اهله بغیر شهوة فامنی فلا شئ علیه وان کان بشهوة فجزور وکذا لو امنی عند الملاعبة ولو عقد المحرم لمحرم فدخل کان علیهما الفداء تان الثانیة من تطیب لزمه شاة سواء الصبغ والاطلاء والبخور والاکل ولا باس بخلوق الکعبة الثالثة فی تقلیم کل ظفر مد من طعام وفی یدیه ورجلیه شاة مع اتحاد المجلس ولو تعدد

مقام پر مقاربت کی ہے جب دوبارہ حجکو آئین تو اس مقام پر تنہائی مین شوہر وزوجہ ایک جانہون تا فراغ حج - اگر شوہر جبر کرے تو عورت کا حج صحیح ہے۔ عورت کا کفارہ بھی (اس صورت مین) شوہر دیگا - اگر بعد دونون طواف کے جماع کرے تو حج صحیح ہے مگر ایک ایک اونٹنی پانچ برس کی دونون پر واجب ہے اگر طواف زیارت سے پہلے جماع کرے تو ایک اونٹنی پانچ برس کی شوہر پر واجب ہے اگر یہہ نہو سکے تو ایک گائے یا گوسپند دے اگر طواف نساء سے پہلے جماع کرے تو (بھی) پانچ برس کی ایک اونٹنی واجب ہے ہان طواف نساء کے پانچ دور پھر چکنے کے بعد (جماع کرے تو) کفارہ نہین اگر عمرے کے احرام مین سعی سے پہلے جماع کرے تو عمرہ باطل ہے اور ایک اونٹنی پنجسالہ اور اتمام اور قضا واجب ہے - اگر اجنبی عورت کو دیکھے اور منزل ہو تو پانچ برس کی ایک اونٹنی واجب ہے یہہ نہو سکے تو ایک گائے - یہہ بھی نہو سکے تو ایک گوسپند دے اور اپنی عورت کی

فشاتان وعلی المفتی اذا قلم المستفتی اظفارہ فادمی اصبعہ شاۃ **الرابعۃ** فی لبس المخیط شاۃ وان کان لضرورۃ **الخامسۃ** فی حلق شعر الراس شاۃ او اطعام عشرۃ مساکین لکل مسکین مد او صیام ثلثۃ ایام وان کان مضطرا **السادسۃ** فی نتف الابطین شاۃ وفی احدہما اطعام ثلثۃ مساکین ولو سقط من راسہ او لحیتہ شئی بمسہ تصدق بکف من طعام وان کان فی الوضوء فلا شئی علیہ **السابعۃ** فی التظلیل سائرا شاۃ وکذا فی تغطیۃ الراس وان کان لضرورۃ **الثامنۃ** فی الجدال

طرف بغیر شہوت کے دیکھے اور انزال ہو تو کچھ نہین اگر شہوت سے دیکھے اور منزل ہو تو ایک اونٹ واجب ہے۔ اگر (اپنی زوجہ کے ساتھہ) دست بازی کرنے سے منزل ہو تو یہی حکم ہے۔ اگر محرم محرم کا عقد پڑہے اور (جبکا عقد ہوا ہے) وہ دخول کرے تو دونون پر دو کفارے واجب ہین دوسرا مسئلہ جو شخص خوشبوئی کا استعمال کرے اُس پر ایک گوسپند واجب ہے خواہ خوشبوئی سے رنگ کرے یا ملے یا دہونی لے یا کہائے۔ ہان خلوق کعبہ کا استعمال جایز ہے (خلوق کعبہ ایک مشہور خوشبوئی ہے) تیسرا مسئلہ ہر ناخن کاٹنے مین ایک مد کفارہ واجب ہے اگر دونون ہاتہہ پاؤن کے ایک جلسہ مین ناخن کاٹے تو ایک گوسپند دے اور کئی جلسون مین کاٹے تو دو بکرے واجب ہین۔ فتوے دینے والے پر بہی ایک گوسپند واجب ہے بشرطیکہ فتوے لینے والا ناخن کاٹے اور انگلی سے خون نکلے۔ چوتہا مسئلہ سیا ہوا لباس پہننے مین ایک گوسپند واجب ہے۔ ہرچند بضرورت پہنے۔ پانچوان مسئلہ

صادقا ثلثا شاة وکذا فی الکاذب مرة ولو ثنی نبقرة ولو ثلث فبدنة

التاسعة فی الدھن الطیب وقلع الضرس شاة **العاشرة** فی الشجرة

الکبیرة بقرة وفی الصغیرة شاة وفی ابعاضھا قیمة **الحادیة** عشر

تکرر الکفارة بتکرار الوطی واللبس مع اختلاف المجلس والطیب کذلک

الثانیة عشر لا کفارة علی الجاھل والناسی الا فی الصید۔

الباب السادس فی الطواف وھو واجب مرة فی عمرة المتمتع

ومرتین فی حجه وفی کل واحد من عمرة الباقیین مرتین وکذا فی حجهما

اگر سر منڈھائے تو ایک گوسپند دے یا دس مسکینون کو اطعام کرے ہر ایک کو

ایک مد یا تین روزے رکھے ہر چند بضرورت سر منڈھائے۔ چھٹا مسئلہ دونون

بغل کے بال نکالنے مین ایک گوسپند واجب ہے اور ایک بغل کے بال نکالے

تو تین مسکینون کو کھانا کھلائے۔ اگر سر یا داڑھی سے بسبب مس کرنے کے بال

گرے تو ایک کف گیہون تصدق کرے اگر وضو مین ہو تو کچھ نہین۔ ساتوان مسئلہ

سائے کے نیچے چلنے مین ایک گوسپند واجب ہے اسیطرح سر ڈھانپنے مین ہر چند

بضرورت ہو۔ آٹھوان مسئلہ تین مرتبہ سچی قسم کہائے تو ایک گوسپند دے

اسیطرح اگر ایک جھوٹی قسم کہائے (تو ایک گوسپند دے) اگر دوبارہ (جھوٹی)

قسم کہائے ایک گائے واجب ہے اگر تین مرتبہ (جھوٹی) قسم کہائے تو ایک

بنجالہ اونٹنی دے۔ نوان مسئلہ خوشبو روغن ملنے مین اور دانت اکھیڑنے

مین ایک گوسپند واجب ہے۔ دسوان مسئلہ بڑا درخت کاٹنے مین ایک

گائے واجب ہے اور چھوٹے درخت مین ایک گوسپند ڈالی وغیرہ کے لئے

يشترط فيه الطهارة وازالة النجاسة عن الثوب والبدن والختان في الرجل ويجب فيه النية والطواف سبعة اشواط والابتداء بالحجر والختم به وجعل البيت على اليسار وادخال الحجر فيه ويكون بين المقام والبيت وصلوة ركعتين في مقام ابراهيمؑ ويستحب فيه الدعاء عند دخول مكة والمسجد ومضغ الاذخر ودخول مكة من اعلاها حافيا بسكينة ووقار والغسل من بير ميمون او فخ واستلام الحجر في كل شوط وتقبيله والايماء والدعاء عند الاستلام وفي الطواف والتزام المستجار

اس کی قیمت۔ گیارھواں مسئلہ جتنے مرتبہ مقاربت کرے اتنے مرتبہ کفارے دے اسیطرح جتنے مرتبہ سیا ہوا لباس پہنے باختلاف مجلس (اتنے کفارے دے) اور اسیطرح جتنے بار خوشبوئی کا استعمال کرے (اتنے کفارے دے) بارھواں مسئلہ جاہل مسئلہ اور سہو کرنے والے پر کفارہ نہین سوائے شکار کے چھٹا باب ۶ طواف کے بیان مین ہے۔ عمرۂ تمتع مین ایک مرتبہ طواف واجب ہے۔ اور حج تمتع مین دو مرتبہ (ایک طواف زیارت دوسرا طواف نسا) عمرۂ افراد و قران مین دو مرتبہ طواف واجب ہے اسیطرح حج افراد و قران مین۔ طواف مین شرط ہے کہ باطہارت ہو (یعنے باوضو وغسل) کپڑے اور بدن سے نجاست دور کرے۔ مرد ختنہ کیا ہوا ہو طواف مین نیت اور ساتھہ دور طواف کرنا اور حجر اسود سے ابتدا اور اسی پر ختم کرنا اور خانۂ کعبہ کو (طواف کرتے وقت) بائین طرف رکھنا۔ اور حجر اسمعیل کو طواف مین داخل کرنا اور مقام ابراہیم اور خانہ کعبہ کے بیچ مین طواف

مستحب

ووضع الخد علیہ والبطن والدعاء واستلام الرکن الیمانی وباقی الارکان والطواف ثلثمائۃ وستین طوافا فان لم یتمکن فثلاثمائۃ وستین شوطا والطواف رکن من ترکہ عمدا بطل حجہ وناسیا اتی بہ ومع التعذر یستنیب ولو شک فی عددہ بعد الانصراف لم یلتفت وفی الاثناء یعید ان کان فیما دون السبعۃ والاخذ ولو ذکر فی طواف الفریضۃ عدم الطہارۃ اعاد ولو قرن فی طواف الفریضۃ بطل ویکرہ فی النافلۃ ولو زاد سہوا اکمل اسبوعین وصلی رکعتی الواجب قبل السعی والمندوب بعدہ ولو نقص من طوافہ وقد تجاوز

کرنا اور مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑہنا واجب ہے اور مکے مین اور مسجد حرام مین داخل ہوتے وقت دعا پڑہنا اور اذخر چبانا اور مکے مین اس کی بلندی کیطرف سے برہنہ پا آہستگی و وقار سے داخل ہونا اور چاہ میمون یا چاہ فخ سے غسل کرنا - اور ہر دور مین حجر الاسود کو بغل مین لینا اور اس پر بوسہ دینا یا اشارہ کرنا اور بغل مین لیتے وقت دعا پڑہنا اور طواف مین دعا پڑہنا اور مستجار سے (جو ایک جز ہے دیوار کعبہ کا رکن یمانی کے قریب) لپٹنا اور اس پر رخسار و شکم رکہنا اور دعا پڑہنا اور رکن یمانی اور باقی ارکان کو بغل مین لینا اور تین سو ساٹھہ مرتبہ طواف کرنا - یہہ نہو سکے تو تین سو ساٹھہ گشت کرنا سنت ہے - طواف رکن ہے جو عمداً اسے ترک کرے حج باطل ہے - اگر بہو لجائے تو پہر بجا لائے - اور خود نہ بجا لاسکے تو نائب کرے - اگر فارغ ہونے کے بعد شک ہو تو

النصف اتم ولو رجع الى اهله استناب ولو كان اقل استانف وكذا من قطع الطواف للحاجة او صلوة
نافلة ولا يجوز تقديم طواف حج التمتع وسعيه على الوقوف الا الخائفة
الحيض ولو حاضت قبله انتظرت الوقوف فان لم تطهر بطل تمتعها وصارت
حجتها مفردة وتقضى العمرة بعد ذالك ولو حاضت خلاله فان تجاوزت
النصف تركت بقية الطواف وفعلت بقية المناسك ثم قضت الباقى
بعد طهرها والا فحكمها حكم من لم تطف والمستحاضة اذا فعلت ما يجب
عليها كانت كالطاهرة

الباب السابع في السعى

وهو واجب في كل

اسکا اعتبار نہین - اگر طواف کے بیچ مین شک ہو تو اعادہ کرے
بشرطیکہ ساتھہ دورے کم مین شک ہو - اگر زیادہ مین شک ہو تو وہین قطع
کر دے - اگر طواف واجب مین یاد آئے کہ طہارت نہین کی ہے تو (طہارت کے
بعد) طواف کا اعادہ کرے - اگر طواف واجب مین دوسرے طواف کو ملائے تو باطل ہے
طواف سنت مین ملانا مکروہ ہے - اگر طواف کے عدد سہواً زیادہ ہون تو چودہ دورے پورے
کرے - طواف واجب کی نماز سعی سے پہلے پڑھے - اور طواف سنت کی نماز سعی
کے بعد - اگر طواف مین دورے کے عدد کم ہوئے ہون (اور بعد معلوم ہو) تو (اسکی
دو صورتین ہین) اگر نصف سے زیادہ ہو چکے ہون تو تمام کرے اور وطن مین
آچکا ہو تو نائب کر دے - اگر نصف سے کم ہوئے ہون تو از سر نو طواف کرے
اُس شخص کا بھی یہی حکم ہے جو کسی ضرورت سے یا نماز سنتی کے لئے طواف کو
قطع کرے - حج تمتع مین وقوف سے پہلے طواف اور سعی بجا لانا جائز نہین - ہان
عورت کو حیض آنے کا خوف تو بجا لاسکتی ہے اگر (عمرہ کے) طوا

احرام مرۃ ویجب فیہ النیۃ والبداءۃ بالصفا والختم بالمروۃ والسعی سبعۃ اشواط من الصفا الیہ شوطان ویستحب فیہ الطہارۃ واستلام الحجر والشرب من زمزم والاغتسال من الدلو بمقابل الحجر والخروج من باب الصفا والصعود علیہ واستقبال رکن الحجر بالتکبیر والتہلیل سبعا والدعاء والمشی طرفیہ والہرولۃ من المنارۃ الی زقاق العطارین فانہ من وادی محسر والدعاء والسعی ماشیا وھو رکن یبطل الحج بترکہ عمدا لا سہوا ویعود لاجلہ فان تعذر استناب ولو زاد علی السبع عمدا بطل لا سہوا ویعیدہ لو لم یحصل عدد اشواطہ ولو قطعہ

پہلے حیض آئے تو وقوف تک انتظار کرے (یعنے ذیحجہ کی نوین تک) اگر (ذیحجہ کی نوین تک) پاک نہو تو اسکا حج تمتع باطل ہوجائے گا۔ اور حج افراد سے بدل جائیگا ایسی عورت (دل) مین قرار دے کہ اس سے پہلے احرام کو مین نے احرام حج قرار دیا ہے پھر عرفات اور مشعر مین ٹھہرے اور منی کے اعمال بجالائے پس اگر اسی روز پاک ہو تو غسل کرکے طواف وغیرہ بجالائے ورنہ جب پاک ہو اس روز بعد غسل طواف اور باقی اعمال ادا کرے) اس کے بعد عمرے کی قضا بجالائے۔ اگر طواف کے بیچ مین حیض آئی اور طواف نصف سے زیادہ ہوچکا ہو تو وہین ترک کرے اور باقی افعال حج ادا کرے پھر پاک ہونے کے بعد جس قدر طواف رہگیا ہے اس کی قضا بجالائے۔ اگر نصف سے کم ہوا ہو تو اسکا حکم طواف نہین کرنیوالی کے مانند ہے مستحاضہ جب احکام استحاضہ ادا کرے تو مثل طاہرہ کے ہے ساتوان باب سعی کے بیان مین ہے ہر احرام مین ایک مرتبہ سعی واجب ہے اور اس مین نیت اور صفا سے ابتدا اور مروہ پر ختم کرنا اور سعی سات دور کرنا واجب ہے صفا سے پھر صفا تک آنے مین دو دور ہوتے ہین (مستحبات سعی)

سعی

بقضاء حاجة او صلوة فريضة تممه ولو ظن الاتمام فاحل وواقع اهله او قلم الاظفار
ثم ذكر نسيان شوط اتم ويكفر ببقرة واذا فرغ من سعي العمرة قصر وادناه ان يقص اظفاره
او شيئا من شعره ولا يحلق راسه فان فعل كان عليه دم وكذا لو نسيه
حتى احرم بالحج ومع التقصير يحل من كل شئ احرم منه الا الصيد ما دام في الحرم
وينبغي ان يتشبه بالمحرمين في ترك لبس المخيط

الباب الثامن

في افعال الحج وفيه فصول

الاول

في احرام الحج اذا فرغ من العمرة وجب
عليه الاحرام بالحج من مكة ويستحب ان يكون يوم التروية عند الزوال

سعی مین طہارت اور استلام حجر اسود اور زمزم سے پانی پینا اور اپنے جسم پر اس
ڈول سے پانی ڈالنا جو حجر اسود کے مقابل ہے اور باب صفا سے نکلنا اور اس پر
چڑھنا اور رکن حجر کیطرف مُنہ کر کے ساتھ ہر مرتبہ تکبیر و تہلیل کہنا اور دعا پڑھنا اور دونون
طرف (یعنے سعی کی ابتدا و آخر مین) آہستہ چلنا اور مینارے سے کوچہ عطار تک تیز چلنا۔
(مثل رفتار شتر کے) کہ وہ وادی محسر ہے اور دعا پڑھنا اور پیادہ سعی کرنا۔ سنت ہے
سعی رکن ہے عمداً اسے ترک کرے تو حج باطل ہے اور سہواً ترک ہو تو اس کے لئے
پھر آنا چاہیے اگر آنے مین عذر ہو تو نائب کر دے اگر عمداً ساتھ دور سے زیادہ
کرے تو باطل ہے۔ سہو سے ہو تو کچھ نہین۔ اگر نجانے کہ کتنے دور ہوئے ہین
تو پھر اعادہ کرے۔ اگر رفع ضرورت یا نماز واجب کے لئے قطع کرے تو بعد رفع
ضرورت یا ادائ نماز کے) تمام کرے۔ سعی تمام ہونے کے گمان سے اگر محل ہو اور
اپنی زوجہ سے مقاربت کرے یا ناخن کاٹے پھر یاد آئے کہ ایک دو رہ گیا تھا
تو پھر تمام کرے اور ایک گائے کفارے مین دے۔ جب وقت عمرے کی سعی سے

من تحت الميزاب وكيفيته كما تقدم الا انه ينوي احرام الحج ويقطع التلبية يوم عرفة عند الزوال ولو نسيه حتى يصل بعرفات احرم بها ان لم يتمكن من الرجوع ولو لم يذكر حتى يقضي مناسكه لم يكن عليه شئ **الفصل الثاني** في الوقوف بعرفات وهو ركن في الحج يبطل بالاخلال به عمداً ولو تركه ناسياً حتى فات وقته ولم يلحق بالمشعر بطل حجه ويجب فيه النية والكون بعرفات الى غروب الشمس يوم العرفة ولو لم يتمكن من الوقوف نهاراً وقف ليلاً ولو قبل الفجر ولو لم يتمكن او نسي حتى طلع الفجر وقف بالمشعر واجزاه ولو افاض منها قبل الغروب

فارغ ہو تقصیر کرے کم سے کم تقصیر یہہ ہے کہ ناخن کاٹے یا کچھ بال کترے۔ مگر سر نہ منڈہائے اگر منڈہائیگا ایک گوسپند کفارہ مین دینا ہو گا۔ اسیطرح اگر تقصیر بہولجائے اور حج کا احرام باندہے (تو کفارہ واجب ہے) تقصیر سے ہر شئے حلال ہوتی ہے سوائے شکار کے کہ جب تک حرم مین ہے (شکار حلال نہین) اور سنت ہے کہ لباس دوختہ نہ پہنے۔ **آٹھوان باب** افعال حج کے بیان مین ہے اس مین کئی فصلین ہین **پہلی فصل**۔ احرام حج کے بیان مین ہے۔ جب عمرے سے فارغ ہو تو حج کا احرام کے باندہنا واجب ہے اور سنت ہے کہ یہہ احرام بروز ترویہ (یعنے ذیحجہ کی آٹھوین کو) زوال کے وقت میزاب کے نیچے باندہے۔ کیفیت احرام مثل سابق کے ہے مگر یہان احرام حج کی نیت کرے اور تلبیات کو بروز عرفہ زوال کے وقت ترک کرے۔ اگر احرام بہولجائے یہانتک کہ عرفات مین پہونچے تو وہین احرام باندہے بشرطیکہ پلٹنا ممکن نہو۔ اگر یاد ہی نہ آئے تا آنکہ تمام افعال حج بجالاچکے تو اس پر کچھہ نہین (حج صحیح ہے) **دوسری فصل** وقوف عرفات کے بیان مین ہے۔ وقوف عرفات حج مین رکن ہے اگر عمداً نہ بجالائے

احرام حج

وقوف عرفات

وجب عليه بدنة ولو عجز صام ثمانية عشر يومًا ان كان عالما ولو كان جاهلا او ناسيا فلا شئ ونمرة وثوية وذو المجاز وعرنة والاراك حدود لا يجوز الوقوف بها ويستحب ان يخرج الى منى يوم التروية بعد الزوال والامام يصلى بها ثم يبيت الى فجر عرفة ولا يجوز وادى محسر حتى تطلع الشمس يدعو عند نزوله او الخروج منها وفى الطريق وان يقف المسفر فى ميسرة الجبل داعيا قائما وان يجمع بين الظهرين باذان واقامتين ويكره الوقوف فى اعلى الجبل وقاعدا وراكبا **الفصل الثالث** فى الوقوف بالمشعر اذا غربت الشمس

حج باطل ہے۔ اگر بھولجائے یہانتک کہ اسکا وقت جاتا رہے اور مشعر مین بھی نہ پہونچے تو حج باطل ہے اور اس مین نیت اور عرفات مین رہنا بروز عرفہ (ابتداے زوال) غروب آفتاب تک واجب ہے دن کو رہنا ممکن نہو تو رات کو رہے ہرچند صبح سے پہلے ہو۔ اگر رات کو بھی نہ ٹھہر سکے یا بھولجائے تو مشعر مین بروز قربانی ٹھہرے اور یہی کافی ہے۔ اگر قبل غروب عرفات سے کوچ کرے تو واجب ہے کہ ایک پانچ برسکی اونٹنی کفارے مین دے اگر یہہ نہو سکے تو اٹھارہ روزے رکھے بشرطیکہ عالم مسئلہ ہو اگر جاہل ہو یا بھولجائے تو کچھ نہین۔ اور نمرہ۔ اور عرنہ۔ اور ثویہ۔ اور ذوالمجاز اور اراک (عرفات کے حدود) مین انپر ٹھہرنا جایز نہین سنت ہے کہ بعد احرام حج) بروز ترویہ زوال کے بعد منٰی کو جائے اور امام اصل منٰی مین نماز پڑھے (یعنی سنت ہے کہ مکے مین ظہر پڑھکے چلین) منے مین رات بھر صبح روز عرفہ تک رہین اور طلوع آفتاب تک وادی محسر سے نگزرین۔ منے مین پہونچے وقت اور وہان سے چلتے وقت اور راہ مین دعا پڑھین اور عرفات مین پہاڑ کے بائین طرف مقام نمرہ مین

من یوم عرفة افاض الی المشعر ویستحب ان یقتصد فی المسیر ویدعو عند الکثیب الاحمر ویوخر العشائین حتی یصلیهما فیه ولو صار ربع اللیل ویجمع بینهما باذان واقامتین ویجب فیه النیة والکون فیه من طلوع الفجر الی طلوع الشمس لوفاته بضرورة فالی الزوال ولو افاض قبل الفجر عالما عامدا اکفر بشاة وصح حجه ان کان وقف بعرفات ویجوز للمرأة والخائف الافاضة قبله وحد المشعر ما بین المازمین الی الحیاض والی وادی محسر وهذا الوقوف رکن فمن ترکه لیلا ونهارا عمدا ابطل حجه ولو کان ناسیا وادرک عرفات صح حجه

دعا پڑھتے ہوئے استادہ ٹھہرین۔ ظہر اور عصر (عرفات مین) ملا کر پڑھین ایک اذان اور دو اقامت سے اور پہاڑ پر ٹھہرنا اور بیٹھنا اور سوار رہنا مکروہ ہے **تیسری فصل وقوف مشعر کے بیان مین** ہے جب بروز عرفہ آفتاب غروب ہو جائے تو عرفات سے مشعر کیطرف روانہ ہو اور سنت ہے کہ چلنے مین میانہ روی کرے۔ تو وہ ریگ سرخ کے نزدیک دعا پڑھے۔ مغرب وعشا مین تاخیر کرے تا کہ مشعر مین پہونچکر دونون نمازین ادا کرے ہر چند ربع شب گذرے اور دونون نمازون کو ملا کر ایک اذان اور دو اقامون سے پڑھے۔ وقوف مشعر مین نیت اور وہان طلوع صبح صادق سے طلوع آفتاب تک رہنا واجب ہے اگر یہہ وقت کسی ضرورت سے جاتا رہے تو (اس کے بعد) زوال تک ہے۔ اگر مشعر سے قبل صبح عالم مسئلہ ہو کر عمداً کوچ کرے تو ایک گوسپند کفارہ مین دے اور حج صحیح ہے بشرطیکہ عرفات مین ٹھہر چکا ہو۔ عورت کو اور خائف کو قبل صبح کوچ کرنا جائز ہے۔ مشعر کی حد دو پہاڑون کے بیچ مین ہے حوضون تک اور وادی محسر تک۔ وقوف مشعر رکن ہے جو رات کو اور دن کو عمداً ترک کرے حج باطل ہے

مسائل الاولی وقت الوقوف الاختیاری بعرفات من زوال الشمس یوم عرفۃ الی غروبہا والاضطراری الی الفجر ووقت الوقوف الاختیاری بالمشعر من طلوع الفجر یوم النحر الی طلوع الشمس والاضطراری الی الزوال فان ادرک احد الموقفین اختیارا وفاتہ الآخر بضرورۃ صح حجہ وان ادرک الاضطراریین معا فاتہ الحج علی قول اما لو ادرک احدہما فانہ یبطل حجہ اجماعا۔ الثانیۃ من فاتہ الحج سقطت عنہ افعالہ ویحل بعمرۃ مفردۃ ویقضی الحج فی القابل مع الوجوب الثالثۃ یستحب الوقوف بعد الصلوٰۃ والدعاء وطی المشعر بالرجل للصرورۃ والصعود

اگر سہوے ترک ہو بشرطیکہ عرفات میں ٹھہر چکا ہو توحج صحیح ہے یہاں **مسائل ہیں** پہلا مسئلہ وقوف عرفات کا وقت اختیاری بروز عرفہ زوال سے غروب آفتاب تک ہے اور وقت اضطراری صبح تک (یعنے صبح دہم ذیحجہ تک) وقوف مشعر کا وقت اختیاری بروز قربانی (یعنے ذیحجہ کی دسوین کو) طلوع صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ہے اور وقت اضطراری زوال تک۔ پس اگر کسی ایک موقف کو بوقت اختیاری پائے اور دوسرا موقف (بوقت اختیاری) کسی ضرورت سے ہاتھہ نہ آئے توحج صحیح ہے۔ اگر دونوں موقفوں کو بوقت اضطراری پائے تو ایک قول کی بنا پر حج باطل ہے۔ اگر ایک ہی موقف کو بوقت اضطراری پائے تو اجماعاً حج باطل ہے دوسرا مسئلہ جسکا حج (بغیر مقاربت کے اور کسی سبب سے) باطل ہو اسکے باقی افعال ساقط ہیں پس وہ عمرہ مفردہ سے محل ہو جائے اگر وہ حج واجب ہے تو سال آیندہ قضا بجالائے تیسرا مسئلہ مشعر مین نماز صبح پڑھکے ٹھہرنا اور دعا پڑھنا اور مشعر کو پیادہ جانا اگر نیا حاجی ہو اور قزح پر چڑھنا کہ وہ مزدلفہ مین ایک پہاڑ ہے) اور ذکر خدا کرنا سنت ہے چوتھا مسئلہ مشعر سے سنگریزونکا چننا رمی جمرات کے

على القزح وذكر الله عليه الرّابعة يستحب التقاط الحصى للرمى منه ويجوز من اى جهات الحرم كان عدا المساجد **الفصل الرابع** فى نزول منى ويجب يوم النحر بمنى ثلثة **احدها** رمى جمرة العقبة بسبع حصاة ملتقطة من الحرم الكائن مع النية واصابة الجمرة بفعله بما يسمى رميا ويستحب ان يكون رخوة برشاقة الانملة ملتقطة لا مكسرة ولا صلبة والدعاء عند كل حصاة والطهارة والتباعد بمقدار عشرة اذرع الى خمسة عشر ذراعا والرمى حذفا وان يستقبل هذه الجمرة ويستدبر القبلة وفى غيرها يستقبلهما ويجوز الرمى عن العليل - **الثانى** الذبح

واسطے سنت ہے اور جائز ہے کہ مساجد کے سوائے حرم مین جہان سے چاہے چنے

چوتھی فصل نزول منی کے بیان مین ہے بروز قربانی (یعنے ذیحجہ کی دسوین کو) منی مین تین چیزین واجب ہے **اول** (رمی جمرۂ عقبہ یعنے) نیت کرکے سات کنکریان جو حرم سے چنی ہوئی اور نئی ہون (یعنے کسیکی ماری ہوئی نہون) جمرۂ عقبہ کو سطح مارے کہ جمرہ پر پڑین اور سنت ہے کہ کنکریان نرم مختلف رنگ کی انگلیون کی پور کے برابر ہون چنی ہوئی ہون - ایک پتھر سے ٹوٹی ہوئی اور سخت نہون - ہر کنکری مارنے مین دعا پڑہے اور طہارت سے رہے اور دس ہاتھ سے پندرہ ہاتھ تک دور کھڑا ہو اور بطور حذف کے مارے (یعنے دہنے انگوٹھے کے شکم پر رکھکر شہادت کی انگلی سے مارے) اور اس جمرہ کی طرف منہ کرے اور قبلہ کی طرف پیٹھ - اور دوسرے جمرات مین جمرہ اور قبلہ دونون کی طرف منہ کرنا سنت ہے اور جائز ہے کہ بیمار کی طرف سے کوئی اور شخص سنگریزے مارے دوسرا امر ذبح ہے جمرۂ عقبہ کو سنگریزے مارنے کے بعد ذبح کرے بہ ترتیب - وہ قربانی ہے کہ محض حج

ویجب بعد الرمی الذبح مرتبا وھو الھدی علی المتمتع خاصۃ فی الفرض والنفل وللمولی الزام المملوک بالصوم او ان یھدی عنہ فان اعتق قبل احد الموقفین لزمہ الھدی مع القدرۃ والاصام ویجب فیہ النیۃ وذبحہ بمنی یوم النحر وعدم المشارکۃ فی الواجب وان یکون من النعم ثنیا قد دخل فی السادسۃ ان کان من البدن وفی الثانیۃ ان کان من البقر والغنم ویجزی من الضان الجذع تاما غیر مھزولۃ بحیث لا یکون علی کلیتیھا شحم ویستحب ان یکون سمینۃ قد عرف بھا اناثا من الابل والبقر وذکرانا من الضان والمعز والدعاء عند الذبح وان یاکل ثلثہ و

تمتع کرنیوالے پر واجب ہے خواہ حج فرض ہو یا سنت اور مالک کو جایز ہے کہ غلام یا کنیز کی قربانی کے عوض مین اس سے روزے رکھوائے یا اس کے طرف سے قربانی کرے اگر پہلے کسی یک موقف سے غلام یا کنیز آزاد ہو جائے تو انپر با امکان قربانی واجب ہے اور نہو سکے تو روزے رکھے۔ ذبح مین اتنے امور واجب ہین نیت۔ اور بروز قربانی منٰے مین ذبح کرنا۔ اور حج واجب ہو تو جانور قربانی کا بے شرکت ہونا۔ اور جانور قربانیکا ثنی ہونا۔ یعنے اونٹ ہو تو چھٹے برس مین داخل ہو اور گائے یا بکرا ہو (جسے دکن مین چیلا کہتے ہین) تو دوسرے برس مین داخل ہو اور گوسپند (یعنے پوٹلا) ساتھ مہینے کا کافی ہے۔ کامل الاعضا ہو اور بہت لاغر نہو ایسا کہ اس کے گردے پر چربی نہو۔ اور سنت ہے کہ خوب فربہ ہو اور عرفات مین اسے حاضر کیا ہو اگر اونٹ یا گائے ہو تو مادہ ہو اور بز یا گوسپند ہو تو نر۔ ذبح کے وقت دعا پڑھے اور تین حصے کرکے ایک حصہ خود کھائے اور ایک حصہ (احباب کو) ہدیہ بھیجے اور ایک حصہ محتاجون کو کھلائے اگر قربانی کا جانور نملے تو قیمت اس کی کسی معتبر آدمی کو دے تاوہ

یهدی ثلثه ویطعم القانع والمعتر ثلثه ولو فقد الهدی ووجد ثمنه خلفه
عند من یثق به یشتریه ویذبحه طول ذی الحجة ولو فقده صام ثلثة ایام
متوالیات فی الحج وسبعة اذا رجع الی اهله ویجوز تقدیم الثلثة من اول ذی الحجة
ولا یجوز تقدیمها علیه فان خرج ولم یصمها تعین الهدی فی القابل بمنی واما
هدی القران فیجب ذبحه او نحره بمنی ان قرنه بالحج وبمکة ان قرنه بالعمرة ویجوز
رکوب الهدی وشرب لبنه مالم یضر به وبولده واذا هلك هدی القران لم یلزمه
بدله الا ان یکون مضمونا ولا یتعین للصدقة الا بالنذر ولا یعطی الجزار من الهدی

جانور خرید کرکے اسی مہینے مین قربانی کرے - اور قیمت بھی نہو تو تین روزے
پے درپے حج مین رکھے اور وطن مین پہنچکر سات روزے رکھے (جملہ دس روزے)
ابتداے ذیحجہ مین وہ تین روزے رکھنا جایز ہے ذیحجہ سے پہلے نہین رکھسکتا
اگر ذیحجہ گذر جائے اور روزے نرکھے تو دوسرے سال منے مین قربانی کرنا متعین
ہوجائیگا - اور ہدی قران کو منے مین ذبح یا نحر کرنا واجب ہے بشرطیکہ احرام حج
مین اس کو اشعار کیا ہو (اشعار کا بیان باب احرام مین گزرچکا ہے) اگر عمرے کے
احرام مین اشعار کیا ہے تو مکے مین ذبح یا نحر کرے - قربانی کے جانور پر سوار
ہونا اور اسکا دودہ پینا جایز ہے بشرطیکہ اس کو اور اس کے بچہ کو ضرر نہ پہونچے
اگر ہدی قران ہلاک ہو تو اسکا بدل لازم نہین بشرطیکہ اسکا ضامن نہو (مثل نذر
وغیرہ کے یا حفاظت مین تقصیر کری) ہدی قران کو تمام صدقے مین دینا لازم نہین مگر ساتھ نذر کے - جب قربانی
(کوئی چیز) قصاب کو نہ دین اضحیہ یعنی عید اضحی کی قربانی بروز قربانی یعنے ذیحجہ کی دسوین تاریخ
اور اسکے بعد منے مین تین دن تک اور غیر منے مین دو دن تک (یعنے ذیحجہ کی بارہوین تک)

الواجب **واما الاضحیة** مستحبة یوم النحر وثلثة بعده بمنی ویومان فی غیرها ویجزی هدی التمتع عنها ولو فقدها تصدق بثمنها ویکره التضحیة بمایربیه واعطاء الجزار الجلود **الثالث** الحلق ویجب یوم النحر بعد الذبح الحلق او التقصیر بمنی والحلق افضل ویتاکد للصرورة والملبد ویتعین فی المرأة التقصیر ولو رحل قبل الحلق او التقصیر رجع وفعل احدهما فان تعذر حلق او قصر این کان وجوبا وبعث شعره الی منی لیدفن فیها استحبابا ومن لیس علی راسه شعر یمر الموسٰی علیه ولا یزور البیت قبل التقصیر فان طاف قبله

سنت ہے اگر متمتع نے ہدی کو ذبح یا نحر کیا ہے تو وہی کافی ہے (یعنے پھر عید کی قربانی ضرور نہیں) اگر عید کی قربانی کے لئے جانور نملے تو اس کی قیمت تصدق کرے۔ اور پلے ہوئے جانور کو قربانی کرنا اور قصاب کو چمڑا دینا مکروہ ہے تیسرا امر سر منڈانا۔ بروز قربانی ذبح کے بعد واجب ہے کہ منی میں سر منڈاوے یا کچھ بال یا ناخن کاٹے۔ سر منڈانا بہتر ہے۔ اور نئے حاجی کو اور اس شخص کو جس نے اپنے بالوں کو گوند یا شہد لگا کر (بالوں کو) جمایا ہو سر منڈانا زیادہ تاکید ہے۔ عورت فقط تقصیر کرے۔ اگر منے سے حلق یا تقصیر سے پہلے روانہ ہو تو واپس آئے اور حلق یا تقصیر کرے۔ اگر واپس آنا نہو سکے تو جہاں ہو وہیں حلق یا تقصیر کرے وجوبا اور سنت ہے کہ بالوں کو منے میں بھیجدے تا وہاں دفن کریں۔ اور جس کے سر پر بال نہوں وہ اپنے سر پر استرا پھروا ے تقصیر سے (یا حلق سے) پہلے طواف زیارت نکرے پس جو شخص عمدا قبل تقصیر (یا قبل حلق) طواف کرے تو ایک گوسپند کفارہ دے (اور بعد

عمداً کفر بشاة ولا شئی علی الناسی ویعید طوافه فاذا حلق او قصر احل بما عدا الطیب و النساء فاذا طاف طواف الزیارة حل له الطیب ویحل النساء بطوافهن من

الفصل الخامس فی بقیة المناسك

فاذا تحلل بمنی مضی لیومه او غده الی مکة ان کان متمتعا ویجوز للقارن والمفرد طول ذی الحجة الی مکة بطواف الحج ویصلی رکعتیه ثم یسعی للحج ثم یطوف للنساء کل ذلك سبعا ثم یصلی رکعتیه وصفة ذالك کما قلناه فی افعال العمرة وطواف النساء واجب علی کل حاج فاذا فرغ من هذه المناسك رجع الی منیٰ وبات بها

تقصیر یا حلق طواف کا اعادہ کرے) بھولے سے ہو تو کچھ نہیں (یعنے کفارہ نہیں) مگر (بعد تقصیر) طواف کا اعادہ ضرور ہے پس جب سر منڈا چکے یا تقصیر کر چکے تو ہر شے سے محل ہو جائیگا۔ خوشبوئی اور عورت کے سوائے اور جب طواف زیارت کرے تو خوشبوئی حلال ہوگی اور عورت طواف نسا کے بعد حلال ہوگی۔ پانچوین فصل باقی افعال حج کے بیان مین ہے جب منیٰ مین محل ہو تو اسی روز یا دوسرے روز مکے کو جائے بشرطیکہ وہ متمتع ہو۔ اور قارن و مفرد کو جایز ہے کہ تمام ذیحجہ مین طواف حج کے لئے جب چاہے جائے۔ طواف کے بعد دو رکعت نماز طواف پڑھے پھر حج کی سعی کرے پھر طواف نسا بجالائے پھر دو رکعت نماز (طواف نسا کی) پڑھے طریقہ ان کا مثل اس کے ہے جو ہمنے افعال عمرہ مین بیان کیا۔ طواف نسا ہر حاجی پر واجب ہے جب ان افعال سے فارغ ہو تو منے مین پھر آئے اور یہان ذیحجہ کی گیارہوین شب اور بارہوین شب رہے وجوبا اور دونون روز

لیلۃ الحادی عشر والثانی عشر من ذی الحجۃ واجبا ورمی یومین الجمار الثلث کل جمرۃ بسبع حصیات فی کل یوم - یبداء بالجمرۃ الاولی ویرمیھا عن یسارھا مکبرا داعیا ثم الثانیۃ کذلک ثم الثالثۃ کذلک ولو نکس اعاد علی ما یحصل معہ الترتیب ووقت الرمی ما بین طلوع الشمس الی غروبھا ولا یجوز الرمی لیلا الا للمعذور کالخائف والرعاۃ والعبید فان اقام الیوم الثالث رماھا ایضا والا دفن الحصاۃ بمنی ولو بات اللیلتین بغیر منی وجب علیہ عن کل لیلۃ شاۃ الا ان یبیت بمکۃ مشتغلا بالعبادۃ ویجوز ان یخرج بعد نصف اللیل ویجوز

(یعنے ذیحجہ کی گیارویں اور بارویں تاریخ) تینوں جمروں کو سنگریزے مارے ہر روز ہر جمرے کو سات سات سنگریزے جمرۂ اولے سے شروع کرے اور اُس کے بائیں طرف سے تکبیر کہتے ہوئے اور دعا پڑھتے ہوئے مارے پھر دوسرے جمرے کو اسیطرح پھر تیسرے جمرے کو (کہ وہ جمرۂ عقبہ ہے) اسیطرح مارے اگر برعکس مارے تو اعادہ کرے جس سے ترتیب حاصل ہو - سنگریزے مارنیکا وقت طلوع آفتاب سے غروب تک ہے رات کو جایز نہیں - ہاں معذور کو مثل خائف اور چرواہے اور مملوک کے (رات کو سنگریزے مارنا) جایز ہے اگر تیسری رات بھی رہے تو اس روز بھی سنگریزے مارے ورنہ باقی سنگریزے منیٰ مین دفن کردے - اگر گیارویں اور بارویں شب کو غیر منیٰ مین رہے تو ہر رات کے عوض مین ایک گوسپند واجب ہے - ہاں مکے مین رات بھر عبادت کرتا رہے تو کچھ نہیں - آدھی رات کے بعد (منے سے) خارج ہونا جایز ہے - اور جنے شکار اور عورت سے پرہیز کیا ہوا سے جایز ہے کہ بارویں کو روانہ ہوجائے جب تک کہ غروب آفتاب منیٰ مین

النفر الاول لمن اتقی الصید والنساء اذا لم یغرب الشمس فی الثانی عشر بمنی و
لا یجوز لغیرہ فان نفر کان علیه شاۃ والنافر فی الاول یخرج بعد الزوال وفی
الثانی یجوز قبله ولو نسی رمی یوم قضاہ من الغد مقدما علیه ولو نسی جمرۃ وجهل عینها
رمی الثلث۔ ولو نسی الرمی حتی دخل مکة رجع ورمی فان تعذر مضی ورمی فی
القابل او استناب مستحبا ویستحب الاقامة بمنی ایام التشریق فاذا فرغ من هذہ
المناسك تم حجه واستحب له العود الی مکة لطواف الوداع ودخول الکعبة خصوصا
للصرورۃ والصلوۃ فی زوایاها وبین الاسطوانتین علی الرخامة الحمراء ودخول

نہو اور اس کے غیر کو جایز نہیں (یعنے جس نے شکار اور عورت سے پرہیز نہیں
کیا ہے اسے چاہیے کہ تیرویں شب بھی رہے اور تیرویں روز رمی جمرات کر کے
روانہ ہو) اور جس نے شکار اور عورت سے پرہیز نہیں کیا ہے (بارویں کو) کوچ کرے
تو اس پر ایک گوسپند واجب ہے۔ بارویں کے کوچ کرنے والے کو چاہیے کہ زوال کے
بعد کوچ کرے۔ تیرویں کو زوال سے پہلے کوچ کر سکتا ہے۔ اگر کوئی ایک دن سنگریزے
مارنا بھول جائے تو دوسرے دن پہلے قضا بجا لائے (پھر ادا) اور اگر ایک جمرے کو
مارنا بھولے اور نجانے کہ وہ کونسا تھا تو تینوں جمروں کو مارے۔ اگر سنگریزے مارنا
بھول ہی جائے یہانتک کہ مکے میں داخل ہو تو پھر آئے اور سنگریزے مارے اور
آنا نہو سکے تو کوچ کرے اور سال آیندہ (خود آکر) سنگریزے مارے یا نائب کر دے
مستحبا۔ اور منے میں ایام تشریق (یعنے ذیحجہ کی گیارویں بارویں تیرویں کو) زنکو
بھی رہنا سنت ہے۔ جب ان افعال سے فارغ ہو تو حج تمام ہوتا ہے۔ (اتمام حج کے بعد)
مکے کو پھر جانا طواف وداع کے واسطے اور خانہ کعبہ میں داخل ہونا خصوصا نیا حاجی

مسجد الحصبة والصلوة فيه والاستلقاء على قفاه وكذلك بمسجد الخيف ويخرج من المسجد من باب الحناطين ويسجد عند باب المسجد ويدعو ويشترى بدرهم تمرا ويتصدق به وينصرف ويكره ان يجاور بمكة ويستحب بالمدينة والحائض تودع من باب المسجد ثم ياتی المدينة لزيارة النبی استحبابا مؤكدا وزيارة فاطمة من الروضة وزيارة الائمة بالبقيع وزيارة الشهداء خصوصا حمزة باحد والاعتكاف ثلثة ايام الباب التاسع فی العمرة وهی فريضة مثل الحج بشرايطه واسبابه وافعالها النية والاحرام والطواف وركعتاه والسعی وطواف النساء وركعتاه والتقصير او الحلق وليس فی المتمتع بها

اور (خانہ کعبہ کے) گوشوں مین نماز پڑھنا اور دونوں ستونوں کے بیچ مین سنگ سرخ پر نماز پڑھنا اور مسجد حصبہ مین جانا اور وہان نماز پڑھنا اور اس مین چت لیٹنا۔ اسیطرح مسجد خیف مین اور مسجد حرام سے در خناطین سے خارج ہونا اور دروازہ مسجد کے نزدیک سجدہ کرنا اور دعا کرنا اور ایک درہم کی کھجورین خرید کرکے تصدق کرکے روانہ ہونا سنت ہے۔ مکہ مین مجاورت مکروہ ہے اور مدینہ مین سنت ہے۔ حائض دروازۂ مسجد سے وداع کرے اور مدینے جانا پیغمبر صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی زیارت کے لئے سنت مؤکدہ ہے فاطمہ علیہا السلام کی زیارت مقام روضہ پر (یعنی روضۂ پیغمبر صلعم مین) اور ائمہ علیہم السلام کی بقیع مین اور تمام شہدا کی زیارت خصوص حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کی احد مین۔ اور مسجد نبی مین تین دن تک اعتکاف بجالانا سنت ہے۔

نوان باب عمرہ کے بیان مین ہے عمرہ بشرایط و اسباب حج مثل حج کے فرض ہے۔ عمرہ کے افعال یہہ ہین۔ نیت۔ احرام۔ طواف۔ نماز طواف

طواف النساء ویجوز للمتفرد فی جمیع ایام السنة وافضلها رجب والقارن
والمفرد یاتی بها بعد الحج والمتمتع بها یجزی عنها ولو اعتمر فی اشهر الحج جاز
ان ینقلها الی التمتع ویجوز فی کل شهر واقله فی کل عشرة ایام ولاحد لها عند
السید المرتضیؒ **الباب العاشر فی المحصور والمصدود والمصدود**
هو الممنوع بالعدو فان تلبس بالاحرام نحر هدیه واحل من کل شئی احرم منه
وانما یتحقق الصد بالمنع من مکة والموقفین ولا یسقط الواجب ویسقط المندوب
ولا یصح التحلل الا بالهدی ونیة التحلل ویجزی هدی السیاق عنه والمعتمر

سعی - طواف نسا - نماز طواف نسا - تقصیر یا حلق - عمرۂ تمتع میں طواف
نسا نہیں ہے - عمرۂ مفردہ تمام سال میں جایز ہے اور رجب میں افضل ہے
قارن اور مفرد عمرے کو حج کے بعد بجا لائیں - متمتع کو عمرۂ مفردہ کی ضرورت نہیں
ہے - اگر کوئی ماہاے حج میں عمرہ بجالائے تو جایز ہے کہ اسے تمتع کیطرف نقل
کردے - عمرہ ہر مہینے میں جایز ہے اور کم سے کم ہر دس دنمیں ایکمرتبہ - اور
سید مرتضیٰ علیہ الرحمہ کے نزدیک اس کی حد نہیں ہے **دسواں باب محصور**
اور مصدود کے بیان میں ہے مصدود وہ ہے جو دشمن کے سبب سے روکا جائے
پس اگر احرام باندھ چکا ہو تو ہدی کو نحر کردے اور تمام چیزوں سے جن سے احرام
باندھا تھا محل ہو جائے - مکے سے یا دونوں موقفوں سے روکا جائے تو صد
متحقق ہوگا (اور صد سے) حج واجب ساقط نہوگا ہاں حج سنتی ساقط ہے اور
ہدی کو نحر (یا ذبح) کرنے کے بغیر اور محل ہونے کی نیت کے بغیر محل ہونا صحیح نہیں
جو ہدی کہ ساتھ ہے وہی کافی ہے - عمرہ بجالانے والا مصدود ہو تو مثل حاجی کے

المصدود کالحاج والمحصور هوالممنوع بالمرض یبعث هدیه ان لم یکن قد ساق والا فتصبر علی هدی السیاق فاذا بلغ محله وهومنی ان کان حاجا ومکة ان کان معتمرا تقصر واحل من کل شئی الا من النساء حتی یحج فی القابل ان کان واجبا ویطاف طواف النساء عنه ان کان ندبا ولو زال المرض التحق فان ادرک احد الموقفین صح حجه والا فلا۔

کتاب الجهاد

وفیه فصول الفصل الاول فیمن یجب علیه وهو فرض علی الکفایة لشروط تسعة البلوغ والعقل والحریة والذکورة وان لا یکون همّا

ہے۔ محصور وہ ہے جو بیماری کے سبب سے رک جائے پس وہ ایک ہدی بھیجدے اگر ساتھہ نلایا ہو ورنہ جو ساتھہ لایا ہے وہی بھیجدے۔ جب وہ ہدی اپنے مقام پر پہونچ جائے یعنے اگر حاجی ہو تو منے مین اور معتمر ہو تو مکہ مین۔ تو تقصیر کرے اور سب چیزون سے محل ہو جائے عورت کے سوائے۔ اگر حج واجب ہو تو دوسر سال حج کرنے سے عورت حلال ہوگی اور اگر حج سنتی ہو تو اسکی طرف سے کوئی طواف نسا کرے (تو عورت حلال ہوگی) اگر بیماری زایل ہو جائے تو (حاجیون کے ساتھہ) پھر ملحق ہو جائے۔ پس اگر کسی ایک موقف کو پالے تو حج صحیح ہے اور نہین تو نہین۔

کتاب جہاد

اس مین کئی فصلین ہین پہلی فصل ان اشخاص کے بیان مین ہے جن پر جہاد واجب ہے۔ جہاد ہر شخص پر نو شرطون سے فرض کفائی ہے یعنے بالغ۔ اور عاقل اور آزاد اور مرد ہو۔ بہت بوڑہا اور زمین گیر اور اندہا۔ اور بیمار نہو اور امام یا وہ شخص جسے امام نے مقرر کیا ہے طلب کرے۔ حاکم جور کے

ولا مقعد اولا اعمی ولا مریضا یعجز عنه ودعاء الامام او من نصبه علیه
ولا یجوز مع الجائر الا ان یدہم المسلمین عدو یخشی علیہم منه فیدفعه
ولا یقصد معونة الجائر۔ والعاجز یستحب ان یستنیب مع القدرة ویجوز
لغیر العاجز ویستحب المرابطة ثلثة ایام الی اربعین فان زادت کانت جہادا
وتجب بالنذر وشبهه **الفصل الثانی** فیمن یجب جہادہم وہم ثلثة اصناف
الاول الیہود والنصاری والمجوس وہولاء یقاتلون حتی یسلموا او یلتزموا
بشرایط الذمة وہی قبول الجزیة وان لا یؤذوا المسلمین وان لا یتظاہروا

ساتھہ جہاد جایز نہیں ۔ ہان جب مسلمانون پر دشمن غلبہ کرین اور ان سے خوف
ہو تو (دشمنون کا) دفع کرنا واجب ہے مگر اس مین حاکم جور کی مدد کا قصد نکرے اور جو
(جہاد سے) عاجز ہے (مثل بیمار وغیرہ کے) اسے سنت ہے کہ اگر ہوسکے تو نائب
کردے ۔ غیر عاجز کو بھی نائب کرنا جائز ہے (بشرطیکہ امام کی طرف سے متعین نہوا
ہو) مرابطہ (یعنے اطراف بلدۂ اسلام مین گزرگاہ دشمن پر حفاظت کے واسطے مقیم
ہونا) تین دن سے چالیس دن تک سنت ہے جب اس سے بڑھ جائے تو وہ جہاد
ہوگا اور مرابطہ نذر و عہد و قسم سے واجب ہوتا ہے **دوسری فصل**
ان کے اشخاص کے بیان مین ہے جن سے جہاد واجب ہے وہ تین قسم پر ہے
اول یہود اور نصاری اور مجوس ۔ ان سے قتال واجب ہے یہانتک کہ مسلمان
ہون یا ذمہ کی شرطین قبول کرین ۔ شرطین یہہ ہین کہ جزیہ[1] قبول کرین مسلمانون[2]
کو ایذا ندین ۔ علانیہ محرمات[3] مثل شراب خواری کے عمل مین نلائین ۔ نیا کنیسہ[4]
بنائین ۔ ناقوس[5] نہ بجائین اور احکام مسلمانون کے انپر جاری ہون جب ان سب

بالمحرمات كشرب الخمر وان لا يحدثوا كنيسة ولا بيعة ولا يضربوا ناقوسا وان يجري عليهم احكام المسلمين فان التزموا بعد ذلك كف عنهم ولا حد للجزية بل بحسب ما يراه الامام ولا تؤخذ من الصبيان والمجانين والبله والنساء ويجوز وضعها على رؤسهم واراضيهم ولو اسلموا سقطت ولو مات الذمي بعد الحول اخذت من تركته ويجوز اخذها من ثمن المحرمات ومستحقها المجاهدون وليس لهم استئناف بيعة ولا كنيسة في دار الاسلام ويجوز تجديدهما ولا يجوز ان يعلا الذمي بنائه على بناء المسلمين ويقر ما ابتاعه من مسلم على حاله ولا يجوز ان يدخل المساجد

باتوں کا التزام کریں تو جہاد سے بچیں گے - جزیہ کی حد نہیں ہے بلکہ امام کی رائے پر موقوف ہے - بچوں اور دیوانوں اور احمقوں اور عورتوں سے جزیہ نہیں لیا جاتا - اور جزیہ کو ذاتوں پر - (یعنے فی آدمی) اور ان کی زمینوں پر مقرر کرنا جایز ہے جب کوئی مسلمان ہو جائے تو جزیہ ساقط ہے اور ذمی (لقرر جزیہ سے) سال پورا ہونے کے بعد مرجائے تو جزیہ اس کے ترکہ سے وصول کیا جائیگا - حرام چیزوں کی قیمت سے لینا جایز ہے - جزیہ کے مستحق مجاہدین اور انہیں یعنے ذمیوں کو بیعہ (یعنے عبادت خانہ یہود) اور کنیسہ ملک اسلام میں بنانا جایز نہیں - ہاں گرجائے تو مرمت جایز ہے اور جایز نہیں کہ ذمی اپنی بناؤں کو مسلمانوں کی بناؤں سے بلند کرے ہاں مسلمان سے کوئی بلند مکان مول لے تو وہ اپنے حال پر رہیگا - اور انہیں مسجدوں میں داخل ہونا جائز نہیں دوسرے وہ لوگ جو یہود و نصاری و مجوس کے سوائے اور اقسام کفار سے ہیں (مثل بت پرست وغیرہ کے) ان سے جہاد واجب ہے

الثانی من عدا هولاء من الکفار یجب جهاده ولا یقبل منه الا الاسلام و بداء بقتال الاقرب والاشد خطرا وانما یجاربون بعد الدعاء من الامام او من نصبه الی الاسلام فان امتنعوا حل قتالهم ویجوز المهادنة مع المصلحة باذن الامام ویمضی ذمام احاد المسلمین وان کان عبد الاحاد المشرکین ویرد من دخل بشبهة الامان الی مامنه ثم یقاتل ولا یجوز الفرار ان کان العدو علی الضعف من المسلمین الا متحرفا لقتال او متحیزا الی فئة ویجوز المحاربة بسائر انواع الحرب الا القاء السم فی بلادهم ولو تترسوا بالصغار والنساء

اور اسلام کے سوائے اور کوئی چیز ان سے قبول نہین کی جائیگی - پہلے اُن کفار سے قتال کیا جائیگا جو زیادہ نزدیک ہون اور ان سے خوف بہت ہو - امام یا نائب خاص امام پہلے ان کفار کو اسلام کی طرف دعوت کرے گا جب وہ انکار کرین تب لڑنا حلال ہے - اور کسی مصلحت سے باجازت امام صلح کرنا جایز ہے اگر کوئی مسلمان اگرچہ غلام ہو کسی ایک کافر کو امان دے تو وہ جاری ہوگی (اپنے اس کی تعمیل کی جائیگی) اگر کوئی کافر امان کے شبہ سے (شہر اسلام مین چلا آئے تو اس کے ٹھکانے پر پھیر دیا جائیگا اور پھر قتال کیا جائیگا - اگر دشمن (فوج اسلام) کے مضاعف ہون تو ان کے مقابلہ سے بھاگنا جائز نہین - ہان لڑائی کے واسطے مڑنا یا کسی ایک گروہ کی طرف پھرنا جایز ہے - اور ہر طرح سے لڑنا جائز ہے ہان ان کے شہرون مین زہر نہ ڈالا جائے اگر کفار اپنے بچون کو یا عورتون کو یا مسلمانون کو اپنی سپر بنائین اور بجز ان کے قتل کے فتح ممکن نہو تو انکا قتل جایز ہے - عورتون کا قتل جایز نہین ہے اگرچہ وہ مردون کی مدد کرین - مگر ضرورت

او المسلمین حلم یمکن الفتح الا بقتلہم جاز ولا تقتل النساء وان ماذن الامع الضرورة ومن اسلم فی دار الحرب حقن دمہ وولدہ الصغار من السبی وما لہ من الاخذ مما ینقل ویحول واما الارضون والعقارات فمن الغنایم ولو اسلم العبد قبل مولاہ وخرج ملک نفسہ **الثالث** البغاۃ وہم کل من خرج علی امام عادل ویجب قتالہ مع دعاء الامام او من نصبہ علی الکفایۃ الی ان یرجعوا وہم قسمان من لہ فئۃ فیجہز علی جریحہم ویتبع مدبرہم ویقتل اسیرہم ومن لا فئۃ لہ فلا یجہز علی جریحہم ولا یتبع مدبرہم ولا یقتل اسیرہم ولا یحل سبی ذراری الفریقین ولا نسائہم ولا

اگر کوئی شخص دار الحرب مین مسلمان ہو تو اسکا خون محفوظ ہوگا اور اس کے چھوٹے بچے اسیر ہونے سے اور مال منقولہ لٹنے سے محفوظ رہے گا۔ ہان زمین اور مکانات لوٹ مین آجائینگے۔ اگر کوئی غلام آقا سے پہلے مسلمان ہو اور دار الحرب سے نکل آئے تو خود مختار ہو جائے گا۔ تیسرے باغی یہہ وہ لوگ ہین جو امام عادل پر خروج کرین پس ان سے امام یا نائب امام کے حکم سے توبہ کے تک قتال واجب کفائی ہے (بشرطیکہ امام تعین نکرے اگر کسی کو جہاد کے لئے معین کردیگا تو واجب عینی ہو جائے گا) باغیون کی دو قسمین ہین اول وہ باغی جن کا مددگار ایک دوسرا گروہ موجود ہو (کہ یہہ بھاگ کر اس گروہ مین ملسکتے ہون) ایسے باغیون کے زخمی کے قتل مین جلدی کیجائیگی اور بھاگا ہوا تعاقب کیا جائیگا اور قیدی مار ڈالے جائینگے۔ دوسرے وہ باغی جن کا مددگار کوئی گروہ نہو انکا زخمی مارا نجائیگا اور بھاگا ہوا تعاقب نکیا جائیگا۔ اور اسیر قتل نکیا جائے گا۔ ہان ان دونون فریقون کی اولاد اور عورتون کو اسیر کرنا اور انکا مال لوٹنا جائز نہین ہے

الفصل الثالث فی قسمة الغنائم جمیع ما یغنم من بلاد الشرك یخرج منه ما شرطه کالجعائل والرضخ والاجرة وما یصطفیه الامام ثم یخمس الباقی والاربعة الاخماس الباقیة ان کان ما ینقل ویحول فللمقاتلة ومن حضر القتال وان لم یقاتل خاصة للراجل سهم وللفارس سهمان ولذی الافراس ثلثة ومن ولد بعد الحیازة قبل القسمة اسهم له وکذا من لحقهم للمعونة ولا یفضل احد علی غیره لشرفه او لشدة بلائه ویقسم ما یغنم فی المراکب کهذه القسمة ولا یسهم لغیر الخیل والاعتبار بکونه فارسا عند الحیازة لا بدخوله المعرکة ولا نصیب للاعراب وان جاهدوا

تیسری فصل تقسیم غنیمت کے بیان مین ہے کفار کے ملکون سے جو کچھ لوٹ ہاتھہ آئے پہلے اسمین سے جو امام نے شرط کی ہے۔ جیسے مزدوری اور عطائے قلیل اور جو چیز امام اپنے لئے پسند کرے نکالنا چاہئے اس کے بعد اسمین سے خمس نکالا جائے باقی مال اگر اشیائے منقولہ سے ہو تو مقاتلین کے لئے اور جو جہاد مین حاضر ہون ان کے لئے ہے اگرچہ (حاضرین مین سے) کوئی بذات خاص مقاتلہ نکرے۔ پیادے کا ایک حصہ اور سوار کے دو حصے اور جو شخص دو گھوڑے یا زیادہ رکھتا ہو اس کے تین حصے ہین۔ اگر لوٹ جمع کرنے کے بعد اور تقسیم سے پہلے (جہاد مین) بچہ پیدا ہو تو اس کا بھی حصہ دیا جائیگا۔ اسیطرح (اسکا حکم ہے) جو مدد کے واسطے آکر ملے۔ کسی کو شرافت کے سبب یا زیادہ مصیبت پڑنے کے سبب سے زیادہ حصہ ندیا جائیگا۔ اگر کشتیون کے (قتال کے) ذریعہ سے لوٹ حاصل ہو تو اس کی تقسیم بھی اسیطرح ہے نہ بغیر گھوڑے کے دو حصے ندئے جائینگے اور سوار کا اعتبار تقسیم غنیمت کے وقت ہے۔ نہ دخول معرکہ کے وقت۔ اعرا

والاسارى من الاناث والاطفال يملكون بالسبى والذكور البالغون ان اخذ واقبل ان يضع الحرب اوزارها وجب قتلهم مالم يسلموا وتخير الامام بين ضرب اعناقهم وقطع ايديهم وارجلهم من خلاف ويتركهم حتى ينزفوا ويموتوا وان اخذوا بعد انقضاء الحرب لم يجز قتلهم وتخير الامام بين المن والفداء والاسترقاق واما الارضون فما كان حيا فللمسلمين كافة لا يختص بها المقاتلون والنظر فيها الى الامام ولا يصح بيعها ولا وقفها ولا هبتها ولا تملكها على الخصوص بل يصرف الامام حاصلها في المصالح والموات وقت الفتح للامام لا يتصرف فيها الا باذنه هذا حكم الارض المفتوحة عنوة

کے لئے کچھ حصہ نہین اگرچہ وہ جہاد کرین (یہہ مسئلہ اختلافی ہے اور اعراب وہ لوگ ہین جو صحرا مین رہتے ہین اور شہادتین کے سوائے اور احکام اسلام نہین جانتے) اور (کفار کی) عورتین اور بچے قید ہونے سے مملوک ہو جاتے ہین اگر مرد بالغ اس وقت اسیر ہو جس وقت تک کہ ہتیار نہ رکھے گئے ہون (یعنے لڑائی ختم نہوئی ہو) تو انکا قتل واجب ہے بشرطیکہ اسلام قبول نکرین - اور امام کو اختیار ہے چاہے اُن کی گردن مارے یا دہنا ہاتہہ اور بایان پاؤن کاٹکے چہوڑ دے تا تمام خون بہکے مر جائین - اگر لڑائی ختم ہونے کے بعد گرفتار ہون تو ان کو قتل کرنا جایز نہین - ہان امام کو اسمین اختیار ہے کہ انپر احسان رکہکر چہوڑ دے یا فدیہ لے یا غلام بنالے - اگر لوٹمین زمین آئے تو جس قدر آباد ہے وہ تمام مسلمانون کے لئے ہے - مقاتلین کی اسمین کچہہ خصوصیت نہین - اور وہ امام کی نگرانی مین رہیگی - اسکا فروخت کرنا اور وقف اور ہبہ اور ملک خاص بنانا جایز نہین ہے بلکہ اسکے حاصل کو امام مصلحتو نمین صرف کریگا - فتح کے وقت جو زمین افتادہ ہو وہ خاص

و امّا ارض الصلح فلاربابها ولو باعها المالك انتقل ما عليها من الجزية الى رقبته ولو اسلم سقط ما على ارضه ايضا ولو شرطت الارض للمسلمين كانت كالمفتوحة واما ارض من اسلم عليها اهلها طوعا فلاربابها وليس عليهم سوى الزكوة مع الشرايط وكل ارض ترك اهلها عمارتها فالامام ان يقبلها ويدفع طسقها من المتقبل الى اربابها وكل من احيا ارضا مواتا باذن الامام فهو احق بها ولو كان لها مالك طسقها له والا فللامام ومع غيبته فهو احق بها ومع ظهوره له رفع يده وشرط التمليك بالاحياء ان لا يكون في يد مسلم ولا حريما لعامر ولا مشعرا للعبادة ولا مقطعا ولا محجرا والاحياء بالعادة والتحجير

امام کی ہے بغیر اذن امام کے اس زمین کوئی تصرف نہیں کر سکتا یہہ حکم زمین مفتوحہ کا تھا جو قہراً فتح کی گئی ہو اور زمین صلح کا یہہ حکم ہے کہ وہ مالکان زمین ہی کے زمین رہیگی - اگر کسی زمین کو مالک (مسلمان کو) بیچے تو اس کا خراج مالک کی ذات پر منتقل ہو جائیگا اور وہ مسلمان ہو جائے تو ساقط ہو جائیگا - اور جس زمین کی نسبت صلح مین یہہ شرط ہو کہ وہ مسلمانون کے لیے ہے تو اسکا حکم مثل زمین مفتوحہ کے ہے - اور جس زمین پر کہ اس کے مالک اپنی رغبت سے مسلمان ہوئے ہون وہ زمین انہین کی ہے اور مع الشرائط زکوۃ کے سوائے ان پر کچھ نہین - جس زمین کو مالکون نے آباد کرنا ترک کیا ہے امام کو جائز ہے کہ وہ زمین اجارہ پر دے اور مقررہ خراج مستاجر سے لیکر مالک کو پہونچائے - اگر کوئی شخص کسی زمین افتادہ کو امام کی اجازت سے آباد کرے تو وہ شخص اس زمین کا حقدار ہے اگر کوئی اس زمین کا مالک ہو تو آباد کرنے والے پر واجب ہے کہ اسکا خراج مالک کو دیا کرے اگر کوئی مالک نہو تو امام کی خدمت مین پہونچایا کرے اور زمانۂ غیبت مین

یفید التملیک بل یفید الاولویۃ **الفصل الرابع** فی الامر بالمعروف والنہی عن المنکر وھما یجبان عقلا علی الکفایۃ بشروط اربعۃ ان یعرف المعروف والمنکر و یجوز تاثیر الانکار وان لا یظہر امارۃ الاقلاع وانتفاء المفسدۃ والمعروف قسمان واجب وندب فالامر بالواجب واجب وبالمندوب مندوب واما المنکر فکلہ قبیح فالنہی عنہ واجب وینکر اولا بالقلب ثم باللسان ثم بالید ولو افتقر الی الجراح لم یفعلہ الا باذن الامام والحدود لا یقیمہا الا الامام ویجوز للرجل اقامۃ الحد علی عبدہ وولدہ وزوجتہ اذا امن من الضرر وللفقہاء اقامتہا حال الغیبۃ مع الامن یجب

خود اسکا حقدار ہے۔ جب امام ظاہر ہون جایز ہے کہ اسکا قبضہ اٹھادین۔ آباد کرنے سے مالک ہو جانے کی شرط یہہ ہے کہ وہ زمین افتادہ کسی مسلمان کے قبضہ مین نہو اور کسی ملکِ آباد کی حریم نہو (یعنے گرد اگرد جیسے صحن و اطراف چاہ وغیرہ) اور مقام عبادت نہو اور منقطعہ نہو اور سنگ بستہ نہو۔ اور اسطرح آباد کرے کہ عرف مین اسے آباد کہین نفقط پتھر لگانے سے مالک نہو جایگی بلکہ اولویت حاصل ہوگی۔ چوتھی **فصل** امر بالمعروف اور نہی از منکر کے بیان مین ہے یہہ دونون عقلاً واجب کفائی ہین چار شرطون سے اول یہہ کہ خود معروف (یعنے نیک کام کو) اور منکر (یعنے برے کام) کو پہچانتے دوسرے یہہ کہ اسکا بھی علم ہو کہ اس کے قول کی تاثیر ممکن ہے تیسرے یہہ کہ خود بخود (برے کام سے باز رہنے کی (یا) نیک کام کی بجالانے کی) علامت ظاہر نہو۔ چوتھے یہہ کہ فساد نہو (یعنے اپنے لئے یا کسی مومن کے لئے کسیطرح کا خوف نہو) معروف کی دو قسمین ہین واجب اور سنت فعل واجب کے لئے حکم کرنا واجب ہے۔ اور سنت کے لئے سنت ہے

علی الناس مساعدتهم ولهم الفتوی والحکم بین الناس مع الشرائط المبیحة للفتیا ولا یجوز الحکم بمذهب اهل الخلاف فان اضطر عمل بالتقیة مالم یکن قتلا ویجوز الولایة من قبل العادل ولو الزمه وجبت ویحرم من الجائر مالم یعلم تمکنه من الامر بالمعروف والنهی عن المنکر ولو کره بدونه جاز ویجتهد فی انفاذ الحکم بالحق ۔ **کتاب المتاجر** وفیه فصول الفصل الاول فی التجارة وقد تجب اذا لم یکن للانسان معیشة سواها وکانت مباحة وقد تستحب اذا اراد التوسعة علی عیاله وقد تکره کالمحتکر وقد تباح بان لا یحتاج الیها ولا ضرر فی فعلها وقد تحرم اذا کانت فی محرم وهی اصناف الاول یحرم التکسب ببیع الاعیان النجسة

اور منکر سب برے ہیں پس ان سے منع واجب ہے ۔ اول انکار قلباً کرے (یعنے کشیدہ ہو جائے) پھر زبان سے کہے پھر ہاتھ سے (یعنے مارے) اگر زخمی کرنے کی احتیاج ہو تو امام کے بے اجازت زخمی نکرے ۔ اور بغیر اذن امام حدود شرعی جاری نہیں کرسکتا ہاں مرد کو جایز ہے کہ اپنے مملوک اور اولاد اور زوجہ پر حدود شرعی جاری کرے بشرطیکہ ضرر سے محفوظ ہو ۔ مجتہدین کو جایز ہے کہ حال غیبت امام مین حدود جاری کرین بشرطیکہ ضرر سے محفوظ ہون ۔ آدمیون پر واجب ہے کہ ان کی مدد کرین اور وہ فتوی دین اور لوگو نمیں حکم کرین بشرطیکہ شرائط فتوی موجود ہون ۔ مذہب اہل خلاف کے موافق حکم کرنا جایز نہین ہے ۔ اگر مجبور ہو جائے تو تقیہ پر عمل کرے بشرطیکہ تقیہ سے قتل کا حکم نکرے ۔ امام کی جانب سے حکومت جایز ہے اور امام لازم کردے تو واجب ہو جائے گی ۔ حاکم جور کی طرف سے حکومت حرام ہے تاوقتیکہ یہ بات نجانے کہ امر بمعروف اور نہی از منکر بجالا سکیگا اگر بدون اس کے مجبور ہو جائے تو جایز ہے مگر حکم بحق جاری کرنے مین کوشش کرے ۔

کالخمر وکل مسکر والفقاع والمیتة والدم والکلب الاکلب الصید والماشیة والحائط والزرع والدھن النجس للاستصباح به تحت السماء **الثانی** یحرم التکسب بالآلات المحرمة کالعود والزمر والاصنام والصلبان وآلات القمار کالشطرنج والنرد والاربعة عشر **الثالث** یحرم التکسب بما یقصد به المساعدة علی الحرام کبیع السلاح لاعداء الدین والمساکن للمحرمات والحمولة لها وبیع العنب لیعمل خمرا والخشب لیعمل صنما ویکرہ بیعھما علی من یعمل ذلک من غیر شرط **الرابع** یحرم التکسب بما لا ینتفع به کالمسوخ البریة کالقردة والدب والبحریة کالجری والسلاحف والطافی ولا باس بالسباع الخامس یحرم

کتاب التجارات اس مین کئی فصلین ہین پہلی فصل تجارت کے بیان مین ہے تجارت کبھی واجب ہے جیسے آدمی کے لئے اسکے سوائے کوئی معاش نہو اور وہ مباح نہو اور کبھی سنت ہے جیسے اپنے عیال پر وسعت کا ارادہ کرے۔ اور کبھی مکروہ ہے جیسے غلہ اٹھا رکھے تا بوقت گرانی (فائدہ سے) فروخت کرے اور کبھی مباح ہے جیسے اسکی احتیاج نہو اور اسکے کرنے مین ضرر بھی نہو اور کبھی حرام ہے جیسے حرام چیزونمین **تجارت حرام** کے قسم ہے پہلے اول اشیائے نجس کی تجارت جیسے شراب اور تمام نشہ کی چیزین اور ربوزہ اور مردار اور خون اور کتا۔ ہان شکاری کتے اور سگ گلہ گوسپند اور سگ باغ وزراعت کی تجارت جایز ہے۔ نجس روغن کی تجارت جس سے زیر سما چراغ جلانا مین جایز ہے **دوسرے** آلات محرمہ کی تجارت جیسے بربط۔ اور رنے۔ (کہ یہہ دونون باجون کے نام ہین) اور بت اور صلیب (وہ ایک لکڑی کی چیز ہے جسکی تعظیم نصاری کرتے ہین اس کی شکل یہہ ہے) + اور آلات قمار کی تجارت جیسے شطرنج اور نرد اور اربعتہ عشر (یہہ بھی ایک قسم کی شطرنج ہے) **تیسرے** وہ تجارت جس سے حرام کی مدد مقصود ہو جیسے دشمنان دین

التکسب بما یحرم عملہ کعمل الصور المجسمة والغناء فی غیر العروس والنوح بالباطل ولا باس بالحق وهجاء المؤمنین وحفظ کتب الضلال ونسخها لغیر النقض وتعلم السحر والقیافة والکهانة والشعبدة والقمار والغش وتزئین الرجل بالمحرم وزخرفة المساجد والمصاحف ومعونة الظالمین علی ظلمهم واجرة الزانیة **السادس** ما یجب فعله یحرم التکسب به کاجرة تغسیل الموتی وتکفینهم ودفنهم والاجرة علی الحکم والرشا فیه ویجوز اخذ الرزق من بیت المال وکذا الاذان **واما** المکروه فالصرف وبیع الاکفان والطعام والرقیق والذباحة والصیاغة والحیاکة والحجامة مع الشرط واجرة الضراب

دین کو ہتیار بیچنا اور افعال حرام کے واسطے مکان یا سواری بیچنا اور شراب کے لئے انگور اور بت بنانے کے واسطے لکڑی بیچنا۔ اگر انگور اور لکڑی شراب اور بت بنانے والے کو بغیر شرط کے بیچے تو مکروہ ہے **چوتھے** ان اشیاء کی تجارت جن سے کچھ فائدہ نہو مثل مسوخ صحرائی کے جیسے بندر اور ریچھ اور مثل مسوخ دریائی کے جیسے وہ مچھلی جس پر فلس نہو اور سنگ پشت اور مثل اس مچھلی کے جو مر کر پانی پر آئے۔ ہان درندون کا بیچنا حرام نہین (مگر احوط ترک ہے سوائے بلّی اور باز وغیرہ کے) **پانچوین** ایسی چیز کا کسب حرام ہے جسکا عمل حرام ہے جیسے مجسمہ تصویر بنانا اور گانا بغیر عروسی کے (چند شرطون سے عروسی مین راگ جایز ہے یعنے گانے والی عورتین ہون اور مرد اجنبی انکی آواز نسنے اور طبلہ اور ستار وغیرہ نہ بجے اور اقوال باطل نہون۔ مگر احوط ترک ہے) اور جیسے اقوال باطل کے ساتھ نوحہ کرنا ہان نوحہ (باقوال) حق جایز ہے اور مومنین کی ہجو کرنا اور کتب ضلالت کا حفظ کرنا اور ان کی نقل لکھنا بغیر قصد رد کے اور جادو سیکھنا اور قیافہ (جس سے الحاق نسب یا انکار نسب کیا جائے) اور کہانت اور شعبدہ۔ اور جوا کھیلنا اور مرد کو زینت (ریشمی لباس)

واجرة تعليم القرآن ونسخه وكسب القابلة مع الشرط وما ياخذه السلطان باسم المقاسمة او الزكوة حلال وان لم يكن مستحقا له وجايزة الظالم حرام ان علمت بعينها والا حلت ومن امر بصرف مال الى قبيلة وعين له لم يجز التعدي والاجازة له ان يتناول منه مثل غيره اذا كان منهم على قول **الفصل الثاني** في اداب التجارة يستحب التفقه فيها ليعرف صحيح البيع وفاسده ويسلم من الربوا وان يسوي بين المتبايعين ويقيل المستقيل ويشهد الشهادتين عند العقد ويكبر الله وياخذ الناقص ويعطي الراجح ويكره مدح البايع وذم المشتري وكتمان العيب والحلف على البيع

مغشوش کر کے بیچنا۔ اور حرام چیزوں سے (مثل طلا و حریر کے) مرد کا زینت کرنا اور مطلا کرنا مسجد اور قرآن کو اور ظالم کی مدد کرنا اس کے ظلم پر اور زنا کی اجرت لینا (یہ سب امور حرام ہیں) **چھٹی** جس کا فعل واجب ہے اس کی اجرت لینا حرام ہے جیسے میت کو غسل دینے اور کفن پہنانے اور دفن کرنے کی اجرت اور حکم کی اجرت (یعنے قاضی و حاکم کا اپنے حکم پر اجرت لینا) اور رشوت لینا (حرام ہے) ہاں بیت المال سے خوراکی لینا جایز ہے اذان کا بھی یہی حکم ہے **تجارت** مکروہ یہہ ہے صرافی۔ کفن فروشی۔ طعام فروشی۔ بردہ فروشی۔ قصابی۔ زرگری۔ جولاہہ پن۔ حجامت بشرط اجرت۔ مادہ حیوانپر نر کو چھوڑ کے اجرت لینا۔ تعلیم قرآن اور تحریر قرآن کی اجرت لینا۔ مزدوری سے دایہ پن کرنا اور جو چیز کہ بادشاہ ظالم خراج و زکوۃ کے نام سے حصول کرتا ہے وہ ہیں حلال ہے اگرچہ وہ بادشاہ مستحق نہیں۔ ظالم کا عطیہ اگر بعینہ اس کی حرمت معلوم ہو تو حرام ہے ورنہ حلال ہے۔ اگر کوئی شخص کسی قبیلہ پر مال تقسیم کرنے کے لئے کسی آدمی کو دے اور اس آدمی کے لئے بھی کچھ حصہ مقرر کرے۔ تو یہہ آدمی اپنے حصہ سے زیادہ نہ لے اور کچھ حصہ

والبیع فی المظلم والربح علی المومن من غیر ضرورة وعلی الموعود بالاحسان والسوم بین طلوع الفجر وطلوع الشمس وان یدخل السوق قبل غیرہ ومعاملة الادنین وذوی العاھات والاکراد والاستحطاط بعد الصفقة والزیادة وقت النداء والتعرض للکیل والوزن مع عدم المعرفة والدخول علی سوم اخیه وان یتوکل حاضر لباد وتلقی الرکبان وحدہ اربعة فراسخ فمادون ویثبت الخیار مع الغبن الفاحش والنجش وھو زیادة لزیادة من واطاہ البایع والاحتکار وھو حبس الحنطة والشعیر والتمر والزبیب والسمن والملح للزیادة فی الثمن مع عدم غیرہ ویجبر

مقرر نہین کیا ہے اور یہہ آدمی بھی اسی قبیلہ سے ہے تو سب کے برابر آپ بھی حصہ لے ایک قول کے موافق (یعنے یہہ مسئلہ اختلافی ہے) **دوسری فصل** آداب تجارت کے بیانمین ہے تجارت کے مسائل کو سیکھنا تاکہ بیع صحیح وفاسد کو پہچانے اور سود سے بچے اور خریداروں کو برابر جاننا۔ اور خریدار واپس کرے تو اپنی چیز کو واپس لینا اور عقد بیع کے وقت شہادتین پڑہنا اور تکبیر کہنا اور (تولنے اور ناپنے مین) خود کم لینا اور دوسرے کو زیادہ دینا **سنت ہے** اور بیچنے والے کا اپنی شئے کی مدح کرنا اور گاہک کا مذمت کرنا اور عیب کو چھپانا اور بیع کے وقت قسم کہانا اور اندہیرے مین بیچنا اور مومن سے بغیر ضرورت کے فائدہ لینا اور اس شخص سے فائدہ لینا جس سے احسان کا وعدہ کیا ہو اور طلوع صبح اور طلوع آفتاب کے مابین تجارت مین مشغول ہونا اور سب سے پہلے بازار مین آنا اور سفلون سے اور صاحبان آفات (یعنے جزامی اور مبروص وغیرہ) سے اور قوم کردسے (جو ایک قوم ہے صحرا نشینون سے) معاملہ کرنا اور بیع تمام ہونیکے بعد قیمت کی کمی چاہنا اور بوقت ندا قیمت زیادہ کرنا (یعنے ہراج مین جب کوئی قیمت

علی البیع ولا یسعر علیہ۔ **الفصل الثالث** فی عقد البیع وھو الایجاب کقولہ بعتك والقبول وھو اشتریت وانما یصح اذا صدر عن مکلف مالك او بحکمہ کالاب والجد والحاکم وامینہ والوصی والوکیل ویقف عقد غیرہم علی الاجازۃ ولو جمع بین ملکہ وغیرہ مضی فی ملکہ وتخییر المالك فی الاجازۃ وللمشتری مع فسخ المالك الخیار ویشترط فی المکیل والموزون والمعدود معرفۃ المقدار باحدھا ویجوز ابتیاع بعض الجملۃ مشاعا اذا علمت نسبتہ ویجوز الاندار للظروف بما یقدر بہا ویشترط فی کل مبیع ان یکون مشاھدا او موصوفا بما یرفع الجھالۃ فان وجدہ علی الوصف والا کان لہ الخیار ولو افتقرت معرفتہ الی الاختبار جاز بیعہ بالوصف

لگائے تو فورا اس پر زیادہ کرنا مکروہ ہے) اور ناپنے یا تولنے میں باعدم معرفت دخل دینا اور برادر مومن کے معاملہ میں دخل دینا (یعنے اگر کوئی شئے کوئی مومن خرید کرتا ہو تو دوسرے شخص کو اسکی مول کرنا مکروہ ہے) اور اہل شہر کا صحرائی کی وکالت کرنا۔ اور چار فرسخ یا کم اپنے شہر سے آگے جاکر جو لوگ شہر میں آنیوالے ہیں ان سے خرید و فروخت کرنا۔ اس صورت میں خیار (یعنے اختیار فسخ بیع) ثابت ہوگا بشرطیکہ نقصان کثیر ہو اور کسی کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کرنے کے لئے بائع ایک قیمت پر راضی ہو تو اس پر بغیر ارادہ خرید کے قیمت زیادہ کر دینا تاخریدنے والا نقصان میں پڑے اور احتکار (یعنے گیہوں اور جو اور کھجور اور کشمش اور روغن اور نمک اٹھا رکھنا تاکہ آیندہ دوسرا کوئی بیچنے والا نہو تو قیمت بڑہ جائے **مکروہ** ہے (یہہ سب امور مکروہ ہیں گر احتکار حرام ہے علی الاحوط) محتکر پر (حاکم شرع کیطرف سے) فروخت کے لئے جبر کیا جائیگا مگر نرخ مقرر نکیا جائیگا **تیسری فصل** عقد بیع کے بیان میں ہے وہ ایجاب ہے جیسا کہ (بیچنے والا) کہے **بِعْتُك** (میں نے بیچا) اور قبول جیسا کہ مول لینے والا کہے **اِشْتَرَیْتُ** (میں نے مول لیا) اور یہہ اس وقت صحیح ہے جب صادر ہو مکلف سے کہ مالک ہو یا مالک کے حکم میں ہو جیسے باپ

ایضًا وتخییر مع خلافہ ولو ادی اختبارہ الی الافساد جاز شراؤہ فان خرج معیبا اخذ ارشہ
وان لم یکن لہ قیمۃ بعد الکسر اخذ الثمن ولا یجوز بیع السمک فی الآجمۃ ولا اللبن فی الضرع
ولا ما فی بطون الانعام ویجوز لو ضم معہا غیرہا ولا ما یلقح الفحل ویجوز بیع المسک فی نافجۃ ان
لم یفتق وبیع الصوف علی ظہور الغنم ـ ولا بد ان یکون الثمن معلوما قدرا ووصفا بالمشاہدۃ
او الصفۃ ولا یجوز ان یبیع بدینار غیر درہم نسیۃ ولا نقدا مع جہل نسبتہ الیہ ویشترط ان
یکون مقدورا علی تسلیمہ فلا یصح بیع الآبق منفردا ولو ضم الیہ غیرہ صح ولا الطیر فی الہواء وکل
بیع فاسد فانہ مضمون علی قابضہ ولو علمہ صنعۃ او صبغہ فزادت قیمتہ رجع بالزیادۃ والنقص

دادا اور حاکم شرع اور آمین حاکم شرع اور وصی اور وکیل۔ اگر غیر بیچے تو مالک کی اجازت پر موقوف
ہے۔ اگر کوئی اپنی چیز اور غیر کی چیز ملا کر بیچے تو اپنی چیز مین بیع جاری ہوگی اور دوسری چیز مین مالک
کی اجازت پر موقوف ہے) مالک کو اجازت (اور فسخ) مین اختیار ہے کہ اگر مالک فسخ کردے تو
مشتری کل کو واپس کرسکتا ہے۔ ناپنے اور تولنے اور گننے کی چیز مین مقدار کا جاننا شرط ہے
ایک پوری چیزون مین سے ایک حصہ مشاعًا مول لینا جائز ہے (مشاع مشترک غیر معین کو کہتے
ہین) بشرطیکہ اسکی نسبت معلوم ہو (جیسے پاؤ مکان بغیر تعیین کے) اور (اگر کوئی شئے مظروف
خریدے تو) ظرف کے وزن کا بقدر احتمال وضع کرنا جائز ہے۔ ہر بیچنے کی شئے مین شرط ہے کہ دیکھی ہوئی
یا صفت بیان کی ہوئی ہو اسطرح سے کہ اسے پہچان سکے۔ پس اگر صفت کے موافق پائے تو بیع صحیح
ہے ورنہ مشتری کو اختیار فسخ ہے۔ اگر کسی شئے کی پہچانت مین امتحان کی ضرورت ہو تو اسکی بیع
بھی وصف کے ساتھ صحیح ہے جب وصف کے خلاف نکلے تو اختیار فسخ ہے اگر کسی شئے کے امتحان مین
توڑنے یا کاٹنے کی ضرورت ہو تو اسے بھی خریدنا جائز ہے پس توڑنے یا کاٹنے کے بعد عیب دار
نکلے تو عیب دار کی قیمت جتنی ہو وضع کرکے باقی قیمت واپس لیلے۔ اگر اس عیب دار شئے کی کچھ

ثمن النقصان کالاصل واذا اختلف المتبائعان فی قدر الثمن فالقول قول البائع ان کان باقیا وقیل ان کان فی یدہ وقول المشتری مع یمینہ ان کان تالفا وقیل ان کان فی یدہ **الفصل الرابع** فی الخیار واقسامہ سبعۃ الاول خیار المجلس فمن باع شیئا ثبت لہ وللمشتری الخیار مالم یتفرقا ویشترطا سقوطہ قبل العقد او بعدہ ولا یثبت فی غیر البیع الثانی خیار الحیوان کل من اشتری حیوانا ثبت لہ الخیار خاصۃ ثلثۃ ایام من حین العقد فان شاء الفسخ فیھا فسخ مالم یشترطا سقوطہ ولم یتصرف المشتری فیہ فان تلف فی ھذہ المدۃ قبل القبض او بعدہ فمن مال البائع مالم یحدث المشتری فیہ حدثا والعیب الحادث من غیر تفریطہ لا یمنع الرد بالسابق الثالث

قیمت نہو تو پوری قیمت واپس لے مچھلیون کی بیع نیستان مین اور دودھ کی پستان مین اور ایسی شئے کی بیع جو حیوان کے پیٹ مین ہو جایز نہین - ہان کسی دوسری چیز کو ان اشیا کے ساتھ ملا کر بیچ سکتے ہین - نطفے کی بیع بھی رحم مین جایز نہین - ہان مشک کی بیع نافہ مین ہر چند وہ شگافتہ نہو اور بالونکی بیع گوسپند کی پشت پر جایز ہے - اور ضرور ہے کہ قیمت کی تعداد اور وصف مشاہدے یا بیان سے معلوم ہو (کوئی چیز) ایک درہم کم ایک دینار کو (فلان) اور ہار یا نقد بیچنا جایز نہین جس صورت مین کہ درہم و دینار کے فرق کو نجانے - اور شرط ہے کہ بیچنے کی چیز کو قبضہ مین دینے کی قدرت رکھتا ہو پس غلام گریختہ کو تنہا بیچنا صحیح نہین ہان کوئی شئے اس کے ساتھ ملا کر بیچ سکتا ہے - پرندہ کو ہوا مین بیچنا صحیح نہین اگر بیع باطل ہو تو جو بیچی ہوئی شئے کا قابض ہے وہ ضامن ہے اگر اسے کوئی ہنر سکھائے یا رنگے اور اس سبب سے اسکی قیمت بڑھجائے تو زیادتی کی قیمت لیگا اور قیمت کم ہو جائے تو کمی کا ضامن ہے مثل اصل کے (یعنے مال کا بھی ضامن ہے) اگر بایع اور مشتری قیمت کی مقدار مین اختلاف کرین اور مال باقی ہو تو بایع کا قول معتبر ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ مال بایع کے ہاتھ مین ہو تو اسکا قول معتبر ہے - اگر مال

خیار الشرط وهو یثبت فی کل مبیع اشترط الخیار فیه ولا یتقدر بمدة بل لهما ان یشترطا ما شاءا بشرط ان تکون المدة مضبوطة ویجوز اشتراطه لاحدهما او لهما او لثالث واشتراط مدة یرد فیها البایع الثمن ویرتجع المبیع فان خرجت ولم یات بالثمن کاملا لزم البیع والتلف من المشتری فی المدة والنماء له **الرابع** خیار الغبن وهو ان یبیع بدون ثمن المثل او یشتری باکثر منه ولا یعرف القیمة بما لا یتغابن الناس فیختار المغبون الفسخ **الخامس** خیار التاخیر من باع شیئا ولم یقبض الثمن ولا سلم المبیع ولم یشترط التاخیر لزم البیع ثلاثة ایام فان جاء المشتری فهو احق بالسلعة وان مضت کان للبایع الفسخ ولو تلفت السلعة کانت من مال البایع علی کل حال

تمام ہو جائے تو مشتری کا قول مع القسم معتبر ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ مال مشتری کے پاس موجود ہو تو مشتری کا قول معتبر ہے **چوتھی فصل** خیار یعنے اختیار فسخ بیع کے بیان میں ہے خیار کے ساتھ قسمیں ہیں اول خیار مجلس جو شخص کوئی چیز بیچے تو اس کے اور مشتری کے لئے جب تک کہ دونوں متفرق نہو جائیں خیار ثابت ہے ہاں اگر فروخت سے پہلے یا بعد شرط عدم خیار کریں تو خیار ساقط ہوگا۔ بیع کے سوائے اور کسی امر میں خیار نہیں۔ **دوسرا** خیار حیوان ہے جو شخص کوئی حیوان مول لے تو خاص مشتری کے واسطے وقت خرید سے تین روز تک خیار ہے پس ان تین روز میں فسخ چاہے تو ممکن ہے بشرطیکہ عدم خیار کی شرط نکی ہو اور مشتری نے اس حیوان پر تصرف نکیا ہو۔ اگر اس مدت میں قبضہ سے پہلے یا بعد تلف ہو جائے تو بایع کا مال ہے بشرطیکہ مشتری نے کچھ اسمیں تصرف نکیا ہو۔ اگر مول لینے کے بعد کوئی عیب نکالے بغیر تقصیر مشتری کے تو (یہ عیب خیار میں) مانع رد نہیں **تیسرا** خیار شرط ہے بایع اور مشتری جس چیز میں چاہیں خیار کی شرط کر سکتے ہیں اور مدت کی کچھ تعداد نہیں بلکہ جائز ہے کہ جس قدر چاہیں مدت ٹھہرائیں مگر ایک معینہ مدت ہونی چاہیے جس میں کمی و زیادتی کا احتمال نہو اور جائز ہے کہ خیار کی شرط دونوں میں سے ایک کے واسطے ہو یا

وما لا بقاء له یثبت الخیار فیه یوما **السادس** خیار الرویۃ فمن اشتری شیئاً موصوفا غیر مشاہد کان للمشتری خیار الفسخ اذا وجدہ دون الوصف ولو لم یشاہدہ البائع وباعہ بالوصف فظہر اجود کان الخیار للبائع **السابع** خیار العیب وسیاتی والخیار موروث والمبیع اذا تلف قبل القبض کان من مال البائع وان تعیب تخیر المشتری بین الرد والامساک بالارش **الفصل الخامس** فی العیوب وہو کل ما زاد او نقص عن المجری الطبیعی فان اطلق المتبایعان البیع او اشترطا الصحۃ اقتضی الصحۃ وان تبرء من العیوب فلا ضمان وبدونہ اذا ظہر عیب تخیر المشتری بین الرد والامساک بالارش مالم

کے لئے یا فقط بائع کے لئے) یا دونوں کے لئے یا شخص ثالث کے لئے۔ اور یہ شرط بھی جایز ہے کہ ایک معینہ مدتمین بائع قیمت واپس دیکر بیچی ہوئی شئے واپس لے پس اگر مدت گزر جائے اور پوری قیمت نلائے تو بیع لازم ہو جائیگی۔ اس مدتمین مال تلف ہو تو مشتری کا (نقصان) ہے زیادتی بھی اسکی ہے چوتھا خیار نقصان ہے کوئی چیز معمولی قیمت سے بہت کم مین بیچے یا بہت زیادہ مین مول لے نادانی سے اور وہ شئے ایسی ہو جسمین آدمی نقصان نہین اٹھاتے اس صورتمین نقصان اٹھانیوالے کو فسخ کا اختیار ہے **پانچوان** خیار تاخیر ہے (جیسے) کوئی چیز کسیکو بیچے اور قیمت وصول نہو اور نہ شئے مبیع مشتری کے حوالہ کی ہو اس صورتمین لزوم بیع تین دن تک ہے پس اگر مشتری تین دن کے اندر آئے تو مالک حقدار ہے۔ تین دن گذر جائین تو بائع کو فسخ جایز ہے۔ مال تلف ہو جائے تو بائع کا (نقصان) ہے اور جو چیز (بہت دن تک) نہین رہسکتی (جیسے کھانا اور میوے) اسکا خیار ایک دن تک ہے **چھٹا** خیار رویت جو شخص کوئی شئے بے دیکھے بائع کے بیان پر مول لے اور خلاف بیان پائے تو اسکو اختیار فسخ ہے اگر کوئی شئے خود بائع نے نہ دیکھی ہو اور اوس کی صفت بیان کرکے بیچے پھر وہ شئے اوس صفت مین بہتر نکلے تو بائع کو اختیار فسخ ہے۔ **ساتوان** خیار عیب۔ اسکا ذکر قریب مین آئیگا۔ خیار میراث مین بھی پہونچتا ہے

یتصرف فان کان قد تصرف او حدث فیہ عیب عندہ ثبت الارش خاصۃ ولو علم بالعیب ثم اشتراہ فلا ارش ایضا ولو باع شیئین صفقۃ فظہر العیب فی احدھما کان للمشتری الارش او رد الجمیع لا المعیب وحدہ ولو اشتری اثنان صفقۃ لم یکن لاحدھما رد حصتہ بالعیب الا اذا وافقہ الآخر والتصرف یبطل رد المعیب الا الوطی فی الحامل فیردھا مع نصف عشر القیمۃ والحلب فی الشاۃ المصراۃ فیردھا مع قیمۃ اللبن ان فقد المثل ولو ادعی البائع التبری من العیوب ولا بینۃ فالقول قول المشتری مع یمینہ ولو ادعی المشتری تقدم العیب علی العقد فالقول قول البائع مع یمینہ

بیچی ہوئی شے مشتری کے قبضے سے پہلے تلف ہو جائے تو بائع کا مال ہے اور قبضہ سے پہلے عیب دار ہو تو مشتری کو اختیار ہے چاہے پھیر دے چاہے تاوان عیب وضع کر کے رکھلے ۔ پانچویں فصل عیب کے بیان میں ہے جو چیز اصل خلقت میں (اور عادت طبعی) سے زیادہ یا کم ہو اسے عیب کہتے ہیں اگر بائع و مشتری نے بیع میں کوئی شرط نہیں کی یا شرط صحت کی ہو ان دونوں صورتوں میں شے فروختہ درست ہونی چاہئے ۔ اگر بائع عیب سے برائت ذمہ کرے تو ضامن نہیں اور بدون برائت جب عیب سابق ظاہر ہو تو مشتری کو اختیار ہے چاہے پھیر دے یا تاوان عیب لیکر رکھلے بشرطیکہ مشتری نے تصرف نہ کیا ہو اگر تصرف کرے یا مشتری کے پاس ایک دوسرا عیب پیدا ہو تو فقط (عیب سابق کا) تاوان لیگا (واپس نہیں کر سکتا) اگر عیب دار ہونے سے واقف ہو کر خرید کرے تو تاوان بھی نہیں ۔ اگر کوئی دو چیزوں کو ملا کر بیچے اور ایک میں عیب ظاہر ہو تو مشتری بقدر عیب قیمت واپس لے یا دونوں کو واپس کر دے صرف اسی عیب دار شے کو واپس نہیں کر سکتا ۔ اگر دو آدمیوں نے ایک مشت کوئی چیز مول لی ہو تو ایک شخص اپنے حصہ کو عیب کے سبب سے نہیں پھیر سکتا جب تک دوسرا شخص پھیرنے میں موافقت نکرے ۔ عیب دار شے کو تصرف میں لانے کے بعد واپس نہیں کر سکتا ۔ ہاں اگر کنیز کو خرید کر کے

الفصل السادس فی النقد والنسیئۃ والمرابحۃ اطلاق العقد یقتضی حلول الثمن
فان شرط تاجیلہ مدۃ معینۃ صح ویبطل فی المجھولۃ وکذا لو باعہ بثمن حالاً وبازید مؤجلاً واذا
باع نسیئۃ ثم اشتراہ قبل الاجل بزیادۃ او نقصان من جنس الثمن وغیرہ حالاً او مؤجلاً صح مع
عدم الشرط ولو اشتراہ بعد حلولہ صحاز بغیر الجنس مطلقا وبہ قیل لا یجوز مع التفاوت والاقرب
خلافہ ولا یجب دفع الثمن قبل الاجل ولا قبضہ ولو حل ودفع وجب القبض فان امتنع وھلک
کان ھلاکہ من صاحب الحق ولو اشتری نسیئۃ وجب ان یخبر بالاجل اذا باعہ مرابحۃ واذا
اخفی تخیر المشتری بین الرد والامساک بالثمن حالاً واذا باع مرابحۃ نسب الربح الی السلعۃ لا الی الثمن

وطی کرے اور بعد وطی حاملہ ہونا ظاہر ہو تو قیمت کا بیسواں حصہ دیکر واپس کر سکتا ہے۔ اسیطرح
اگر ایسی بکری یا دودھ والی جس کے پستانوں کو بائع نے زیادتی شیر کے لئے ایک دو روز پہلے باندھ
دیا ہو تو اس بکری کو بھی مع قیمت شیر پھیر سکتا ہے بشرطیکہ ویسا دودھ نہ نکلے۔ اگر بائع دعوے کرے کہ میں نے
عیب سے برائت کی ہے اور گواہ نہوں تو مشتری کا قول با سوگند معتبر ہے اگر مشتری دعوی کرے کہ خریدنے
سے پہلے کا عیب ہے تو بائع کا قول با قسم معتبر ہے۔ **چھٹی فصل** نقد اور نسیہ اور مرابحہ کے بیان میں ہے بغیر کسی شرط کے
عقد بیع واقع ہو تو نقد قیمت کا مقتضی ہے۔ اگر قیمت کے لئے ایک معینہ مدت کی شرط کریں تو صحیح ہے اور
مدت نامعلوم ہو تو باطل ہے۔ اگر کوئی اسطرح بیچے کہ اب اتنی قیمت ہے اور اس قدر مدت ہو تو (اسقدر قیمت)
زیادہ ہے تب بھی باطل ہے اگر کسی شے کو نسیئۃ بیچے (یعنے مال نقد قیمت اُدھار) اور مدت سے پہلے
زیادہ قیمت سے یا کم قیمت سے اسی جنس قیمت سے یا غیر جنس سے نقد یا اُدھار پھر مول لے تو صحیح ہے بشرطیکہ
پہلے اس کی شرط نکی ہو۔ اور (قیمت کا) وعدہ پہونچنے کے بعد غیر جنس قیمت سے مول لے تو جائز ہے
(خواہ زیادہ قیمت سے ہو یا کم قیمت سے) اور اسی جنس قیمت سے مول لینا چاہے تو با تفاوت قیمت (سابقہ)
بعض نے جائز نجانا ہے اور اقرب بھی جواز ہے۔ وعدے سے پہلے قیمت دینا واجب نہیں

ولو اشتری امتعة صفقة لم یجز له بیع افرادها مرابحة بالتقویم الا بعد الاعلام **الفصل السابع** فیما یدخل فی المبیع من باع ارضا دخل فیها النخل والشجر مع الشرط والا فلا ویدخل لو قال بحقها وما اغلق علیه بابها ویدخل فی الدار الاعلی والاسفل الا ان یستقل الاعلی بالسکنی عادة ولو باع نخلا مؤبرا فالثمرة للبائع ولو لم یؤبر فالثمرة للمشتری ولا یدخل الحمل فی الابتیاع من غیر شرط ولو استثنی نخلة کان له المدخل الیها والمخرج منها وله مدی جرائدها من ارض **الفصل الثامن** فی التسلیم وهو التخلیة فیما لا ینقل ولا یحول والکیل والوزن فیما یکال ویوزن والقبض فی الامتعة والنقل فی الحیوان وهو واجب علی البائع فی المبیع وعلی المشتری فی الثمن

اگر دی تو (وعدے سے پہلے) بائع کو لینا بھی واجب نہیں۔ اگر وعدہ پہونچ جائے اور مشتری قیمت لائی تو اس پر قبضہ واجب ہے اگر قبضہ نکرے اور قیمت تلف ہوجائی تو بائع کا مال ضائع ہوا (اب مشتری کے ذمے کچھ نہیں) اگر کوئی شئے ادھار مول لے اور اسے مرابحةً بیچے تو ضرور ہے کہ کہدے کہ یہہ شئے مین نے اتنی مدت کے وعدے پر لی تھی (بیع مرابحہ یہہ ہے کہ اصل قیمت بیان کرکے کچھ فائدہ لے) اگر مدت کو چھپائے تو مشتری کو اختیار ہے چاہے پھیر دے چاہے نقد قیمت دیکر رکھلے جب کوئی چیز مرابحةً بیچے تو نفع کی نسبت مال کیطرف کرے قیمت کیطرف نکرے۔ اگر خید چیزون کو یکمشت مول لے اور ہر چیز کو علیحدہ قیمت کرکے مرابحةً بیچنا چاہے تو جایز نہین ہان۔ (اس حال سے) اطلاع دینے کے بعد جایز ہے

ساتوین فصل ان اشیاء کے بیان مین ہے جو بیچی ہوئی شئے مین داخل ہوتی ہین۔ اگر زمین بیچے اور (اسپر موجودہ) درختون کی بیع کی بھی شرط کرے تو درخت داخل ہین۔ نہین تو نہین۔ اگر اسطرح کہے تو درخت داخل ہین بحقہا وما اغلق علیہ بابہا (یعنے مین نے فلان زمین کو اور اس چیز کو جو اس زمین مین ہے تیرے ہاتھ بیچا) گھر مین اوپر کا مکان اور نیچے کا (دونون) داخل ہین ہان اگر اوپر کا مکان عادةً سکونت مین مستقلاً علیحدہ ہو تو داخل نہوگا۔ اگر درخت خرما بیچے اور اسکی پیوند نہ

ويجبان معا لو امتنعا ويجب التسليم مفرغا ويجوز بيع ما لم يقبض قبله الا ان يكون طعاما فلا
يبيعه الا تولية والقول قول البائع في عدم النقصان مع حضور المشتري في الكيل و
الوزن مع يمينه وعدم البينة وقول المشتري مع عدم حضوره ويصح في حال العقد
اشتراط ما يسوغ ويدخل تحت القدرة ولا يجوز اشتراط ما ليس بمقدور كصيرورة
الزرع سنبلا ويصح اشتراط العتق ولو اشترط ما لا يسوغ او عدم العتق او عدم وطي
الامة بطل الشرط وفي ابطال البيع وجه قوي ولو شرط مقدارا فنقص تخير المشتري
بين الرد والامساك بالقسط من الثمن سواء كانت اجزائه متساوية او مختلفة

درخت کا ثمرہ اگر زوال پاچکا ہو تو ثمرہ بائع کا حق ہے ورنہ مشتری کا مال ہے خرید شدہ زمین بغیر شرط کے
محل داخل نہیں (اگر کسی زمین کی بیع میں) کسی کھجور کے درخت کا استثنا کرے تو بائع اس درخت تک جا
اور آسکتا ہے اور اسکی نالیوں کے برابر کی زمین بھی بائع کی ہے **آٹھویں فصل** سپرد کرنے کے بیان میں
ہے شئے غیر منقولہ کو خالی کر دینا اور ناپنے یا تولنے کی شئے کو ناپ دینا یا تول دینا اور اس شئے کو جو ناپنے اور تولنے
کی نہو قبضہ میں دیدینا اور حیوان کو نقل کر دینا۔ بیچی ہوئی شئے میں بائع پر واجب ہے اور قیمت میں مشتری
پر۔ اگر اسمیں امتناع کریں تو حاکم دونو پر جبر کریگا۔ بیچی ہوئی شئے دوسری اشیاء سے خالی کرکے دینا واجب ہے
اگر کسی شئے کو مول لے اور قبضہ سے پہلے بیچے تو جائز ہے بغیر غلہ کے اور غلہ کو بیع تولیہ کے سوا قبضہ سے پہلے
نہیں بیچ سکتا (بیع تولیہ یہہ ہے کہ جتنے کو لیا ہے اتنی ہی قیمت میں بیچے) اگر کسی شئے کو تولنے یا ناپنے کے وقت
مشتری حاضر ہو پھر وہ دعوی کرے کہ یہہ شئے کم ہے اور گواہ نہوں تو بائع کا قول با قسم معتبر ہے اگر مشتری
حاضر نہو تو مشتری کا قول (با قسم) معتبر ہے بیع کے وقت ہر امر جائز کی شرط صحیح ہے بشرطیکہ وہ آدمی کی قدرت
اگر نہو تو جائز نہیں جیسے زراعت میں خوشے تیار کر دینا (کہ یہہ خدا کے اختیار میں ہے) آزاد کرنے کی شرط صحیح ہے
اگر امر ناجائز کی یا آزاد نہ کرنے کی یا وطی نہ کرنے کی شرط کرے تو شرط باطل ہے اور بیع کے باطل ہونے میں

فان اخذه بالقسط تخير البائع ولو اخذه بالجميع فلاخيار ولو زاد متساوي الاجزاء اخذ البائع الزائد فيتخير المشتري حينئذ ولو زاد المختلف فالوجه عندي البطلان ويجوز ان يجمع بين بيع وسلف وبيع المختلفين صفقة

الفصل التاسع في الربوا وهو معلوم التحريم بالضرورة في الشرع وهو بيع احد المثلين بالآخر مع زيادة عينية كبيع قفيز بقفيزين او حكمية كبيع قفيز بقفيز نسيئة وشرطه امران الاتحاد في الجنس والكيل والوزن ويجوز بيع احد المثلين بالآخر متساويا نقدا ولا يجوز نسيئة وكل ربوي يجوز بيعه بمخالفه نقدا متفاضلا ونسيئة على كراهية وكذا غير ربوي الا ان يكون العوضان من الاثمان - والشعير والحنطة

وجہ قوی ہے۔ اگر شرط کرے کہ یہ شے اس مقدار کی ہے اور وہ کم ہو تو مشتری کو اختیار ہے چاہے پھیر دے اور چاہے کمی کی قیمت وضع کرکے رکھلے خواہ اس شے کے اجزا برابر ہون (مثل گیہون وغیرہ کے) خواہ کم وزیادہ ہون (مثل گوسپند وغیرہ کے) اگر مشتری کمی کی قیمت وضع کرکے رکھنا چاہے تو بایع کو اختیار فسخ ہے اگر پوری قیمت پر رکھے تو بایع کو اختیار نہین۔ جس شے کے اجزا برابر ہون وہ شے مقدار شرط سے زاید ہو تو بایع زیادتی واپس لے سکتا ہے اس صورتمین مشتری کو فسخ کا اختیار ہے اور جس چیز کے اجزا مختلف ہون وہ چیز زیادہ ہو تو اس صورتمین میرے نزدیک بیع باطل ہے۔ بیع اور سلف کو ملانا جایز ہے (سلف یعنے قیمت نقد مال ادھار ضد نسیہ) اور دو مختلف چیزون کو یکمشت بیچنا بھی جایز ہے **نوین فصل** سود کے بیان مین ہے سود کی حرمت شرع مین یقینی بدیہی ہے ایک جنس کی دو چیزون کو ایک دوسرے کے عوض مین زیادتی سے بیچے تو وہ سود ہے خواہ زیادتی عینی ہو جیسے ایک پیمانہ دو پیمانون کے عوض مین خواہ زیادتی حکمی ہو جیسے ایک پیمانہ عوض مین ایک پیمانہ کے ادھار بیچے۔ سود کی شرطین دو ہین اوّل یہہ کہ جنس ایک ہو دوسرے وہ شے ناپنے یا تولنے کی ہو ایک جنس کی دو چیزونکا ایک دوسرے کی عوض مین بلا زیادتی نقد بیچنا

جنس واحد ههنا وكذا كل شئ مع اصله كالسمسم والشيرج وكل فرعين من اصل واحد
كالسمن والزبد والجبن والودي واللحوم تختلف باختلاف الحيوان وكذا الا
دهان ولو كان الشئ جزافا في بلد وموزونا في اخر فلكل بلد حكم نفسه ولا يباع
الرطب بالتمر وان تساويا ويكره اللحم بالحيوان ولو باع درهما ومد تمر بدرهمين
او مدين صح ومن ارتكب الربوا بجهالة فلا اثم عليه ويعيد ما اخذ منه على مالكه
ان وجده او ورثته ولو جهله تصدق به عنه ولا ربوا بين الوالد وولده ولا بين
السيد وعبده ولا بين الرجل وزوجته ولا بين المسلم والحربي ويشترط بينه

جائز ہے نہ ادھار - اور ہر جنس ربوی (یعنے ناپنے یا تولنے کی شئے) کو دوسری جنس سے (جو
بھی ربوی ہو) بزیادتی نقد بیچنا جائز ہے اور ادھار مکروہ ہے غیر ربوی کا بھی یہی حکم ہے بشرطیکہ
دونوں قیمتیں نہوں (یعنے روپیہ اور اشرفی پس ایک اشرفی کو دو اشرفیوں سے نہین
بیچسکتے) جو اور گیہوں سود مین ایک جنس کے ہین اسیطرح ہر شئے اور اسکی اصل جیسے کنجد اور روغن
کنجد - اسیطرح ایک اصل کی دو چیزین ہین جیسے گھی اور مسکہ - عمدہ چیز اور خراب ایک جنس ہین
گوشت جیوانوں کے اختلاف سے مختلف ہوتا ہے اسیطرح روغن - اگر کوئی چیز ایسی ہو کہ
ایک ملک مین اسے تخمین سے بیچتے ہین (یعنے تولتے نہین) اور دوسرے ملک مین اسے تولتے
ہین تو ہر ملک مین وہین کا اعتبار ہوگا - تازہ کھجوروں کو خشک کھجوروں کے عوض مین
نہین بیچسکتے ہرچند برابر ہوں - گوشت کو حیوان کے عوضمین بیچنا مکروہ ہے - اگر کوئی
(مثلاً) ایک درہم اور ایک مد کھجورین دو درہموں یا دو مد کو بیچے تو صحیح ہے - جو شخص
بیعلمی سے سود کا مرتکب ہو تو اس پر گناہ نہین مگر اس سود کو مالک یا اس کے وارثوں کو
پھیر دے اگر یہ لوگ معلوم نہوں تو ان کی طرف سے تصدق کردے - باپ اور اولاد مین

دبين الذمي **واما الصرف** فشرطه التقابض في المجلس فان تساوي الجنس وجب تساوي المقدار والا فلا ولو تقبض البعض صح فيه خاصة ولو فارق المجلس مصطحبين ثم تقابضا صح ومعدن الذهب يباع بالفضة وبالعكس والدراهم المغشوشة اذا كانت معلومة الصرف جاز انفاقها والا فلا الا ان يبين حالها والمصوغ من الجوهرين ان امكن تخليصه لم يبع باحدهما قبله والا بيع بالناقص ومع التساوي يباع بهما وتراب الصياغة يتصدق به ويجوز ان يقرضه ويشترط الاقباض بارض اخرى وان يشترط درهما بدرهم ويشترط صياغة خاتم على اشكال ولا ينسحب على غير الفضل

خواہ لڑکا ہو یا لڑکی) اور شوہر و زوجہ مین اور آقا و مملوک مین اور مسلمان و کافر حربی مین سود نہین (یعنی مسلمان کو کافر حربی سے زیادتی لینا جایز ہے دینا جایز نہین) کافر ذمی ہو تو (سود) ثابت ہوگا۔ سونے اور چاندی کے ساتھ سونے اور چاندی کی بیع مین شرط ہے کہ ایک مجلس مین دونون کا قبضہ ہو جائے۔ اگر چاندی کو چاندی سے یا سونیکو سونے سے بیچے تو چاہیے کہ دونون کی مقدار برابر ہو ورنہ بیع صحیح نہین۔ اگر بعض پر قبضہ ہوا ہو تو اسیقدر مین بیع صحیح ہے۔ اگر ایک مجلس سے دونون ملکے اٹھین (اور ہمراہ رہین) پھر دونون کا قبضہ ہو تو صحیح ہے۔ سونیکے معدن کو چاندی سے بیچتے ہین اسیطرح بالعکس۔ اگر جانتا ہو کہ کھوٹے درہم کا رواج ہے اس صورت مین اس کا صرف کرنا جایز ہے ورنہ جایز نہین ہان اسکا کھوٹ ظاہر ہو (یا خود ظاہر کر کے بیچے) تو جایز ہے اگر کوئی شے سونے اور چاندی سے بنی ہو اور سونا اور چاندی اس سے علیحدہ کرنا ممکن ہو تو اس شے کو بغیر سونا اور چاندی علیحدہ کئے فقط سونے یا چاندی کے عوض نہین بیچتے۔ اگر علیحدہ کرنا ممکن نہو تو سونا یا چاندی جو اسمین کم ہو اس کے عوض مین بیچے اگر دونون برابر ہون دونون کے ساتھ بیچے۔ زرگری کی خاک تصدق کردی جای

العاشر في بيع الثمار لا يجوز بيع الثمرة قبل ظهورها و يجوز بعده و ان لم يبد صلاحها
بشرط القطع او مع الضميمة او عامين ولو نقد الجميع فقولان ولو ادرك بعض البستان
جاز بيع الجميع وكذا يجوز بيع البستانين اذا ادرك احدهما و بيع الثمرة في اكمامها
والزرع قائما وحصيدا تحصيلا وعلى المشتري قطعه فان تركه طالبه البائع
باجرة الارض مدة التبقية وللبائع قطعه و يجوز بيع الخضر بعد انعقادها القطنة
و لقطات وما يجز او يخرط جزة و جزات و خرطة و خرطات و يجوز ان يستثنى حصة
مشاعة و نخلا او شجرا معينا او ارطالا معلومة فان خاست سقط من المشتري بحسابه الى آخره

اور جائز ہے کہ روپیہ یا اشرفی قرض دے اور شرط کرے کہ دوسری جگہ اس پر قبضہ لاونگا
اور جائز ہے کہ ایک درہم ایک درہم سے مول لے اور ایک انگوٹھی بنا دینے کی شرط کرے
یہہ مسئلہ مشکل ہے اور یہہ حکم ایک درہم اور تیاری انگشتر کے بغیر زیادہ پر اور دوسری چیز کی
تیاری پر جاری نہیں **دسویں فصل** بیع ثمر کے بیان میں ہے ثمرہ (درختوں پر) ظاہر ہونے تک
بیچنا جائز نہیں۔ اگر ثمرہ ظاہر ہو مگر اسکی تیاری کی ابھی نمود نہو تو بیچ سکتا ہے بشرطیکہ کاٹنے
کی شرط کرے (یعنے جب ثمرہ تیار ہو تو مشتری ثمرہ لیکر درخت چھوڑ دے) یا اور کے
ساتھہ ملا کر یا دو سال کے لئے بیچے۔ اگر انمیں سے کوئی امر نہو تو جواز بیع مین دو قول ہین۔
اگر ایک باغمین بعض ثمرہ تیار ہو تو سالم باغ بیچ سکتا ہے اسیطرح دو باغون مین سے ایک باغ
تیار ہو تو دونون ملا کر بیچ سکتا ہے۔ بیع ثمر اسکے غلاف مین جائز ہے (جیسے بادام)
کھڑی ہوئی زراعت اور تیار کاٹی ہوئی۔ اور ناتیار رفع قطع جانورون کے کھلانے
کے لئے) بیچ سکتا ہے اور اسکا کاٹنا تیار ہونے سے پہلے مشتری پر واجب ہے اگر نہ کاٹے تو جبتک وہ
زمین پر رہے زمین کی اجرت بائع لے سکتا ہے اور جائز ہے کہ خود بائع کاٹ ڈالے اور سبزی

جرام وكذا المزابنة الا العرية ويجوز ان يتقبل احد الشريكين حصة صاحبه بوزن
معلوم ومن مر بثمرة النخل لا تقصدا جاز ان ياكل من غير استصحاب ولا افساد

الفصل الحادي عشر في بيع الحيوان كل حيوان مملوك يصح بيعه ويستقر ملك
المشتري عليه الا الآبق منفردا وام الولد مع وجود ولدها وايفاء ثمنها والقدرة عليه
وان يكون العبد ابا المشتري وان علا او ابنا وان نزل او واحدة من المحرمات عليه
نسبا او رضاعا وكذا المراة في العمودين فيعتق عليه لو ملكه او يكون المشتري كافرا والعبد مسلما
او يكون العبد موقوفا ولو ملك احد الزوجين صاحبه استقر الملك وبطل النكاح ويجوز

(یعنی ترکاری) بعد تیاری ایک مرتبہ چننے کے لئے یا کئی مرتبہ چننے کے لئے اور جو چیز
کاٹی جاتی ہو ایک مرتبہ کاٹنے کے لئے یا کئی مرتبہ اور جو ہاتھ سے کھینچی جاتی ہو ایک مرتبہ کے واسطے یا کئی
مرتبہ کے لئے بیچنا جائز ہے ایک حصہ شائع کا (یعنی مشترکہ کا جیسے کہ نصف یا ربع) یا ایک کھجور کے درخت
کا یا اور کسی درخت معین کا یا چند رطل مقرر کا استثنا کرنا جائز ہے پس اگر اصل شئ میں کمی ہو تو اسکے
حساب سے حصہ مستثنیٰ میں سے بھی ساقط ہوگا (یہ ارطال مستثنیٰ یا حصہ مشترکہ مستثنیٰ کا حکم ہے اگر
درخت معین کا استثنا کیا ہے تو اسمیں سے کسی حال سے کمی نہو گی) خوشے کو اس کے دانوں کے
عوض بیچنا حرام ہے اسیطرح مزابنہ (یعنی کھجوروں کو درخت پر دوسری کھجوروں کے عوض بیچنا)
حرام ہے سوائے عریہ کے (یعنی ایک درخت کی کھجوریں دوسری کھجوروں کے عوض بیچنا ہی
حاصل یہ کہ شرع میں ایک درخت کا استثنا ہوا ہی) اور جائز ہے کہ ایک شریک دوسرے شریک کے
حصہ کا ایک وزن مقرر کرکے ذمہ دار ہو۔ اگر کسی کھجور کے درخت کیطرف کسیکا گذر بے قصد
ہو تو اسکی کھجوریں کھاسکتا ہے مگر ہمراہ اٹھا نلائے اور اتنی نکھائے کہ مالک کو نقصان ہو گیارہویں
فصل بیع حیوانکی بیان میں ہے۔ ہر حیوان مملوک کی بیع صحیح ہے اور مشتری کی ملک اس پر قایم ہو جاتی ہے

ابتیاع ابعاض الحیوان مشاعة ولو شرط احد الشریکین الراس او الجلد بماله کان
له بنسبة ماله لا ما شرط ولو امره باشتراء حیوان او غیره بشرکته صح ولزمه نصف
الثمن ولو شرط راس المال لم یلزم ولو قال الربح لنا والخسران علیک لم یلزم الشرط وعلی
البائع استبراء الامة قبل بیعها بحیضة ان کانت تحیض والا فبخمسة واربعین یوما
ولو لم یستبرأ وجب علی المشتری ویسقط عن الیائسة والصغیرة والمستبرأة وامة المرأة
ولا یطأ الحامل قبلا الا بعد مضی اربعة اشهر وعشرة ایام فان فعل عزل ولو لم یعزل کره له
بیع ولدها ویستحب تغییر اسمه واطعامه شیئاً من الحلاوة والصدقة عنه باربعة دراهم ولا

ہاں مملوک کی گرنجتیہ کی بیع منفرداً (یعنی بغیر ملائے دوسری شے کے) اور اس کنیز کی بیع صحیح نہیں
ہے جو مالک سے فرزند رکھتی ہو بشرطیکہ فرزند زندہ ہو اور مالک اس کنیز کی قیمت دیچکا ہو یا دینے
کی قدرت رکھتا ہو اگر کوئی اپنے باپ یا دادا یا بیٹے یا پوتے یا محرمات نسبی یا رضاعی سے کسی کو
مول لے تو مشتری کی ملک انپر قایم نہیں ہوتی اسیطرح مشتریہ کا حکم آبا و اجداد و اولاد کی نسبت
ہے پس یہہ لوگ ملک مین آتے ہی آزاد ہو جاتے ہین اسیطرح مسلمان غلام کی بیع کافر کے
ہاتھہ اور غلام وقف کی بیع صحیح نہیں اگر زوجہ اور شوہر مین سے کوئی ایک دوسرے کو مول لے
تو ملک قائم ہوگی اور نکاح باطل - حیوان کے ایک حصہ کو مشاعاً خرید کر سکتے ہین (مشاع
مشترک غیر معین کو کہتے ہین) اگر کوئی شرط کرے کہ مین اپنے حصہ مین سر یا چمڑا لونگا تو اپنے
حصہ کے موافق ان اعضا سے لیگا کل نہیں لے سکتا (جیسے پاؤ حصہ ہے تو پاؤ چمڑا لیگا)
کسیکو کوئی شخص امر کرے کہ میری شرکت سے کوئی حیوان یا غیر حیوان مول لے تو
صحیح ہے اور آمر پر آدہی قیمت لازم ہے - اگر اصل مالکی شرط کرے اپنے نقصان مین
شریک نہوں تو شرط باطل ہے - اگر کہے کہ فائدہ ہم دونوں کا ہے نقصان مین تم شریک نہیں

ولا يريه ثمنه في الميزان ويكره التفرقة بين الام والولد قبل سبع سنين ولو ظهر
استحقاق الامة بعد حملها انتزعها المالك وعلى المشتري عشر قيمتها ان كانت
بكرا والا نصفه وقيمة الولد يوم سقوطه حيا ويرجع بذلك كله على البائع ان لم
يكن عالما بالغصب وقت البيع ويجوز شراء ما يسبيه الظالمون من اهل الحرب وكذا
بنته واخته وغيرهما من اقاربه ومن اشترى جارية سرقت من ارض الصلح ردها
على البائع واسترجع الثمن ولو مات ولا عقب له دفعها الى الحاكم - ولو دفع الى مملوك غيره
مالا ماذونا ليشتري نسمة ويعتقها ويحج عنه فاشترى اباه ثم ادعى كل من الثلاثة شراءه

یہہ شرط بھی لازم نہیں - کنیز کا استبرا - بیع سے پہلے بائع پر ایک حیض تک واجب ہے
بشرطیکہ اسے حیض آتا ہو ورنہ پینتالیس دن تک - اگر بائع استبرا نکرے تو مشتری پر واجب ہے
اگر کنیز یائسہ یا صغیرہ یا استبرا کی ہوئی ہو یا عورت کی کنیز ہو تو استبرا ساقط ہے جو کنیز
حاملہ ہو اس کے قبل مین چار مہینے دس دن گذرنے سے پہلے وطی نکرے اگر کرے تو انزال باہر
کرے اگر انزال باہر نکیا ہو تو اس کے بچے کو بیچنا مکروہ ہے سنت ہے کہ جب غلام یا کنیز
مول لے تو اسکا نام بدلدے - اسے کچھہ شیرینی کہلائے اور اس کی طرف سے چار درہم تصدق
کرے اور اس کی قیمت ترازو مین رکھ کے اسے نہ دکھائے - کنیز سے اس کے بچہ کا سات برس
کے پہلے جدا کرنا مکروہ ہے - اگر حمل کے بعد ظاہر ہو کہ دوسرے کی کنیز ہے تو اصل مالک اس کنیز کو لے
لیگا اور مشتری پر واجب ہے کہ بشرطیکہ باکرہ دسوان حصہ قیمت کا بھی دے ورنہ بیسوان حصہ -
اور بچہ زندہ پیدا ہو تو اس کی قیمت بھی روز پیدائش کی دے (بچہ آزاد ہے) اور یہہ سب قیمتین
بائع سے (جسنے اس کنیز کو بیچا تہا) پھیر لے بشرطیکہ مشتری بوقت بیع عالم بغصب نہو جن کو ظالم
اہل حرب سے قید کر لائین انکا مول لینا جائز ہے اسیطرح حربی سے اس کی بیٹی اور بہن

من ماله فالقول قول صاحب المملوك مع عدم البینة ولو وطی الشریک جاریة
الشرکة حد بنصیب غیره فان حملت قومت علیه وانعقد الولد حرا وعلیه
قیمة حصص الشرکاء عند سقوطه حیا ولو اشتری کلا من الماذونین صاحبه
من مولاه ولاسبق بطل العقدان **الفصل الثانی عشر فی السلف**
شروطه ذکر الجنس والوصف الرافع للجهالة وقبض الثمن قبل التفرق ولو قبض
البعض صح فیه وبطل الباقی وتقدیر المبیع ذی الکیل والوزن بمقداره وتعیین
اجل مضبوط وامکان وجوده وقت الحلول فان تعذر تخیر المشتری بین الفسخ والصبر ولو دفع

اور دوسرے قرابت داروں کو خرید کر سکتے ہیں۔ اگر ایسی کنیز مول لے جسے زمین صلح
چرا لائے ہوں تو وہ کنیز بیع کو پھیر دے اور قیمت واپس لے اگر بایع مر جائے اور کوئی
وارث نہو تو حاکم شرع کو دیدے۔ اگر کوئی کسی کے غلام ماذون کو کچھ مال دے تا وہ غلام خرید
کر کے آزاد کرے اور اپنی طرف سے حج بجا لائے۔ اور وہ غلام اپنے باپ کو خریدے پھر اسکے
باپ کا آقا اور مشتریکا آقا اور معطی مال) انمیں سے ہر ایک دعوی کرے کہ وہ میرا مال تھا تو اس کے
باپکے آقا کا قول معتبر ہے بشرطیکہ گواہ نہوں۔ اگر شریک شرکت کی کنیز کو وطی کرے تو بقدر
حصہ شریک حد ماری جائیگی اور وہ حاملہ ہو جائے تو بقدر حصہ شریک قیمت دینی ہوگی اور بچہ آزاد
ہے مگر بچہ کی قیمت بھی روز ولادت کی بقدر حصہ شریک دینا چاہیے اگر زندہ پیدا ہو۔
اگر دو غلام ماذون ہیں سو ہر ایک دوسرے کو اس کے آقا سے خریدے اور کسیکو سبقت نہو تو
دونوں عقد باطل ہیں بارہوین فصل بیع سلف کے بیان میں ہے (قیمت نقد دیکر مال ایک
مدت کے بعد لینے کو سلف اور سلم کہتے ہیں) اس کی شرطیں یہ ہیں کہ شئے مبیع کی جنس اور
وصف کا ذکر ہو جس سے پہچان سکیں اور تفرق ہونے سے پہلے قیمت پر قبضہ ہو جائے

من غیر الجنس برضاہ صح ویحتسب القیمۃ یوم الاقباض ولو دفع دون الصفۃ او اکثر او قبل الاجل لم یجب القبول بخلاف ما لو دفع فی وقتہ بصفتہ او ازید منہا یجب القبول ویجوز اشتراط ما ھو سائغ ولا یجوز ان یشترط من نوع ارض بعینہا او غزل امرأۃ معینۃ او ثمرۃ نخلۃ بعینہا واجرۃ الکیال ووزان المتاع وبائع الامتعۃ علی البائع واجرۃ الناقد ووزان الثمن ومشتری الامتعۃ علی المشتری ولو تبرع الواسطۃ فلا اجرۃ ولا ضمان علی الدلال فی التلف فی یدہ اذا لم یفرط والقول قولہ فی عدم التفریط مع الیمین وعدم البینۃ وفی القیمۃ لو ثبت التفریط **الفصل الثالث عشر**

اگر بعض قیمت پر قبضہ ہو تو اسیقدر بیع صحیح ہے باقی باطل ورو وہ شئ ناپنے یا تولنے کی ہو تو اسکی مقدار مقرر کریں (ورنہ تعداد کافی ہے) اور مدت کا بھی تعین کریں۔ اور وعدہ کے وقت اسکا وجود بھی ممکن ہو۔ اگر وعدہ پر (وہ شئے) بائع نہ دیسکے تو مشتری کو اختیار ہے چاہے فسخ کرے چاہے صبر کرے اگر بائع دوسری جنس مشتری کی رضا سے دے تو صحیح ہے۔ وہ شئ جب دیجاتی ہو اسی روز کی قیمت کا حساب ہوگا جس وصف کی شرط کی تھی اس سے خراب یا (مقدار میں) زیادہ یا وعدہ سے پہلے دے تو لینا واجب نہیں ہاں وعدہ پر وصف کے موافق یا اس سے بہتر دے تو قبول واجب ہے۔ ہر امر جائز کی شرط جائز ہے مگر ایسی شرط کرنا کہ فلان زمین معین کی زراعت کا اناج یا فلان زن معینہ کا کاتا ہوا یا فلان درخت کا خرما ہو جائز نہیں مال کے ناپنے اور تولنے والے اور بیچنے والے کی مزدوری بائع پر ہے اور قیمت کے پرکھنے والے اور تولنے والے اور خریدنے والے کی مزدوری مشتری کے ذمہ ہے اگر کوئی تبرعاً یہ کام کردے تو اجرت نہیں۔ دلال کے ہاتھ میں مال تلف ہو تو وہ ضامن نہیں بشرطیکہ حفاظت میں کوتاہی نکی ہو۔ عدم کوتاہی میں اسکا قول با قسم معتبر ہے بشرطیکہ گواہ نہوں اسیطرح اگر تفریط ثابت ہو تو قیمت میں بھی اسیکا قول معتبر ہے۔

فی الشفعة اذا باع احد الشریکین حصته فی ملك کان للآخر الشفعة بشروط ان
یکون الملك مما یصح قسمته وان ینتقل الحصة بالبیع وان یکون المبیع مشاعا مع الشفیع حال
البیع او یکون شریکا فی الطریق او النهر او الساقیة وان لا یزید الشرکاء علی الاثنین وان
یکون الشریك قادرا علی الثمن وان یطالب علی الفور مع المکنة ولو باع صاحب الطلق
نصیبه جاز لصاحب الوقف الاخذ بالشفعة ولا تثبت للذمی علی المسلم وتثبت للمسلم
علیه ویاخذ الشفیع بما وقع علیه العقد وان ابراه من بعضه ولو لم یکن مثلیا اخذ بقیمته
ولو ذکر غیبة الثمن اجل ثلثة ایام وینتظر لو کان فی بلد آخر بما یمکن وصوله الیه مع ثلثة

شفعہ

تیئسوین فصل شفعہ کے بیان مین ہے اگر دو شریکون سے ایک شریک ایک ملک سے اپنے حصہ کو
بیچے تو دوسرے شریک کے لئے (اسمین) شفعہ ثابت ہوگی کئی شرطون سے اول یہہ کہ وہ ایسی ملک
ہو جسکی تقسیم صحیح ہو۔ دوسرے یہہ کہ وہ حصہ بیع سے منتقل ہو پس ہبہ اور وقف وغیرہ مین شفعہ نہین
تیسرے یہہ کہ بیع کے وقت وہ حصہ شفیع کے لئے مشاع ہو اور مشاع مشترک غیر معین کو کہتے ہین جیسے
دو شخصون نے شرکت سے ایک مکان مول لیا پس مکان کے ہر ہر جز مین دونون کا حصہ ہے یا وہ
شئے بیع راہ یا نہر یا چھوٹی ندی ہو جسمین شفیع شریک ہو۔ چوتھے یہہ کہ شریک دو سے زیادہ
نہون۔ پانچوین شریک اس کی قیمت دینے پر قدرت رکھتا ہو چھٹے یہہ کہ شفیع باقدرت فوراً طلب
کرے۔ اگر کسی ملک مین بعض حصہ غیر معین وقف ہو۔ اور حصہ غیر وقف کو مالک بیچنا چاہے
تو صاحب وقف کو شفعہ حاصل ہے۔ ذمی کو مسلمان پر شفعہ نہین اور مسلمان کو ذمی پر شفعہ ثابت ہے
جس قیمت پر بیع واقع ہوئی ہے شفیع بھی وہی دیکر خرید کریگا اگرچہ مشتری نازل کو بایع نے کچھ
چھوڑ دیا ہو۔ اگر قیمت کی شئی مثلی نہو تو اس کی قیمت سے (جیسے کسی نے ایک مکان ایک گھوڑے
کے عوض مین بیچا چونکہ گھوڑا مثلی نہین ہے اس لئے شفیع گھوڑے کی قیمت کے برابر روپیہ دیگا

ايام مالم يستضر المشتري وتثبت للغائب ريطالب مع حضوره والمجنون والصبي يطالبون مع زوال الاوصاف او الولي والشفيع ياخذ من المشتري ودركه عليه ولو كان الثمن مؤجلا اخذ الشفيع في الحال والزم بكفيل ان لم يكن مليا على ايفاء الثمن عند الاجل والقول قول المشتري مع يمينه في كمية الثمن اذا لم يكن الشفيع بينة والشفعة تورث كالاموال ولو اسقط الشفيع قبل البيع لم تبطل بخلاف ما لو بارك او شهد على اشكال - كتاب الاجارة والوديعة وتوابعهما وفيه فصول الفصل الاول في الاجارة وشروطها ستة العقد وهو الايجاب والقبول الدالان

مکان لیگا) اگر شفیع کہے کہ اس وقت قیمت حاضر نہیں تو تین روز کی مہلت دیجائے - اور قیمت دوسرے شہر میں ہو تو جس مدت میں وہ آسکتی ہے علاوہ تین دن کے اتنی مدت کا بھی انتظار کیا جائے بشرطیکہ مشتری اول کا اتنی مدت میں نقصان نہو شخص غائب کے لئے بھی شفعہ ثابت ہے جب وہ حاضر ہو مطالبہ کرے - سفیہ و دیوانہ اور طفل جب عذر برطرف ہو مطالبہ کریں یا انکا ولی مطالبہ کرے - شفیع بیچی ہوئی شئے مشتری سے لے - تلف ہو تو مشتری ضامن ہے قیمت کا وعدہ (بھی) ہوا ہو تو شفیع نقد لیجائیگی شفیع اللازم ہو تو مدت موعود پر قیمت دینے کے لئے ایک کفیل کرنا ہوگا قیمت کی مقدار میں مشتری کا قول باقسم معتبر ہے بشرطیکہ شفیع کے پاس بینہ نہو - شفعہ مال کیطرح میراث میں پہنچتی ہے - اگر شفیع بیع سے پہلے شفعہ ساقط کر دے تو ساقط نہیں ہوتی ہاں مشتری کو اس شئے کے خریدنے پر مبارکباد کہے یا اس پر گواہی دے تو ساقط ہوگی - اس میں اشکال ہے -

کتاب اجارہ و ودیعۃ اور انکے توابع کی اسمین کئی فصلین ہین پہلی فصل اجارہ کے بیان میں ہے (یعنے کسی مال منقول یا غیر منقول کو یا اپنے نفس کو کسی عمل کے لئے اجرت پر دینا) اس کی چھ شرطیں ہیں اول عقد یعنے ایسے الفاظ سے ایجاب و قبول کرنا جو ایک زمانہ مقرر میں اجرت معلوم کے عوض میں

بالوضع علی تملیک المنفعۃ مدۃ من الزمان بعوض معلوم وان یکون ممن ھو جائز التصرف والعلم بالاجرۃ کیلا اووزنا ویکفی فیھما وفی غیرھما المشاھدۃ وان یکون المنفعۃ معلومۃ بالزمان او بالعمل وتکون مملوکۃ او فی حکمھا وضبط المدۃ بما لا یزید ولا ینقص وھی لازمۃ لا تبطل الا بالتراضی لا بالبیع ولا بالموت والمستاجر امین لا یضمن الا مع التعدی واطلاق العقد یقتضی تعجیل الاجرۃ ولو شرط دفعھا نجوما معینۃ او بعد المدۃ صح وللمستاجر ان یوجر باکثر او اقل ان لم یشترط علیہ المباشرۃ ولو منعہ الموجر من العین او ھلکت قبل القبض بطلت ولو منعہ ظالم بعد القبض صحت ویرجع المستاجر

ایک فائدہ کے مالک کردینے پر بالوضع دلالت کریں۔ دوسری یہہ کہ اجارہ دینے والا جائز التصرف ہو (یعنی دیوانہ اور نابالغ اور غاصب نہو) تیسرے اجرت کی مقدار ناپنے یا تولنے یا گننے سے معلوم ہو دیکھہ لینا بھی کافی ہے۔ چوتھے ایک معلوم فائدہ ایک معلوم مدت مین (جیسے سکونت مکان ایک ماہ تک) یا ایک عمل معلوم کا ہو۔ پانچوین یہہ کہ فائدہ (موجر کا) مملوک یا اس کے حکم مین ہو چھٹے ایک مدت معین کیجائے جس سے بڑھے بلکہ گھٹے نہین۔ یہہ معاملہ لازمہ ہے دونو نکی رضامندی بغیر باطل نہین ہوتا اور بیع اور موت سے بھی باطل نہین ہوتا مستاجر امانت دار ہے بغیر تعدی (یعنی بغیر عدم حفاظت کے) ضامن نہین اگر عقد مطلق واقع ہوا ہو (یعنی کوئی مدت اجرت کے لئے مقرر نکی ہو) تو فوراً اجرت دینا چاہیے اگر چند اقساط معینہ کی یا مدت اجارہ گزرنے کے بعد اجرت دینے کی شرط کریں تو صحیح ہے۔ مستاجر کو جائز ہے کہ زیادہ اجرت سے یا کم اجرت سے دوسرے کو اجارہ دے بشرطیکہ اپنا عمل مشروط نہو۔ اگر اجارہ دینے والا مستاجر کو عین مال سے منع کرے (یعنی قبضہ نکرنے دے) یا وہ شئے قبضہ سے پہلے تلف ہوجائے تو اجارہ باطل ہے اگر کوئی ظالم قبضہ کے بعد منع ہو تو اجارہ صحیح ہے اور مستاجر ظالم سے اجرت لیگا اگر مکان بغیر کوتاہی حفاظت کے گر جائے

علی الظالم ولو انهدم المسكن من غير تفريط فسخ المستاجر ورجع بنسبة المتخلف من الاجرة
او الزم المالك بالعمارة والقول قول منكر الاجارة مع عدم بينة المدعي وقول المستاجر
في قدر الاجرة والتفريط وقيمة العين وقول المالك في رد العين وقدر المستاجر وكل موضع
يبطل فيه الاجارة يثبت فيه اجرة المثل ويصح اجارة المشاع ويضمن الصانع وان كان
حاذقا كالقصار يخرق الثوب **الفصل الثاني** في المزارعة والمساقات وهما عقدان
لازمان لا يبطلان الا بالتفاسخ **اما المزارعة** فشروطها خمسة العقد من اهله
وان يكون النماء مشاعا والاجل المعلوم وتعيين الحصة بالجزء المشاع وكون الارض مما

تو اجارہ فسخ ہوگا اور مستاجر یعنی مدت باقی ہے اس کی اجرت واپس لیگا یا مالک پر لازم
کردیگا کہ تعمیر کردے۔ اگر مدعی کے پاس بینہ نہو تو اجارہ کے منکر کا قول مسموع ہے۔ اور مقدار
اجرت اور عدم کوتاہی حفاظت میں (اور با ثبوت کوتاہی حفاظت) عین شے کی قیمت
میں مستاجر کا قول معتبر ہے۔ اور عین شے کے پھیر دینے میں اور جو چیز کہ اجارہ دیگئی ہے
اس کی مقدار میں مالک کا قول معتبر ہے۔ جہاں اجارہ باطل ہو اجرت مثل ثابت ہے
شے مشاع (یعنی مشترک غیر معین) کا اجارہ صحیح ہے۔ کاریگر اگرچہ بڑا کامل ہو ضامن ہے
جیسے دھوبی کپڑا اپھٹنے کا ضامن ہے **دوسری فصل** زراعت اور پانی سینچنے کے بیان میں

زراعت

یہ دونوں امور لازمہ ہیں دونوں کی رضامندی بغیر باطل نہیں ہوتے اگر کوئی شخص کسیکو
زراعت کرنے کے لئے زمین دے تو اسکی پانچ شرطیں ہیں اول عقد (یعنی ایجاب و قبول)
مالک سے جو بالغ و عاقل ہو۔ دوسرے دونوں فائدے کا مشترک ہونا تیسرے ایک مدت
مقرر کرنا۔ چوتھے شرکتیں حصہ کا تعین کرنا (بطور ثلث یا ربع وغیرہ کے) پانچویں زمین کا
قابل انتفاع ہونا۔ عامل کو جائز ہے کہ خود زراعت کرے یا کسی سے کرائے یا شرکت سے

ینتفع بھا ولہ ان یزرع بنفسہ وبغیرہ و بالشرکۃ مالم یشترط المباشرۃ ویزرع ماشاء مع عدم التخصیص فی العقد والخراج علی المالک مالم یشترط علیہ والخرص جایز من الطرفین فان اتفقا کان مشروطا بالسلامۃ واذا بطلت المزارعۃ او لم یزرع العامل تثبت اجرۃ المثل ویکرہ اجارۃ الارض بالحنطۃ والشعیر وان یشترط مع الحصۃ ذھبا او فضۃ ولو غرقت الارض قبل القبض بطلت ولو غرق بعضھا تخیر العامل فی الفسخ والامضاء وکذا الاستیجار **والمساقات** فشروطھا ستۃ العقد من اھلہ والمدۃ المعلومۃ وامکان حصول الثمرۃ فیھا وتعیین الحصۃ

کرے بشرطیکہ اسی کا عمل مشروط نہو اور جس چیز کی چاہے زراعت کرے بشرطیکہ ایجاب وقبول مین تخصیص نہوی ہو۔ سلطان کا خراج مالک پر ہے بشرطیکہ عامل پر شرط نکی ہو۔ اندازہ کرنا (مال زراعت مین) طرفین کو جایز ہے اور دونون متفق ہون تو (اندازی پر عمل کرنیمین) آفتون سے بچنا شرط ہے۔ اگر معاملہ زراعت باطل ہو یا عامل زراعت نکرے تو زمین کی اجرت مثل ثابت ہوگی۔ زمین کو گیہون اور جو سے اجارہ دینا۔ اور حصے کے ساتھہ سونے یا چاندی کو مشروط کرنا مکروہ ہے اگر زمین قبضہ سے پہلے غرق ہوجاے اجارہ باطل ہے اگر بعض زمین غرق ہو تو عامل کو اختیار ہے چاہے فسخ کرے یا جاری رکھے اجارے کا بھی یہی حکم ہے۔ **پانی سینچنے کی چہ شرطین** ہین [۱] اول ایجاب وقبول اس کے اہل سے دوسرے [۲] ایک مدت معلوم ہونا تیسرے [۳] اس مدت مین حصول ثمرہ کا ممکن ہونا۔ چوتھے [۴] حصہ کا تقرر پانچوین [۵] حصہ کا تقرر بطور شیاع (یعنے مشترک جیسے نصف یا ثلث) چھٹے ایسے ثابت درخت پر پھل ہون جن کے باقی رہنے پر پھلون سے فائدہ اٹھاین یہ معاملہ ثمرے کے ظاہر ہونے سے

۱۶۵

وشبهها وان يكون على اصل ثابت له ثمرة ينتفع بها مع بقائه وتصح قبل ظهور الثمرة
وبعدها مع الاستزادة بالعمل واطلاق العقد يقتضي قيام العامل بكل ما يستزاد به
الثمرة وعلى المالك بناء الجدران وعمل الناضح والخراج ومع بطلانها يثبت للعامل اجرة المثل
والنماء لربه ولو شرط على العامل مع الحصة ذهبا او فضة كره ووجب الوفاء مع سلامة
الثمرة **الفصل الثالث** في الجعالة ولا بد فيها من الايجاب كقوله من رد عبدي
او فعل كذا فله كذا ولا يفتقر الى القبول لفظا ويجوز على كل عمل محلل مقصود وان كان مجهولا
فان كان العوض معلوما لزم بالفعل والا فاجرة المثل الا في البعير والآبق يوجدان في المصر

پہلے اور بعد (دونوں وقت) صحیح ہے بشرطیکہ پانی سینچنے سے زیادتی کی امید ہو۔ اگر
ایجاب وقبول مطلق واقع ہو تو اس امر کا مقتضی ہے کہ عامل وہ تمام کام کرے جس سے ثمرہ
زیادہ ہو (جیسے ڈالیاں کاٹنا زمین درست کرنا) ہاں (زراعت کے اطراف) دیوار
بنانا اور جانور آب کش اور خراج مالک کے ذمہ ہے۔ یہہ معاملہ باطل ہو جائے تو عامل
کی اجرت مثل ثابت ہوگی اور درختوں کا حاصل مالک کے لئے ہوگا۔ عامل پر حصے کے
کے ساتھہ سونا یا چاندی شرط کرنا مکروہ ہے اگر شرط کرے تو وفا واجب ہے بشرطیکہ ثمرہ
سلامت رہے۔ **تیسری فصل جعالہ کے بیان** میں ہے (یعنے خرچ السعی اور اجرت) اسمیں
فقط ایجاب ضرور ہے جیسے (کوئی) کہے کہ جو شخص میرے غلام کو ڈھونڈ لائے یا فلاں
کام کرے اس کے لئے اس قدر روپے ہیں۔ اور قبول میں زبان سے کہنا ضرور نہیں
(کام میں مشغول ہونا کافی ہے) یہہ معاملہ ہر کار حلال مقصود پر جائز ہے اگرچہ خرچ السعی
نامعلوم ہو پس اگر خرچ السعی معلوم ہو تو کام کرنے پر لازم ہوگی ورنہ اجرت مثل دیجائیگی
بغیر شتر و بندہ گریختہ کے۔ پس اگر کوئی ان چیزوں کو اسی شہر میں پائے تو ہر ایک کے

جعالہ

فمن کل واحد دینار وفی غیر المصر اربعة دنانیر ولو تبرع فلا اجرة سواء جعل لغیرہ
اولا ولو تبرع الاجنبی بالجعل لزمه مع العمل ویتحقق الجعل بالتسلیم ومع التلبس
بالعمل لیس للجاعل الفسخ بدون اجرة ما عمل ویعمل المتاخر من الجعالتین ولو جعل
لفعل یصدر من کل واحد بعضه فللجمیع الجعل ولو صدر عن کل واحد فلکل واحد
جعل ولو جعل للرد من مسافة فرد من بعضها فله بالنسبة والقول قول المالک فی
عدم الجعل وفی تعیین المجعول فیه وفی القدر فیثبت فیه الاقل من اجرة المثل
والمدعی وفی عدم السعی **الفصل الرابع فی السبق والرمایة** ولا بد فیهما من ایجاب

شہر میں ایک دینار لیگا اگر دوسرے شہر میں پائے تو ہر ایک کے لئے چار دینار - اگر کوئی
تبرعاً کام کرے تو اجرت نہیں خواہ مالک نے دوسرے کے لئے اجرت مقرر کی ہو یا نہیں
ہو - اگر اجنبی تبرعاً خود اسی مقرر کرے تو کام کرنے سے اسے ادا کرنا لازم ہوگا مالک کو مال
تسلیم کرتے ہی حق السعی کا تحقق ہوتا ہے - جب کام شروع کر چکے تو جسقدر کام کیا ہے اسکی
اجرت دیئے بغیر جاعل اس معاملہ کو فسخ نہیں کر سکتا - دو اجرتوں سے جو بالقرار آخر میں
ہو اسے اس پر عمل ہوگا - اگر ایسے کام کے لئے اجرت مقرر کرے جس میں سے ہر آدمی
تھوڑا کام کرے تو وہ اجرت سب پر تقسیم ہوگی - اگر ہر ایک کا کام (مستقلا) علحدہ ہے
تو ہر ایک کے لئے ایک اجرت ہے اگر کسی شی کو ڈھونڈ لانے کے لئے ایک مسافت مقرر
کرکے اجرت قرار دے اور کوئی اس مسافت سے کم میں ڈھونڈ لائے تو اس کم مسافت کے
موافق اجرت لیگا - اجرت مقرر نکرنے میں اور اس شئے کی تعیین میں جس کے
لئے اجرت مقرر کی ہے اور اجرت کی مقدار میں مالک کا قول مسموع ہے (بشرط عدم
بینہ) پس (اگر عامل زیادہ اجرت کا دعوے کرے اور) اجرت مثل کم ہو تو اجرت

وقبول وانما یصحان فی السہام والحراب والسیوف والابل والفیل والخیل والبغال والحمیر خاصۃ ویجوز ان یکون العوض دینا او عینا وان یبذلہ اجنبی او احدہما او من بیت المال وجعلہ للسابق منہما او للمحلل شرط ولا بد فی المسابقۃ من تقدیر المسافۃ والعوض وتعیین الدابۃ وتساویہما فی احتمال السبق ویفتقر الرمی الی تقدیر الرشق وعدد الاصابۃ وصفتہا وقدر المسافۃ والغرض والعوض وتماثل جنس الآلۃ ولا یشترط تعیین السہم ولا القوس ولو قال من سبق منا ومن المحلل فلہ العوضان فمن سبق من الثلثۃ فہما لہ وان سبقا فلکل مالہ وان سبق احدہما والمحلل فللسابق

اجرت مثل ثابت ہے اگر اجرت مثل زیادہ ہو تو دعوے کے موافق اجرت ثابت ہوگی عدم حق مین بھی مالک کا قول معتبر ہے **چوتھی فصل سبق ورمایہ کے بیان مین** ہے (گھوڑ دوڑ وغیرہ مین آگے بڑھجانے کو سبق کہتے ہین اور تیر اندازی اور شمشیر ونیزہ بازی کو رمایہ) ان دونوں مین ایجاب وقبول ضرور ہے تیر اور دوسرے ہتیار اور تلوار کے بغیر اور اونٹ اور ہاتی اور گھوڑے اور خچر اور گدہے کے سواے دوسری چیزون مین (شرط بدنا) صحیح نہین عوض کا (یعنے شرط کی مال کا) اُدہار یا نقد ہونا جایز ہے یہہ بھی جایز ہے کہ عوض اجنبی عطا کرے یا دونون سے ایک عطا کرے یا بیت المال (یعنے خزانہ سلطانی) سے دیا جاے بعد ازان (تیر وغیرہ لگانے والون یا گھوڑے وغیرہ دوڑانے والون) مین سے جو سبقت کرے اس کے لئے عوض مقرر کرنا چاہئے یا محلل کے واسطے (یہہ ایک تیسرا آدمی ہے کہ تحقیق سبقت کے لئے دونون مین داخل ہوتا ہے بشرط سبقت اگر اس کے لئے عوض مقرر ہوا ہے لیگا ورنہ اس پر کچھہ تاوان نہین) محلل کی کچھہ ضرورت بھی نہین سبقت مین مسافت اور عوض کا مقرر کرنا اور جانورونکی تعیین اور دونونکا سبقت کے احتمال مین

ماله ونصفه الاخر والباقى للمحلل ولو فسد العقد فلا اجرة ولو كان العوض مستحقا فعلى الباذل مثله ان كان مثليا او قيمته ويحصل السبق بتقديم العنق والكتد ولا يشترط ذكر المحاطة والمبادرة

الفصل الخامس فى الشركة

انما تصح فى الاموال دون الاعمال فكل واحد اجرة عمله والوجوه والمفاوضة وتتحقق باستحقاق الشخصين فما زاد عينا واحدة او بمزج المتساويين بحيث يرتفع الامتياز بينهما ولكل منهما فى الربح والخسران بنسبة ماله ولو اشترطا التساوى مع اختلاف المالين او بالعكس جاز ولا يصح تصرف احدهما بدون اذن الاخر ويقتصر على المأذون ومع انتفاء الضرر بالقسمة يجاب الممتنع عنها

برابر ہونا ضرور ہے اور تیر اندازی وغیرہ میں رشق کا (تقرر یعنے کتنے تیر چلیں) اور عدد اصابہ کا (تقرر یعنی کتنے تیر نشانہ پر پڑیں) اور صفت (کا تقرر یعنے کسطرح پڑیں مثلاً آدھے غرق ہوں یا سالم رہجائیں) اور مسافت اور نشانے اور عوض کا تقرر ضرور ہے اور ضرور ہے کہ ہتیار ایک جنس کے ہوں تیر و کمان کی تعیین ضرور نہیں۔ اگر شرط کرنیوالے کہیں کہ جو ہم میں سے بڑھ جائے یا محلل بڑھ جائے وہ دونوں عوض لیگا پس ان تینوں میں سے جو سبقت کرے دونوں عوض اسی کو دینا چاہئے اگر دونوں (محلل سے) بڑھ جائیں تو ہر ایک اپنا مال لیگا اگر دونوں میں سے ایک شخص اور محلل سبقت کرے تو شخص سابق کو اسکا مال اور دوسرے عوض میں سے آدہا دیں باقی آدہا محلل کو اگر یہ معاملہ باطل ہو تو اجرت نہیں اگر عوض غیر کا مال نکلے تو معطی پر لازم ہے کہ وہ شے مثلی ہو تو اسکا مثل دے ورنہ قیمت دے۔ گردن اور کتد کے بڑھ جانے سے سبقت حاصل ہوتی ہے (گردن کی جڑ اور پیٹھ کے درمیان جو بلندی ہے اسے کتد کہتے ہیں) محاطہ اور مبادرہ کا ذکر ضرور نہیں (نشانہ زنی کے عدد جو برابر ہوں انکے ساقط کرنے کو محاطہ کہتے ہیں جیسے شرط ہو کہ بیس تیروں سے جو پانچ تیر نشانے پر پہونچائے وہ سابق ہے پس دونوں نے دس تیر لگائے

مع المطالبة وتكفي القرعة في تحقق القسمة مع تعديل السهام والاحوط حضور قاسم وليس
شرطا والشريك امين ولا تقع موجلة وتبطل بالموت والجنون ويكره مشاركة الكفار و
ليس لاحد الشركاء المطالبة باقامة راس المال وانما تقع القسمة بالتراضي ولا تصح قسمة
الوقف ويجوز قسمته مع الطلق

الفصل السادس في المضاربة

وهي ان يدفع الانسان مالا الى غيره ليعمل فيه بحصة من ربحه وانما تقع بالاثمان الموجودة والشركة فالربح
والعامل ما شرطاه ولو وقعت فاسدة فله اجرة المثل والربح لصاحب المال وليست
لازمة ويقتصر على الماذون ولو اطلق تصرف كيف شاء مع اعتبار المصلحة ويضمن

اور دونون کے پانچ تیر نشانے پر پڑے تو یہہ ساقط کرے بیس تیرونکی تکمیل کیجائی جسکے پانچ تیر
زیادہ ہون وہ سابق ہوگا۔ اور نشانہ پر تیر پہونچانے مین پیش دستی کرنے کو مبادرت
کہتے ہین جیسے شرط ہو کہ بیس تیرون سے پانچ تیر جسکے نشانے پڑین وہ سابق ہے اور ایک نے دوسرے
پہلے پانچ تیر نشانے پر لگائے پس وہی سابق ہے) پانچوین فصل شرکت کے بیانمین ہے۔ شرکت مال مین صحیح
ہے عمل مین صحیح نہین۔ جو شخص جو عمل کرے اسکی اجرت اسکو ملیگی۔ وجوہ اور مفاوضہ مین بھی شرکت صحیح نہین
(شرکت وجوہ یہہ ہے کہ دو مفلس کسی نام برآور وہ مالدار کا مال زیادتی سے بیچین تا انہین کچہہ فائدہ ہو اور شرکت
مفاوضہ یہہ ہے کہ دو آدمی قرار دین کہ جو کسب کرین آسمین دونون شریک ہون اور نقصان ہو تو دونون پر ہو)
ایک چیز پر دو یا زیادہ آدمیون کے استحقاق سے شرکت ثابت ہوتی ہے یا (دو شخصونکی) دو مساوی چیز
اسطرح ملا دین کہ تمیز نرہے (اسمین بھی شرکت ہے) دونون شریکونمین سے ہر ایک کو اس کے مال کے
موافق فائدہ یا نقصان پہونچیگا۔ باوجود کمی و زیادتی مال کے اگر شرط کرین کہ فائدہ اور نقصان برابر لین یا
برعکس ہو تو جائز ہے۔ ایک کا تصرف دوسرے کی اجازت بغیر صحیح نہین تصرف کی اجازت ہو تو مقدار اجازت سے
تجاوز نہین کر سکتا۔ اگر شریک تقسیم چاہے اور تقسیم سے نقصان نہو تو مانع تقسیم مجبور کیا جائیگا حصی برابر ہون

لو خالفه ويبطل بالموت ويشترط العلم بمقدار المال ويملك العامل حصته من
النماء بالظهور ولا خسران عليه بدون التفريط والقول قوله في عدمه وفي قدر
راس المال والتلف والخسران وقول المالك في عدم الرد ولو اشترى العامل اباه عتق
نصيبه من الربح فيه وسعى الاب في الباقي وينفق العامل من الاصل في السفر قدر
كفايته ولا يطأ جارية القراض من دون اذن المالك والاطلاق يقتضي الشراء بعين
المال وثمن المثل ولو فسخ المالك المضاربة فللعامل اجرته الى ذالك الوقت الفصل
السابع في الوديعة وهي عقد جائز من الطرفين ويجب حفظها بمجرى العادة

تو تحقق قسمت مین قرعہ کافی ہے حضوری تا قاسم احوط ہے مگر شرط نہین۔ شریک مثل امین کے ہے۔ شرکت مین
مدت قرار دینا صحیح نہین۔ موت اور جنون سے شرکت باطل ہوتی ہے۔ کفار سے شرکت مکروہ ہے۔ کسی شریک کو
نہین پہونچتا کہ اپنا اصل مال برابر طلب کرے اور بے تراضی طرفین قسمت صحیح نہین۔ وقف کی تقسیم بھی صحیح نہین
اگر وقف غیر وقف کے ساتھہ ہو تو تقسیم صحیح ہے (تا دونون مین فرق ہو جائے) چھٹی فصل مضاربہ کے
بیان مین ہے یعنی ایک شخص کسی کو کچھہ مال دے تا وہ اسمین کچھہ کام کرے (مثل تجارت کے) اور فائدہ مین عامل
کا بھی حصہ ہو۔ یہہ بغیر رقم نقد کے صحیح نہین اور شرکت فائدہ مین ہونا چاہیے۔ عامل کو اُس قدر دینا ہوگا
جسقدر شرط کی ہے اگر یہہ معاملہ باطل ہو جائے تو عامل کو اجرت مثل ملیگی اور فائدہ صاحب مال کے
لئے ہوگا۔ یہہ معاملہ لازمی نہین (یعنے فسخ ہو سکتا ہے) اور بقدر اجازت اکتفا کیجائے اگر مالک
اجازت مطلقہ دے تو موافق مصلحت جیسا چاہے تصرف کرے (صورت اول مین) مالک کے خلاف
کریگا تو ضامن ہوگا۔ موت سے یہہ معاملہ باطل ہوتا ہے۔ مال کی مقدار سے اطلاع شرط ہے فائدہ ظاہر ہوتے
ہی عامل اپنے حصہ کا مالک ہو جاتا ہے اور بغیر تفریط اس پر نقصان عائد نہوگا۔ عدم تفریط مین اور اصل
مال کی مقدار مین اور تلف ہونے مین اور نقصان مین عامل کا قول سچا ہے۔ اور رد (اصل مال کو) مالک نہ کرنے مین

مضاربہ

ولو عین المالک حرزا تعین فلو خالف ضمن الا مع الخوف ویجب علی المستودع علف الدابة وسقیها ویرجع به علی المالک ویضمن المستودع مع التفریط لا بدونه ولا یزول الا بالرد الی المالک او الابراء ویحلف للظالم ویوری ولو اقر له لم یضمن ویجب ردها عقلا علی المودع او الی ورثته بعد موته الا ان یکون غاصبا فیردها علی مالکها ومع الجهل لقطة یتصدق بها ان شاء الا ان یمتزج بمال الظالم فیردها علیه والقول قول المستودع فی التلف وعدم التفریط والرد والقیمة مع یمینه وقول المالک علی انه دین لا ودیعة مع التلف الفصل الثامن فی العاریة کل عین یمکن

مالک کا قول۔ اگر عامل اپنے باپ کو خریدے تو فائدہ میں عامل کے حصہ کے موافق آزاد ہوگا اور باقی میں سعی کریگا عامل (اپنی ذات کے لئے) سفر میں بقدر کفایت اصل مال سے صرف کریگا (اس معاملہ کی) کنیز کو مالک سے اجازت وطی نہیں کرسکتا۔ ایجاب وقبول مطلق واقع ہو تو اس امر کا مقتضی ہے کہ عامل عین مال سے اور قیمت مثل سے مول لیا کرے۔ مالک اس معاملہ کو فسخ کر دے تو وقت فسخ تک کی اجرت عامل کو دیگا

ساتویں فصل ودیعت (یعنی امانت) کے بیان میں ہے یہ معاملہ طرفین سے جائز ہے (یعنی ہر ایک فسخ کرسکتا ہے) امانت کی حفاظت عادت کے موافق واجب ہے اگر مالک کسی مقام کا تعین کرے تو اسی جا رکھنا ضرور ہے اگر خلاف کریگا تو ضامن ہوگا مگر کسی خوف کے سبب (خلاف کرے تو ضامن نہیں) امانت دار پر واجب ہے کہ چارپائے کو چارہ کھلائے اور پانی پلائے اور انکی قیمت مالک سے لے امانت دار حفاظت میں کوتاہی کرے تو ضامن ہے نہیں تو نہیں۔ جب تک کہ وہ شئی مالک کو نہ پہنچے یا مالک بری نکرے ضمانت زائل نہیں ہوتی۔ کوئی ظالم اس شئی کو (امانت دار سے) چھین لینا چاہے تو توریہ کرکے قسم کھائے (کہ میرے پاس نہیں) اگر اقرار کرے تو ضامن نہیں۔ امانت رکھانے والے کے پاس یا وہ مرجائے تو اس کے وارثوں کے پاس امانت واپس کرنا عقلاً واجب ہے اگر وہ غاصب ہو تو

يمكن الانتفاع بها مع بقائها صح اعارتها بشرط كون المعير جائز التصرف و
ينتفع المستعير على العادة ولا يضمن مع التلف بدون التضمين او التعدي او تكون
اثمانا ولو نقصت بالاستعمال المأذون فيه لا يضمن ولو استعار من الغاصب ضمن
مع العلم فان كان جاهلا رجع على المعير بما يؤخذ منه ويقتصر المستعير على المأذون و
القول قول المستعير مع يمينه في عدم التفريط والقيمة معه وقول المالك في الرد
ويصح الاعارة للرهن وله المطالبة بالافتكاك بعد المدة **الفصل التاسع في اللقطة**
يشترط في ملتقط الصبي التكليف والاسلام والحرية واذن المولى في المملوك فان كان

اصل مالک کو پہونچجائے۔ مالک معلوم نہو تو وہ لقطہ ہے (یعنی مثل اس چیز کے ہے جو پڑی پائی) لیں اگر چاہے
تصدق کردے ہاں اگر غاصب کے مال میں بہ بدل ملگیا ہو تو اسکو سب پہیر دے۔ تلف ہونے میں اور عدم
تفریط میں اور واپس کرنیمیں اور قیمت میں امانت دار کا قول با قسم معتبر ہے اگر تلف ہونیکے بعد مالک کہے کہ وہ مرض
تمام امانت نہ تھی تو مالک کا قول مسموع ہے **آٹھوین فصل عاریت** کے بیان مین ہے جس ملکی شے سی اسکے
باقی رہنے پر منتفع ہو سکتے ہین اسکو عاریۃً دینا صحیح ہے بشرطیکہ دینے والا جایز التصرف ہو اور لینے والا
عادت کے موافق اس سے فائدہ اٹھائے۔ اگر تلف ہو جائے تو ضامن نہین ہان اگر ضمانت کی شرط کرے یا تصرف
مین زیادتی کرے یا سونا یا چاندی مستعار لے تو ضامن ہوگا۔ اگر بقدر اجازت استعمال کرنے سے ناقص ہوجائے
تو ضامن نہین اگر غاصب سے باوجود علم (بغصب) مستعار لے تو ضامن ہے جاہل ہو تو اگر تلف ہونیکے بعد
اصل مالک نے جو اس سے تاوان لیا ہے وہ غاصب سے وصول کرلے۔ بقدر اجازت استعمال کرنا چاہئے
عدم تفریط مین اور با تفریط یا ان قیمت مین مستعار لینے والیکا قول با قسم معتبر ہے اور واپس کرنیمین
مالک کا قول معتبر ہے۔ رہن کیلئے کسیکو مستعار دینا صحیح ہے اور بعد مدت عاریت چیز چھڑا دینے کا مطالبہ ہوسکتا
ہے **نوین فصل لقطہ** کے بیان مین ہے (یعنے وہ چیز جو پڑی پائے اور وہ کسیکے قبضہ مین نہو) بچے کے

في دار الاسلام فهو حر والا فرق ووارثه الامام مع عدم الوارث وهو عاقلته
ولو بلغ ورشيد ان اقر بالرقية قبل وينفق عليه السلطان فان تعذر فبعض المؤمنين فان
تعذر فانفق الملتقط ويرجع عليه مع نيته لا بدونها ولو كان له اب او جد او ملتقط قبله اجبر على
اخذه ولو كان مملوكا رده على مولاه فان ابق او تلف بغير تفريط فلا ضمان واخذ اللقيط واجب
على الكفاية وهو مالك لما بيده ويكره اخذ الضوال الا مع التلف فلا يؤخذ البعير في كلأ
وماء ويؤخذ في غيرها اذا ترك من جهده ويملكه الاخذ ويؤخذ الشاة في الفلاة مضمونة وينفق مع تعذر
السلطان ويرجع بها ولو انتفع بها تقاص اذا حال الحول على لقطة القوت نوى الاحتفاظ فلا ضمان ولو

اٹھانیوالے میں شرط ہے کہ بالغ و عاقل مسلمان اور آزاد ہو - اگر مملوک ہو تو مالک کی اجازت ہو -
اگر بچہ کو ملک اسلام سے اٹھائے تو آزاد ہے ورنہ مملوک - اول کا وارث امام ہے بشرطیکہ کوئی وارث نہو
اور عاقلہ بھی امام ہے (بیان عاقلہ آخر کتاب میں آئیگا) اگر وہ بچہ بالغ اور رشید ہو کر مملوک ہونیکا اقرار
کرے تو مانلیا جائے - اسکے اخراجات کا متکفل امام ہے یہہ نہو تو بعض مومنین - یہہ بھی متعذر ہو تو اٹھانیوالا
متکفل ہے پھر اس سے وصول کرے بشرطیکہ پہلے قصد وصول کر لیا ہو بغیر قصد وصول نہیں کر سکتا اگر بچہ کا
باپ یا دادا موجود ہو یا پہلے کسی اور نے اٹھایا ہو تو اس بچہ کو لینے کے لئے یہہ لوگ مجبور کئے جائینگے - اگر وہ
بچہ مملوک ہو تو مالک کو دیدیا جائے - اگر بھاگ جائے یا بغیر تفریط کے مرجائے تو اٹھانیوالا ضامن نہیں پڑے
ہوئے بچہ کو اٹھانا واجب کفائی ہے اور جو مال بچہ کے پاس ہو بچہ اسکا مالک ہے حیوانات گمراہ کا پکڑنا
مکروہ ہے مگر بخوف تلف - اور اونٹ کہ چراگاہ اور پانی میں سے نہ لیں اسکے سوا اور مقام سے
بشرطیکہ مالک نے اسی تھکن سے ترک کیا ہو لے سکتے ہیں - اس صورت میں لینے والا مالک ہو جائیگا
اور بکری کو بیابان بے آب و گیاہ سے لے سکتے ہیں مع التلف لینے والا ضامن ہے اگر امام متعذر
ہو تو آب و دانہ خود کھلائے اور اس جانور سے وصول کرے اگر اس سے کچھ فائدہ حاصل ہوا ہو تو

نوی التملك ضمن ویکرہ اخذ اللقطة فان اخذها وکانت دون الدرهم ملکها وان
کانت درهما فما زاد عرفها حولا وان کانت فی الحرم تصدق بها بعدہ ولا ضمان او
استبقاها امانة وان کانت فی غیرہ فان نوی التملك جاز ویضمن وکذا ان
تصدق بها ولو نوی الحفظ فلا ضمان ولو کانت مما لا یبقی انتفع بها بعد التقويم وضمن
القيمة او یدفعها الی الحاکم فلا ضمان ویکرہ اخذ ما یقل قیمته ویکثر نفعه وما یجد
فی فلاة اخربته فلواجده ولو کان فی مملوك عرف المالك فان عرفه فهو له والا فللواجد وکذا ما
یجد فی جوف الدابة ویتولی الولی التعریف اذا التقط الطفل او المجنون ویکفی تعریف العبد فی

اسمین سے وضع کرے اگر اس جانور کے پکڑنیکو ایک برس ہوجائے اور آخذ نے حفاظت کی
نیت کی تھی تو ضامن نہیں اگر ملکیت کی نیت کی تھی تو ضامن ہے۔ اور دوسری چیزونکا
اٹھانا مکروہ ہے اگر اٹھا لئے اور وہ درہم سے کم ہو تو اسکا مالک ہوجائیگا۔ اگر ایک درہم کے برابر یا زیادہ
ہو تو ایک برس تک اس کی تعریف کرتا رہے یعنے جہان آدمیونکا مجمع ہوتا ہے وہان اس مال کی ندا
کیا کرے) اس کے بعد اگر وہ شئے حرم سے اٹھائی تھی تو تصدق کردے اور پھر ضامن نہین یا امانت کے طور پر
باقی رکھے اگر غیر حرم سے اٹھائی تھی تو تصدق کردے اور پھر ضامن نہین یا امانت کے طور پہ باقی
رکھی اگر غیر حرم سے اٹھائی ہو تو قصد ملکیت جائز ہے مگر ضامن رہیگا اور تصدق کرے تو بھی یہی
حکم ہے (یعنے ضامن ہے جب مالک ملے اسے پہونچانا ہوگا) اگر قصد حفاظت کرے تو ضامن نہین
اگر وہ شئے ایسی ہو کہ باقی نہین رہسکتی تو اسکی قیمت کرکے تصرف مین لائے اور قیمت کا ضامن ہے
یا حاکم (شرع) کے پاس پہونچادے اور پھر ضامن نہین جو چیز قیمت مین کم ہو اور فائدے مین
زیادہ اسکا بھی اٹھانا مکروہ ہے جو شئی بیابانمین اور خرابے مین پائے پانے والے کا مال ہو اگر کسیکی
ملکی زمین پر پائے تو مالک سے پہچانت چاہے مالک پہچان لے تو مالک کا مال ہے ورنہ

تملك المولى وله ان يعرف نفسه وان يستنيب ولا يشترط فيه التوالي ولا
يكفي الوصف بل لا بد من البينة والملتقط امين **الفصل العاشر في الغصب**
وهو حرام عقلا ويتحقق بالاستيلاء على مال الغير ظلما وان كان عقارا ويضمن با
لاستقلال ولو سكن الدار قهرا مع المالك ضمن النصف ولو غصب الحامل ضمن
الحمل ولو منع المالك من امساك الدابة المرسلة او من القعود على بساطه لم يضمن
ولو غصب من الغاصب تخير المالك في الاستيفاء ممن شاء ولا يضمن الحر الا ان
يكون صغيرا ولا اجرة الصانع لو منعه عنها ولو استعمله فعليه اجرة عمله ولو ازال القيد عن العبد

ورثہ پانے والے کا مال ہے اور جو شے جانور کے پیٹ میں سے نکلے اسکا بھی یہی حکم ہے اگر کوئی
شے بچے یا دیوانے نے اٹھائی ہو تو اسکا ولی تعریف کا متکفل ہے اور مولے کے تملک میں غلام کا
تعریف کرنا کافی ہے - اٹھانے والے کو جائز ہے کہ خود تعریف کرے یا کسیکو نائب کر دے
پے در پے تعریف کرنا شرط نہیں ہے - (پہچانت میں فقط) وصف بیان کرنا کافی نہیں بلکہ
(ملکیت کے) گواہ بھی ضرور ہیں - اور پانیوالا امین ہے **دسویں فصل غصب کے**
بیان میں ہے وہ عقلاً حرام ہے - مال غیر پر غلبہ کرنے سے غصب ثابت ہوتا ہے ہر چند مال غیر منقول
ہو - اور غصب پر مسلط ہو تو ضامن ہوگا اگر ظلم سے کسی کے گھر میں مالک کے ساتھ رہے تو آدھے مکان
کا ضامن ہے - اگر کسی حاملہ کو غصب کرے تو حمل کا بھی ضامن ہے اگر مالک کو اسکے چھوٹے ہوئے
جانور کے پکڑنے سے - یا اس کو اپنے بستر پر بیٹھنے سے منع کرے تو ضامن نہیں - اگر کوئی دوسرے
غاصب سے غصب کرے تو مالک کو اختیار ہے جس سے چاہے لے - اگر کسی آزاد (انسان) کو
غصب کرے تو ضامن نہیں ہاں وہ بچہ ہو تو ضامن ہے اگر کسی کاریگر کو کام سے منع کر دے تو اسکی
اجرت دینا واجب نہیں ہاں اس نے کام کرایا تو کام کی اجرت دے اگر کسی کے دیوانے

المجنون والفرس ضمن ولو فتح بابا فسرق غيره المتاع ضمن السارق وضمن الخمر والخنزير للذمي بقيمتهما عندهم مع الاستتار لا للمسلم ويجب رد المغصوب فان تعيب ضمن الارش فان تعذر ضمن مثله فان تعذر فقيمته يوم المطالبة ولو لم يكن مثليا ضمنه باعلى القيم من حين الغصب الى حين التلف على اشكال ولو زاد للسوق لم يضمنها مع الرد ولو زاد للصفة ضمنها ولو تجددت صفة لا قيمة لها لم يضمنها ولو زادت القيمة لنقص بعضه كالجب فعليه الارش ولو زادت العين باثره رجع الغاصب بها وعليه ارش النقصان وليس له الرجوع بارش نقصان عينه ولو غصب عبدا وجنى عليه بكمال

غلام کو قید سے چھوڑ دے یا گھوڑے کو چھوڑ دے تو ضامن ہے۔ اگر کوئی (کسی کا) دروازہ کھولدے اور دوسرا کوئی مال چرالے تو چور ضامن ہے۔ اگر ذمی سے شراب یا سور غصب کرے تو جو قیمت انکی ذمی کے نزدیک ہو اس قیمت کا ضامن ہے بشرطیکہ ذمی ان چیزوں کو چھپاتے ہوں اگر مسلمان سے غصب کرے تو ضامن نہیں شئے مغصوب کو پھیر دینا واجب ہے اور عیب دار ہو جائے تو ارش کا ضامن ہے (یعنے بقدر عیب تاوان دے) اگر اسکا پھیرنا ممکن نہو تو اس کے مثل کا ضامن ہے یہہ بھی نہو سکے تو قیمت روز مطالبہ کا ضامن ہے اگر وہ شئے مثلی (مثل اناج کے) نہو تو وقت غصب سے وقت تلف تک جسقدر قیمت بڑھے اسکا ضامن ہے اور یہہ مسئلہ مشکل ہے اگر بازار کی قیمت بڑھ جائے تو مع الزیادتی کا ضامن نہیں اگر کسی صفت کے سبب قیمت بڑھ جائے تو اسکا ضامن ہے اگر کوئی صفت ایسی پیدا ہو جسکی قیمت کچھ نہو تو اسکا ذمہ دار نہیں اگر کسی عضو کے ناقص ہونیسے قیمت بڑھ جائے جیسے خصی کرنا تب بھی تاوان دیگا اگر غاصب کے فعل سے عین مال بڑھ جائے تو زیادتی کی قیمت پھیر لیگا اور نقصان ہو تو تاوان دیگا اگر غاصب کے عین مال میں نقصان ہو تو وضع نہیں کر سکتا۔ اگر (کسی کا) غلام کو غصب کرے اور اس کو ایسا زخم لگائے جسکی دیت غلام کی قیمت کے برابر ہو تو چاہئے

قیمتہ مسردہ مع الارش علی قول ولو امتزج المغصوب بمساویہ او باجود دده ولوکان بادون ضمن المثل وفوائد المغصوب للمالك ولو اشتراہ جاھلا بالغصب رجع بالثمن علی الغاصب وبما غرم عوضا عما لانفع فی مقابلته او کان علی اشکال ولوکان عالما فلا رجوع بشیٍ ولو زرع الغاصب کان الزرع لہ وعلیہ الاجرۃ والقول قول الغاصب فی القیمۃ مع الیمین وتعذر البینۃ

الفصل الحادی عشر فی احیاء الموات

لا یجوز التصرف فی ملك الغیر بغیر اذنہ ولا فیما فیہ صلاحہ کالطریق والنہر والمراح وحد الطریق المبتکر فی المباحۃ مع المشاحۃ سبعۃ اذرع وحریم بیر المعطن اربعون

کہ غلام کو پہیر دے اور زخم کا تاوان بھی دے ایک قول کے موافق ۔ اگر شے غصبی اسکے برابر یا اس سے بہتر شے مین ملجائے تو مالک کو بہونچا دے اگر کم قیمت کی شے مین ملجائے تو شے مغصوب کے مثل کا ضامن ہوگا غصبی شے کے فائدے مالک کے ہین ۔ اگر غاصب کوئی شے غصبی بے علمی سے مول لے تو غاصب سے قیمت واپس لے اور جو نقصان اٹھائے وہ بھی لے بشرطیکہ اس نقصان کے مقابلہ مین کچھہ فائدہ نہوا ہو ۔ یا ہوا بھی ہو بنا بر اشکال کے اگر غصب سے مطلع ہو تو کچھہ نہین لے سکتا (اور مالک اپنا مال لیگا) اگر غاصب زمین غصبی پر زراعت کرے تو زراعت غاصب کا حق ہے مگر اس پر زمین کی اجرت دینا واجب ہے ۔ قیمت ۔ (کی تکرار) مین غاصب کا قول باقسم مسموع ہے بشرطیکہ (مدعی کے پاس) گواہ نہون ۔

گیارھوین فصل زمین افتادہ کے آباد کرنے کے بیان مین

ملک غیر مین ۔ اور اس مقام مین جس سے کسیکو فائدہ ہو جیسے رستہ نہر جائے آرام (مثل بیت الخلا کے) بے اجازت تصرف جائز نہین نئے رستہ کی حد زمین مباح مین جو بشراکت ہو سات ہاتہہ ہے اور اطراف چاہ کی حد جہان اونٹ بیٹھتے ہین چالیس ہاتہہ ہے اور جہان سے اونٹ پانی کو پہنچتے ہین

بیان افتادہ

والناضح ستون والعين فى الرخوة الف وفى الصلبة خمس مائة ويحبس النهر
للاعلى الى الكعب فى النخل وللزرع الى الشراك ثم كذالك لمن هو دونه
وللمالك ان يحمى المرعى فى ملكه وللامام مطلقا وليس لصاحب النهر تحويله الا
باذن صاحب الرحى المنصوبة عليه باذنه ويكره بيع الماء فى القنوات والانهار
ويجوز اخراج الرواشن والاجنحة فى الطرق النافذة ما لم يضر بالمارة ومع الاذن
فى المرفوعة وكذا فتح الابواب ويشترك المتقدم والمتاخر فى المرفوعة الى الباب
الاول وصدر الدرب ويختص المتاخر بما بين البابين ولكل منهما تقديم بابه لا تاخيرها

ساٹھ ہاتھ ہے اور چشمہ کے اطراف کی حد نرم زمین ہزار ہاتھ اور سخت زمین میں پانسو
ہاتھ ہے۔ بلندی کے لئے نہر کو روک سکتے ہیں تا کھجور کے درخت میں ٹخنے تک (پانی آئے)
اور زراعت کے لئے نعلین کے تسموں تک پھر اسیطرح اس کے لئے جو اس سے کم ہو۔ مالک کو
جائز ہے کہ اپنی ملکی چراگاہ روک رکھے اور امام علیہ السلام مطلق چراگاہ کو روک سکتے ہے۔
صاحب نہر صاحب آسیہ منصوبہ کے بے اجازت نہر کو پھیر نہیں سکتا بشرطیکہ صاحب
نہر کی اجازت سے آسیہ نصب کی ہو کاریزوں کا (یعنی زمین کے اندر کی نہروں کا) اور
نہروں میں پانی کا بیچنا مکروہ ہے۔ برامدے اور کھڑکیاں کوچہ نافذہ میں بنانا جائز ہے
بشرطیکہ راستہ چلنے والوں کو ضرر نہ ہو اور کوچہ بستہ میں اہل کوچہ کی اجازت
ضرور ہے اسیطرح نئے دروازے بنانیکا حکم ہے۔ کوچہ بستہ کی ابتدا میں رہنے والا
دروازہ اول اور صدر درب کے مابین مشترک ہیں (درب یعنی پھاٹک جس سے
کوچہ میں داخل ہوتے ہیں اس پھاٹک کے قریب جسکا دروازہ ہے اس کو اول
درابتدائی کہیں گے اور اسکے بعد کو متاخر) اور دروازہ اول و آخر کا مابین

ولو اخرج الروشن فی النافذة فلیس لمقابلہ منعہ وان استوعب عرض الدرب ولو سقط فبادر مقابلہ لم یکن للاول منعہ ویستحب للجار وضع خشب جارہ علی حایطہ مع الحاجة ولو اذن جاز لہ الرجوع قبل الوضع اما بعدہ فبالارش ولو تداعیا جدارا مطلقا فہو للحالف مع نکول الآخر ولو حلفا او نکلا فلہما ولو اتصل ببناء احدہما او کان لہ علیہ طرح فہو لہ مع الیمین ولا یتصرف الشریک فی الحایط والدولاب والبیر والنہر بغیر اذن شریکہ ولا یجبر الشریک علی العمارة والقول قول صاحب السفل فی جدران البیت وقول صاحب

آخر میں رہنے والے کے لئے خاص ہے۔ ان دونوں میں ہر ایک کو اپنا دروازہ مقدم کرنا جایز ہے نہ موخر۔ اگر کوئی کوچہ نافذہ میں برآمدہ بنائے تو اسکا مقابل منع نہیں کر سکتا ہرچند وہ برآمدہ کوچکے عرض کو گھیرلے۔ اگر وہ گر جائے تو اسکا مقابل وہیں برآمدہ بنا سکتا ہے اور پہلا شخص منع نہیں کر سکتا۔ ہمسائے کو سنت ہے کہ اپنے ہمسائے کو مکان کا چوب بشرط ضرورت ہو تو اپنی دیوار پر رکھنے دے۔ اگر اجازت دیچکے تو رکھنے سے پہلے اجازت سے پھر سکتا ہے اور رکھنے کے بعد بھی اجازت سے پھر سکتا ہے مگر اس صورت میں تاوان دینا ہوگا۔ اگر ایک دیوار مطلق پر (یعنی کسیکے گھر سے ملی ہوئی نہو) دو آدمی دعوے کریں تو جو قسم کھائے اسکی ہو بشرطیکہ دوسرا شخص قسم سے انکار کرے (اور گواہ نہوں) اگر دونوں قسم کھائیں یا دونوں قسم سے انکار کریں تو دونوں میں مشترک ہے۔ اور وہ دیوار کسی کی بنا سے متصل ہو یا کسیکی عمارت اس پر ہو تو اسکی ہو بشرط سوگند۔ احاطہ کی دیوار اور پانی کھینچنے کی چرخ اور باولی اور نہر کا شریک ان چیزوں میں اپنے شریک کے اجازت بغیر تصرف نہیں کر سکتا اور شریک کو تعمیر کرنے کے لیے مجبور نہیں کر سکتا گھر کی دیوار و میں (تنازع ہو تو) نیچے کے گھر میں رہنے والے کا قول مقبول ہے

العلو فی السقف وجدران الغرفة و الدرجة اما الخزانة تحتها فلهما وطریق العلو فی الصحن بینهما والباقی للاسفل وللجار عطف اغصان الشجرة فان تعذر قطعها فی ملکه و راکب الدابة اولی من قابض لجامها وصاحب الاسفل اولی بالغرفة المفتوحة بابها الی غیره مع التنازع والیمین وعدم البینة **کتاب الدیون** وتوابعها وفیه فصول **الفصل الاول** یکره الدین مع القدرة ولو استدان وجبت نیة القضاء وثواب القرض ضعف ثواب الصدقة ویحرم اشتراط زیادة فی القدر والصفة ویجوز قبولها من

اور سقف میں اور بالاخانہ کی دیوار و زمین اور سیڑھی میں اوپر کے گھر میں رہنے والے کا قول معتبر ہے۔ سیڑھی کے نیچے کا خزانہ دونوں کے لئے ہے اور صحن میں کا رستہ جس سے اوپر جاتے ہیں دونوں میں مشترک ہے باقی (صحن) نیچے والے کا ہے ہمسائے کو جایز ہے کہ دوسرے کی درخت کی ڈالیاں (جو اس کی زمین پر آئی ہیں) پھیر دے پھیر نا ہو سکے تو اپنی ملک میں جتنی آئی ہیں کاٹ دے۔ چار پائے کا سوار (اس کے استحقاق میں) تھامنے لگام سے اولے ہے۔ صاحب خانہ اسفل اس بالاخانہ کے استحقاق میں جسکا دروازہ دوسرے کیطرف کھلا ہوا ہے با تنازع وقسم و با عدم بینہ۔ اولے ہے۔

کتاب دین و توابع دین اسمیں کئی فصلیں ہیں **پہلی فصل** باقدرت دینے کے بے ضرورت) قرض لینا مکروہ ہے۔ قرض لے تو ادا کرنیکا قصد واجب ہے۔ قرض دینے کا ثواب صدقے سے دو چند ہے۔ مقدار یا صفتمیں زیادتی کی شرط حرام ہے (اسکو بھی سود کہتے ہیں) زیادتی کا قبول کرنا بغیر شرط کے جایز ہے۔ کسی مقام خاص پر ادا کرنے کی شرط کرے تو لازم ہے۔ جس چیز کی صفت اور مقدار کا تعین ہو سکتا ہے

غیر شرط ولو شرط موضع التسلیم لزم وکل ما ینضبط وصفه وقدره صح قرضه و
ذو المثل یثبت فی الذمة مثله وغیره قیمته وقت التسلیم ولا یجب عادة
العین بدون اختیار المقترض و لا یتاجل الحال ویصح تعجیل المؤجل باسقاط
بعضه ولو غاب المدین وانقطع خبره وجب علی المستدین نیة القضاء والوصیة
به عند الوفات فان جهل خبره ومضت مدة لا یعیش مثله الیها دفعه الی وارثه
الی ورثته ومع فقدهم تصدق به عنه والاولی انه للامام ولو اقتسم الشریکان الدین لم
یصح ویصح بیع الدین بالحاضر وان کان اقل منه اذا کان من غیر جنسه او لم یکن ربویا

اسکا قرض صحیح ہے - جو چیز (قرض کی) مثلی ہو اسکا مثل (قرضدار کے) ذمہ ثابت ہوگا
غیر مثلی کی قیمت جو ادائی کے زمانہ میں ہو لازم ہوگی - جو چیز قرض لی ہے اسی کو پھیر دینا
واجب نہیں - بغیر اختیار مقترض کے (یعنے قرض لینے والیکا اختیار ہے چاہے وہی چیز پھیر
دے) حال کا وعدہ کیا ہے تو اس کی مدت نہیں ہو سکتی - ادائی میں بعض قرض کو ساقط
کر کے مدت مقررہ سے جلدی کرنا صحیح ہے - قرض دینے والا غائب ہو اور اس کی خبر معلوم
نہو تو قرض دار پر واجب ہے کہ ادائی کی نیت رکھے - اور مرتے وقت ادائی کی وصیت
کرے پس اگر اس کی خبر مفقود ہی ہو جائے اور اتنی مدت گذرے کہ اس کے مثل (یعنے اسکے
سن) کا آدمی نہیں جی سکتا تو اسکے وارثون کو پہونچائے وارث نہون تو اسکی طرف سے
تصدق کرے اور بہتر یہ ہے کہ امام کے پاس پہونچائے - دو شریک دین کو تقسیم کرنا
چاہین تو صحیح نہیں - (تا وصول دین) دین کو بیچنا کسی شئے حاضر کے ساتھ اگرچہ وہ
کم ہو صحیح ہے بشرطیکہ وہ شئے جنس قرض سے نہو یا (قرض) ربوی نہو اور دین کی
بیع اس کی مثل کے دین کے ساتھ صحیح نہیں - اگر ذمی کوئی حرام چیز بیچکر قرض ادا کرے تو

ولا یصح بدین مثلہ وللمسلم قبض دینہ من الذمی من ثمن ما باعہ من المحرمات ولو اسلم الذمی بعد البیع استحق المطالبۃ ولیس للعبد الاستدانۃ بدون اذن المولی فان فعل تبع بہ بعد ان اعتق والا سقط ولو اذن لہ لزمہ دون المملوک وان اعتق وغرماء المملوک کغرماء المولی ولو اذن لہ فی التجارۃ فاستدان لہا لزم المولی وان کان لغیرہا تبع بہ بعد العتق

الفصل الثانی فی الرهن

ولابد فیہ من الایجاب والقبول من اہلہ وفی اشتراط الاقباض اشکال ویشترط فیہ ان یکون عیناً مملوکۃ یمکن قبضہ ویصح بیعہ علی حق ثابت فی الذمۃ عیناً کان او منفعۃ و

مسلمان کو جس نے قرض دیا ہے لینا جایز ہے۔ اگر ذمی (شراب وغیرہ محرمات کی بیع) کے بعد مسلمان ہو تو (قیمت کے) مطالبہ کا مستحق ہو سکتا ہے غلام وکنیز کو جایز نہین کہ بغیر آقا کی اجازت کے قرض لے اگر لے تو آزاد ہونے کے بعد اس کی ادائی اس کے ذمہ ہوگی آزاد نہو تو قرض ساقط ہو جائے گا۔ اور آقا اجازت دے تو آقا پر ادائی لازم ہے ہر چند مملوک آزاد ہو جائے۔ غلام وکنیز کے غریم مثل غریم آقا کے ہین۔ (غریم وہ قرضخواہ جن کی ادائی قرضدار کے مال سے پوری نہو سکے پس ہر قرضخواہ پر نقصان عائد ہوگا۔) اگر غلام کو آقا تجارت کی اجازت دے اور وہ تجارت کے لئے قرض لے تو اسکی آدائی آقا پر ہے اگر غلام تجارت کے سواے اور کسی کام کے لئے قرض لے تو آزاد ہونیکے بعد اسکی ادائی اسکے ذمہ متعلق ہوگی دوسری **فصل** رہن کے بیان مین رہن مین ایجاب وقبول بکلف کے ضرور ہے اور قبضہ دلانیکی شرط مین اشکال ہی اور شرط ہے کہ (جس چیز کو رہن رکھتے ہین وہ) عین مال ہو ملکی ہو جسپر قبضہ ممکن ہو اور اسکی بیع صحیح ہو اور اس حق پر یہ رہن واقع ہو جو راہن کے ذمہ مین ثابت ہو خواہ وہ عین ہو یا منفعت شئے غیر ملکی کا رہن مالک کی اجازت پر موقوف ہے۔ اپنا اور غیر کا مال ملا کر رہن کرے تو اپنے مال مین لازم ہوگا۔ اور رہن راہن کی جانب سے

وتیف رهن غیر المملوك علی الاجازۃ ولو ضمه لزم فی ملکه ویلزم من جهة الراهن ورهن الحامل لیس رهنا للحمل وان یجدد وفوائد الرهن للمالك ورهن احد الدینین لیس رهنا علی الاخر ولو استدان اخر وجعل الرهن علی الاول رهنا علیهما صح وللولی الرهن مع مصلحة المولی علیه وکل من الراهن والمرتهن ممنوع من التصرف بغیر اذن صاحبه ولو شرط وکالة المرتهن لم ینعزل مادام حیا ولو اوصی الیه لزم والرهانة موروثة والمرتهن امین ولا یضمن بدون التعدی فیضمن به مثله ان کان مثلیا والا فقیمته یوم القبض والقول قوله مع یمینه فی قیمته وعدم

لازمی ہے۔ اگر حاملہ کو رہن رکھے تو حمل پر رہن نہیں ہوتا ہرچند رہن کے بعد حمل ہو۔ شئے مرہونہ کا فائدہ مالک کے واسطے ہے۔ دو قرضوں میں سے ایک پر رہن رکھے تو وہ دوسرے پر نہوگا۔ ہان دوبارہ قرض لیکے قرض اول کے رہن کو دونوں پر قرار دے تو صحیح ہے۔ ولی کو جایز ہے کہ جسکا ولی ہے اسکی مصلحت کے لئے اس کی چیز رہن رکھے۔ راہن مرتہن دونوں کو شئے مرہونہ میں تصرف بغیر ایکدوسرے کی اجازت کے جایز نہیں اگر مرتہن کی وکالت (رہن کے وقت) شرط کرے تو وہ جبتک زندہ ہے معزول نہوگا (بشرطیکہ اس کی زندگی تک فک رہن نہو) اور اس کی طرف وصیت کرے تو لازم ہے۔ رہانت میراث میں پہونچتی ہے مرتہن مثل امین کے ہے بغیر تعدّی کے ضامن نہوگا۔ اگر تعدی کرے اور شئے مرہونہ مثلی ہو تو مثل کا ضامن ہے ورنہ جو قیمت کہ قبضہ کے وقت تھی اس قیمت کا ضامن ہے قیمت میں اور عدم تفریط میں مرتہن کا قول بالقسم معتبر ہے نہ مقدار قرض میں۔ مرتہن دوسرے غرما سے شئے مرہونہ کا زیادہ حق دار ہے۔ اگر شئے مرہونہ (کی قیمت) سے قرض زیادہ

التفريط لا تقسط الدين وهو احق به من باقی الغرماء ولو فضل من الدين شارك
فی الفاضل ولو فضل من الرهن وله دين بغير رهن تساوی الغرماء فيه ولو تصرف
المرتهن بدون اذن الراهن ضمن وعليه الاجرة ولو اذن الراهن فی البيع
قبل الاجل فباع لم يتصرف فی الثمن الا بعده ولو خاف جحود الوارث ولا بينة
جاز ان يستوفی من الرهن والقول قول المالك مع ادعاء الوديعة وادعاء
الاخر الرهن **الفصل الثالث فی الحجر** واسبابه ستة **الاول** الصغر
فالصغير ممنوع من التصرف مع البلوغ والرشد ويعلم الاول بالانبات او الاحتلام او بلوغ

ہو تو اس زیادتی کے لیے مرتہن دوسروں کے ساتھ شریک ہوگا۔ اگر شے
مرہونہ قرض سے زیادہ ہو اور راہن بغیر قرض مرتہن اور بھی قرض رکھتا ہو تو
اور غرما اس زیادتی میں برابر ہیں۔ اگر مرتہن راہن کی بے اجازت شے
مرہونہ میں تصرف کرے تو ضامن ہے اور تصرف کی اُجرت بھی دینی ہوگی
مدت معینہ سے پہلے راہن (شے مرہونہ کے) بیچنے کی اجازت دے اور
مرتہن بیچے تو اسکی قیمت میں جب تک کہ مدت پوری نہو تصرف نہیں کرسکتا
اگر مرتہن کو (راہن کے مرنے کے بعد) خوف ہو کہ راہن کے ورثہ (قرض سے)
انکار کرینگے اور اُس کے پاس گواہ نہوں تو (اس صورتمیں) جایز ہے کہ شے مرہونہ
سے اپنے قرض کی ادائی کرلے۔ اگر مالک دعوے کرے کہ (یہہ شے) بطور امانت
رکھوائی تھی اور دوسرا کہے کہ میں نے بطور رہن لیا تھا تو مالک کا قول مع
ہے (با قسم بشرطیکہ وجہ ثبوت نہو) تیسری فصل منع تصرف کے بیانمیں ہے اسکے چھے سبب
ہیں پہلا سبب طفولیت ہے پس بچہ بالغ اور رشید ہوئے تک اپنے مالمیں تصرف
کرنے سے منع کیا جایگا بلوغ کی علامت یہہ ہے کہ موئے زہار اُگیں یا احتلام ہو یا پندرہ
برس پورے ہوں مرد کے لئے اور عورت کے لئے نو برس۔ رشد کی پہچانت یہہ ہے کہ

منع تصرف

خمس عشرة سنة فی الذکر وتسع فی الانثی والثانی باصلاح ماله عند اختباره بحیث یسلم من المغابنات ویقع افعاله علی وجه الملائم ولا یزول الحجر مع فقد احدهما وان طعن فی السن ویثبت فی الرجال بشهادة امثالهم وفی النساء بشهادتهن او بشهادة الرجال **الثانی** الجنون فلا یصح تصرف المجنون الا فی اوقات افاقته **الثالث** السفه ویحجر علیه فی ماله خاصة **الرابع** الملک فلا ینفذ تصرف المملوک بدون اذن مولاه ولو ملکه مولاه شیئا لم یملکه علی الاصح **الخامس** المرض ویمضی وصیته فی الثلث خاصة ومنجزاته المتبرع بها کذلک

بوقت امتحان اپنےمال کی اسطرح اصلاح کرے کہ وہ مال نقصانات سے محفوظ رہے اور اس شخص سے افعال مناسب واقع ہون اگر بلوغ اور رشد مین ایک بھی مفقود ہو تو منع تصرف زائل نہوگا۔ ہرچند عمر بہت بڑہ ہجاے۔ مردونکا بلوغ مردون کی گواہی سے ثابت ہوگا اور عورتون کا بلوغ عورتون یا مردون کی گواہی سے ثابت ہوسکتا ہے **دوسرا سبب** جنون ہے پس دیوانے کا تصرف صحیح نہین مگر (جنون سے) افاقہ کے وقتو نمین صحیح ہے **تیسرا سبب** سفاہت ہے (یعنے حمق ونادانی) پس سفیہ کو (یعنے اس شخص کو جو اپنی نفع اور ضرر کو نہ پہچان سکے) فقط مال کے تصرف سے منع کرینگے (نہ دوسرے امور سے) **چوتھا سبب** مملوکیت ہے پس غلام اور کنیز کا تصرف آقا کے بے اجازت جاری نہوگا اور اگر غلام وکنیز کو آقا کسی چیز کا مالک بھی کردے تو وہ موافق مذہب اصح مالک نہین ہوسکتے **پانچوان سبب** مرض ہے پس بیمار کی وصیت مال کے فقط تیسرے حصہ مین جاری ہوگی اور اس کے منجزات تبرعی (یعنے ہبہ وصدقہ) بھی اسیطرح پر ہین بشرطیکہ اسی بیماری مین

اذا مات فی مرضه **السادس** الفلس ويحجر عليه بشروط اربعة ثبوت
ديونه عند الحاكم وحلولها وقصور امواله عنها ومطالبة اربابها واذا حجر عليه
الحاكم بطل تصرفه فی ماله مادام الحجر باقيا فلو اقترض بعده او اشترى فی
الذمة لم يشارك المقرض والبائع الغرماء ولو اتلف مال غيره شارك صاحبه
وكذا لو اقر بدين سابق ولو اقر بعين قيل تدفع الى المقر له وله اجازة بيع الخيار
وفسخه ومن وجد عين ماله كان له اخذها دون غرمائها وان لم يكن سواها و
لو خلطها بالمساوی او بالادون ولا نضرب مع الغرماء ولا اختصاص فی المال الميت

مرے چھٹا سبب مفلسی ہے پس مفلس چار شرطوں سے اپنے مال کے تصرف سے منع کیا
کیا جائیگا اول یہہ کہ اس کی قرضوں کا ثبوت حاکم (شرع) کے پاس ہو دوسرے یہہ کہ
ادائی کا وقت پہونچ جائے تیسرے یہہ کہ اسکا مال ادائی کے لئے کافی نہو چوتھے
یہہ کہ قرضخواہ منع تصرف قرضدار کی درخواست کریں جب مفلس کو حاکم (تصرف سے)
منع کرے تو جب تک وہ منع باقی ہے تب تک مفلس کا تصرف اپنے مال میں باطل ہے
پس اگر پھر کسی سے قرض لے یا کوئی شئے ادھار مول لے تو یہہ قرض دینے والا اور
بائع پہلے غریموں میں شریک نہونگے (غریم وہ قرضخواہ ہیں جن کی ادائی میں قرضدار
کا مال کافی نہو) ہاں اگر کسی کا مال تلف کردے تو صاحب مال شریک ہوجائیگا اور اسیطرح
کسی کے پہلے کے قرض کا (جو منع تصرف سے پہلے کا ہو) اقرار کرے (تو وہ بھی شریک ہوگا)
اگر کسی کے عین مال کا اقرار کرے تو بعض علما نے لکھا ہے کہ وہ مال صاحب مال کو دیا
جائیگا مفلس کو جائز ہے کہ بیع خیار کی اجازت دے یا اسے فسخ کرے (یعنے مفلس نے
بشرط خیار کوئی شئے مول لی تھی اب بعد منع تصرف ہوسکتا ہے کہ وہ شئے رکھے یا

مع نصوا التركة ويخرج الحب والبيض بالزرع والاستفراخ عن الاختصاص والشفيع
اخذ الشقص ويضرب البائع مع الغرماء **مسائل الاولى** لو افلس بثمن ام الولد
بيعت او اخذها البائع **الثانية** لا تحل مطالبة المعسر ولا الزامه بالتكسب
ولا بيع دار سكناه ولا عبد خدمته **الثالثة** لا يحل بالحجر الدين المؤجل ولو مات
من عليه الدين حل ولا يحل بموت صاحبه **الرابعة** ينفق عليه من ماله
الى يوم القسمة وعلى عياله ولو مات قدم الكفن **الخامسة** يقسم المال على
الحالة بالتقسيط ولو ظهر دين حال بعد القسمة نقضت وشاركهم ومع القسمة

پہیر دے) اگر کوئی شخص اپنا عین مال مفلس کے پاس پائے تو اسے جائز ہے وہ مال لیلے (مگر فقط وہی لے) نہ اس کی زیادتی کو۔ ہر چند بغیر اس مال کے مفلس کے پاس کچھ نہو اور ہر چند اس مالکو اس کے برابر کے یا کم قیمت کے مالمین ملادے اگر اس سے بہتر مالمین ملادے تو صاحب مال دوسرے غریمون کے ساتھ شریک ہوگا۔ اگر میت کا ترکہ (دیون سے) کم ہو تو اسمین کسی (صاحب عین مال) کی خصوصیت نہیں۔ تخم اور انڈے زراعت کے سبب اور مرغی کے نیچے رکہنے کے سبب خصوصیت سے خارج ہین (یعنے مہجور علیہ نے تخم مول لیکر زراعت کی تہی تو اب صاحب مال جس نے تخم بیچا تہا وہ عین تخم نہیں لے سکتا بلکہ اور غرما کے ساتھ شریک ہوگا) صاحب شفع کو اپنا حصہ لینا جائز ہے۔ اور بایع غرما کا شریک ہے۔ یہان۔ چند مسائل ہین پہلا مسئلہ اگر ام ولد کی قیمت نہیں دے سکتا ہو تو وہ فروخت کیجا ئیگی یا بایع پہیر لیگا (ام ولد وہ کنیز ہے جو آقا سے فرزند رکہتی ہو) دوسرا مسئلہ اگر کوئی مفلس ہو جائے تو اس سے ادائے دین کا مطالبہ نہیں ہو سکتا اور نہ اس کو کسب کرنے کے لئے یار شئے کا مکان

يطلق ويبيع دل الجبر بالاداء **السادسة** الولاية فى مال الطفل والمجنون للاب والجد لهم فان نقد فللوصى فان نقد فللحاكم وفى مال السفيه والمفلس للحاكم خاصة **الفصل الرابع** فى الضمان وانما يصح اذا صدر من اهله ولابد من رضا الضامن والمضمون له ويبرأ المضمون عنه وان انكر وينتقل المال الى الضامن فان كان مليا او علم المضمون له باعساره وقت الضمان صح والا كان له الفسخ ويصح مؤجلا وان كان الدين حالا وبالعكس ويرجع الضامن على المضمون عنه بما اداه اذا ضمن بسواله ولا يشترط العلم بمقدار المال ويلزمه ما يقوم به

یا خدمتی غلام وکنیز بیچنے کے لئے مجبور کر سکتا ہے **تیسرا مسئلہ** اگر کسیکا قرض ایک مدت معینہ کے بعد ادا کرنیکا ہو تو بسبب منع تصرف کے (مدت آخر ہونے تک) وقت ادائی نہیں آتا ہاں قرضدار مرجائے تو وقت ادائی آجائیگا اور قرضخواہ مرے تو نہیں۔ **چوتھا مسئلہ** شخص ممنوع التصرف اور اسکے عیال کے صرف کے لئے تقسیم مال تک اسکا مال سے دیا جائیگا اور وہ شخص مرجائے تو (غرماپر) کفن مقدم ہے **پانچواں مسئلہ** ہر دین کی نسبت سے مال کے حصے کرکے ان قرضوں کی ادائی میں تقسیم کریں جنکا وعدہ پورا ہوگیا ہو۔ اگر تقسیم کے بعد ظاہر ہو کہ ایک اور دین کا وعدہ پورا ہوگیا ہے تو تقسیم سابق ٹوٹ جائیگی اور یہہ بھی شریک کیا جائیگا۔ تقسیم کے بعد ممنوع التصرف مختار ہو جائیگا اور خود قرض ادا کردے تو منا ہی زائل ہو جائیگی **چھٹا مسئلہ** طفل اور دیوانیکے مالمیں باپ اور دادا کو ولایت حاصل ہے اگر یہہ نہوں تو وصی ولی ہے اور سفیہ اور مفلس کے مالمیں فقط حاکم شرع ولی ہے **چوتھی فصل** ضمانت کے بیان میں ہے ضمانت اس شخص سے صحیح ہے جو لائق ضمانت ہو (یعنے بالغ وعاقل) اور ضامن اور مضمون لہ کی

البينة خاصة ولو ضمن المملوك بغير اذن مولاه لا يتبع به بعد العتق ولا بد في الحق
من الثبوت سواء كان لازما او آئلا اليه ولو ضمن عهدة الثمن لزمه مع بطلان
البيع لا مع تجدد فسخه **اما الحوالة** فيشترط فيها رضاء الثلثة ولا يجب بمولها
ومعه يلزم ويبرأ المحيل وينتقل المال الى ذمة المحال عليه ان كان مليا وعلم بافلاسه
والا فله الفسخ ولو طالب المحال عليه بما اداه فادعى المحيل بثوته في ذمته فالقول
قول المحال عليه مع يمينه ولو احال المشترى بالثمن ثم فسخ بطلت الحوالة على اشكال
ويرجع المشترى على البائع مع قبضه ولو احال البائع اجنبيا ثم فسخ لم تبطل الحوالة ولو

رضامندی ضروری ہے (مضمون لہ وہ ہے جو ضمانت کا طالب ہے) اور مضمون عنہ (یعنے جسکی
طرف سے ضمانت کی جاتی ہے) بری ہو جائیگا ہرچند خود ضمانت دینے سے انکار کرے
اور مال ضامن کے ذمے میں منتقل ہو گا پس اگر ضامن مالدار ہو یا مضمون لہ بوقت ضمانت
ضامن کی تنگدستی سے واقف ہو تو ضمانت صحیح ہے ورنہ مضمون لہ فسخ کر سکتا ہے۔ ادائی کے
لئے ایک مدت مقرر کر کے ضمانت دینا بھی صحیح ہے اگرچہ دین فوراً ادا کرنیکا ہو اور اسکا عکس بھی
جائز ہے۔ ضامن جو چیز ادا کرے وہ مضمون عنہ سے لے بشرطیکہ اس کی خواہش سے ضمانت
کی ہو (جس مال کی ضمانت کی جاتی ہے اس) مالکی مقدار کا علم ضروری نہیں جسقدر کہ گواہوں سے
ثابت ہو گا اسکی ادائی لازم ہو گی۔ اگر مملوک آقا کی بے اجازت کسیکا ضامن ہو تو آزاد
ہونیکے بعد ذمہ دار ہو گا جس حق کی ضمانت کی جاتی ہے اس حق کا ثبوت ضروری ہے
خواہ وہ حق لازمی ہو یا مضمون عنہ کی طرف راجع ہوا ہو۔ اگر (بایع کی طرف سے) قیمت کا
ضامن ہو اور بیع (خود بخود کسی سبب شرعی سے) باطل ہو جائے تو قیمت دینا لازم ہوگا
(جیسے وہ مال غصبی ثابت ہو) اگر مشتری فسخ کرے تو لازم نہیں۔ اور حوالہ میں تینوں کی

حوالہ

بطل البیع بطلت فیہما و **اما الکفالۃ** فیشترط فیہا رضاء الکفیل والمکفول
له خاصة وفی اشتراط الاجل قولان و تعیین المکفول وعلی الکافل دفع المکفول
او ما علیه ومن اطلق غریما من ید صاحبه فعلیه لزم اعادته او ما علیه ولو کان قاتلا
دفع ادا الدیة ولو مات المکفول او دفعه الکفیل او سلم نفسه او ابرأ المکفول له
برء الکفیل ولو عینا موضع التسلیم لزم والا انصرفت الی بلد الکفالة **الفصل الثانی** فی الصلح وهو جائز مع الاقرار والانکار الا ما حلل حراما او بالعکس مع علم المصطلحین
لمقدار وجعلها دینا او عینا ولا یبطل الا برضائهما او استحقاق احد العوضین

رضامندی ضرور ہے (اول محیل یعنے مدیون حوالہ کرنیوالا دوسرے محال علیہ یعنے جسپر حوالہ
کیا گیا ہے تیسرے محتال یعنے قرضخواہ طالب حوالہ) حوالے کا قبول کرنا واجب نہیں اگر
قبول کرے تو (دین کا ادا کرنا) لازم ہوگا اور محیل بری ہوجائیگا۔ اگر محال علیہ مالدار ہو یا
اسکی تنگدستی کا علم محتال کو ہو تو وہ مال کا ذمہ دار ہوگا۔ ورنہ محتال کو فسخ جائز ہے۔ محال
علیہ جو شے ادا کرے وہ محیل سے لے۔ اگر محیل دعوے کرے کہ وہ شے محال علیہ کے ذمہ مین تھی تو
محال علیہ کا قول با قسم معتبر ہے (بشرطیکہ مدعی کے پاس گواہ نہون) اگر مشتری کسی پر قیمت کا
حوالہ کرے پھر بیع فسخ کردے تو حوالہ باطل ہوگا۔ اسمین اشکال ہے۔ اگر بایع (محال علیہ سے)
قیمت وصول کرے تو مشتری بایع سے واپس لے (اور محال علیہ کو پہونچادے) اگر بایع کسی اجنبی
کو حوالہ کرے (کہ مشتری سے قیمت وصول کرے) پھر بیع کو فسخ کردے تو حوالہ باطل نہوگا۔ ہان اگر
بیع خود باطل ہو تو ان دونون صورتون مین حوالہ باطل ہوگا (بلا اشکال) اور کفالت مین
فقط کفیل و مکفول لہ کی رضامندی ضرور ہے۔ مدت کے مشروط ہونے مین دو قول ہین مکفول کا
معین کرنا ضرور ہے (مکفول وہ جسکی طرف سے کفالت کی گئی ہے) کافل (یعنے کفیل پر

کفالت شرائط

ولو اصطلح الشریکان علی ان لاحدھما الربح والخسران ولالآخر راس المال صح ولو
ادعی احدھما درھمین فی یدھما والآخر احدھما اعطی الاول احدھما ونصف
الآخر وللآخر نصف درھم وکذا لو ادعی احدھما درھمین والآخر ثالثا وتلف
احدھما بغیر تفریط ولو اشتبه الثوبان بیعا وقسم الثمن علی نسبة راس مالھما و
لیس طلب الصلح اقرارا بخلاف ما اذا قال بعنی او ملکنی او ھبنی او اجلنی او
قضیت او ابرأت **الفصل السادس فی الاقرار** وھو اخبار عن حق
سابق ولا یختص لفظا ویصح بالاشارة المعلومة ولو قال نعم او اجل فی جواب

واجب ہے کہ شخص مکفول کو یا اس شئے کو جو مکفول کے ذمہ ہے پہونچا دے اگر کوئی زبردستی سے
کسی مدیون کو قرضخواہ کے ہاتھ سے چھڑا دے تو لازم ہے کہ اسے پھیر لائے یا جو چیز اس کے ذمہ
ہو ادا کرے اگر قاتل کو رہا کر دے تو اسے پھیر لادے یا خون بہا ادا کرے۔ اگر مکفول مرجائے یا کفیل
اسے پہونچا دے یا خود مکفول اپنے تئین سپرد کرے یا مکفول لہ بری الذمہ کر دے تو کفیل بری ہو جائیگا
اگر کفیل اور مکفول لہ سپرد کرنے کے لئے ایک مقام مقرر کریں تو لازم ہے ورنہ جس بستی میں
کفالت ہوئی ہو وہین پہونچائے **پانچوین فصل** صلح کے بیان مین ہے اقرار اور انکار مین
صلح جایز ہے مگر اس شئے مین جایز نہین جو حرام کو حلال ٹھہرائے یا حلال کو حرام۔ خواہ صلح کرنیوالے
مقدار سے واقف ہوں یا نہوں خواہ دین ہو یا عین بغیر دونو کی رضامندی کے صلح باطل نہین
ہوتی یا دونوں عوضون کوئی مال غصبی ثابت ہو (ایک عوض وہ جسپر نزاع ہے دوسری عوض
وہ جسپر صلح ہوئی ہے) اگر دو شریک اس امر پر صلح کرین کہ ایک کے لئے فائدہ اور نقصان ہو اور
دوسرے کے واسطے فقط اصل مال تو صحیح ہے۔ اگر دو شخصوں کے قبضہ مین دو درہم ہوں اک
دعوی کرے کہ دونوں میرے ہین دوسرا کہے کہ ایک میرا ہے تو پہلے کو ڈیڑھ درہم دین اور

اعليك كذا فهو اقرار وكذا ابلى عقيب اليس عليك كذا بخلاف نعم
ولو قال انا مقر فليس بالاقرار الا ان يقول به ولو علقه بشرط بطل ولو
قال ان شهد فلان فهو صادق لزمه ان لم يشهد ويشترط فى المقر التكليف
والحرية ويتبع العبد باقراره بعد العتق وفى المقر له اهلية التملك ولو اقر
للعبد فهو لمولاه ولو قال له على مال فان فسره بما يملك قبل وان قل ولو لم يفسره حبس
عليه ولو قال الف ودرهم قبل تفسيره فى الالف ولو قال الف وثلثة دراهم او مائة وعشرون درهما
فالجميع دراهم ولو قال كذا درهما فعشرون ولو قال كذا درهم فمائة ولو قال كذا كذا درهما احد عشر وكذا

دوسرے کو آدھا۔ اگر ایک شخص دو درہموں کا دعوے کرے اور دوسرا ایک تیسرے درہم کا
اور ان دو درہموں سے ایک بغیر تفریط تلف ہو جائے تو وہی حکم ہے۔ (یعنے دو درہم کے
مدعی کو ڈیڑھ درہم اور دوسرے کو آدھا درہم دیں) اگر دو کپڑے مشتبہ ہوں تو دونوں کو بیچکے
ہر ایک کے مال کے موافق ہر ایک کو دیں صلح۔ چاہنے سے (کسی دین کا) اقرار نہیں ہو جاتا بخلاف
اس کے کہ کہے کہ (فلان چیز) میرے ہاتھ فروخت کر یا مجھے اسکا مالک کر دے یا بخشدے یا (اسکی
ادائی میں) مہلت دے یا میں نے ادا کر دیا ہے یا تو نے بری کر دیا ہے (ان صورتوں میں اس
چیز کا اقرار ہے)

چھٹی فصل اقرار کے بیان میں ہے۔ حق سابق سے خبر دینے کو اقرار کہتے ہیں
اقرار میں زبان سے کہنے کی تخصیص نہیں بلکہ اشارہ معلومہ بھی صحیح ہے اگر کوئی پوچھے أعَلَيْكَ كذا
(یعنے کیا فلان چیز تیرے ذمہ ہے) تو وہ کہے نَعَم یا اَجَل (یعنے ہاں) تو یہ اقرار ہے۔ اسیطرح
اَلَيْسَ عَلَيْكَ كذا کے جواب میں بلیٰ کہنے سے اقرار ہوتا ہے۔ بخلاف نَعَم کے اگر کوئی فقط
انا مقر کہے تو اقرار نہیں ہاں اگر انا مقر به کہے اقرار ہے اگر اقرار کو کسی شرط پر معلق
کرے تو باطل ہے اگر کہے کہ فلان شخص گواہی دے تو سچا ہے اس صورت میں اقرار ثابت

وکذا درهماً احدٌ وعشرون هٰذا مع معرفته والا فله التفسیر ولو قال مائة مؤجلة او من ثمن خمر او مبیع لم اقبضه او تبعت الخیار فالقول قول الغریم مع الیمین ویحکم بما بعد الاستثناء المتصل والمنفصل ویسقط بقدر قیمة المنفصل ولو قال عشرة الا ثلثة الا ثلثة لزم اربعة والوجه بطلان الاستثناء فی درهم ودرهم الا درهما ولو قال عشرة الا خمسة الا ثلثة لزم ثمانیة ولو قال عشرة بنقص احد لم یقبل ولو قال هٰذا لفلان بل لفلان کان للاول وغرم للثانی بقیمته ویرجع فی النقد والوزن والکیل الی عادة البلد ومع التعدد الی

ہوگا ہر چند وہ گواہی نہ دے اور شرط ہے کہ اقرار کرنیوالا مکلف اور آزاد ہو۔ اگر غلام کسی دین کا) اقرار کرے تو آزاد ہونے کے بعد ادا کرنا لازم ہوگا جس کے لئے اقرار کیا جاتا ہے ضرور ہے کہ وہ مالک ہونیکی لیاقت رکھتا ہو۔ اگر کسی غلام کے واسطے اقرار کرے تو وہ اسکے آقا کا مال ہے۔ اگر کوئی کہے کہ فلاں شخص کا مال میرے ذمے ہے پھر ایسا مال بیان کرے جو ملکیت میں آسکتا ہو تو وہ قبول کیا جائیگا اگرچہ کم ہو اور بیان نکرے تو قید کیا جائیگا۔ اگر لکھے الفٌ ودرہمٌ پھر الف کی جو تفسیر کرے قبول کی جائے گی (جیسے کہے ہزار پیسے) اگر لکھے الفٌ وثلثة دراہم یا لکھے مائةٌ وعشرون درہما تو کل درہم ہیں (اس لئے کہ لفظ اخیر کی تمیز سبکو شامل ہے) اگر کہے کذا درہما تو وہ بیس درہم ہیں (اس لئے کہ اقل عداد مفرد جن کی تمیز منصوب ہو وہ عشرین ہے) اگر لکھے) کذا درہم تو وہ سو ہیں (اس لئے کہ کم سے کم وہ عدد جسکی تمیز مفرد مجرور ہو وہ مائة ہے) اگر کہے کذا کذا درہما تو وہ گیارہ ہیں اور اگر کہے کذا وکذا درہما تو وہ اکیس ہیں یہہ تقریر اس وقت ہے کہ اقرار کرنیوالا عربیت سے واقف ہو ورنہ خود وہ تعداد بیان کرے اگر کہے کہ ایک سو میرے ذمے ہیں انتہی ثمّ بہ

تفسیرہ ولو اقر بالمظروف لم یدخل الظرف ولو قال تفیز حنطة بل قفیز شعیر لزمہ تفیزان ولو قال تفیز حنطة بل قفیزان لزمہ اثنان ولو قال اذ اجاء راس الشہر فلہ علی الف او بالعکس لزمہ بخلاف ان قدم زید ولو ابہم الجمع حمل علی اقلہ ولو ابہم المقر لہ الزم البیان فان عین قبل ولو ادعاہا الاخر کانا خصمین ولہ الیمین علی عدم العلم ولو ابہم المقر بہ ثم عین فانکر المقر لہ نتزع عنہ الحاکم او اقر فی یدہ بعد یمینہ ولو انکر المقر لہ بالعبد قال الشیخ یعتق وفیہ نظر ولو ادعی المواطاة علی الاشہاد کان لہ الاحلاف مسائل الاولی

یا کہے شراب کی قیمت ہے یا کہے کہ ایسے مال کی قیمت ہے جس پر قبضہ نہیں ہوا یا کہے کہ مین نے بیع فسخ کردی تھی اس صورتمین نقصان اٹھانیوالے کا (یعنی مقر لہ) کا قول باقسم معتبر ہے اگر اقرار کے بعد استثنا کرے تو بعد استثنار جو باقی ہو اسکا حکم ہوگا خواہ استثنائے متصل ہو یا منفصل اگر منفصل ہو تو اسکی قیمت کے موافق ساقط ہوگا اگر کہے عشرة الا ثلثة الا ثلثة تو چار لازم ہونگے اگر کہے کہ درہم و درہم الا درہما تو یہہ استثنا باطل ہے اگر کہے عشرة الا خمسة الا ثلثة تو آٹھہ لازم ہین اگر کہو عشرة بنقص واحد تو مقبول نہوگا اگر کہے یہہ مال فلان کا ہے بلکہ فلان کا تو وہ مال شخص اول کو دے اور دوسرے کو اسکی قیمت دے روپے اشرفی مین اور تولنے ناپنے مین بستی کا اعتبار ہوگا۔ اگر کسی بستی مین وزن وغیرہ کئی طرح کے ہون تو مقر کے بیان کا اعتبار ہوگا۔ اگر مظروف کا اقرار کرے تو ظرف داخل نہین اگر کہے کہ ایک پیمانہ گیہون ہین بلکہ ایک پیمانہ جو۔ تو دونون لازم ہونگے اگر کہے ایک پیمانہ گیہون بلکہ دو پیمانے تو دو لازم ہین۔ اگر کہے کہ جب مہینا شروع ہو تو فلان شخص کے مجھپر ہزار ہین یا برعکس کہے یعنے مجھپر ہزار ہین اگر مہینا

یشترط فی الاقرار بالولد امکان البنوة والجھالة وعدم المنازع ولا یشترط
تصدیق الصغیر ولا یلتفت الی انکارہ بعد البلوغ ویشترط فی الکبیر و
فی غیر الولد ومع تصدیق غیر الولد ولا وارث یتوارثان ولا یتعدی
التوارث الی غیرھما ولو کان لہ ورثة مشھورون لم یقبل فی النسب
الثانیة لو اقر الوارث باولی منه دفع ما فی یدہ الیه ولو کان مساویا
دفع بنسبة نصیبه من الاصل ولو اقر باثنین فتناکرا لم یلتفت الی تناکرھما
ولو اقر باولی منه ثم باولی من المقر له فان صدقه دفع الی الثالث والا الی

خروج ہوتی لازم ہونگے۔ بخلاف اس کے کہ اگر کہے اگر زید آئے (تو مجھپر ہزار ہین) اگر
جمع کو مبہم بیان کرے تو کم پر حمل ہوگا (جیسے عربی مین کہے دراہم تو تین مراد ہونگے اگر
اردو مین کہے اشرفیان تو دو لازم ہونگے) اگر مقر لہ کو چھپائے تو ظاہر کرنا لازم ہوگا
پس جب کسیکو مقرر کردے تو مان لیا جائے اگر دوسرا شخص دعوے کرے تو دو مدعی
ہوجاینگے اور مقر عدم علم پر قسم کھائیگا۔ اور جس چیز کا اقرار کیا ہے اسے مبہم رکھے پھر ظاہر
کردے اور مقر لہ انکار کرے تو حاکم کو جائز ہے کہ وہ چیز اپنے پاس رکھے یا قسم لیکر مقر کے
پاس ہی رہنے دی اگر مقر لہ غلام کا انکار کرے تو شیخ ابو جعفر طوسی رح نے فرمایا ہے کہ وہ غلام
آزاد کیا جائے۔ یہہ مسئلہ غور طلب ہے اگر کسی شئے کو بیچکر قیمت لینے کا اقرار کرے)
دعوے کرے کہ موافقت اور عادت سے اقرار کیا تہا درحقیقت نہین لی ہے تو اسے
یہہ پہنچتا ہے کہ مشتری سے قسم لے **یہان مسائل** ہین پہلا مسئلہ فرزند کے اقرار مین
شرط ہے کہ ابنیت ممکن ہو اور وہ مجہول النسب ہو اور کوئی اس پر نزاع کرنیوالا نہو
اگر وہ نابالغ ہو تو اس کی تصدیق ضرور نہین۔ بلوغ کے بعد اس کے انکار کا اعتبار نہین

ثانی ویعزم للثالث ولو اقر الولد باخ ثم اقر بثالث وانکر الثالث الثانی کان للثالث النصف وللثانی السدس وللاول الثلث ولو کانا معلومی النسب لم یلتفت الی انکاره **الثالثة** یثبت النسب بشهادة عدلین لابرجل وامرأتین ولابرجل ویمین ولو شهد الاخوان بابن للمیت وکانا عدلین کان اولی منهما ویثبت النسب ولو کان فاسقین یثبت المیراث دون النسب **الفصل التابع** فی الوکالة ولابد فیها من الایجاب والقبول وان کان فعلا او متاخرا والتنجز وهی جائزة من الطرفین ولو عزله الموکل بطل التصرف مع علمه

اگر وہ بالغ ہو اس کی تصدیق ضرور ہے - فرزند کے سوائے اور اقربا کے اقرار مین بھی ضرور ہے کہ وہ **تصدیق** کرین جب (کوئی شخص بغیر فرزندی کے کسیکی اور قرابت کا اقرار کرے اور وہ) غیر فرزند قرابت کی تصدیق کرے اور دوسرا وارث نہو تو دونون باہم وارث ہونگے مگر یہہ توارث ان دونون کے سوا اور ونکیطرف نہ پھیلیگا - اگر (مقر کے) ورثہ مشہور ہون تو پھر نسب مین اقرار مقبول نہین **دوسرا مسئلہ** اگر وارث اقرار کرے کہ فلان مجھسے اولی ہے تو جو اسکو (میراث مین ملا ہے) وہ اس اولی کو دیا جائیگا اگر مقر لہ مساوی ہو تو اس کے حصے کے موافق اسے بھی اصل ترکے سے دیا جائے - اگر ایک شخص وارث دوسرے دو وارثونکا اقرار کرے اور وہ دو آپس مین ایک دوسرے کا انکار کرین تو وہ انکار معتبر نہین - اگر کوئی اپنے سے اولی کا اقرار کرے پھر اس سے اولی کا اقرار کرے پس اگر دوسرا اسکی تصدیق کرے تو کل مال اس تیسرے کو دین ورنہ دوسرے کو دین اور تیسرے کو مقر (اپنی ذات سے) تاوان دیگا - اگر کسیکا فرزند دوسرے فرزند کا اقرار کرے پھر یہہ دونون تیسرے کا

بالعزل وتبطل بالموت والجنون والاغماء وتلف متعلقها وفعل الموکل وتصح
فیما لا یتعلق غرض الشارع بایقاعه مباشرۃ ولا یتعدی الوکیل الماذون
الا فی تخصیص السوق ولو عمم التصرف صح مع المصلحة الا فی الاقرار والا
طلاق ویقتضی البیع حالا بثمن المثل بنقد البلد وابتیاع الصحیح وتسلیم المبیع
فی البیع وتسلیم الثمن فی الشراء والرد بالعیب ولا یقتضی وکالة الحکومة
القبض ویشترط اهلیة التصرف فیهما والحریة ولو توکل العبد او وکل باذن
مولاه صح ولا یوکل الوکیل بغیر اذنه وللحاکم التوکیل عن السفهاء والبله ویتعین

اقرار کرین - اور تیسرا دوسرے کا انکار کرے تو تیسرے کو نصف مال ملیگا اور دوسرے کو
چھٹا حصہ اور پہلے کو تیسرا حصہ - اگر دونون معلوم النسب ہون تو تیسرے کے انکار کا
اعتبار نہین **تیسرا مسئلہ** دو مرد عادل کی گواہی سے نسب ثابت ہوتا ہے - نہ
ایک مرد اور دو عورتون سے اور نہ ایک مرد اور قسم سے - اگر (میت کے) دو بھائی گواہی
دین کہ میت کا ایک فرزند ہے اور وہ دونون عادل ہون تو وہ فرزند (میراث مین) ان دونون
سے اولے ہے اور اسکا نسب بھی ثابت ہوگا اگر فاسق ہون تو وہ فرزند فقط میراث لیگا
اسکا نسب ثابت نہوگا **ساتوین فصل** وکالت کے بیان مین ہے - وکالتمین ایجاب و
قبول شرط ہے ہر چند قبول فعلی ہو - (یعنے کام شروع کردی) یا قبول دیر سے ہو - اور جاری
کرنا بھی شرط ہے (یعنے وکالت کو کسی امر متوقع پر مشروط نکرے) یہہ عقد (یعنے معاملہ وکالت)
دونون طرف کے بطور جواز کے ہے (یعنے وکیل و موکل ہر ایک فسخ کرسکتا ہے) اگر وکیل کو موکل معزول
کردے تو پھر وکیل کا تصرف باطل ہے بشرطیکہ معزولی سے وکیل واقف ہو - موت اور جنون
اور بے ہوشی سے وکالت باطل ہوتی ہے اور وکالت کے متعلق شئے تلف ہونیسے

لذوی المروات التوکیل ولا یتوکل الذمی علی المسلم ولا یضمن الوکیل الا بتعد او تفریط
ولا تبطل وکالته بردہ والقول قوله مع الیمین وعدم البینة فی عدمه وفی العزل والعلم
به والتلف والتصرف وفی الرد قولان والقول قول منکر الوکالة وقول الموکل لو ادعی
الوکیل الاذن فی البیع بثمن معین فان وجدت العین استعیدت وان فقدت
او تعذرت فالمثل او القیمة ان لم یکن مثلیا ولو زوجه فانکر الموکل الوکالة حلف
وعلی الوکیل المهر وقیل نصفه ویجب علی الموکل طلاقها مع کذبه ولو وکل اثنین لم یکن
لاحدهما الانفراد بالتصرف الا ان یاذن لهما ولا یثبت بشاهدین عدلین ولو اخر الوکیل

(جیسے کسی عورت سے نکاح کرنے وکیل کیا اور وہ عورت مر گئی) اور موکل خود وہ کام کرنے سے بھی
وکالت باطل ہوتی ہے۔ ایسے جملہ امور میں وکالت صحیح ہے جنمیں اپنی ذات سے بجا لانیکا حکم شارع
سے نہو۔ اجازت سے زیادہ وکیل کام نہیں کر سکتا مگر بازار کی تخصیص میں (جیسے موکل
کہے کہ یہ شے اتنی قیمت پر فلان بازار میں فروخت کر وکیل اتنی قیمت پر دوسرے بازار میں
بیچ سکتا ہے) اگر موکل وکیل کے تصرف کو عام کر دے تو با مصلحت صحیح ہے۔ مگر اقرار میں (صحیح نہیں)
بیع کی وکالت میں کچھ شرط نکرے تو اس امر کی مقتضی ہے کہ قیمت مثل سے اور سکہ بلد سے نقد
بیچے۔ اور درست چیز مول لے۔ بیع میں بیچی ہوئی شے (مشتری کو) تسلیم کر دے اور خرید
میں قیمت (بائع کو تسلیم کرے) اور عیب دار ہو تو پھیر دے۔ کسی جانے کی حکومت کی وکالت
اس امر کی مقتضی نہیں کہ اس پر قبضہ کرے۔ موکل اور وکیل میں تصرف کی اہلیت (یعنی مکلف ہونا
اور آزاد ہونا شرط ہے۔ اگر غلام مولی کی اجازت سے وکیل ہو یا وکیل کرے تو صحیح ہے موکل
کی بے اجازت وکیل کسی دوسرے کو وکیل نہیں کر سکتا۔ حاکم (شرع) کو جائز ہے کہ سفیہوں
اور ناسمجھوں کی طرف سے وکیل کرے اور جو صاحبان مروت (یعنے اشراف قوم) ہیں انکو

التسلیم مع القدرۃ والمطالبۃ ضمن۔

کتاب الھبات وتوابعھا وفیہ فصول **الفصل الاول** فی الھبۃ

انما تصح فی الاعیان المملوکۃ وان کانت مشاعۃ بایجاب وقبول وقبض من المکلف

الحر ولو وھبہ ما فی ذمتہ کان ابراءً ویشترط فی القبض اذن الواھب الا ان

یھبہ ما فی یدہ وللاب والجد ولایۃ القبول والقبض عن الصغیر والمجنون

ولیس لہ الرجوع بعد الاقباض ان کانت لذی الرحم او بعد التلف او التعویض

او التصرف خلاف وقیل الزوجان کالرحم ولہ الرجوع فی غیر ذالک فان عاب فلا ارش

انہیں سنت ہے کہ اپنے (کاروبار میں) وکیل کریں مسلمان مدعیٰ علیہ ہو تو مدعی کے

طرف کا فرذمی وکیل نہیں ہو سکتا۔ اور وکیل بغیر تعدی یا تفریط ضامن نہیں۔ وکالت

تعدی و تفریط سے باطل نہیں ہوتی تفریط نکرنے میں وکیل کا قول باقسم معتبر ہے تا طلیکہ

بینہ نہو۔ اور معزولی میں اور اسکی اطلاع میں اور تلف ہونے میں اور تصرف میں بھی وکیل کا

قول (باقسم و عدم بینہ) مقبول ہے اور موکل کو مال) پھیر دینے میں (تنازع ہو تو) (اس کے حکم میں)

دو قول ہیں منکر وکالت کا قول (انکار وکالت میں) مسموع ہے اگر وکیل دعوے کرے کہ بیع کی

اجازت بقیمت معین موکل نے دی ہے اس صورت میں موکل کا قول معتبر ہے پس اگر عین مال

موجود ہو تو (وکیل سے) پھیر لے اگر مفقود ہو یا پھیرنا متعذر ہو تو ویسی ہی دوسری

شئے لے اگر وہ شئے مثلی نہو تو قیمت لے۔ اگر وکیل موکل کو (کسی سے) تزویج کرے پھر موکل

وکیل ہونیکا انکار کرے تو موکل کو قسم کھلائیں اور وکیل سے مہر لیں۔ بعض نے آدھا مہر لکھا ہے

اور حقیقت میں موکل جھوٹا ہو تو اسے طلاق دینا واجب ہے۔ اگر ایک شخص دو وکیل کرے تو

دو نو میں کوئی تنہا تصرف نہیں کر سکتا ہاں موکل اجازت دے تو کر سکتا ہے۔ بغیر دو گواہ

وان زادت زیادۃ متصلۃ تبعت والا فللموھوب لہ **مسائل الاولیٰ** یجوز الرجوع فی الصدقۃ بعد الاقباض ان کانت علی الاجنبی ولو قبضھا من غیر اذن المالک لم ینتقل الیہ **الثانیۃ** لابد فی الصدقۃ من نیۃ القربۃ **الثالثۃ** یجوز الصدقۃ علی الذمی وان کان اجنبیا **الرابعۃ** صدقۃ السر افضل الا مع التہمۃ **الفصل الثانی** فی الوقف وصریح الفاظہ وقفت والباقی تفتقر وشرطہ القبول والتقرب والاقباض ویتولی الولی القبض عن الطفل والناظر فی المصالح القبض عنھا والتنجیز والدوام والخراجہ عن نفسہ ولو شرط عودہ

عادل کے وکالت ثابت نہیں ہوتی - وکیل باامکان باوجود طلب تسلیم کرنے میں دیر کرے تو ضامن ہے **کتاب ہبہ و توابع ہبہ** اسمیں کئی فصلیں ہیں **پہلی فصل** ہبہ کے بیان میں ہے محض اشیای مملوکہ میں ہبہ صحیح ہے اگرچہ ان اشیاء کی ملک بطور مشاع ہو اور ایجاب و قبول اور قبضہ مکلف آزاد سے شرط ہے - اگر کسی ذمہ کوئی شئے ہو اور مالک سے ہبہ کر دے تو وہ بری ہے قبضہ میں واہب کی اجازت ضرور ہے - ہاں پہلے ہی سے کسیکے قبضہ میں کوئی شئے ہو پھر وہ اسے ہبہ ہو جائے (تو اجازت کی ضرورت نہیں) باپ دادا کو بچے اور دیوانے کی طرف سے قبول اور قبضہ کے لئے ولایت حاصل ہے - اگر ذوی الارحام کو ہبہ کرے یا شئے موہوبہ تلف ہو جائے یا ہبہ بالمعاوضہ ہو تو قبضے کے بعد پھیر نہیں سکتا - تصرف میں اختلاف ہے - بعض علما کہتے ہیں کہ زوجہ و شوہر بھی مثل ذی رحم کے ہیں ان صورتوں کے سوای پھیر لینا جائز ہے (بصورتیکہ) اس شئے میں کچھ عیب نکلا ہو تو تاوان نہیں لے سکتا اگر کچھ زیادتی ہوئی ہو اور وہ متصلہ ہو تو اس شئے کے ساتھ ہے ورنہ موہوب الیہ لیگا **یہاں مسائل** ہیں پہلا مسئلہ صدقہ قبضہ کے بعد پھیر لینا جائز نہیں ہر چند اجنبی کو دے - اگر کوئی مالک کی بے اجازت صدقے پر قبضہ

صار حبسا ولو جعله الى امد ولم ينقرض غالبا رجع الى ورثة الواقف وان يكون
عينا مملوكة ينتفع بها مع بقائها وان كانت مشاعة وجواز تصرف الواقف ووجود
الموقوف عليه واهلية التملك واباحة منفعة الوقف على الموقوف عليه ولا تجعل
النظر لنفسه وان اطلق كان لا رباب ويصح الوقف على المعدوم تبعا للموجود ويصرف
الوقف على البر الى الفقراء ووجوه القرب ولو وقف المسلم على البيع والكنائس
بطل بخلاف الكافر ويبطل على الحربي وان كان رحما لا للذمي وان كان اجنبيا
وينصرف وقف المسلم على الفقراء الى المسلمين والكافر الى فقراء ملته وعلى المسلمين

کرے تو وہ مالک نہوگا دوسرا مسئلہ صدقے مین قربت کی نیت ضرور ہے تیسرا مسئلہ ذمی کو
صدقہ دینا جایز ہے ہر چند اجنبی ہو۔ چوتھا مسئلہ صدقہ چھپاکے دینا بہتر ہے ہان (بخل کی) تہمت
کا خوف ہو تو علانیہ دے دوسری **فصل وقف کے بیان** مین ہے اس کے لیے صریح لفظ۔ وقفت۔
(یعنے مین نے وقف کیا) باقی قرینے کے ساتھ ہین۔ وقف مین قبول اور نیت قربت اور قبضہ لانا
شرط ہے۔ بچے کی طرف سے ولی قبضہ کریگا نیک کامونکا جو ناظر ہے اُن کامون کے لیے قبضہ کرسکتا ہے
اور جاری کرنا (یعنے اسے کسی متوقع امر سے مشروط کرنا) اور ہمیشہ کے لیے وقف کرنا اور شے موقوفہ کو
اپنی ذات سے خارج کرنا بھی شرط ہے۔ اگر اپنی طرف پھر عود کرنے کی شرط کرے تو ایسے وقف کو حبس
کہتے ہین اگر (ایک شخص کی) انتہائے عمر تک یا ایک شخص کے لیے (چند پشتون تک مثلاً) وقف
کرے کہ آخر وہ مدت غالباً تمام ہونے والی ہے تو پھر واقف کے ورثہ کی طرف وہ شے عود کریگی
اور یہ ضرور ہے کہ) وہ شے ایسی مملوکہ ہو کہ اسکی باقی رہنے پر فائدہ اٹھا سکین اگرچہ بطور مشاع کے ہو
(یعنے مشترک) اور واقف جایز التصرف ہو اور موقوف علیہ موجود ہو اور ملکیت کی قابلیت
رکھتا ہو اور شے موقوفہ کی منفعت موقوف علیہ پر مباح ہو (یہانتک شرطین تمام ہوگئین) جانتے

الی المصلی الی القبلة وعلی المومنین او الامامیة الی الاثنا عشریة وکذا
کل منسوب الی من انتسب الیه ولو نسب الی اب کان لمن انتسب الیه بالابناء
وفی البنات قولان ولو شرك استوی الذکور والاناث مالم یفضل والقوم اهل اللغة
والعشیرة الاقربون فی النسب والجار لمن یلی داره الی اربعین ذراعا وفی سبیل الله
کل ما یتقرب به الیه والموالی الاعلون والادنون ولا یتبع کل نقد فی الوقف علی
الفقراء بل یعطی اهل البلد منهم ومن حضره ولو صار منهم جاز له
له ان یاخذ معهم **مسائل الاولیٰ** اذا بطلت المصلحة الموقوف علیها

کرشئے موقوفہ پر خود ناظر رہے۔ اگر وقف مطلق ہو (یعنے اپنی دیکھ بھال کی شرط نکرے) تو موقوف
علیہم ناظر رہینگے۔ موجود کے ضمن مین معدوم پر وقف کرنا صحیح ہے (جیسے زید اور اسکی اولاد پر
وقف کرے جو ابھی پیدا نہوئی ہو) اگر نیک کام پر وقف کرے تو وہ شئے فقرا مین اور ان کامون مین
جو خدا تعالی کی قربت کے ہون صرف ہوگی اگر مسلمان کفار کی عبادت خانو نپر وقف کرے تو باطل
ہے بخلاف کافر کے۔ کافر حربی پر وقف باطل ہے اگرچہ قرابت دار ہو اور ذمی پر صحیح ہے
اگرچہ غیر ہو۔ اگر مسلمان۔ فقرا پر وقف کرے تو وہ فقرائے مسلمین مین صرف ہوگی۔ اور
وقف کافر فقرائے کفار مین۔ اگر کوئی مسلمانو نپر وقف کرے تو کل وہ لوگ مراد ہونگے جو قبلہ
کیطرف نماز پڑہتے ہون۔ اور مومنین پر یا امامیہ پر وقف کرے تو اثنا عشری کی طرف راجع
ہوگا اسیطرح ہر منسوب اسکیطرف ہے جسکی طرف اس کی نسبت ہو۔ اگر کسیکو باپ کیطرف
نسبت دیجائے (جیسے بنی ہاشم) تو کل وہ لوگ ہین جو لڑکو نکی جانب سے اس کی طرف
منسوب ہون۔ لڑکیون کی طرف کے منسوب ہونیمین دو قول ہین اگر وقف سکو شریک
کرے تو مرد اور عورتین برابر ہین جبتک کہ کسیکو فضیلت ندے۔ قوم سے مراد اس کا اہل زبان

صرف الی الابد **الثانیة** لو شرط ادخال من یوجد مع الموجود صح و لو اطلق وادخل
لم یصح و لو شرط نقله بالکلیة او اخراج من یرید بطل الوقف **الثالثة** نفقة
المملوک علی الموقوف علیه و لو اقعد العتق و کان نفقته علی نفسه و لو جنی الموقوف
لم یبطل الوقف الا بقتله قصاصا و لو جنی علیه کانت القیمة للموقوف علیه **الرابعة**
لو وقف علی اولاد اولاده اشترک اولاد البنین و البنات و الذکور و الاناث
و لو قال من انتسب الی منهم لاولاد البنین خاصة علی قول **الخامسة** کل
ما یشترطه الواقف من الاشیاء السائغة لازم **السادسة** یفتقر المسلمون

ہیں اور عشیرے سے اقربائے نسبی - ہمسائے سے مراد ہر وہ شخص ہے جس کا گھر چالیس ہاتھ تک ہو
راہ خدا سے مراد ہر وہ کام ہے جو خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے کیا جائے موالی پر وقف کرے تو
ان کو مراد واقف کے سردار اور واقف کے غلام ہیں اپنے جس نے اسے آزاد کیا ہے اور اس نے جن کو آزاد
کیا) فقرا میں کل فقیر شامل نہیں بلکہ اس بستی کے فقیر ہیں اور وہ فقیر جو اس بستی میں آئے - خود وقف
کرنیوالا فقیر ہو جائے تو جائز ہے کہ ان کے ساتھ یہ بھی لے یہاں مسائل ہیں **پہلا مسئلہ** حتیٰ نیک
کام کے واسطے وقف کرے وہ کام نہ رہے تو اور نیک کام میں وقف صرف ہوگی **دوسرا مسئلہ**
شخص معدوم پر وقف کرتے تو وقت شرط کرے کہ اور کوئی لے تو وہ بھی شریک کیا جائیگا تو صحیح ہے - اگر
بے شرط کے وقف کرے اور قبضہ بھی کرائی تو پھر دوسرے کو داخل کرنا صحیح نہیں اگر شرط کرے کہ کوئی
لے تو بالکل اسکی طرف منتقل کر دونگا یا جسے چاہونگا اخراج کرونگا تو وقف باطل ہے **تیسرا مسئلہ**
مملوک (موقوف) کا نفقہ موقوف علیہ پر ہے اگر وہ زمین گیر ہو جائے تو آزاد ہو جائیگا پھر اسکا
نفقہ اس کی ذات پر ہوگا اگر (غلام) موقوف کسیکو زخمی کرے تو وقف باطل نہیں ہوتا ہاں اس کو
قصاص میں قتل کریں تو باطل ہوگا - اگر اسے کوئی زخمی کرے تو زخم کا خون بہا موقوف علیہ

والعمری الی ایجاب وقبول وقبض ولیست ناقلة فان عین مدة لزمت ولومات المالک قبلها وکذا لوقال لک عمرک فان مات الساکن بطلت ولوقال مدة حیواتی بطلت بموته ولومات الساکن قبله انتقل الحق الی ورثته مدة حیاته ولو لم یعین کان للمالک اخراجه متی شاء ولوباع المسکن لم یبطل السکنی وللساکن ان یسکن بنفسه ومن جرت عادته به کالولد والزوجة والمملوک والخادم ولیس له اسکان غیرہ بدون اذن المالک ولااجارته وکل مایصح وقفه یصح اعارة کالملک والعبد والاثاث ولو حبس فرسه اوغلامه فی خدمة بیوت العبادة اوفی سبیل اللہ لزم مادامت

ہیگا چوتھا مسئلہ اگر اپنی اولاد کی اولاد پر وقف کرے تو اسمین لڑکون اور لڑکیون کی اولاد لڑکے اور لڑکیان سب شریک ہین۔ اگر کہے کہ یہہ وقف انپر ہے جو میری طرف منتسب ہین توایک قول کے موافق اس سے مراد خاص لڑکون کی اولاد ہے (یہہ اختلافی مسئلہ ہے) پانچوان مسئلہ وقف کرنیوالا اجرا جانیکی شرط کرے وہ لازم ہوگی چھٹا مسئلہ سکنی (یعنے کسیکو رہنے کے لئے مکان دینی) مین اور عمرے (یعنے عمر بھر کسیکو کوئی شئے دینے) مین ایجاب وقبول اور قبضہ ضرور ہے (ان چیزون کی) ملک مالک سے منتقل نہین ہوتی۔ اگر ایک مدت مقرر کرے تو لازم ہوگی اگرچہ اس سے پہلے مالک مرجائے اور اگر کہے تیری عمر بھر تو اسکا بھی یہی حکم ہے (مگر اس صورت مین) لینے والا مرے تو یہہ معاملہ باطل ہوگا۔ اگر کہے میری عمر بھر تو مالک کے مرنے سے یہہ معاملہ باطل ہوگا (اور مالک مکان کے ورثہ کیطرف منتقل ہوگا اس صورت مین) رہنے والا مالک سے پہلے مرے تو مالک کی زندگی تک اس کے ورثہ رہینگے۔ اگر مدت مقرر نہو تو مالک جب چاہے اخراج کر سکتا ہے۔ اگر مالک اس مکان کو بیچے تو سکنی باطل نہین ہوتا۔ ساکن کو جائز ہے کہ خود رہے اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ رہا کرتے ہین

العين باقية **الفصل الثالث فی الوصایا** وھی واجبة ولابد فیھا
من ایجاب وقبول وتکفی الاشارة والکنایة مع قرینة الارادة والتعذر
لفظا ولایجب العمل بما یوجد بخطه وانما تصح فی السائغ فلو اوصی المسلم ببناء
کنیسة لم تصح وله الرجوع فیھا ویشترط صحة تصرف الموصی ووجود الموصی له و
التکلیف والاسلام فی الوصی والملك فی الموصٰی بہ ولو جرح نفسه بالمھلك ثم اوصی
لم تصح ولو تقدمت الوصیة صحت وتصح الوصیة للحمل بشرط وقوعه حیا وللذمی دون
الحربی ولمملوکه وام ولده ومدبره ومکاتبه لامملوك الغیر وللمکاتب فیما

جیسے اولاد اور زوجہ اور مملوک اور خادم۔ ہاں غیر کو مالک کی بے اجازت نہیں کرسکتا
اور نہ اجارہ دیسکتا ہے۔ جس چیز کا وقف صحیح ہے اسکا عُمریٰ بھی صحیح ہے جیسے ملک (یعنے
زمین وغیرہ) اور غلام اور اسباب۔ اگر گھوڑے یا غلام کو خانہاے عبادت کی خدمت کے لئے
یا راہ خدا مین مقرر کرے تو لازم ہوگا جب تک مین مال باقی رہے **تیسری فصل** وصیت کے
بیان مین ہے وصیت کرنا واجب ہے اور اسمین ایجاب وقبول ضروری۔ اشارہ اور لکھنا کافی
ہے بشرطیکہ قرینے سے ارادہ پایا جائے اور زبان سے کہنا متعذر ہو۔ اگر کسی کے خط سے
کچھ لکھا ہوا ملے تو اس پر عمل واجب نہین۔ بغیر امور مباح کے وصیت صحیح نہین۔ پس اگر
مسلمان کنیسہ بنانیکی وصیت کرے تو باطل ہے۔ موصی کو وصیت سے پلٹ جانا بھی جائز ہے
اور شرط ہے کہ جس مالمین وصیت کرتا ہے اسمین) موصی کا تصرف صحیح ہو اور جس کے
لئے وصیت کرتا ہے وہ موجود ہو۔ وصی مسلمان اور بالغ وعاقل ہو۔ جس شئے بہ
وصیت کرتا ہے وہ (موصی کی) ملک ہو اگر اپنے پر آپ مہلک زخم لگائے بعد وصیت
کرے تو صحیح نہین۔ ہان پہلے وصیت کرے (اور بعد مار لے) تو صحیح ہے۔ حمل کے لئے

نجز رمنہ فان کان ما اوصی بہ لمملوکہ بقدر قیمتہ عتق ولا شئی لہ ولو زاد علی
لفاضل وان نقص استسعی فیہ وام الولد کذلک لا من نصیب الولد ولو اوصی بالعتق
وعلیہ دین تقدم الدین ولو نجز العتق صح اذا کانت قیمتہ ضعف الدین ویسعی
للدیان فی نصف قیمتہ وللورثۃ فی الثلث ولو اہلی الذکور واناث تساووا الا
مع التفضیل وکذا الاعمام والاخوال ولو اوصی لقرابتہ فہم المعروفون بنسبہ
والعشیرۃ والجیران والسبیل والبر والفقراء کالوقف ولو مات الموصی لہ قبلہ
ولم یرجع کانت لورثتہ وان لم یکن لہ وارث فلورثۃ الموصی وتلحق الوصیۃ

وصیت کرنا صحیح ہے بشرطیکہ وہ زندہ پیدا ہو - ذمی کے واسطے بھی وصیت ہو سکتی ہے - کافر حربی کے لئے نہیں ہو سکتی - اپنے غلام و کنیز اور ام ولد اور مدبر و مکاتب کے واسطے بھی وصیت صحیح ہے (ام ولد وہ کنیز ہے جو آقا سے فرزند رکھتی ہو گا اور مدبر وہ مملوک ہے جس کے آقا نے اپنی موت پر اس کی آزادی مقرر کی ہو اور مکاتب وہ مملوک ہے جس کے آقا نے مقرر کیا ہو کہ اسقدر روپیہ ادا کرے تو آزاد ہے) مملوک غیر کے لئے وصیت صحیح نہیں ہاں مکاتب غیر کے لئے اگر کچھ وہ آزاد ہو تو اسمین وصیت ہو سکتی ہے - اپنے مملوک کے لئے جتنے مال کی وصیت کی ہے وہ اس کی قیمت کے برابر ہو تو اس مین وہ آزاد ہو گا اور کچھ اسے نہ ملیگے ہان اگر مال وصیت زیادہ ہو تو جو بچے وہ اسے دینگے اگر کم ہو تو باقی کے لئے محنت کر کے آزاد ہو گا - ام ولد کا بھی یہی حکم ہے (کہ درصورت وصیت مین آزاد ہو گی) نہ اپنی بیٹے کے حصے مین لیکن یہ اس وقت ہے کہ ام ولد کے لئے آقا نے کچھ مال دینے کی وصیت کی ہو ورنہ بیٹے کے حصے مین اگر آزاد ہو گی اگر (مملوک کو) آزاد کرنے کی وصیت کرے اور موصی قرضدار ہو تو قرض متقدم ہے اگر کوئی اپنی بیماری مین (مملوک کو) آزاد کرے تو صحیح ہے بشرطیکہ

بالحمل ویستحب الوصیۃ للقریب وان کان وارثا واذا اوصی الی عدل فسق بطلت ویصح ان یوصی الی المراۃ والصبی بشرط انضمامہ الی الکامل والی المملوک باذن مولاہ فیمضی الکامل الوصیۃ الی ان یبلغ الصبی ثم یشترکان ولا ینقض بعد بلوغہ ما تقدم مما ھو سائغ ولو اوصی الی الکافر الی مثلہ صح ولو اوصی الی اثنین وشرط الاجتماع او اطلق فلیس لاحدھما الانفراد ویجبرھما الحاکم علی الاجتماع لو تشاحا فان تعذر استبدل ولو عجز احدھما ضم الیہ ولو شرط الانفراد جاز تصرف کل واحد منھما ویجوز الاقتسام واذا بلغ الموصی والموصی الیہ

اس کی قیمت قرض سے مضاعف ہو (اور اس کے سوائے کچھ مال نہ ہو) پس وہ مملوک آدھی قیمت میں قرضخواہوں کے لئے سعی (یعنے مزدوری) کریگا اور ثلث قیمت میں ورثہ کے لئے (اور باقی سدسیں آزاد ہوگا) مردوں اور عورتوں کے لئے وصیت کرے تو دونوں برابر ہیں مگر یہہ کہ خود کسی کے لئے زیادہ مقرر کرے اسیطرح چچا پھپھی اور ماموں خالا کا حکم ہے۔ اگر اقربا کے لئے وصیت کرے تو اپنے اقربائے مشہور نسبی مراد ہیں اور عشیرہ اور ہمسایہ اور راہ خدا اور کار نیک اور فقیر سے وہی مراد ہیں جو وقف میں بیان ہوئے۔ اگر موصی سے پہلے موصی لہ مرجائے تو موصی لہ کے ورثہ وہ مال لینگے بشرطیکہ موصی وصیت سے نہ پھرے۔ اگر موصی لہ کے ورثہ نہوں تو موصی کے ورثہ لیں۔ حمل پر وصیت صحیح ہے (یعنی حمل کو موصی بہ قرار دیسکتا ہے) اقربا کے لئے وصیت کرنا سنت ہے اگرچہ وہ وارث ہوں (پس وہ میراث جدا لینگے اور مال وصیت جدا) اگر کسی عادل کو وصیت کرے پھر وہ فاسق ہوجائے تو وصیت باطل ہوگی۔ عورت کو وصی بنانا صحیح ہے بچے کو بھی وصی کرسکتا ہے بشرطیکہ دوسرے کامل (یعنے بالغ وعاقل) کو اس کے ساتھ شریک کرے

صح الرد والا فلا ولو خان استبدل به الحاکم ولا یضمن الوصی الا مع التفریط وله ان یستوفی دینه او یقترض مع الملاءة او یقوم علی نفسه ویاخذ اجرة المثل مع الحاجة وان یوصی مع الاذن لا بدونه ولا یتعدی الماذون ویتولی الحاکم من لا وصی له ویمضی الوصیة بالثلث فما دون ولو زادت وقف الزائد علی اجازة الورثة ولو اجاز بعض مضی فی قدر حصته ولو اجازوا قبل الموت صح ویملك الموصی به بعد الموت والقبول ویقدم الواجب من الاصل والباقی من الثلث ویبداء بالاول فالاول فی غیر الواجب ولو جمع تساووا فی الثلث ولو

مملوک کو وصی کرنا اس کے آقا کی اجازت سے صحیح ہے۔ بچہ۔ (جو وصی ہے) بالغ ہونے تک شخص کامل (جو اسکا شریک ہے) وصیت جاری رکھے۔ پھر دونوں شریک ہو جائیں۔ جس امر جائز کو شخص کامل بجا لایا ہے وہ بچہ بالغ ہو کر نہیں توڑ سکتا۔ کافر کو کافر وصی کرے تو صحیح ہے۔ اگر کوئی دو شخصوں کو وصی کرے اور دونوں کے اجتماع کو شرط کرے یا مطلق وصیت کرے تو دونوں میں کسیکو تنہا کام کرنا جائز نہیں۔ دونوں نزاع کریں تو حاکم (شرع) دونوں پر اتفاق کے لئے جبر کرے۔ اگر اتفاق متعذر ہو تو کسیکو بدل دے۔ اگر کوئی عاجز ہو جائے تو حاکم۔ عاجز کے عوض نہیں دوسرے کسیکو شریک کرے۔ اگر موصی تنہائی کو شرط کرے تو دونوں میں سے ہرایک کو (علیحدہ طور پہ) تصرف جائز ہے اور آپس میں کام تقسیم کر لینا بھی جائز ہے اگر موصی الیہ (یعنے وصی) وصیت کو رد کرے اور موصی کو اس کی خبر ہو تو صحیح ہے ورنہ صحیح نہیں (جیسے قبل رد موصی مر جائے) اگر وصی خیانت کرے تو حاکم اسے بدل دے۔ وصی ضامن نہیں۔ بشرطیکہ تفریط نہ کرے۔ وصی کو جائز ہے کہ اپنا دین (اگر موصی کے ذمے ہو) ادا کرلے۔ اگر وہ دولتمند ہو تو مال وصیت بطور قرض لیلے یا اس کی قیمت کرکے خود

بجزء من ماله فالسبع والسهم الثمن والشيء السدس ولو اوصى بمثل نصيب احد الورثة
صحت من الثلث فان لم يزد او اجازوا ان كان الموصى له كاحدهم فلو اوصى بمثل نصيب
ابنه وليس له سواه اعطى النصف مع الاجازة والثلث بدونها ولو كان له
ابنان فالثلث ولو اختلفوا اعطى الاقل الا ان يعين الاكثر ولو نسي الوصي وجهها
رجع ميراثا ويعمل بالاخير من المتضادين فان لم يتضادا عمل بهما ولو قصر الثلث
بدأ بالاول فالاول وتثبت الوصية بالمال بشاهدين وبشاهد وامرأتين
وبشاهد ويمين او اربع نساء وتقبل الواحدة في الربع والاثنتان في النصف

وہ مال صرف کرے۔ (یہ بوقت ضرورت ادا کرے) وصی کو ضرورت ہو تو اجرت
مثل لے سکتا ہے۔ موصی کی اجازت ہو تو وصی دوسرا وصی کر سکتا ہے اور نہیں تو نہیں
اور اجازت سے زیادہ کام نہیں کر سکتا جبکہ کوئی وصی نہ ہو حاکم شرع اسکا متولی ہے۔
ثلث مال یا اس سے کم میں وصیت جاری ہو گی۔ زیادہ وصیت کرے تو زیادتی ورثہ
کی اجازت پر موقوف ہے۔ اگر بعض ورثہ اجازت دے تو اس کے حصہ کے موافق
جاری ہو گی۔ اگر موصی کے موت سے پہلے ورثہ اجازت دیں تو صحیح ہے (وصی موصی کی
موت اور قبول کے بعد مال کا مالک ہو گا۔ وصیت واجب کا بجالانا اصل مال سے
مقدم ہے جیسے حج) اور باقی ثلث سے۔ غیر واجب میں جب پہلے وصیت کی ہو وہ پہلے
بجالائے اور بعد کی وصیت بعد۔ سب وصیتیں ایک دفعہ کرے تو ثلث میں سب برابر ہیں
اگر کوئی مال کے ایک جزء پر وصیت کرے تو اس سے مراد ساتواں حصہ ہے۔ اور سہم سے مراد آٹھواں
حصہ شئے سے مراد چھٹا حصہ۔ ایک وارث کے حصے کے برابر وصیت کرے تو ثلث میں صحیح
ہے۔ بشرطیکہ ثلث سے زیادہ نہ ہو یا ورثہ (زیادتی میں) اجازت دیں تو صحیح ہے

ولا تثبت الولایۃ الا برجلین ولو اعتق عبدہ ولا شئی لہ سواہ عتق ثلثہ ولو اعتق بعضہ ولا ضعفہ عتق کلہ ولو اعتق ممالیکہ ولا شئی لہ سواھم عتق ثلثھم بالقرعۃ ولو دبھم بداء بالاول فالاول ویجزی فی الرقبۃ مسماھا ولو قال مومنۃ وجب فان لم توجد اعتق من لا یعرف مذھب ولو بانت بالخلاف بعد العتق صح وتصرفات المریض من الثلث وان کانت منجزۃ واما الاقرار فان کان متھما فکذالک والا فمن الاصل وھذا الحکم یتعلق بمطلق المرض الذی یحصل بہ الموت وان لم یکن مخوفا ویحتسب من الترکۃ ارش الجنایۃ والدیۃ ولو عین ثمن الرقبۃ ولم توجد بہ

کے ہوگا۔ اگر بیٹو کے حصے کے برابر وصیت کرے اور بیٹے کے سوا کوئی نہ ہو تو موصٰی لہ کو نصف ترکہ دیں بشرط اجازت فرزند۔ اور اجازت نہ ہو تو ثلث۔ اگر ورثہ مختلف ہوں تو جسکا حصہ کم ہو اسکے برابر دیں۔ مگر یہ کہ موصی زیادہ حصہ مقرر کرے۔ اگر وصی کسی وجہ کو وجوہ وصیت سے بھول جائے تو (وہ مال) میراثمیں داخل ہوگا۔ اگر کوئی دو وصیتیں کرے اور دونوں ضد ہوں تو وصیت آخر پر عمل کریں اور ضد نہوں تو دونوں پر عمل کریں۔ اگر ثلث مال کم پڑے تو وصیت اول سے ابتدا کریں پھر دوسری وصیت بجالائیں۔ مال کی وصیت دو مرد (عادل) کی گواہی سے یا ایک مرد (عادل) اور دو (عادلہ) عورتوں کی گواہی سے یا ایک مرد (عادل) اور قسم سے یا چار (عادلہ) عورتوں کی گواہی سے ثابت ہوتی ہے۔ ایک عورت کی گواہی سے وصیت کا چوتھا حصہ ثابت ہوگا۔ اور دو عورتوں سے آدھی وصیت۔ ولایت کی وصیت بغیر دو مردوں کے ثابت نہیں ہوتی۔ اگر مریض اپنے غلام کو آزاد کرے اور اس کے سوا کچھ مال نہو تو غلام کا تیسرا حصہ آزاد ہوگا (باقی میں وہ سعی کریگا) اگر غلام کے بعض کو (جیسے نصف یا ربع) آزاد کرے اور اس کے پاس غلام کے سوا اور مال غلام کی قیمت کے مضاعف

توقع الوجود فان وجد باقل اعتق وباعلی الفاضل وتصح الوصیة علی کل من للموصی علیه ولایة ولو انتفت الولایة صحت فی اخراج الحقوق عنه ولو اوصی باخراج بعض ولده من المیراث لم تصح۔

کتاب النکاح وفیه فصول الفصل الاول

فی النکاح ثلثة دائم و منقطع وملک یمین وینقسم الاول الی العقد وهو الایجاب والقبول بلفظ الماضی من اهله ولو قیل زوجت بنتک من فلان فقال نعم کفی فی الایجاب ویجزی مع العجز الترجمة والاشارة ولو زوجت المرءة نفسها صح ولا یشترط الولی مع البلوغ

ہو تو پورا غلام آزاد ہوگا۔ اگر تمام غلامون اور کنیزون کو آزاد کرے اور ان کے سوائے کچھ مال نہو تو انہین سے تلث قرعہ کے موافق آزاد ہونگے اور آزاد کرنے کو ترتیب سے بیان کرے تو اول ابتدا کی جای پھر دوسرے کو۔ ایک رقبہ کی آزادی کو کہے تو ایک مملوک کو آزاد کرنا کافی ہے (یعنے خواہ غلام یا کنیز خواہ مومن یا کافر) اگر رقبہ مومنہ کہے تو وہی ضرور ہے۔ اگر مومن نہو تو ایسے غلام کو آزاد کرین جو دشمنی اہل بیت سے مشہور نہو اگر آزاد ہونیکے بعد اسکا خلاف ظاہر ہو تو صحیح ہے (یعنے کچھ ہرج نہین) **تصرفات مریض** ثلث مال ہین جن ہر چند منجزہ ہون (منجزہ یعنے اسی وقت جاری کیا جای جیسے ہبہ) اگر مریض متہم بکذب ہو تو اسکا اقرار بھی ثلث سے ادا ہوگا ورنہ اصل مال کی یہہ حکم ایسی بیماری سے تعلق ہے جسمین مریض مرجاے ہر چند وہ بیماری خوفناک نہو (اگر بیمار کسیکو زخمی کرے یا مار ڈالے تو) زخم کا اور قتل کا خون بہا (اصل ترکے سے محسوب ہوگا۔ اگر مریض معین کرے کہ اتنی قیمت کا غلام آزاد کیا جای اور وہ نملے تو انتظار کرین اگر اس سے کم مین ملے تو خرید کرکے آزاد کرین اور باقی قیمت اس غلام کو دین۔ اگر کوئی ولی اس (صغیر یا مجنون) کے بارہ مین جسکا یہہ ولی ہو کسی کو ولایت کی وصیت کرے تو صحیح ہے۔ اور ولایت نہو تو اخراج حقوق مین

والرشد ولا یلتفت الی دعوی الزوجیة بغیر بینة او تصدیق ولو ادعی زوجیة امراءة وادعت اختها زوجیته حکم بینته الا مع تقدیم تاریخها او دخوله بها والقول قول الاب فی تعیین المعقود علیها بغیر تسمیة مع رویة الزوج للجمیع والا بطل العقد۔ ویستحب ان یتخیر البکر العفیفة الکریمة الاصل وصلوٰة رکعتین والاشهاد والاعلان والخطبة امام العقد وایقاعه لیلا وصلوٰة رکعتین عند الدخول والدعاء وامرها بمثله ویسأل اللّٰہ تعالی الولد الذکر ویکره ایقاع العقد والقمر فی العقرب وتزویج العقیم والجماع لیلة الخسوف ویوم الکسوف

وصیت صحیح ہے۔ اگر کوئی اپنی بعض اولاد کو میراث سے خارج کرنے کی وصیت کرے تو باطل ہے

کتاب نکاح اس میں کئی فصلیں ہیں **پہلی فصل** نکاح کے بیان میں ہے وہ تین قسم پر ہے دائم (یعنی ہمیشہ کے لئے) اور منقطع (یعنی متعہ) اور ملک یمین (یعنے اپنی کنیز) نکاح دایم میں عقد ضرور ہے یعنے ایجاب وقبول بالغ وعاقل سے بلفظ ماضی پس اگر کوئی کہے کیا تو نے اپنی بیٹی کو فلان مرد سے تزویج کیا وہ کہے۔ ہان تو ایجاب میں کافی ہے (احوط یہہ ہے کہ ایسے ایجاب پر اکتفا نکرے بلکہ ایجاب مثلاً اسطرح کہے زَوَّجْتُکَ بنتی یعنے مین نے اپنی بیٹی کا نکاح تجھسے کر دیا۔ اور مرد کہے قَبِلْتُ) اگر عربی ممکن نہو تو ترجمہ کافی ہے اور گونگے سے اشارہ کافی ہے اگر عورت خود اپنا نکاح کرے تو صحیح ہے اگر بالغہ اور رشیدہ ہو تو ولی کو شرط نہیں (اگر باکرہ ہو تو باپ یا دادا کی اجازت شرط ہے علی الاحوط) اگر کوئی شخص کسی کی زوجیت کا دعوے کرے تو بغیر گواہونکے یا عورت کی تصدیق کے دعوے مسموع نہیں۔ اگر کوئی ایک عورت کی زوجیت کا دعوے کرے اور اس کی بہن کہے کہ مین اس کی زوجہ ہون تو گواہون سے حکم ہوگا مگر یہہ کہ پہلے کی کا نکاح یا دخول ظاہر ہو۔ اگر کوئی کسی کی لڑکیون میں سے ایک کو بغیر تعین کے نکاح

وعند الزوال وعند الغروب قبل ذهاب الشفق وفی المحاق وبعد الفجر حتی تطلع الشمس وفی اول لیلة من کل شهر الا رمضان ولیلة النصف منه وعند الزلزلة والریح الصفراء والسوداء ومستقبل القبلة ومستدبرها وفی السفینة وعاریا وعقیب الاحتلام قبل الغسل والوضوء والنظر الی فرج المرأة والکلام بغیر الذکر والوطی فی الدبر والعزل عن الحرة بغیر اذنها وان یطرق المسافر اهله لیلا۔ ویحرم الدخول بالمرأة قبل تسع سنین ویجوز النظر الی من یرید التزوج بها وشراؤها الی اهل الذمة بغیر تلذذ **الفصل الثانی** فی الاولیاء

کرے تو معقودہ کے تعین میں باپ کا قول معتبر ہوگا بشرطیکہ ناکح نے اسکو دیکھا ہو ورنہ عقد باطل ہے اور سنت ہے کہ (مرد نکاح کے لیے) باکرہ صاحب عصمت نجیب عورت کو اختیار کرے اور (بوقت ارادۂ نکاح) دو رکعت نماز پڑھے نکاح پر گواہ رکھے۔ نکاح علانیہ کرے۔ عقد سے پہلے خطبہ پڑھا جائے اور عقد رات کو ہو اور دخول کے وقت دو رکعت نماز اور دعا پڑھے اور زوجہ بھی پڑھے ہو اور خدا تعالی سے دعا کرے کہ بیٹا عنایت فرمائے۔ (یہہ سب امور سنت ہیں) اور جبکہ قمر در عقرب ہو اس وقت عقد کرنا اور بانجھ عورت سے نکاح کرنا اور چاند گہن کی شب کو اور سورج گہن کے دنکو اور بوقت زوال اور بوقت غروب آفتاب شفق مغربی غائب ہونے سے پہلے۔ اور محاق میں (یعنی ۲۸ اور ۲۹ اور ۳۰ تاریخکو) اور صبح کے بعد طلوع آفتاب تک اور ہر مہینے کی پہلی شب سوائے رمضان کے اور ہر ماہ کی پندرویں شب اور زلزلے کے وقت اور زرد و سیاہ آندہی چلنے کے وقت اور رو بقبلہ اور پشت بقبلہ اور کشتی میں اور برہنہ اور احتلام کے بعد غسل یا وضو سے پہلے مقاربت کرے اور عورت کے فرجکو دیکھنا اور بغیر ذکر خدا کلام کرنا اور دبر میں وطی کرنا اور زن آزاد کی فرج کے باہر انزال کرنا اور سفر سے رات کو اپنے اہل میں آنا مکروہ ہے (یہہ سب چیزیں مکروہ ہیں گو) وطی

الولایۃ للاب وات علا والوصی والحاکم فللاب علی الصغیرین والمجنونین
ولا خیار لہما بعد زوال الوصفین والبالغ الرشید لا ولایۃ علیہ ذکرا کان
او انثی والحاکم والوصی علی المجنون ذکرا کان او انثی مع المصلحۃ ویقف
عقد غیرہم علی الاجازۃ ویکفی فیہا سکوت البکر وللمولی الولایۃ علی مملوکہ
ذکرا کان او انثی مطلقا ولا ولایۃ للام ـ ویستحب للبالغۃ ان تستاذن اباہا
ان توکل اخاہا مع فقدہ ولیس للوکیل ان یتزوجہا من نفسہ بغیر اذنہا ولو
زوج الصغیرین الابوان توارثا ولو کان غیرہما وقف علی الاجازۃ فان مات

الدبر حرام ہے علی الاحوط) اور ایسی عورت کے دخول کرنا جسکا سن نو برس سے کم ہو حرام ہے
جس عورت سے نکاح کرنا یا جسکو خرید نا چاہتا ہے اس کو اور ذمیہ کو بغیر لذت کے دیکھنا جائز ہے
دوسری فصل ولی نکاح کے بیان میں ہے بغیر باپ اور دادا اور وصی اور حاکم شرع کے دوسرا
کوئی ولی نہیں باپ اور دادا نابالغ بچوں اور دیوانوں کے ولی ہیں ۔ باپ دادا اگر ان کا
نکاح کر دیں تو یہہ بالغ و عاقل ہونے کے بعد وہ نکاح فسخ نہیں کر سکتے ۔ بالغ اور رشید پر کسیکی
ولایت نہیں خواہ مرد ہو یا عورت (اگر عورت باکرہ ہو تو باپ اور دادا کی اس پر ولایت ہے
علی الاحوط) حاکم اور وصی کی ولایت دیوانوں پر ہے مرد ہوں خواہ عورتیں مصلحت کے ساتھ
بغیر ان کے اور کوئی شخص عقد کر دے تو وہ اجازت پر موقوف ہے ۔ عورت باکرہ ہو تو اجازت میں
خاموشی کافی ہے اور آقا کو غلام و کنیز پر مطلقا (یعنے ہر امر میں) ولایت حاصل ہے ۔ ماں ولی نہیں
ہو سکتی ۔ زن بالغہ کو سنت ہے کہ نکاح میں باپ سے اجازت لے (اگر باکرہ ہو تو باپ کی اجازت
واجب ہے علی الاحوط) اگر باپ نہ ہو تو بھائی کو وکیل کرے ۔ وکیل کو جائز نہیں کہ موکلہ کا نکاح بے
اجازت اپنے ساتھ کرے ۔ نابالغ لڑکے اور لڑکی کے باپ دونوں انکا نکاح کر دیں تو وہ ایک دوسرے

احدهما قبل البلوغ بطل وان بلغ احدهما واجاز ثم مات احلف الثانی بعد بلوغه
علی انتفاء الطمع وورث **الفصل الثالث** فی المحرمات وهی قسمان نسب
وسبب فالنسب **الام** وان علت والبنت وان سفلت و**الاخت** وبناتها وان
نزلن والعمة والخالة وان علتا وبنات **الاخ** وان نزلن **واما** السبب فامور
الاول ما یحرم بالمصاهرة فمن وطی امرأة بالعقد او الملک حرمت علیه
امهاوان علت وبناتها وان نزلن تحریما مؤبدا سواء سبقن علی الوطی او
تاخرن عنه وتحرم الموطوئة بالملک او العقد علی اب الواطی وان علا وعلی اولاده

وارث ہونگے - بغیر باپ کے اور کوئی نکاح کردے تو اجازت پر موقوف ہے (یعنے وہ اطفال بالغ
ہونیکے بعد اگر اجازت دیں تو صحیح ہے ورنہ نہیں) پس دونوں میں سے کوئی بلوغ سے پہلے مرجائے
تو نکاح باطل ہے - اگر دونوں میں سے کوئی بالغ ہوکر (نکاح سابق کی) اجازت دیکر مرجائے اسکے بعد
دوسرا بالغ ہو تو (اجازت دیں) اسے عدم طمع (مال) کی قسم دینگے اگر قسم کھائے گا وارث ہوگا **تیسری
فصل** ان عورتوں کے بیان میں ہے جو مرد پر حرام ہیں وہ دو قسم پر ہیں نسبی اور سببی **محرمات**
نسبی یہہ ہیں (اول) ماں اور اس کے اوپر کے درجہ کی عورتیں (جیسے نانی اور دادی) بیٹی اور
اسکے نیچے کے درجے کی عورتیں (جیسے نواسی اور پوتی) بہن اور اسکی بیٹیاں اور نواسیاں اور
پوتیاں - پھپیاں ہرچند اوپر کے درجہ کی ہوں - خالائیں - ہرچند اوپر کے درجہ کی ہو - بھائی کی
بیٹیاں اور نواسیاں اور پوتیاں **محرمات** سببی کے کئی امور ہیں **اول مصاہرت** (یعنے
زوجہ اور شوہر کی طرف کی قرابت) پس جو شخص کسی عورت کے ساتھ عقد سے یا ملک سے مقاربت
کرے اس عورت کی ماں اور دادی اور نانی اور بیٹیاں اور پوتیاں اور نواسیاں اس شخص پر
حرام موبد (یعنے ہمیشہ کے لئے) حرام ہیں خواہ مقاربت سے پہلے بیٹیاں وغیرہ پیدا ہوئی ہوں

وان نزلوا ومن عقد علی امرأة ولم یدخل بها حرمت علیه امها ابدا وبنتها
ما دامت الام فی عقده فان طلقها قبل الدخول جاز له العقد علی بنتها ولو
دخل حرمت ابدا وتحرم اخت الزوجة جمعا لا عینا وکذا بنت اختها واخیها
الا مع اذن العمة والخالة ولو عقد من دون اذنهما بطل ومن زنی بعمته او
خالته حرمت علیه بناتهما ابدا ولو ملک الاختین فوطی احدهما حرمت الاخری
جمعا فلو وطیها اثم ولم تحرم الاولی ویحرم علی الحر فی الدائم ما زاد علی اربع حرائر
وفی الاماء ما زاد علی امتین وله ان یجمع بین الحرتین والامتین او ثلث

یا بعد اور کوئی شخص کسی عورت سے ملک یا عقد سے وطی کرے تو وہ عورت اس شخص کے باپ اور
دادا اور نانا اور اولاد پر حرام ہے۔ اگر کوئی کسی عورت سے عقد کرے اور وطی نکرے تو اس
عورت کی ماں اس مرد پر حرام موبد ہے مگر اس عورت کی بیٹی جب تک کہ ماں عقد میں ہے
حرام ہے۔ دخول سے پہلے اسے طلاق دیکر اسکی بیٹی سے عقد کرسکتا ہے اگر دخول کرے تو بیٹی
بھی حرام موبد ہوجائیگی دو بہنوں کو جمع نہیں کرسکتا ہاں ایک کو طلاق دیکر بعد عدہ دوسری کو کرسکتا ہے
زوجہ کی بھانجی اور بھتیجی سے بھی زوجہ کے بے اجازت عقد نہیں کرسکتا اگر بے اجازت کرے گا
باطل ہوگا۔ اگر کوئی اپنی پھپی یا خالہ سے زنا کرے تو ان کی بیٹیاں زانی پر حرام موبد ہوجائینگی
اگر دو بہنیں کسیکی کنیز ہوں اور وہ ایک سے مقاربت کرے تو دوسری سے جمعاً حرام ہے اگر دوسری سے
مقاربت کرے تو گناہگار ہے مگر پہلی حرام نہوگی۔ مرد آزاد کو چار آزاد عورتوں سے زیادہ
نکاح دائمی کرنا حرام ہے اور دو کنیزوں سے زیادہ (نکاح دائمی) حرام ہے اور مرد آزاد دو آزاد
عورتوں اور دو کنیزوں سے یا تین آزاد عورتوں اور ایک کنیز سے نکاح کرسکتا ہے (اس سے
زیادہ نہیں) غلام کو چار کنیزوں سے زیادہ حرام ہے اور دو آزاد عورتوں سے

حرائر وامة وعلى العبد ما زاد على اربع اماء وفى الحرائر ما زاد على الحرتين
وله ان ينكح حرة وامتين ولا يجوز نكاح الامة على الحرة الا باذنها ولو عقد بدونه
كان باطلا ولو دخل الحرة على الامة ولم تعلم فلها الخيار ولو جمعهما فى عقد صح على الحرة
ويحرم العقد على ذات البعل والمعتدة ما دامتا كذلك ولو تزوجها فى عدتها جاهلا
بطل العقد فان دخل حرمت ابدا والولد له والمهر للمراة وتتم عدة الاول وتستانف
للثانى ولو عقد عالما حرمت ابدا بالعقد **مسائل الاولى** من لاط بغلام فاوقبه حرمت
عليه ام الغلام واخته وبنته ابدا ولو سبق عقدهن لم يحرمن **الثانية** لو دخل بصبية

زیادہ حرام ہے ہان اسکو جایز ہے کہ ایک آزاد اور دو کنیزون سے نکاح کرے (اس سے
زیادہ نہین کرسکتا) زوجہ آزاد کی بے اجازت کنیز سے نکاح حرام ہے اگر کریگا باطل
ہوگا۔ اگر زوجہ کنیز ہو پہر زن آزاد سے نکاح کرے اور زن آزاد واقف نہو تو فسخ کا
اختیار ہے (یعنے زن آزاد اپنا نکاح فسخ کرسکتی ہے) اگر کنیز اور آزاد دونون کو ملا کر عقد
کرے تو آزاد کا عقد صحیح ہوگا۔ زن شوہر دار سے عقد کرنا اور کسی کے عدے مین عقد کرنا
حرام ہے اگر بے علمی سے کسی عورت کو عدہ مین نکاح کرے تو باطل ہے اگر مقاربت بھی کرے تو وہ
عورت حرام موبد ہو جائیگی۔ بچہ (پیدا ہو تو) ناکح کا ہے۔ مہر عورت لیگی۔ اور عورت پہلے
شوہر کا عدہ تمام کرکے دوسرے کے لئے عدہ بیٹھے۔ اگر جانکر عدہ مین نکاح کرے تو مجرد
عقد حرام موبد ہوگی **یہان مسائل ہین** پہلا مسئلہ اگر کسی لڑکے سے کوئی لواطہ کرے
اور دخول ہو تو اس لڑکے کی مان اور بہن اور بیٹی لواطہ کرنیوالے پر حرام موبد ہو جائینگی
اگر انہین سے کسی کا عقد لواطہ کرنے والے سے ہو چکا ہو (اور بعد لواطہ کرے) تو وہ عورت
حرام نہوگی **دوسرا مسئلہ** اگر کوئی ایسی لڑکی سے جو پوری نو برس کی نہو مقاربت کرے

لم تبلغ تسعا فافضاها حرمت علیه ابدا ولم تخرج من حباله **الثالثة** لو زنا بامرأة لم یحرم نکاحها ولو زنا بذات بعل او فی عدة رجعیة حرمت ابدا **الرابعة** لو عقد المحرم عالما بالتحریم حرمت ابدا ولو کان جاهلا بطل العقد ولم تحرم **الخامسة** لا تنحصر المتعة وملک الیمین فی عدد **السادسة** لو طلقت الحرة ثلثا حرمت حتی تنکح زوجا غیره وان کانت تحت عبد ولو طلقت الامة طلقتین حرمت حتی تنکح زوجا غیره وان کانت تحت حر **السابعة** المطلقة تسعا للعدة ینکحها بینها رجلان تحرم علی المطلق ابدا **الثامنة** لو طلق احدی الاربع رجعیا لم یجز ان ینکح بدلها حتی تخرج من العدة ویجوز فی البائن ولو عقد

اور افضا ہو (یعنے مخرج بول وغائط یا مخرج بول وحائض ایک ہو جائے) تو وہ حرام موبد ہو جائیگی۔ مگر نکاح سے خارج نہو گی **تیسرا مسئلہ** اگر کسی عورت سے زنا کرے تو اس سے نکاح حرام نہیں ہوتا۔ اگر زن شوہر دار سے یا عدہ رجعیہ میں زنا کرے تو وہ حرام موبد ہو گی **چوتھا مسئلہ** بحالت احرام میں عالم مسئلہ ہو کر نکاح کرے تو عورت حرام موبد ہو گی اور جاہل ہو تو عقد باطل ہے مگر عورت حرام موبد نہو گی **پانچواں مسئلہ** متعہ میں اور ملک یمین میں حصر نہیں (یعنے جتنی چاہے کرے مگر احوط یہ ہے کہ متعہ بھی چار سے زیادہ نکرے) **چھٹا مسئلہ** اگر آزاد عورت کو کوئی شخص تین مرتبہ طلاق دے تو وہ حرام ہو جائیگی یہانتک کہ دوسرا شخص اسے نکاح کرکے طلاق دے ہر چند پہلا شوہر غلام ہو اور کنیز دو مرتبہ طلاق دینے سے حرام ہو گی یہانتک کہ دوسرا اسے نکاح کرکے طلاق دے ہر چند پہلا شوہر آزاد ہو **ساتواں مسئلہ** نو مرتبہ طلاق دی ہوئی عورت کہ اس اثنا میں دو مردوں نے اسے نکاح کیا ہو نو مرتبہ طلاق دینے والے مرد پر حرام موبد ہو جائیگی **آٹھواں مسئلہ** اگر کوئی شخص اپنی چار منکوحہ عورتوں میں سے ایک کو طلاق رجعی دے تو جبتک عدہ نگزرے کسی اور سے نکاح کرنا جایز نہیں۔ ہاں طلاق باین میں جایز ہے۔ (یعنی منکوحہ عورتوں والا دوسری دو عورتوں سے ایک

ذوات الثلث على اثنين دفعة بطلا ولو رتب بطل الثانی وکذا الحکم فی الاختين الثانی او الرضاع
ویحرم منه ما یحرم بالنسب اذا کان عن نکاح یوماً ولیلة او ما انبت اللحم وشد العظم او کان
خمس عشر رضعة کاملة من الثدی لا یفصل بینها برضاع اخری وان یکون فی الحولین
بالنسبة الی المرتضع وفی ولد المرضعة قولان وان یکون اللبن من فحل واحد فلو ارضعت
امراتان صبیین بلبن فحل واحد نشر الحرمة بینهما ولو ارضعت امراة
صبیتین بلبن فحلین لم ینشر الحرمة ومع الشرائط تصیر المرضعة اماً وذو اللبن اباً
واخواتهما اخوالا واعماماً واولادهما اخوة ویحرم اولاد صاحب اللبن ولادة ورضاعاً

وتینوں نکاح کرے تو دونوں باطل ہیں۔ اگر بترتیب کرے تو دوسرا نکاح باطل ہے یہی حکم
دو بہنوں کا ہے دوسرا سبب رضاع ہے (یعنے دودھ پینا) جو عورتیں نسب میں حرام ہیں وہ
رضاع سے حرام ہوتی ہیں بشرطیکہ حلال کا دودھ ہو اور ایک رات دن۔ یا اس قدر کہ جس سے
گوشت پیدا ہوا اور ہڈی سخت ہو یا پندرہ مرتبہ پورے طور پر پستان سے بلائے (احوط یہ ہے کہ
دس مرتبہ دودھ پلانے سے نشر حرمت ہوگی) اور بیچ میں دوسرے کے دودھ سے فاصلہ نہو اور شیرخوار کی
عمر دو برس سے کم ہو۔ دودھ پلانے والی کے فرزند میں اختلاف ہے (یعنے کیا وہ بھی دو برس سے
کم ہونا چاہیے یا نہیں) اور دودھ ایک شوہر کا ہو پس اگر دو عورتیں دو بچوں کو ایک شوہر کا
دودھ پلائیں تو دونوں بچوں میں حرمت جاری ہوگی۔ اگر ایک عورت دو بچوں کو دو شوہر کا
دودھ پلائے تو دونوں میں حرمت جاری نہوگی۔ (مذکورہ) شرطیں جب پائی جائیں تو دودھ
پلانے والی عورت ماں بنجائیگی اور اسکا شوہر باپ اور دونوں کے بھائی بہن۔ چچا پھپھی
اور ماموں خالہ ہو جائینگے اور ان دونوں کی اولاد بھائی بہن۔ جس مرد کی زوجہ کا دودھ پیا ہے
اس مرد کی اولاد صلبی و رضاعی دودھ پینے والے پر حرام ہے اور جس عورت کا دودھ پیا ہے

علی المرتضع واولاد المرضعة ولادة لا رضاعا ولاینکح ابو المرتضع فی اولاد صاحب اللبن ولادة ورضاعا ولا فی اولاد زوجته المرضعة ولادة لا رضاعا ولا اولاده الذین لم یرتضعوا من ھذا اللبن النکاح فی اولاد المرضعة والفحل ولو ارضعت کبیرة الزوجتین صغیرتھما حرمتا ان کان دخل بالمرضعة والا فالمرضعة ولو ارضعت الام من الرضاعة الزوجة حرمت علیه ولا تحرم ام ام الولد من الرضاع وان حرمت من النسب ویستحب اختیار المسلمة الوضیئة العفیفة العاقلة للرضاع **الثالث** اللعان ویثبت به التحریم المؤبد وکذا قذف الزوج امراتہ

اس کی اولاد بطنی حرام ہے نہ رضاعی۔ (یعنے یہہ عورت دوسرے شوہر کا دودھ کسی اور لڑکی کو پلایا ہو تو وہ لڑکی۔ اس دودھ پینے والے پر حرام نہو گی) دودھ پینے والے کا باپ۔ دودھ پلانے والی کے شوہر کی اولاد سے خواہ صلبی ہو یا رضاعی نکاح نہیں کر سکتا اور دودھ پلانے والی کی بطنی اولاد سے نکاح نہیں کر سکتا رضاعی سے کر سکتا ہے دودھ پینے والے کے باپ کی اولاد (یعنے دودھ پینے والے کے نسبی بھائی بہن) جنہوں نے یہہ دودھ نہیں پیا ہے اسکے رضاعی بھائی بہنوں سے نکاح کر سکتے ہیں کسیکی دو جورو ہوں بڑی جورو چھوٹی کو (جبکا سن دو برس سے کم ہو) دودھ پلائے تو دونوں اس مرد پر حرام ہو جائیں گی بشرطیکہ دودھ پلانے والی مدخولہ ہو ورنہ فقط دودھ پلانے والی حرام ہو گی اگر کسی شخص کی مادر رضاعی اس شخص کی زوجہ کو دودھ پلائے تو زوجہ حرام ہو جائیگی۔ دودھ پلانے والی کی ماں دودھ پینے والے کے باپ پر حرام نہیں ہر چند نسب میں حرام ہے (یعنے ساس) اور سنت ہی کہ دودھ پلانے کے لئے مسلمان خوبصورت صاحب عصمت عاقلہ عورت تجویز کریں **تیسرا لعان** ہے اسکی تشریح کتاب فراق میں آیگی) اس سے حرمت ابدی ثابت ہوتی ہے اگر گونگی یا بہری عورت کو شوہر زنا کی

القضاء او الخرساء الرابع الکفر ولا یجوز للمسلم ان ینکح غیر الکتابیة اجماعاً
وفیها قولان ولا للمسلمة ان تنکح غیر المسلم ولو ارتد احد الزوجین قبل الدخول
انفسخ فی الحال ویقف بعدہ علی انقضاء العدة الا ان یرتد الزوج عن
فطرة فینفسخ فی الحال وعدة المرتد عن فطرة عدة الوفاة وعن غیرها عدة
الطلاق ولو اسلم زوج الکتابیة ثبت عقدہ ولو اسلمت دونہ قبل الدخول
انفسخ العقد فی الحال وبعدہ یقف علی العدة فان اسلم فیها کان املک
بها ولو کان الزوجان حربیین فاسلم احدهما قبل الدخول انفسخ النکاح فی الحال

تہمت لگائے تو وہ بھی حرام مؤبد ہو جائیگی **چوتھا امر کفر ہے** مسلمان کو جائز نہیں کہ غیر کتابیہ سے
نکاح کرے اجماعاً۔ کتابیہ کے نکاح میں اختلاف ہے (احوط یہ ہے کہ کتابیہ سے نکاح دائمی
نہ کرے) مسلمان عورت کو غیر مسلمان کے نکاح جائز نہیں۔ شوہر و زوجہ میں سے دخول سے
پہلے ایک مرتد ہو جائے تو اسیوقت نکاح فسخ ہوگا دخول کے بعد ہو تو عدہ گزرنیکے بعد فسخ
ہوگا (بشرطیکہ عورت مرتد ہو) اگر شوہر مرتد فطری ہو جائے تو اسیوقت نکاح فسخ ہوگا
(خواہ دخول سے پہلے مرتد ہو یا بعد) شوہر مرتد فطری ہو جائے تو عورت پر عدہ وفات ہے
اگر غیر فطری ہو تو عدہ طلاق ہے (جو شخص مسلمان کی صلب سے پیدا ہو کر مرتد ہو تو وہ فطری
ہے ورنہ غیر فطری) زن کتابیہ کا شوہر مسلمان ہو جائے تو نکاح باقی رہیگا۔ اور زن کتابیہ
مسلمان ہو جائے اور شوہر مسلمان نہ ہوا اور دخول نہ ہوا ہو تو اسی وقت نکاح فسخ ہوگا
اگر دخول ہو چکا ہو تو عدہ گزرنے کے بعد فسخ ہوگا۔ اگر عدہ میں شوہر بھی مسلمان ہو تو
اپنی زوجہ کا مالک ہے (ورنہ وہ دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے) اگر زوجہ و شوہر حربی ہوں
اور انہیں سے کوئی قبل دخول مسلمان ہو تو اسیوقت نکاح فسخ ہوگا اگر بعد دخول

ولو كان بعده وقف على انقضاء العدة ولو اسلم الزوج الحربي وعنده اكثر من اربع حربيات واسلمن فاختار اربعًا وانفسخ نكاح البواقي ولو اسلم الذمي وعنده اربع ثبت عقده عليهن ولو كن ازيد تخير اربعا وبطل نكاح البواقي **مسائل الاولى** لا يجوز للمؤمنه ان تتزوج بالمخالف ويجوز بالعكس ويكره تزويج الفاسق **الثانية** نكاح الشغار باطل وهو جعل نكاح امرأة مهرا للاخرى **الثالثة يجوز** تزويج الحرة بالعبد والهاشمية بغيره والعربية بالعجمي وبالعكس ويجب اجابة المؤمن القادر على النفقة **الفصل الرابع في المتعة** ويشترط فيها الايجاب

عدہ کے بعد اگر کافر حربی مسلمان ہو اور اس کی حربیہ جورویں چار سے زیادہ ہوں اور سب مسلمان ہو جائیں تو چار کو اختیار کرے باقی کا نکاح فسخ ہو گا اگر ذمی مسلمان ہو اور اس کے پاس چار جورویں ذمیہ ہوں تو انکا نکاح باقی رہیگا اگر چار سے زیادہ ہوں تو چار کو اختیار کرے اور باقی کا نکاح باطل ہو گا **یہاں مسائل ہیں پہلا مسئلہ** مومنہ کو مخالف سے عقد جایز نہیں اسکا عکس جایز ہے اور فاسق سے نکاح مکروہ ہے **دوسرا مسئلہ** نکاح شغار یعنے ایک عورت کے نکاحکو دوسری عورت کا مہر ٹھہرانا باطل ہے **تیسرا مسئلہ** زن آزاد کا نکاح غلام سے اور ہاشمیہ کا غیر ہاشمیہ سے اور عربیہ کا عجمی سے اور اس کا عکس جایز ہے جو مومن کہ نفقہ پر قادر ہو کسی سے نکاح کی درخواست کرے تو قبول کرنا واجب ہے **چوتھی فصل متعہ کے بیان میں** ہے متعہ میں ایجاب وقبول بالغ وعاقل سے اور ذکر مہر شرطی اور تعین مدت بھی ضرور ہے۔ پس اگر ذکر مہر نکرے تو متعہ باطل ہے اور ذکر مدت نہو تو بھی حق یہ ہے کہ متعہ باطل ہے (اقسام) کفار سے بغیر کتابیہ کے متعہ حرام ہے اور زنیہ بغیر زوجہ آزاد کی اجازت کے کنیز سے۔ اور بغیر اپنی زوجہ کی اجازت کے اس کی بھتیجی اور بھانجی

والقبول من اھلہ وذکر المھر ولابد فیہ من اجل معین ولو لم یذکر المھر بطل ولو لم
یذکر الاجل فالاقرب البطلان ویحرم غیر الکتابیۃ من الکفار والامۃ علی الحرۃ
من دون اذنھا وبنت الاخ والاخت من دون اذن العمۃ والخالۃ وتکرہ
الزانیۃ والبکر من غیر اذن الاب ولا حد للمھر ولو وھبھا المدۃ قبل الدخول
ثبت نصفہ ولو اخلت ببعض المدۃ سقط بنسبتہ ولو ظھر بطلان العقد فلا
مھر قبل الدخول وبعدہ لھا المھر مع جھلھا ویلحق بہ الولد وان عزل ولو نفاہ
فلا لعان ولا یقع بھا طلاق ولا لعان ولا ظھار ولا میراث لھا وان شرط وتعتد

سے متعہ کرنا حرام ہے زانیہ سے اور زن باکرہ سے بغیر اس کے باپ کی اجازت کے متعہ کروہ
ہے (بلکہ حرام ہے علی الاحوط) مہر کی کوئی حد نہین۔ اگر دخول سے پہلے ممتوعہ کو مدت متعہ
بخشدے تو آدہا مہر ثابت ہوگا اگر ممتوعہ خود بعض مدت مین خلل ڈالے تو اسکی نسبت کے
موافق ساقط ہوگا اگر متعہ کے بعد بطلان عقد ظاہر ہوا جیسے وہ عورت شوہر دار ہو تھی
تو دخول سے پہلے مہر نہین اور دخول ہو تو مہر واجب ہے بشرطیکہ وہ عورت عقد کے باطل
ہونے سے جاہل ہو (ممتوعہ کے بطن کا) فرزند متعہ کرنیوالے سے ملحق ہوگا ہر چند باہر
انزال کیا ہو۔ اگر فرزند کا انکار کرے تو لعان نہین ہے۔ ممتوعہ پر نہ طلاق واقع ہوتی
ہے نہ لعان نہ ظہار (علی الاحوط ظہار واقع ہوگا) اور نہ اسے (متعہ کرنے والے کی) میراث
ملیگی اگرچہ شرط کرے (اکثر علما یہہ ہے کہ اگر میراث کی شرط کرے تو میراث ملیگی)
متعہ کی مدت ختم ہونے کے بعد دو حیض تک یا جسے حیض نہ آئے اور حیض آنیکا
سن ہو تو وہ عورت پینتالیس ۴۵ روز تک عدہ بیٹھے۔ عدہ وفات چار مہینے دس دن تک
ہے۔ **پانچوین فصل** کنیزون کے نکاح کے بیان مین ہے غلام و کنیز کو جایز نہین

بعد الاجل بحیضتین او بخمسۃ و اربعین یوما و فی الموت باربعۃ اشھر و عشرۃ

ام الفصل الخامس فی نکاح الاماء لایجوز للعبد و الامۃ ان یعقدا

نفسھما بغیر اذن المولیٰ فان فعل احدھما وقف علی الاجازۃ و لو اذن المولیٰ

للعبد ثبت مھر عبدہ علیہ و نفقۃ زوجتہ و ثبت لمولی الامۃ مھر امتہ

و یستقر بالدخول و لو لم یاذنا فالولد لھما و لو اذن احدھما فالولد للآخر و لو

کان احد الزوجین حرا فالولد مثلہ مالم یشترط المولیٰ الرقیۃ و لو تزوج حر بامۃ من دون

اذن المولیٰ عالما فھو زان و الولد رق و لو کان جاھلا سقط الحد دون المھر و علیہ قیمۃ الو

کر اپنا نکاح بغیر آقا کی اجازت کے کریں۔ اگر کوئی کرے تو اس کی صحت آقا کی اجازت پر موقوف ہے۔ اگر مالک اپنے غلام کے عقد کی اجازت دے تو اس کی جورو کا مہر اور نفقہ مالک پر واجب ہے اور کنیز کا مہر آقا لیگا۔ دخول سے مہر قائم ہوتا ہے۔ اگر غلام و کنیز کے مالک (نکاح کی) اجازت نہ دیں تو جو فرزند پیدا ہو وہ دونوں کے آقاؤں کا مال ہے اگر ایک آقا اجازت دے تو دوسرے کے آقا کا مال ہے۔ شوہر اور زوجہ میں سے ایک آزاد ہو تو فرزند بھی آزاد ہے بشرطیکہ آقا نے شرط مملوکیت نکی ہو۔ اگر مرد آزاد کسی کنیز بے اجازت اس کے مالک کے واقف حرمت ہو کر عقد کرے تو وہ زانی ہے اور فرزند مملوک۔ اور جاہل ہو تو حد ساقط ہے مگر مہر دینا ہوگا اور بچے کی قیمت بھی روز ولادت کی دینی واجب ہے اگر کنیز نے دعوے حریت کیا ہو تو بھی یہی حکم ہے اور (اس صورت میں) باپ پر واجب ہے کہ اپنی اولاد کو (جو اس کنیز سے پیدا ہوئی ہے) ملکیت سے چھڑائے (یعنے خرید کرکے آزاد کرے) اور آقا پر لازم ہے کہ (قیمت لیکر) اس کی اولاد کو پہونچاوے۔ اگر باپ قیمت دینے سے عاجز ہو تو مزدوری کرے۔ اگر دخول

يوم سقوطه حيا ولو ادعت الحرية فكذلك وعلى الأب فك اولاده ويلزم المولى
دفعهم اليه ولو عجز سعى في القيمة ومع عدم الدخول لا مهر ولو تزوجت الحرة بعبد
عالمة فلا مهر والولد رق ومع الجهل حر ولا قيمة وعلى العبد المهر يتبع به بعد العتق
مع الدخول ولو زنى الحر او العبد بمملوكة فالولد لمولاها ولو اشترى جزءا من
زوجته بطل العقد ولم تحل بالتحليل على قول ولو اعتقت الأمة كان لها فسخ النكاح
ويجوز جعل العتق مهر المملوكة اذا قدم العتق او النكاح على خلاف وام الولد رق لا يجوز
بيعها مع وجوده الا في ثمن رقبتها اذا لم يكن غيرها وتنعتق بموت المولى من نصيب الولد

نہوا ہو تو مہر نہیں - اگر زن آزاد کسی غلام سے (عدم اجازت آقا سے واقف ہو کر
نکاح کرے تو مہر نہیں اور جو فرزند پیدا ہو مملوک ہے اگر جاہل ہو تو فرزند آزاد ہے
اور قیمت دینے کی ضرورت نہیں اور غلام پر بشرط دخول مہر واجب ہے آزاد ہونے کے بعد
ادا کرنا ہوگا اگر مرد آزاد یا غلام کسی کنیز سے زنا کرے تو بچہ کنیز کے آقا کا مال ہے - اگر کوئی
شخص اپنی زوجہ کنیز کے ایک جزء کو خریدلے تو عقد باطل ہو جائیگا اور وہ تحلیل سے
حلال نہیں ہوتی - ایک قول کے موافق - اگر کنیز آزاد ہو جائے تو اپنا نکاح فسخ کر سکتی ہے
اگر اپنی کنیز کی آزادی کو اسکا مہر ٹھہرا کر عقد کرے تو جائز ہے بشرطیکہ پہلے آزاد کرے
اگر پہلے نکاح کرے تب بھی جائز ہے مگر اسمیں اختلاف ہے - ام ولد ہر چند مملوک ہے مگر اس کا
بیچنا جائز نہیں بشرطیکہ اسکا بچہ موجود ہو ہاں اگر اس کی قیمت ادا نہوئی ہو تو اسکی
قیمت میں اسے بیچ سکتے ہے بشرطیکہ اس کے سوا اور کچھ مال نہو - اگر آقا مرجائے تو ام
ولد اپنے بچہ کے حصہ میں اگر آزاد ہو جائیگی اگر بچہ کا حصہ اس کی قیمت سے کم ہو تو باقی میں
سعی کرے گی - اگر کنیز فروخت ہو تو مشتری کو جائز ہے کہ فوراً اسکا نکاح فسخ کر دے

ولو مجبر سعت واذا بيعت الامة كان للمشتري فسخ النكاح في النفوذ ولصاحب العبد ايضا وكذا اذا بيع العبد ومع فسخ مشتري الامة قبل الدخول لا مهر ولو اجاز قبله فله المهر وبعده للبائع وطلاق العبد بيده ولو كانا لواحد كان للمولى فسخه ويحرم لمن زوج امته وطيها ولمسها والنظر اليها بشهوة مادامت في حباله وليس لاحد الشريكين وطي المشتركة بالملك ويجب على مشتري الجارية استبراؤها ولو اعتقها حل له وطيها بالعقد من غير استبراء ولابد لغيره من عدة الحرة۔ ولو حلل امته على غيره حلت له ولو كان لمملوكه ولا تحل لغير الماذون وينعقد الولد حرا

اسیطرح غلام کے مالک کو بھی جائز ہے (یعنے اگر کسی کنیز کا شوہر کسیکا غلام ہو اور وہ کنیز بک جائے تو غلام کا مالک بھی نکاح فسخ کر سکتا ہے) غلام کا بھی یہی حکم ہے (یعنے مشتری غلام کو خرید کرے اسکا نکاح فسخ کر سکتا ہے) اگر مشتری نکاح فسخ کرے اور دخول نہوا ہو تو مہر نہیں اگر دخول سے پہلے اور نکاح باقی رکھے تو مہر مشتری لیگا اگر دخول کے بعد ہو تو مہر بایع کا مال ہے۔ غلام کی طلاق غلام کے اختیار میں ہے۔ اگر شوہر اور زوجہ ایک شخص کے مملوک ہوں تو ان کے نکاح کا فسخ مالک کریگا۔ اگر اپنی کنیز کا عقد کسی سے کردے تو اس سے مقاربت اور اس کو مس کرنا اور شہوت سے دیکھنا آقا پر حرام ہے جبتک کہ وہ غیر کے عقد میں ہے کنیز مشترک سے بوجہ ملک مقاربت کرنا کسی شریک کو جائز نہیں۔ مشتری پر واجب ہے کہ کنیز کا استبرا کرے اگر اس سے آزاد کردے اور پھر عقد کرکے مقاربت کرے تو بغیر استبرا کے حلال ہے (مگر بہتر یہہ ہے کہ اس صورت میں بھی استبرا کرے) ہاں (آزاد ہونے کے بعد اس سے غیر نکاح کرے تو) غیر نکاح کے لئے آزاد کا عدہ بیٹھنا ضرور ہے۔ اگر کوئی اپنی کنیز کو کسی پر حلال کردے تو اسے حلال ہے اگرچہ اپنے غلام پر حلال کرے۔ اور بے اجازت حلال نہیں۔ محلّلہ کا بچہ آزاد ہے

الفصل السادس فی العیوب وھی اربع فی الرجل الجنون والعنۃ
والخصاء والجب وسبعۃ فی المرأۃ الجنون والجذام والبرص والقرن والافضاء
والعمیٰ والاقعاد ولا فسخ بالمتجدد بعد العقد فی غیر العنۃ وفی الجنون المتجدد
قول بالفسخ والخیار علی الفور ولیس بطلاق ولا بد من الحاکم فی العنۃ خاصۃ ولا
فی الفسخ قبل الدخول من الرجل وبعدہ المسمیٰ یرجع بہ الزوج علی المدلس و
من المرأۃ لا مہر لہا قبل الدخول الا فی العنۃ فیثبت نصفہ وبعدہ المسمیٰ والقول
قول منکرہ ویؤجل الحاکم العنین مع المرافعۃ سنۃ فان وطیہا او غیرہا فلا فسخ والا

چوتھی فصل عیوب کے بیان میں ہے۔ مرد کے چار عیب ہیں دیوانہ ہونا۔ اور
نامرد۔ اور خصی اور ذکر بریدہ ہونا عورت کے سات عیب ہیں جنون۔ اور جذام
اور برص اور فرجمیں ہڈی ہونا۔ اور مخرج بول وغائط یا مخرج بول وحیض ایک ہونا
اور اندھی اور زمین گیر ہونا۔ نکاح کے بعد نامردی کے سوا (ان عیبوں سے) کوئی
عیب پیدا ہو تو فسخ نہیں ہو سکتا۔ پس نکاح کے بعد نامرد ہوجائے تو فسخ ہو سکتا ہے
بشرطیکہ اس عورت سے یا دوسری عورت سے وطی نکی ہو اگر ایک بار بھی وطی کر چکے تو
پھر فسخ نہیں ہو سکتا) اگر نکاح کے بعد جنون ہوجائے تو جواز فسخ میں ایک قول
(وارد) ہے (بمجرد اطلاع عیب) فوراً فسخ کرنا چاہئے اور یہ طلاق نہیں ہے۔ حاکم
شرع کے پاس رجوع کرنا فقط نامردی کے مقدمہ میں ضرور ہے۔ دخول سے پہلے مرد فسخ
کرے تو مہر نہیں۔ دخول کے بعد مہر معین دے اور جس نے دھوکا دیا ہے اس سے
واپس لے۔ اگر عورت دخول سے پہلے فسخ کرے تو مہر نہیں۔ نامردی کے سوائے
کہ اسمیں آدھا مہر دینا واجب ہے۔ دخول کے بعد فسخ کرے گی تو پورا مہر لیگی اور جبکہ ثبوت

فسخت و لها نصف المهر ولو تزوجها حرة فبانت امة فسخ ولا مهر الا مع الدخول
فيرجع به على المدلس وكذا لو شرط بنت مهيرة فخرجت بنت امة ولو تزوجته
حرا فبان عبدا فلها الفسخ والمهر بعد الدخول لا قبله **الفصل السابع في المهر**
وهو عوض البضع وتملكه المرأة بالعقد ويسقط نصفه بالطلاق قبل الدخول ولو دخل
قبلا او دبرا استقر ويصح ان يكون عينا او دينا او منفعة ولا يتقدر قلة ولا كثرة
ولا بد فيه من الوصف او المشاهدة ولو لم يتعين صح العقد وكان لها مع الدخول
مهر المثل ما لم يتجاوز السنة فان تجاوز رد اليها ومع الطلاق لها المتعة للموسر قبل

نہونے کی صورت میں) منکر عیب کا قول معتبر ہے۔ حاکم شرع کے پاس رجوع کرے
تو وہ نامرد کو ایک برس کی مہلت دے اس مدت میں وہ شخص اس عورت سے یا دوسری عورت سے
عمل کرے تو فسخ نہیں ہو سکتا ورنہ فسخ کرکے آدھا مہر لے سکتی ہے۔ اگر عورت کو آزاد
سمجھکر نکاح کرے پھر معلوم ہو کہ وہ کنیز ہے تو فسخ کر سکتا ہے اور دخول نکیا ہو تو مہر بھی نہیں
ورنہ مہر واجب ہے ہاں اس امر کا جسنے دھوکا دیا ہے اس سے مہر واپس لے۔ اگر زن آزاد
کی لڑکی ہونے کی شرط کی ہو اور وہ کنیز کی لڑکی ثابت ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے
اگر کوئی عورت مرد کو آزاد سمجھکر نکاح کرے اور وہ غلام ہو تو فسخ جائز ہے دخول ہو تو
مہر لے نہیں تو نہیں **ساتویں فصل** مہر کے بیان میں ہے۔ مہر فرج کا عوض ہے عقد
کے سبب سے عورت اس کی مالک ہوتی ہے دخول سے پہلے طلاق ہو تو آدھا مہر ساقط
ہے اگر قبل میں یا دبر میں دخول ہو تو پورا مہر ثابت ہوگا۔ مہر خواہ نقد ہو یا قرض یا
منفعت (سب) درست ہے مہر میں کمی و زیادتی کی کچھ حد نہیں ہے اسکی صفت کا
بیان یا اسے دیکھ لینا ضرور ہے اگر مہر کا تعین نہو تو عقد صحیح ہے مگر دخول کے بعد

الدخول بالثوب المرتفع او عشرة دنانیر والمتوسط بخمسة والفقیر بخاتم او درہم ولو تزوجہا بحکم احدہما صح ویلزم ما یحکم بہ صاحب الحکم ما لم یتجاوز المرأة مہر السنة ان کانت ہی الحاکمة ولو مات الحاکم قبلہ فلہا المتعة ولو تزوجہا علی خادم مطلقا او دار او بیت کان لہا وسط ذلک ولو قال علی السنة فخمس مأة درہم ولو تزوج الذمیان علی خمر صح فان اسلم احدہما قبل القبض فلہ القیمة ولو تزوج المسلم علیہ قیل یصح ویثبت مع الدخول مہر المثل وقیل یبطل العقد ولو امہر المدبر بطل العقد بیع ولو شرط فی العقد المحرم بطل الشرط خاصة ولو اشترط ان لا

مہر مثل دینا ہوگا بشرطیکہ مہر مثل سنت سے زیادہ نہو اگر (مہر مثل) سنت سے زیادہ ہو تو مہر سنت واجب ہے (در صورت عدم تعیین مہر) اگر دخول سے پہلے طلاق ہو تو عورت کو (مہر کے عوض میں) کچھ نفع پہونچانا چاہیے یعنے مرد غنی ہو تو عمدہ لباس بنا دے یا دس دینار دے اگر اوسط درجہ کا ہو تو پانچ دینار دے اور فقیر ہو تو ایک انگوٹھی دے یا ایک درہم دے۔ اگر مرد کہے کہ عورت جو مہر کہیگی دونگا یا عورت کہے کہ تو جو چاہے دینا تو صحیح ہے دبعد نکاح اس کے موافق عمل ہونا چاہیے بشرطیکہ عورت مہر سنت سے زیادہ نہ مانگے جس صورت میں کہ اس کے قول کے موافق مہر دینا ٹھہرا ہو۔ اگر مرد حاکم ہو اور تعیین مہر سے پہلے مرجائے تو عورت کو کچھ نفع (مثل تفصیل سابق کے) دینا چاہیے۔ اگر مہر میں غیر معین خادم یا گھر یا حجرہ مقرر کرے تو متوسط درجہ کا خادم یا گھر یا حجرہ دے۔ مہر سنت پر نکاح کرے تو پانسو درہم دینا واجب ہوگا (یعنے تقریباً سوا سو روپیے حالی) اگر کافر ذمی مہر میں شراب مقرر کریں تو صحیح ہے پس مہر کے قبضہ سے پہلے شوہر یا زوجہ مسلمان ہو تو شراب کی قیمت دینا ہوگا۔ اگر مسلمان شراب پر نکاح کرے تو بعض علما نے لکھا ہے کہ نکاح صحیح

يخرجها من بلدها لزم والقول قول الزوج فى قدر المهر ولو انكره بعد الدخول فالواجب مهر المثل ولو ادعت المواقعة فالقول قوله مع يمينه على اشكال ولو تزوج ابو الصغير ضمن المهر مع فقره وللمرأة الامتناع قبل الدخول حتى تقبض المهر

الفصل الثامن فى القسم والنشوز. للزوجة الدائمة ليلة من اربع وللزوجتين ليلتان وللثلث ثلث ولو كن اربعاً فلكل واحدة ليلة ولو وهبته احدىٰهن وضع ليلتها حيث شاء ولو وهبت الضرة باتت عندها والواجب المضاجعة لا المواقعة وللحرة ليلتان وللامة والكتابية ليلة وتختص البكر عند الدخول

دخول کے بعد مہر مثل دینا چاہیے اور بعض نے لکھا کہ نکاح باطل ہے۔ اگر کنیز مدبر کو مہر میں مقرر کرے تو تدبیر باطل ہوگی اگر عقد میں کسی حرام چیز کی شرط کرے تو فقط شرط باطل ہے (اور عقد صحیح) اگر زوجہ کو اوس کے وطن سے باہر نلیجانیکی شرط کرے تو عمل کرنا لازم ہوگا شوہر کا قول مقدار مہر میں (با عدم بینہ) مسموع ہے اگر شوہر دخول کے بعد مقدار مہر کا انکار کرے تو وجہ (وجیہ) یہہ ہی کہ مہر مثل واجب ہے (بشرطیکہ ثبوت نہو) عورت مقاربت کا دعوے کرے تو مرد کا قول یا قسم مسموع ہے (بشرطیکہ وجہ ثبوت عورت کے پاس نہو) اگر باپ نابالغ بچہ کا نکاح کر دے تو مہر کا ضامن ہوگا بشرطیکہ بچہ فقیر ہو۔ عورتکو جایز ہے کہ دخول سے پہلے جبتک کہ مہر وصول نہو مرد کو مقاربت سے منع کرے **آٹھوین فصل** راتونکی تقسیم اور عورتونکی نافرمانی کے بیانمین ہے اگر زوجہ دایمی ہو تو ہر چار راتونمین ایک رات اس کے پاس رہنا چاہیے اور دو بیبیان ہون تو دو راتین (یعنے ہر ایک کے پاس ایک رات اور باقی دو راتونمین اختیار ہے) تین ہون تو تین راتین۔ اور چار ہون تو ہر ایک کی ایک رات ہے اگر انمین سے کوئی اپنی رات شوہر کو بخشدے تو اس رات کو جہان چاہے رہے اگر اپنی رات

بسبع وللثیب بثلث وتستحب التسویة فی الانفاق ویجب علی الزوجة التمکین
وازالة المنفر وله الضرب للناشزة بعد وعظها وهجرها ولو نشزت طالبته
لما ترك بعض حقها او کله استمالة له وحل قبوله ولو کره کل منهما صاحبه
انفذ الحاکم حکمین من اهلهما او اجنبیین فان رایا الصلح اصلحا وان رایا
الفرقة واجماعها فی الطلاق والبذل ولاحکم مع اختلافهما **الفصل التاسع**
فی احکام الاولاد یلحق الولد فی الدائم مع الدخول ومضی ستة اشهر من
حین الوطی ووضعه لمدة الحمل وهی ستة اشهر الی عشرة اشهر فلو غاب

اپنی سوت کو بخشی تو لازم ہے کہ مرد وہ رات بھی اسی عورت کے پاس رہے - رات کو فقط
رہنا واجب ہے مقاربت واجب نہیں (اگر منکوحہ دو عورتیں ہیں ایک بیوی اور ایک کنیز یا
کتابیہ ہو تو بیوی کی دو راتیں ہیں اور کنیز یا کتابیہ کے لئے ایک رات - اگر زوجہ باکرہ
ہو تو (ابتداءً) بوقت دخول اسکی ساتھ راتیں ہیں اور ثیبہ ہو تو تین راتیں
نفقہ میں مساوات سنت ہے - اور زوجہ پر واجب ہے کہ شوہر کو مقاربت کرنے دے
اور نفرت کی چیزوں کو دور کرے اگر عورت نافرمان ہو تو شوہر پہلے اسے نصیحت کرے
اگر نہ مانے تو چند روز) جدائی اختیار کرے تب بھی نہ مانے تو مارنا جائز ہے - اگر مرد اداے
حقوق میں کوتاہی کرے تو عورت مطالبہ کر سکتی ہے مرد کو اپنا مائل کرنے کے لئے اپنے بعض حقوق
یا کل کو ترک کر سکتی ہے مرد کو اسکا قبول کرنا جائز ہے - اگر دونوں طرف سے کراہت ہو تو
حاکم (شرع) دو حکم مقرر کرے (یعنی) ایک شوہر کا قرابتدار ہو ایک زوجہ کا یا دونوں
اجنبی ہوں پس دونوں حکم اگر صلح مناسب جانیں تو صلح کرا دیں ورنہ مرد و زن کو طلاق
اور بخشش کی طرف راجع کریں (یعنی عورت کچھ دیکر طلاق لے مگر بے رضای شوہر طلاق

او اعتزل اکثر من عشرۃ اشھر ثم ولدت لم یلحق بہ والقول قولہ فی عدم الدخول
ولو اعترف بہ وانکر الولد لم ینتف الا باللعان ولا یجوز لہ الحاق ولد الزنا بہ
ولو تزوجت باخر بعد طلاق الاول واتت بولد لاقل من ستۃ اشھر فھو للاول و
ان کان لستۃ اشھر فصاعدا فھو للاخیر ولو کان لاقل من ستۃ اشھر من وطی
الثانی واکثر من عشرۃ من طلاق الاول فلیس لھما وکذا الامۃ لو بیعت بعد الوطی
ولو اعترف بولد امتہ او المتعۃ الحق بہ ولا یقبل نفیہ بعد ذالک ولو وطیھا
المولی واجنبی فالولد للمولی ومع امارۃ الانتفاء لا یجوز الحاقہ ولا نفیہ بل یجب

احکام اولاد

نہوگی) اگر دونوں حکموں کی رائیں مختلف ہوں تو کچھ حکم نہوگا **نویں فصل** اولاد کے
احکام کے بیان میں ہے نکاح دائمی میں دخول کے بعد چھ مہینے گزریں اور بچہ مدت حمل میں یعنے
چھ مہینے سے دس مہینے تک پیدا ہو تو باپ سے ملحق ہوگا اگر شوہر دس مہینے سے زیادہ غائب
یا عورت سے جدا رہے پھر بچہ پیدا ہو تو باپ سے ملحق نہوگا (بلکہ ولد حرام ہوگا یا ولد شبہ) عدم
دخول میں مرد کا قول معتبر ہے (بشرط عدم بینہ) اگر دخول کا اقرار اور بچہ کا انکار کرے تو بغیر
لعان کے بچہ کی نسبت اس سے نجائیگی - ولد الزنا کو اپنے سے ملحق کرنا جائز نہیں اگر عورت
شوہر اول کے طلاق کے بعد دوسرے سے عقد کرے اور چھ مہینے کے اندر بچہ پیدا ہو
(بشرطیکہ زندہ اور کامل ہو) تو وہ شوہر اول کا ہے اگر چھ مہینے یا زیادہ میں پیدا
ہو تو شوہر ثانی کا اگر دوسرے شوہر کی وطی سے چھ ماہ کے اندر اور پہلے شوہر کی طلاق
سے دس مہینے کے بعد بچہ پیدا ہو تو ان دو کا نہیں - ایسا ہی اس کنیز کا حکم ہے جو وطی کے
بعد فروخت ہو - اگر اپنی کنیز یا ممتوعہ کے بچے کا اقرار کرے تو بچہ ملحق ہوگا اور پھر انکار کرے تو
انکار مسموع نہیں - اگر ایک کنیز کو آقا بھی وطی کرے اور دوسرا شخص بھی تو فرزند آقا کا ہی

ان یوصی له بشیء ولو وطیها المشترکون فتداعوه الحق بمن یخرجه القرعة ویغرم للباقین حصصهم من قیمة الامة وقیمته یوم سقوطه حیا ولو وطی بالشبهة الحق به الولد فان کان لها زوج وظن خلوها ردت علیه بعد العدة من الثانی ویجب عند الولادة استبداد النساء او الزوج بالمرأة ویستحب غسل المولود والاذان فی اذنه الیمنی والاقامة فی الیسری وتحنیکه بتربة الحسین وبماء الفرات وتسمیته باسم احد الانبیاء والائمة علیهم السلام والکنیة ولا یکنی محمد بابی القاسم وحلق راسه یوم السابع والعقیقة بعده والتصدق بوزن شعره ذهبا او فضة وثقب اذنه وختانه فیه ویجب بعد البلوغ وخفض الجواری

اگر آقا کا بچہ نہو نیکی علامتین ظاہر ہون تو نہ اسکا الحاق جائز ہے نہ انکار بلکہ سنت ہے کہ اسے کچھہ دینے کے لئے وصیت کرے اگر ایک کنیز (مشترک) کو چند شریک وطی کرین اور بچہ پر سب دعوے کرین تو جس کے نام پر قرعہ آئے اس سے بچہ ملحق ہوگا مگر اسکو ضرور ہے کہ کنیز کے حصون کی قیمت اور بچے کے حصون کی قیمت روز پیدائش کی سب شریکون کو دے اگر کسی عورت کو شبہ سے وطی کرے تو بچہ اسی سے ملحق ہوگا اگر شوہر دار عورت کو بے شوہر سمجھکر عقد کرے تو عدہ گزرنے کے بعد وہ عورت شوہر اول کی طرف پھیر دی جائے۔ زچہ کی اعانت ولادت کے وقت عورتون پر یا (عورتین نہون تو) شوہر پر واجب ہے **اور سنت ہے** کہ مولود کو غسل دین۔ اس کے دہنے کان مین اذان اور بائین کان مین اقامہ کہین۔ تالو مین (یعنے منہ کے اندر اوپر کیطرف قریب حلق) خاک شفا اور آب فرات ملین کسی نبی یا امام کے نامون مین سے اسکا نام رکھین اور کنیت بھی مقرر کرین۔ اگر محمد نام رکھین تو ابوالقاسم کنیت نہ مقرر کرین ساتوین روز سر منڈائین اسکے بعد عقیقہ کرین (یعنے بکرا ذبح کرین) اور بچے کے بالون کی وزن سے سونا یا چاندی تصدق کرین کان مین سوراخ کرین اور ختنہ بھی ساتوین روز کرین اور (خود لڑکے پر) بلوغ کے بعد ختنہ واجب ہے اور لڑکی کی ختنہ مستحب ہے۔ لڑکے لئے عقیقہ کا

مستحب ويستحب له ان يعق عن الذكر بذكر وعن الانثى بانثى وهي بصفات
الاضحية ولا يأكل الابوان منها ولا يكسر شئ من عظمها وافضل المراضع الام وللمرضع
الاجرة على الاب ومع موته من مال الرضيع ولا تجبر على ارضاعه وتجبر الامة وحد الرضاع
حولان واقله احد وعشرون شهرا والام احق بارضاعه اذا رضيت بما يطلب غيرها
من اجرة او تبرع والام احق بحضانة الذكر مدة الرضاع اذا كانت حرة مسلمة و
بالانثى الى سبع سنين وتسقط الحضانة لو تزوجت ولو مات الاب او كان مملوكا
او كافرا فالام اولى **الفصل العاشر في النفقات** اما الزوجة فيجب

بکرا یا بھیڑ نر ہو اور لڑکی کے لئے مادہ اور اسمیں قربانیکی صفات ہوں۔ ماں باپ اسمیں
کھائیں اور اس کی ہڈی نہ توڑیں۔ دودھ پلانے کے لئے سب سے بہتر ماں ہے۔ اگر وہ
آزاد ہو تو باپ پر واجب ہے کہ اس کی اُجرت دے۔ اگر باپ مرگیا ہو تو دودھ پلانے کی اجرت
بچہ کے مال سے لیجائیگی۔ ماں پر دودھ پلانے کے لئے جبر نہیں ہو سکتا ہاں اگر ماں کنیز ہو تو
جبر ہو سکتا ہے۔ دودھ پلانیکی حد دو برس تک ہے اور کم سے کم اکیس مہینے۔ جسقدر اجرت
دوسری عورت لیتی ہے اس اجرت پر یا تبرعاً دودھ پلانے کے لئے ماں راضی ہو تو دوسروں سے
زیادہ حقدار ہے۔ اگر ماں آزاد اور مسلمان ہو تو بچہ کی حفاظت کے لئے احق ہے پس اگر
وہ لڑکا ہو تو مدت شیرخوارگی تک اسکی حفاظت کی حقدار ہے اور لڑکی ہو تو سات برس تک۔ اگر
ماں دوسرے سے نکاح کرلے تو اسکی حضانت (یعنے حق پرورش وحفاظت) ساقط ہے۔ اگر باپ
مرجائے یا وہ غلام یا کافر ہو تو ماں (پرورش وحفاظت کے لئے) اولےٰ ہے **دسویں فصل نفقات**
کے بیان میں ہے زوجہ کو نفقہ دینا یعنے کھانا اور لباس اور رہنے کے لئے مکان دینا بصورت تمکین
واجب ہے بشرطیکہ وہ منکوحہ دائمی ہو۔ اور نافرمان نہو اگرچہ ذمیہ یا کنیز ہو۔ اگر شوہر اسے

نفقہ

لہا النفقۃ من الاطعام والکسوۃ والسکنیٰ مع العقد الدائم والتمکین التام
مع القدرۃ وان کانت ذمیۃ او امۃ فان طلقت بائنا او مات الزوج فلا نفقۃ
مع عدم الحمل وتقضی مع الفوات **واما الاقارب** فتجب للابوین وان علوا
والاولاد وان نزلوا خاصۃ بشرط الفقر والعجز عن التکسب وعلی الاب
نفقۃ الولد فان فقد او عجز فعلی اب الاب وھکذا فان فقد وافعلی الام
فان فقدت فابائھا **واما المملوک** فتجب نفقتہ علی مولاہ ولہ ان
یجعلہا فی کسبہ مع الکفایۃ والا اتمہ المولی وتجب للبہائم فان امتنع

طلاق بائن دے یا مرجائے تو نفقہ ساقط ہوگا بشرطیکہ حاملہ نہو۔ اگر کسی مدت کا نفقہ نہ دیا گیا ہو تو
اس کی قضا عمل میں لانا چاہیے **اقربا** میں فقط ماں باپ اور دادا دادی اور نانا نانی ہر چند اونچے
کئی درجوں کے ہوں اور اولاد اور اولاد کی اولاد کا نفقہ واجب ہے بشرطیکہ محتاج اور کسب سے
عاجز ہوں۔ فرزند کا نفقہ باپ پر واجب ہے اور باپ نہو یا عاجز (یعنے فقیر) ہو تو دادا پر واجب ہے
اسیطرح جہانتک بڑے ہیں۔ اگر باپ دادا کوئی نہو تو ماں پر ہے اور ماں نہو تو ماں کے باپ دادا پر
غلام و کنیز کا نفقہ آقا پر واجب ہے اور آقا کو جایز ہے کہ ان کے کسب کو ان کے نفقہ میں مقرر کردے
بشرطیکہ وہ کافی ہو ورنہ جو کم پڑے وہ خود ادا کرے۔ جانور وں کا دانہ چارہ بھی مالک پر واجب ہے
اگر مالک نہ دے تو فروخت یا ذبح کرنے پر بشرطیکہ وہ قابل ذبح ہوں یا دانہ چارہ دینے پر مجبور کیا جائیگا

کتاب فراق اسمیں کئی فصلیں ہیں **پہلی فصل طلاق** کے بیان میں ہے شرط ہے کہ طلاق دینے والا
بالغ اور عاقل ہو اور با اختیار اور ارادے سے طلاق دے۔ دیوانے کی طرف سے ولی طلاق دیسکتا ہے
مگر بچے اور مست کی طرف سے نہیں دیسکتا۔ جو عورت طلاق دیجاتی ہے شرط ہے کہ وہ منکوحہ دائمی ہو
اور اگر شوہر حاضر ہو (یعنے مسافر نہو) اور دخول کیا ہو تو شرط ہے کہ بوقت طلاق وہ عورت حیض و نفاس

طلاق

كتاب الفراق

يجبر على البيع او الذبح ان كانت مذكاة او الانفاق

وفيه فصول

الفصل الاول في الطلاق

ويشترط في المطلق
البلوغ والعقل والاختيار والقصد وللولي ان يطلق عن المجنون لا الصغير
والسكران وفي المطلقة دوام الزوجية وخلوها من الحيض والنفاس ان كان
حاضرا او دخل بها ولو كان غائبا بقدر ما انتقالها من طهر الى آخر صح طلاقها
ان كانت حائضا وان يطلقها في طهر لم يقربها فيه بجماع الا في الصغيرة والآيسة
والحامل والمسترابة فتصبر ثلاثة اشهر ولا يقع الا بقوله طالق مجردا عن الشرط

سے خالی ہو۔ اگر شوہر اس مدت تک غائب ہو کہ جس مدت میں وہ عورت ایک طہر سے دوسرے طہر میں
آسکتی ہے تو (حال غیبت میں) اسکی طلاق صحیح ہے اگرچہ عورت حالت حیض میں ہو۔ اور شرط ہے
کہ ایسے طہر میں طلاق کہے جسمیں جماع نکیا ہو سوائے صغیرہ اور یائسہ اور حاملہ کے (یعنی صغیرہ اور
یائسہ اور حاملہ کو طہر میں جماع کرکے طلاق دیسکتا ہے) جو عورت کہ حیض کے سنین میں ہو مگر اسے حیض آتا
ہو وہ تین مہینے صبر کرے (یعنے جماع سے تین مہینے گذرنے کے بعد اسے طلاق دینا چاہیئے) اور قول
طلاق (جیسے انت طالق یا ہی طالق) کے سوائے طلاق صحیح نہیں بشرطیکہ یہہ قول بھی شرط و
سے خالی ہو۔ اور شرط ہے کہ صیغہ طلاق کو دو مرد عادل سنیں دوسری فصل اقسام طلاق
بیان میں ہے۔ طلاق دو قسم پر ہے بدعت۔ اور سنت طلاق بدعت وہ ہے کہ جو مرد حاضر
(یعنے سفر میں نہو) ایسی عورت کو جو حاملہ نہو حالت حیض و نفاس میں طلاق دے بشرطیکہ
اس عورت سے دخول کیا ہو) یا ایسی عورت کو جو حیض کے سنین میں ہو مگر اس سے حیض نہ آتا ہو
(دخول کے بعد) تین مہینے سے پہلے طلاق دے۔ یا ایک مرتبہ تین طلاق کہے یہہ سب باطل ہیں
طلاق سنت دو ہیں بائن اور رجعی یائسہ اور صغیرہ اور غیر مدخولہ کی طلاق اور خلع دینا

والصفة ویشترط سماع رجلین عدلین **الفصل الثانی** فی اقسامه وهو بدعی
وسنة **فالاول** طلاق الحائض الحائل اذا لنفساء مع حضور الزوج والمستبرئة
قبل ثلثة اشهر وطلاق الثلاث مرسلا والکل باطل **الثانی بائن** ورجعی
فالاول طلاق الیائسة والصغیرة وغیر المدخول بها والمختلعة والمبارات مع
استمرارها علی البذل والمطلقة ثلثا بینها رجعتان والثانی ما عداه مما للرجل
المراجعة فیه وطلاق العدة من اقسامه وهو ان یطلق ثم یراجع فی العدة ویواقع ثم یطلق بعد الطهر
محرم بعد تسع ینکحها بینها رجلان موبدا وما عداه محرم فی کل ثالثة حتی تنکح غیره ویشترط فی المحلل ا

بشرطیکہ عورت نے جو کچھ دیا ہے وہ واپس نہ لے اور وہ تیسری طلاق جن کی بیچ میں دو مرتبہ رجوع
بھی ہو (یہہ سب) طلاق بائن ہیں طلاق رجعی ان طلاقون کے سوائے ہے جسمین مرد کو رجوع
کرنا جایز ہے (اور طلاق بائن مین رجوع نہین ہو سکتا) طلاق عدہ اسے سنتی طلاق سے ہے
وہ یہہ کہ ایک مرتبہ طلاق دے اور عدہ مین رجوع کرے اور جماع کرے پھر طہر مین طلاق دے پس
ایسی عورت جسکی اسیطرح نو طلاقین ہون اور بیچمین دو غیر آدمیون نے نکاح بھی کیا ہو (یعنے
ہر تیسری طلاق پہ ایک آدمی نے نکاح کرکے طلاق دی ہو) شوہر اول پر حرام موبد ہو جاتی ہے
اسکے سوائے ہر تیسری طلاق پر حرام ہوگی یہانتک کہ غیر شخص نکاح کرکے طلاق دے
اور شرط ہے کہ محلل (یعنے غیر شخص جو نکاح کرتا ہے) بالغ ہو اور عقد صحیح دائمی سے قبل یا
وطی کرے۔ محلل جسطرح سے تین طلاقون کو منہدم کرتا ہے اسیطرح تین سے کم کو بھی منہدم
کرتا ہے۔ قول یا فعل دونون سے رجوع کرنا صحیح ہے اور رجوع مین گواہ کی ضرورت نہین
حیض کا عدہ گذرنے مین عورتکا قول معتبر ہے۔ بیمار مرد طلاق دینا مکروہ ہے اگر دیگا تو
واقع ہوگی مگر ایک سال تک مطلقہ اسکی وارث ہوگی (یعنے طلاق کے بعد ایک سال کے

لسابق والوطی تعلیلا بالعقد الصحیح الا انہ وکما یہدم الثلث یہدم مادونہا وتصح الرجعۃ لفظا وفعلا ولا یجب فیہا الاشہاد ویقبل قول المرأۃ فی انقضاء العدۃ بالحیض ویکرہ طلاق المریض ویقع لکن ترثہ المرأۃ وان کان بائنا الی سنۃ مالم یمت بعدہا ولو بلحظۃ او تتزوج او یبراء من مرضہ وہو یرثہا فی الرجعی فی العدۃ ونکاحہ صحیح مع الدخول والا فلا

الفصل الثالث فی العدۃ

لا عدۃ فی الطلاق علی الصغیرۃ والآیسۃ غیر المدخول بہا۔ والمستقیمۃ الحیض عدتہا ثلثۃ اقراء ان کانت حرۃ والا فقرآن ولو کانت فی سن من تحیض ولا حیض لہا فعدتہا ثلثۃ اشہر ان کانت حرۃ والا فشہر ونصف

مدت میں شوہر بیمار مرے تو وہ میراث لیگی) ہرچند طلاق بائن ہو اگر شوہر ایک برس کے بعد اگرچہ ایک لحظہ بعد ہو مرے یا عورت دوسرے شخص سے نکاح کرے یا مریض تندرست ہو جائے تو وارث نہوگی۔ اگر طلاق رجعی ہو (اور عورت پہلے مرجائے) تو عدہ کے زمانہ میں مرد اس کا وارث ہوگا۔ اگر بیمار نکاح کرے اور دخول ہو تو نکاح صحیح ہے ورنہ صحیح نہیں

تیسری فصل عدہ

عدہ کے بیان میں ہے صغیرہ اور یائسہ اور غیر مدخولہ کے لئے طلاق میں عدہ نہیں۔ اور جس کو حیض برابر آتا ہو اسکا عدہ تین طہر ہیں بشرطیکہ زن آزاد (یعنے بیوی) ہو اور اگر کنیز ہو تو دو طہر اور اگر حیض کے سن میں ہو اور حیض نہ آتا ہو اوس کے عدے کے تین مہینے ہیں بشرطیکہ آزاد ہو ورنہ ڈیڑھ مہینا۔ حاملہ کا عدہ وضع حمل تک ہے اگرچہ حمل گرجائے (یعنے حمل گرنے سے بھی عدہ تمام ہوگا) اگر زن آزاد کا شوہر مرجائے تو اس عدے کے چار مہینے دس دن ہیں خواہ صغیرہ ہو خواہ یائسہ یا ان کے سوا ہو خواہ مدخولہ یا غیر مدخولہ اگر حاملہ ہو تو جو مدت دونوں مدتوں سے (یعنے مدت وضع حمل۔ اور چار مہینے دس دن سے) زیادہ ہو وہ عدے کی مدت ہے۔ عدہ وفات میں ترک زینت واجب ہے اگر کنیز کا شوہر

والحامل عدتها وضع الحمل وان کان سقطا وعدة الحرة المتوفی عنها زوجها اربعة
اشهر وعشرة ایام صغیرة او یائسة او غیرهما دخل بها اولا ولو کانت حاملا و
فابعد الاجلین وعلیها الحداد ولو کانت امة فشهران وخمسة ایام والحامل بابعد
الاجلین وام الولد تعتد من وفات الزوج کالحرة وغیرها کالامة ولو مات زوج
الامة ثم اعتقت اعتدت کالحرة ولو اعتق امته بعد وطیها اعتدت بثلاثة
اقراء ولو مات بعد الطلاق رجعیا اعتدت الحرة والامة للوفات ولو کان بائنا
اتمت بعدة الطلاق ولا یجوز للزوج ان یخرج الرجعیة من بیت الطلاق حتی تخرج

مرے تو اس کے عدے دو مہینے پانچ دن ہین اگر کنیز حاملہ ہو تو جو مدت زیادہ ہے۔ اس مدت
تک عدہ بیٹھے۔ آقا کی وفات مین ام الولد کا عدہ مثل زن آزاد کے ہے اور غیر ام الولد مثل
کنیز کے۔ اگر کنیز شوہر مرنیکے بعد آزاد ہو تو اس پر آزاد کا عدہ واجب ہے۔ اگر اپنی کنیز کو
وطی کے بعد آزاد کر دے تو وہ تین طہر تک عدہ بیٹھے۔ اگر طلاق رجعی دینے کے بعد مر جائے
تو مطلقہ پر خواہ وہ آزاد ہو یا کنیز عدہ وفات واجب ہے۔ اگر طلاق بائن ہو تو فقط عدہ
طلاق تمام کرے۔ مطلقہ رجعیہ کو عدہ تمام ہونے تک خانہ طلاق سے باہر نکالنا جائز نہین
ہان اگر کوئی برا کام کرے تو نکال دیسکتا ہے۔ اور اس عورت کو بھی بغیر ضرورت باہر
جانا جایز نہین اگر ضرورت ہو تو آدہی رات کے بعد جا کر صبح سے پہلے واپس آئے
عدے کی مدت مین اسکا نفقہ شوہر پر واجب ہے۔ مطلقہ کے عدے کی شروع مدت
وقت وقوع طلاق سے ہے اور عدہ وفات اس وقت سے ہے جب کہ وفات کی
خبر آئے چوتھی فصل خلع اور مبارات کے بیان مین ہے (خلع وہ ہے کہ عورت مرد سے
ناراض ہو کر مرد کو کچھ دیکر طلاق لے سو دونون طرف سے نارضامندی ہو تو اسے

عدتها الا ان تاتی بفاحشة ولا لها ان تخرج الا مع الضرورة بعد نصف الليل وترجع قبل
الفجر وعليه نفقة عدتها وتعتد المطلقة من وقت ايقاعه والمتوفى عنها زوجها من حين البلوغ

الفصل الرابع فی الخلع

والمبارات ولا يقع الخلع بمجرده ما لم يتبع بالطلاق على
قول ولا بد فيه من الفدية مما يصح تملكه بشرط التعيين واختيار المرأة وله ان
ياخذ ازيد مما اعطاها ويشترط فی الخالع التكليف والاختيار والقصد وفی المرأة مع
الدخول الطهر الذی لم يقربها فيه بجماع مع حضوره وانتفاء الحمل وامكان الحيض واختصاصها
بالكراهية وحضور شاهدين عدلين وتجريده عن شرط لا يقتضيه العقد ويبطل

مبارات سے کہتے ہین) ایک قول کی بنا پر فقط لفظ خلع سے خلع واقع نہو گا جبتک کہ
اس کے ساتھہ لفظ طلاق نکہا جائے (بعض علما کہتے ہین کہ بغیر لفظ طلاق خلع
واقع ہو گا اول احوط ہے اس کی صورت یہہ ہے کہ مرد کہے زوجتی فلانتہ
مختلعتہ علی کذا فہی طالق) خلع مین ضرور ہے کہ ایسی کوئی چیز شوہر کو دے جسکی ملکیت
صحیح ہو (جیسے روپیہ لباس وغیرہ) بشرط تعین و اختیار زن اور مرد کو جائز ہے
کہ جسقدر (مہر مین) دیا ہے اس سے زیادہ لے۔ شرط ہے کہ خلع کرنیوالا بالغ
و عاقل ہو اور اپنے اختیار و قصد سے خلع کرے۔ اور عورت مدخولہ ہو تو شرط
ہے کہ ایسے طہر مین خلع واقع ہو جسمین جماع نکیا ہو بشرطیکہ شوہر حاضر ہو اور
عورت حاملہ اور یائسہ نہو۔ اور خلع مین ضرور ہے کہ عورت کے طرف سے
کراہت ہو۔ اور دو گواہ عادل حاضر ہون اور ایسی شرط سے خلع خالی ہو جسکا
مقتضی خود خلع نہین (اگر ایسی شرط کرے جسکا مقتضی خود خلع ہے جیسے کہے اگر تو مال پھیر
لیگی تو مین بھی خلع سے رجوع کرونگا تو صحیح ہے) اگر عورت کی طرف سے کراہت

لو انتفت الكراهية منها ولا يملك الفدية ولها الرجوع فی الفدية ما دامت فی العدة واذا رجعت كان له الرجوع فی البضع والا فلا تتوارث بينهما فی العدة ولو بانت الفدية مستحقة قيل يبطل الخلع ولو بذلت الامة مع الاذن صح وبدونه تتبع بها ولو كانت فدية المسلم خمرا فان اتبع بالطلاق كان رجعيا ولو خالعها علی الف ولم يعين بطل ولو خالع علی خل فبان خمرا صح لصقدره خل ولو طلق بفدية كان بائنا وان تجرد عن لفظ الخلع ولو قالت طلقنی بكذا كان الجواب علی الفور فان تاخر فلا فدية وكان رجعيا - وشروط **المبارات** كالخلع الا ان الكراهية منهما

نہو تو خلع باطل ہے اس صورتمین مرد عورت کے عطیہ کا مالک نہوگا - مختلعہ کو جائز ہے کہ عدے مین اپنا عطیہ پھیر لے - اور پھیر لینے کے بعد مرد کو بھی رجوع جائز ہے اگر عورت عطیہ واپس نہ لے تو مرد رجوع نہین کر سکتا عدے مین (دونو مین سے) کوئی مرجائے تو میراث نملیگی - اگر ظاہر ہو کہ عطیہ مال غصبی ہے تو بقول بعض علما خلع باطل ہے (اور بقول بعض صحیح مگر عورت پر لازم ہے کہ اس مال کی قیمت یا اسکا مثل مرد کو دے) کنیز کا عطیہ آقا کی اجازت سے صحیح ہے اذن نہو تو آزاد ہونیکے بعد دینا ہوگا - اگر عطیہ شراب ہو اور مرد مسلمان ہو تو (خلع باطل ہے ہان) اگر خلع کے بعد طلاق کی لفظ بھی کہی ہے تو وہ طلاق رجعی ہوگا - اگر ایک ہزار پر (مثلاً) خلع کرے اور کوئی شے معین نہو تو خلع باطل ہے اگر سرکے پر خلع کرے اور ظاہر ہو کہ وہ شراب ہے تو خلع صحیح ہے مگر اس کے برابر سرکہ لے - عورت سے کچھ لیکر طلاق کہے تو وہ طلاق بائن ہے اگرچہ لفظ خلع ذکر نکرے اگر عورت کہے کہ اتنے مال کے عوض مین مجھے طلاق دے تو جواب فوراً چاہیے اگر دیر کرکے طلاق کہیگا تو وہ مال نہین لے سکتا اور طلاق بھی رجعی ہوگی - **مبارات** کی شرطین بھی مثل خلع کے ہین مگر اسمین رنجش دو طرف سے ہے اسکی

مبارات

وصورتہا بارا تلت بکذا فانت طالق وھو بائن مالم ترجع فی المبذل فی العدۃ ولا یحل له الزائد علی ما اعطاها **الفصل الخامس فی الظهار** وھو حرام وصورته ان یقول لزوجته انت علی کظھر امی او احدی المحرمات وشرطه سماع شاھدی عدل وکمال المظاھر والاختیار والقصد وایقاعه فی طھر لم یجامعها فیه اذا کان حاضرا ومثلها تحیض وفی المتمتع بھا والامۃ وغیر المدخول بھا ومع الشرط قولان ولا یقع فی اضرار ولا یمین ومع ارادۃ الوطی تجب الکفارۃ بمعنی تحریم الوطی حتی یکفر فان طلق وراجع فی العدۃ لم تحل حتی یکفر ولو خرجت

صورت یہہ ہے (کہ مرد کہے) بارا تلتِ بکذا فانتِ طالق یہہ بھی طلاق بائن ہے بشرطیکہ عورت اپنے عطیہ کو عدہ مین واپس نلے۔ مگر مرد نے جسقدر (مہر مین) دیا ہے مبارات مین عورت سے اس سے زیادہ نہین لے سکتا **پانچوین فصل ظہار کے بیان مین** ہے ظہار کرنا حرام ہے۔ اسکی صورت یہہ ہے کہ مرد اپنی زوجہ سے کہے انت علی کظھر امی (یعنی مجھپر تو مثل میری ماکی پیٹھ کے ہے۔ اگر کوئی کہے کہ تو مثل میری ما کے ہے تب بھی ظہار ہوگا) یا ماکی جگہہ کسی اور محرمہ کا (مثل بہن وغیرہ کے) نام لے ضروری ہے کہ دو مرد عادل سنین۔ ظہار کرنیوالا بالغ اور عاقل اور اختیار و قصد سے ایسے طہر مین ظہار واقع ہو جسمین اس نے جماع نکیا ہو بشرطیکہ مرد حاضر ہو اور عورت حیض کے سن مین ہو۔ ممتوعہ اور کنیز اور غیر مدخولہ کے ظہار مین اور ظہار مع الشرط مین اختلاف ہے۔ اگر عورت کو ضرر پہونچانیکے قصد سے ظہار کرے یا اسے قسم ٹہرائے تو ظہار واقع نہوگا ظہار کے بعد جب مقاربت کا ارادہ کرے کفارہ واجب ہے یعنے بغیر کفارہ مقاربت حرام ہے۔ اگر (ظہار کے بعد) طلاق دے اور پھر عدہ مین رجوع کرے جب بھی بغیر کفارے کے حلال نہوگی ہان (طلاق کے بعد

اوکان بائنا او استانف فی العدۃ اومات احدھما او ارتد فلا کفارۃ ولو وطی قبل التکفیر عامدًا لزمه کفارتان وتیکرر بکل وطی کفارۃ ولو عجز اجزأہ الاستغفار واذا ارفعته الظهار الحاکم ثلثۃ اشھر من حین المرافعۃ فیضیق علیه بعدھا حتی یکفر او یطلق ولو ظاھر زوجته الامۃ ثم اشتراھا ووطیھا بالملك فلا کفارۃ الفصل السادس فی الایلاء ولا ینعقد بغیر اسم اللہ تعالی ولا بغیر اضرار من کامل مختار قاصد وان کان عبدًا اوخصیًا او مجبوبًا ولابد ان تکون المرأۃ منکوحۃ بالدائم مدخولًا بھا ان یولی مطلقا او ازید من اربعۃ

عدہ گزر جائے (اور بعد عدہ پھر عقد کرے) یا طلاق بائن ہو اور عدہ میں پھر عقد کرے یا دونوں میں سے ایک مر جائے یا مرتد ہو جائے تو کفارہ نہیں ہے۔ اگر کفارہ دینے سے پہلے عمدًا وطی کرے تو دو کفارے واجب ہونگے۔ اسیطرح جتنے مرتبہ وطی کریگا اتنے کفارے واجب ہونگے۔ اگر کفارہ دینے سے عاجز ہو تو توبہ کرنا کافی ہے۔ اگر حاکم شرع کے پاس عورت فریاد لیجائے تو حاکم مرد کو وقت رجوع مقدمہ سے تین مہینے کی مہلت دیگا اس کے بعد تنگ کریگا تا کفارہ دے (اور مقاربت کرے) یا طلاق کہے اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو جو کسی کی کنیز ہو ظہار کرے پھر اسے مول لے اور ملکیت سے وطی کرے تو کفارہ نہیں

رکوع

چھٹی فصل ایلا (یعنے مقاربت نکرنے کی قسم کے بیان میں ہے ایلا بغیر اللہ تعالی کے نام کے اور بغیر قصد ایذا صحیح نہیں اور (شرط ہے کہ) مرد بالغ و عاقل ہو اور اختیار و قصد سے ایلا کرے اگرچہ غلام یا خصی یا ذکر بریدہ ہو (ذکر بریدہ کے ایلا میں اختلاف ہے بعض صحیح نہیں جانتے) اور ضرور ہے کہ عورت منکوحہ دائمی اور مدخولہ ہو ہر چند بلا تعین مدت ایلا کرے یا چار مہینے سے زیادہ پر۔ پس جب عورت مرافعہ کرے اپنے حاکم

اشهر فاذا رافعته انظره الحاكم الى اربعة اشهر فان رجع وكفّر والا الزمه الطلاق
او الفئة والتكفير ويضيق عليه في المطعم والمشرب حتى يفعل احدهما ويقع الطلاق
رجعيا ولو آلى مدة فدافع حتى خرجت فلا كفارة ولو ادعى الاصابة فالقول قوله مع
يمينه وفئة القادر الوطي قبلا وفئة العاجز اظهار العزم على الوطي مع القدرة و
لا يتكرر الكفارة بتكرر اليمين **الفصل السابع في اللعان** وسببه قذف
الزوجة بالزنا مع ادعاء المشاهدة وعدم البينة او انكار ولد يلحق به ظاهرا و
يشترط في الملاعن والملاعنة التكليف وسلامة المرأة من الصمم والخرس

شرع کے پاس رجوع کرے) تو حاکم مرد کو چار مہینے کی مہلت دیگا اگر مرد اپنے کہے سے باز آئے
اور کفارہ دے تو بہتر ورنہ چار مہینے کے بعد مجبور کریگا کہ طلاق کہے یا رجوع کرے۔
(یعنی مقاربت کرے) اور کفارہ دے اور کھانے پینے مین تنگ رکھا تا انہین سے کوئی امر
اختیار کرے۔ اگر ایسے وقت مین طلاق کہے تو وہ رجعی ہے اگر ایک مدت کے لئے
ایلا کرے اور وہ مدت گزر جائے تو کفارہ نہین۔ اگر مرد وطی کر چکنے کا دعوے کرے
تو اسکا قول مع القسم معتبر ہے جو شخص وطی کی قدرت رکھتا ہو اسکا رجوع یہ ہے کہ
فرجین وطی کرے اور عاجز اپنے ارادے کو ظاہر کرے کہ جب ہو سکیگا وطی کرونگا
کئی قسمین کھانے سے کفارہ مکرر نہین ہوتا **ساتوین فصل لعان** کے بیان مین ہے
اسکا سبب قذف ہے یعنے اپنی زوجہ کی نسبت کہے کہ مین نے اسے زنا کرتے ہوئے
دیکھا ہے اور گواہ نہون۔ یا ایسے فرزند کا انکار کرے جو ظاہرا اس سے ملحق ہو سکتا
ہو لعان کرنے والے مرد و زن مین شرط ہے کہ بالغ و عاقل ہون۔ اور عورت گونگی
اور بہری نہو اور منکوحہ دائمی ہو۔ دخول کے مشروط ہونے مین اختلاف ہے لعان

لعان

ددوام النکاح وفی اشتراط الدخول قولان وصورته ان یقول الرجل اشہد باللہ انی لمن الصادقین فیما قلتہ عن ھذہ المرأۃ اربع مراۃ ثم یعظہ الحاکم فان رجع حُدّ والاقال ان لعنۃ اللہ علی ان کنت من الکاذبین ثم تقول المرأۃ اربع مرات اشہد باللہ انہ لمن الکاذبین ثم یعظہا الحاکم فان اعترفت رجمہا والا قالت ان غضب اللہ علی ان کان من الصادقین فتحرم ابدا ویجب التلفظ بالشہادۃ وقیامہما عند التلفظ وبدأۃ الرجل وتعیین المرأۃ والنطق بالعربیۃ مع القدرۃ ویجوز غیرہا مع التعذر والبدأۃ بالشہادۃ ثم باللعن فی الرجل والمرأۃ تبتدأ بالشہادۃ

کی صورت یہہ ہے کہ مرد چار مرتبہ کہے اَشْہَدُ بِاللّٰہِ اِنِّی لَمِنَ الصَّادِقِیْنَ فِیْمَا قُلْتُہٗ عَنْ ھٰذِہِ الْمَرْاَۃِ (یعنے خدا کو گواہ رکہتا ہوں کہ مین اس عورت کو زنا کی نسبت دینے مین سچا ہوں) اسوقت حاکم مرد کو نصیحت کرے پس اگر مرد اپنے دعوے سے پہر جائے تو حاکم حد قذف مرد پر جاری کرے اگر نہ پہرے تو پہر ایک مرتبہ کہے ان لعنۃ اللہ علی ان کنت من الکاذبین (یعنے اگر مین نے جہوٹ کہا ہے تو بیشک مجہپر خدا کی لعنت ہے) اس کے بعد عورت چار مرتبہ کہے اَشْہَدُ باللہ انّہ لمن الکاذبین (یعنے مین خدا کو گواہ رکہتی ہون کہ بیشک یہہ مرد جہوٹا ہے) پہر حاکم عورت کو نصیحت کرے پس اگر عورت زنا کا اقرار کرے تو حاکم اسے سنگسار کرے ورنہ پہر عورت کہے اِنَّ غضب اللہ عَلَیّ ان کان من الصادقین (یعنے اگر یہہ مرد سچا ہے تو بیشک مجہپر خدا کا غضب نازل ہو) جب یہہ کہہ چکے تو اس مرد پر یہہ عورت حرام موبد ہو جائیگی واجب ہے کہ شہادت کی لفظ تلفظ کریں (یعنے اَشْہَدُ کہین کوئی اور لفظ نہ کہین) مرد اور عورت کہتے وقت کہڑے رہین مرد ابتدا کرے اور عورت کو معین کرے اور حتی الامکان عربی سے کہے اگر عذر ہو تو بغیر عربی کے

بالشهادة ثم بالغضب ویستحب جلوس الحاکم مستدبر القبلة ووقوف الرجل
عن یمینه والمرأة عن یساره وحضور من یستمع اللعان والوعظ قبل اللعن
والغضب ولو اکذب نفسه بعد اللعان حُدّ للقذف ولم یزل التحریم ویرثه
الولد مع اعترافه بعد اللعان ولا یرثه الاب ولا من یتقرب به ولو اعترفت
المرأة بعد اللعان اربعا قیل تحد ولو ادعت المرأة المطلقة الحمل منه
فانکر الدخول فاقامت بینة بارخاء الستر فالاقرب سقوط اللعان مالم تثبت
الدخول **کتاب العتق** وفیه فصول **الفصل الاول فی الرق**

بھی جایز ہے۔ مرد شہادت سے ابتدا کرے پھر لعن کرے۔ اور عورت شہادت سے ابتدا کرے پھر
غضب اور سنت ہے کہ حاکم پشت بقبلہ بیٹھے اور مرد اس کے دہنی طرف اور عورت بائین طرف
ہو۔ کوئی سننے والا حاضر ہو۔ حاکم لعن و غضب سے پہلے نصیحت کرے (یعنی جھوٹ سے منع کرے)
اگر لعان کے بعد مرد جھوٹ کا اقرار کرے تو حد قذف اسے ماری جائیگی مگر عورت کی حرمت زائل
نہوگی۔ اگر لعان کے بعد فرزند کا اقرار کرے تو فرزند اسکا وارث ہوگا مگر وہ اور اس کے
اقربا فرزند کے وارث نہوں گے۔ اگر عورت لعان کے بعد چار مرتبہ زنا کا اقرار کرے تو
بعض علما کہتے ہین کہ اس پر حد جاری ہوگی۔ اگر زن مطلقہ ادعا کرے کہ طلاق دینے والے
مرد کا حمل ہے اور مرد دخول سے انکار کرے پھر عورت پردہ ڈالنے کے گواہ پیش کرے تو اقرب
بحق یہہ بات ہے کہ جب تک دخول ثابت نہو لعان نہین ہے (یعنی عورت کا دعوی باطل ہوگا)
کتاب العتق (یعنے آزاد کرنا) اسمین کئی فصلین ہین پہلی **فصل غلامی** و کنیزی کے بیان مین ہے
یہہ امر کفار حربی کے ساتھ خاص ہے اگر کفار ذمی ذمہ کی شرطونمین خلل ڈالین تو وہ بھی
غلام و کنیز ہو سکتے ہین۔ اگر کوئی اپنے اختیار سے غلامی (یا کنیزی) کا اقرار کرے تو

يختص الرق باهل الحرب وباهل الذمة اذا اخلوا بالشرائط ويحكم على المقر
بالرقية مختارا ولا يقبل قول مدعى الحرية اذا كان يباع فى الاسواق
الا ببينة ولا يملك الرجل ولا المرأة احد الابوين وان علوا والاولاد وان
نزلوا ولا الرجل المحارم بالنسب من النساء ولو ملك احد هؤلاء عتق وحكم الرضاع حكم
النسب **الفصل الثانى** فى صيغة العتق والصريح انت حر وفى لفظ العتق
اشكال ولا يقع بغيرها ولا بالاشارة والكتابة مع القدرة ولا يقع مشروطا ولا فى
يمين ولو شرط مع العتق شيئا من خدمة وغيرها جاز وشرطه التكليف فى المعتق والا[ختيار]

اس پر بھی مملوک کا حکم جاری ہوگا جو شخص کہ بازار میں فروخت ہو وہ دعوے کرے کہ
میں آزاد ہوں تو بغیر بینہ مقبول نہوگا۔ مرد و زن سے کوئی اپنی ماں باپ اور انکے
اوپر کے درجے والوں (کو مول لے تو اُن) کا مالک نہیں ہوسکتا اور نہ اولاد اور اولاد کی
اولاد کا مالک ہوسکتا ہے اور نہ مرد اپنے محارم نسبی عورتوں کا مالک ہوسکتا ہے پس اگر
کوئی انمیں سے کسی کو مول لے تو وہ آزاد ہوجائیگا۔ رضاع کا حکم بھی مثل نسب کے ہے
دوسری **فصل** آزاد کرنیکے صیغہ کے بیان میں ہے صریح صیغہ یہ ہے انتَ حُرٌ (یعنی تو
آزاد ہے) اور لفظ عتق میں اشکال ہے۔ بغیر ان دو لفظوں کے آزادی نہیں ہوسکتی
زبان سے کہنے کی قدرت رکھتے ہوئے اشارہ کرے یا لکھے تو صحیح نہیں اگر آزادی کو کسی چیز سے
مشروط کرے یا اسے قسم قرار دے تو صحیح نہیں۔ اگر آزادی میں کسی خدمت وغیرہ کی شرط کرے
تو جایز ہے ضرور ہے کہ آزاد کرنیوالا بالغ و عاقل ہو اور اختیار و قصد اور نیت تقرب سے
آزاد کرے اور جس کو آزاد کرتا ہے چاہئے کہ وہ مسلمان ہو مخالف کو آزاد کرنا مکروہ ہے
اور مخالف کو یا کافر کو آزاد کرنیکی نذر کرے تو صحیح ہے غلام و کنیز کو سات برس کے

والقصد والقربة واسلام العبد ويكره عتق المخالف ولو نذر عتقه او عتق الكافر صح ويستحب ان يعتق من مضى فى ملكه سبع سنين ولو نذر عتق كل عبد له قديم عتق من كان فى ملكه ستة اشهر فصاعدا ولو نذر عتق اول مملوك يملكه فملك جماعة استخرج بالقرعة على خلاف والعبد لا يملك شيئا وان ملكه مولاه على الاقوى فلو اعتقه وبيده مال فالمال للمولى وان علم به ولم يستثنه ولو اعتق ثلث عبيده استخرج بالقرعة ولو اعتق بعض عبده عتق كله فلو كان له شريك قوم عليه حصة شريكه ولو كان معسرا سعى العبد فى النصيب ولو اعتق الحبلى فالوجه عدم عتق الحمل الا ان يعتقه بالخصوصية وعمى المملوك وجذامه وتنكيل المولى

بعد آزاد کر دینا سنت ہے اگر نذر کرے کہ جتنے قدیم غلام ہیں انہیں ازاد کر دونگا تو جو غلام چھ مہینے یا زیادہ سے ہوں انہیں آزاد کرے اگر نذر کرے کہ جو مملوک پہلے ملکیت میں آئے اسے آزاد کرونگا پس (ایک دفعہ) چند غلام و کنیز ملک مین آئیں تو ایک کو قرعہ سے جدا کرے۔ اس مسئلہ مین اختلاف ہے۔ غلام و کنیز خود کسی شئے کے مالک نہیں ہو سکتے گو آقا کسی شئے کا انہیں مالک کرے علی الاقوی اگر کسی غلام کو آزاد کرے اور اس کے پاس کچھ مال ہو تو وہ مال آقا لیسکتا ہے ہرچند آقا جانتا ہو اور اس مال کا استثنا نکیا ہو اگر مملوکوں مین سے ایک تیسرا حصہ آزاد کرے تو قرعہ سے نکالے جائین۔ اگر ایک غلام ایک جز کو آزاد کرے تو کل آزاد ہوگا۔ اگر اسمین دوسرا آقا شریک ہو تو اسکے حصے کی قیمت دے اور جو تنگدست ہو تو خود غلام اس کے حصے مین مزدوری کرکے آزاد ہوگا اگر کنیز حاملہ کو آزاد کرے تو ایک دلیل کی بناپر حمل آزاد نہوگا۔ ہان اگر حمل کو بھی علیحدہ آزاد کرے تو آزاد ہو جائیگا۔ اگر غلام و کنیز اندھے ہو جائین یا انہین جذام ہو یا آقا انکے کسی عضو کو قطع کرے یا وہ زمین گیر ہو جائین تو ان سب صورتون مین (غ

والاتحاد اسباب فی العتق وکذا اسلام العبد وخروجه قبل مولاه ولو مات ذوالمال وله وارث مملوك لاغیر اشتری من مولاه واعتق واعطی الباقی **الفصل الثالث فی التدبیر** وهو ان یقول انت رق فی حیاتی وحر بعد وفاتی من الکامل القاصد فیعتق من الثلث بعد الوفات کالوصیة وله الرجوع متی شاء وهو متاخر عن الدین ولو دبر الحبلی اختصت بالتدبیر دون الحمل اما لو تجدد الحمل من مملوك بعد التدبیر فانه یکون مدبرا ولو رجع فی تدبیر الام قیل یصح رجوعه فی تدبیر الاولاد والاقرب ان رجوعه فی تدبیر الام خاصة لیس رجوعا فی تدبیر الاولاد ولو رجع فی تدبیرهما معاً صح الرجوع وولد المدبر من مملوکة

آزاد ہو جائیں گے۔ اسیطرح (کافر حربی کا) غلام مالک سے پہلے مسلمان ہو کر دار کفر سے نکل آئے تو آزاد ہوگا۔ اگر کوئی مرجائے اور مال چھوڑے اور اس کا وارث کسیکا غلام ہو اور اس کے سواے کوئی وارث نہو تو وہ غلام اپنے کو مالک سے خرید لے اور باقی مال پر قبضہ کرے **تیسری فصل تدبیر کے بیان میں ہے** یعنے کوئی شخص اپنے مملوک سے کہے انت رق فی حیاتی وحر بعد وفاتی (یعنے میری زندگی میں تو مملوک ہے اور میرے مرنیکے بعد آزاد) کہنے والا بالغ وعاقل ہو اور قصداً کہے تو وہ مملوک مالک کی وفات کے بعد اسکے ثلث مال سے مثل وصیت کے آزاد ہوگا۔ مالک جسوقت چاہے اس قول سے رجوع کر سکتا ہے۔ اسکا مرتبہ قرض کے بعد ہے (یعنے پہلے قرض ادا ہوگا اسکے بعد کچھ مال بچے تو اسمیں آزاد ہوگا) کنیز حاملہ مدبرہ ہو تو اسکی تدبیر اسی کے ساتھ خاص ہوگی بغیر حمل کے ہاں مملوکہ کو تدبیر کے بعد مملوک سے حمل ہو تو وہ حمل بھی مدبر ہوگا اگر کنیز کی تدبیر سے رجوع کرے تو بعض علمانے کہا ہے کہ وہی رجوع اسکی اولاد کا بھی ہے اور حق یہہ ہے کہ کنیز کی تدبیر کا رجوع اسیکے ساتھہ خاص ہے۔ ہاں اگر ماں اور اسکی اولاد دونونکی تدبیر میں رجوع کرے تو صحیح ہے۔ غلام مدبر کی اولاد جو مملوکہ سے ہو وہ

مدبرۃ ولا یبطل تدبیر الولد بموت ابیہ قبل مولاہ ویعتقون من الثلث فان عجز استسعوا
واباق المدبر ابطال التدبیر **الفصل الرابع فی الکتابۃ** وھی قسمان مطلقۃ و
مشروطۃ فالمطلقۃ ان یقول لعبدہ او امتہ کاتبتک علی کذا علی ان تودیہ فی نجم کذا
اما فی نجم واحد او نجوم متعددۃ فیقول قبلت وقیل یفتقر الی قولہ فاذا ادیت فانت حر فیعتق
تحرر منہ بقدر ما یودی ولیس لمولاہ فسخ الکتابۃ وان عجز ویفکہ الامام من سھم الرقاب
وجوبا مع العجز فان ادلد من مملوکۃ تحرر من اولادہ بقدر ما فیہ من الحریۃ وان مات ولم
یتحرر منہ کان میراثہ للمولی وان تحرر منہ شئی کان لمولاہ من مالہ بقدر الرقیۃ ولورثتہ

بھی مدبر ہے اگر مدبر آقا سے پہلے مرجائے تو اسکے بچے کی تدبیر باطل نہوگی۔ مدبر ثلث
مال سے آزاد ہونگے۔ وہ مال کم پڑے تو باقی مین سعی کرین۔ مدبر بھاگ جائے تو تدبیر
باطل ہوگی **چوتھی فصل کتابت کے بیان مین** ہے وہ دو قسم پر ہے۔ مطلقہ اور مشروطہ کتابت
مطلقہ یہہ ہے کہ آقا اپنے غلام یا کنیز سے کہے کَاتَبْتُکَ عَلٰی کَذَا عَلٰی اَنْ تُؤَدِّیَہٗ فِی نَجْمِ کَذَا
(یعنے مین نے اس قدر رقم پر تجھے مکاتب کیا کہ تو اتنی قسطون مین اسے ادا کرے) خواہ ایک
قسط کہے یا کئی قسطین پھر وہ غلام یا کنیز کہے قبلت (یعنے مین نے قبول کیا) بعض علما کہتے
ہین کہ آقا یہہ بھی کہے فاذا ادیت فانت حر (یعنے جب تو ادا کرے آزاد ہے) اب یہہ
غلام مکاتب جسقدر رقم ادا کریگا اتنا آزاد ہوگا۔ اور اس کے مالک کو فسخ کتابت جائز
نہین گو غلام ادائی سے عاجز ہو۔ حالت عجز مین حصہ رقاب (جو زکوۃ کے مستحقین مین ہے)
امام (یا نائب امام) اسے وجوباً چھڑا دیگا اگر غلام مکاتب کے لیے کنیز سے بچے ہون تو جسقدر
وہ آزاد ہوا ہے اسقدر اسکی اولاد آزاد ہوگی۔ اگر مکاتب مرجائے اور کچھ آزاد نہوا
ہو تو اسکی میراث اس کا آقا لیگا۔ اگر کسیقدر آزاد ہو تو بقدر ملکیت اسکی میراث

الباقی ویودون منه ما بقی من مال الکتابة ولو لم یکن له مال سعی الاولاد فیما بقی علی ابیهم ومع الاداء یعتق الاولاد ولو اوصی او اوصی له بشئی صح بقدر الحریة وکذا لو وجب علیه حد ولو وطی المولی المطلقة حد بنصیب الحریة **واما المشروطة** فان یقول بعد ذالك فان عجزت فانت رد فی الرق وهذا لا یتحرر منه شئ الا باداء جمیع ما علیه فان عجز وحده ان یوخر نجما عن وقته رد فی الرق ویستحب للمولی الصبر علیه ولا بد فی العوض من کونه دینا موجلا معلوما مما یصح تملکه ویکره ان تجاوز به القیمة واذا مات المشروط بطلت الکتابة وکان ماله واولاده

آقا کو ملیگی اور باقی اس کے ورثہ لیں۔ اور مال کتابت جو باقی ہو وہ اس میراث سے ادا کریں اگر اس کی میراث کچھہ نہو تو اسکی اولاد اس بقیہ کی ادائی کے لئے سعی کریں جب وہ ادا ہو جائے تو اولاد بھی آزاد ہے اگر مکاتب وصیت کرے یا اس کے لئے کوئی وصیت کرے تو بقدر حریت صحیح ہے اگر کوئی حد اس پر واجب ہو تو اسکا بھی یہی حکم ہے (یعنے بقدر حریت آزاد کی حد ماریں اور بقدر رقیت حد غلام) اگر آقا۔ کنیز مکاتبہ مطلقہ سے جماع کرے تو جسقدر وہ آزاد ہوئی ہے اس کے موافق آقا کو حد ماریں کتابت مشروطہ یہہ ہے کہ آقا صیغہ مذکورہ کے بعد کہے فان عجزت فانت رد فی الرق (یعنے اگر تو ادا نکر سکے تو پھر مملوک ہے) ایسا مکاتب جبتک پوری رقم ادا نکرے کچھہ بھی آزاد نہوگا پس اگر عاجز ہو جائے اور عاجزی کی حد یہہ ہے کہ کسی قسط کو اس کے وقت سے ٹالدے تو پھر ملکیت میں آجائیگا۔ اور سنت ہے کہ آقا صبر کرے۔ اور ضرور ہے کہ مال کتابت دین موجل ہو (یعنی اسکے ادائی کی مدت مقرر کیجائے) اور اسکی ملکیت صحیح ہو۔ غلام یا کنیز کی قیمت سے مال کتابت کا زیادہ ہونا مکروہ ہے۔ جب مکاتب مشروطہ مر جائے تو کتابت

لمولاه و ليس للمكاتب ان يتصرف فى ماله بغير الاكتساب الا باذن المولى و ينقطع تصرف المولى عن ماله بغير الاستيفاء و لو وطی مكاتبة مكرها فلها المهر و ليس لها ان تتزوج بدون اذن المولى و اولادها بعد الكتابة مكاتبون اذا لم يكونوا احرارا۔

كتاب الايمان

وفيه فصول

الفصل الاول

لا ينعقد اليمين بغير اسماء الله تعالى و لا بالبرائة منه او من احد الانبياء او الائمة عليهم السلام و يشترط فى الحالف التكليف و القصد و الاختيار و تصح من الكافر و انما تنعقد على فعل الواجب او المندوب او المباح مع الاولوية او ترك الحرام

باطل ہو گی اور اس کے مال اور اولاد کا آقا مالک ہو گا۔ مکاتب کو جایز نہیں کہ اپنے مال میں آقا کی بے اجازت بغیر کسب کے اور کچھ تصرف کرے اور آقا بھی بغیر اسکے کہ مال کتابت پورا لے اسکے اور مال میں تصرف نہیں کر سکتا اگر کنیز مکاتبہ سے آقا جبر مقاربت کرے تو مہر دے اور اس کنیز کو بھی جایز نہیں کہ بے اجازت مولی کے کسی سے تزویج کرے اور اس کی اولاد جو کتابت کے بعد پیدا ہوئی ہے مکاتب ہے بشرطیکہ آزاد نہو کتاب الایمان (ایمان جمع یمین بمعنی قسم) اسمین کئی فصلین ہین پہلی فصل (قسم کے بیان مین ہے) بغیر اللہ تعالی کے نامون کے قسم صحیح نہین۔ خدا کی بیزاری یا کسی نبی یا امام کی بیزاری کی قسم بھی صحیح نہین۔ اور شرط ہے کہ قسم کہانیوالا بالغ و عاقل ہو قصد اور اختیار سے قسم کہاے۔ کافر کی قسم بھی صحیح ہے۔ امر واجب یا سنت کے بجالانے پر یا امر مباح کے بجالانے پر اگر وہ اولی ہو یا امر حرام یا مکروہ کے ترک پر یا امر مباح کے ترک پر اگر ترک اولی ہو تو قسم صحیح ہے (بغیر اس کے صحیح نہین) اگر متعلق قسم اور اسکا خلاف (دونون) دین و دنیا کے اعتبار سے برابر ہون تو قسم کے موافق عمل کرنا واجب ہے۔ فعل حرام

او المکروہ او المباح مع الاولویۃ ولو تساوی متعلق الیمین وعدمہ فی الدنیا
وجب العمل بمقتضی الیمین ولا یتعلق بفعل الغیب ولا بشئ من الماضی ولا بالمستحیل
ولو تجدد العجز عن الممکن انحلت الیمین ویجوز ان یحلف علی خلاف الواقع مع تضمن
المصلحۃ والتوریۃ ان عرفہا ولو استثنی بالمشیۃ انحلت الیمین وللوالد والزوج
والمولی حل یمین الولد والزوجۃ والعبد فی غیر الواجب وانما یجب الکفارۃ بترک
مایجب فعلہ او فعل مایجب ترکہ بالیمین لا بالغموس ولا یجوز ان یحلف الا مع العلم و
تنعقد لو قال واللہ لافعلن کذا او باللہ او برب الکعبۃ او تاللہ او ایم اللہ او لعمر اللہ

اور امر گذشتہ اور امر محال سے قسم متعلق نہیں ہوتی - اگر پہلے کوئی امر ممکن ہو اور پھر (قسم کھانے کے بعد) اس کے بجالانے سے عاجز ہو تو قسم کی تعمیل ساقط ہو جائیگی - خلاف واقع پر کسی (دینی) مصلحت سے توریہ کرکے قسم کھائے تو جائز ہے بشرطیکہ توریے کو جانتا ہو اگر قسم کے بعد مشیت خدا سے استثنا کرے تو قسم کا انعقاد جاتا رہیگا (جیسے قسم کے بعد انشاء اللہ کہے تو وہ قسم واقع نہوگی) باپ اور شوہر اور آقا کو جائز ہے کہ فرزند اور زوجہ اور غلام وکنیز کی قسم کو ساقط کردیں بشرطیکہ وہ امر (اصل میں) غیر واجب ہو - ایسے فعل کے ترک کرنے پر جو قسم سے واجب ہوا ہو یا ایسے فعل کے بجالانے پر جو قسم سے حرام ہوا ہو کفارہ دینا واجب ہے نہ غموس پر (امر گذشتہ پر جھوٹی قسم کہانے کو غموس کہتے ہیں یہ حرام ہے مگر اسپر کفارہ نہیں) بغیر علم کے قسم کھانا جائز نہیں - اگر اسطرح سے کہے تو قسم منعقد ہوگی واللہ لافعلن کذا (یعنی خدا کی قسم میں ایسا کرونگا) یا باللہ یا برب الکعبہ یا تاللہ یا ایم اللہ یا لعمر اللہ یا اقسم باللہ یا احلف برب المصحف کہے نہ وحق اللہ -

دوسری فصل نذر و عہد کے بیان میں ہے شرط ہے کہ نذر کرنیوالا بالغ و عاقل اور مسلمان ہو

او اقسم باللہ او احلف برب المصحف دون رضی اللہ **الفصل الثانی فی النذور** والعھود ویشترط فی الناذر التکلیف والاختیار والقصد والاسلام واذن الزوج والمولٰی فی الزوجۃ والعبد فی غیر الواجب وھو اما بر کقولہ ان رزقت ولدا فللہ علی کذا او شکر کقولہ ان برء المریض فللہ علی کذا او زجر کقولہ ان فعلت محرما فللہ علی کذا وان لم افعل الطاعۃ فللہ علی کذا او تبرع بقولہ للہ علی کذا ولو قال علی کذا ولم یقل للہ لم یجب ومتعلق النذر یجب ان یکون طاعۃ اللہ تعالٰی مقدورا ولو نذر فعل طاعۃ ولم یعین تصدق بشئی او صلی رکعتین او صام یوما ولو نذر صوم حین کان علیہ ستۃ اشھر

قصد اور اختیار سے نذر کرے - مملوک اور زوجہ کو امر غیر واجب میں مولے اور شوہر کی اجازت ضرور ہے (نذر کی کئی قسمیں ہیں) یا تو وہ نیکی (کا عوض) ہے جیسے کہے ان رزقت ولدا فللہ علی کذا (یعنے اگر میرے بیٹا ہوگا تو خدا کے لئے مجھپر یہ امر واجب ہے) یا (نعمت کا) شکر ہے جیسے کہے ان برء المریض فللہ علی کذا (یعنی فلاں بیمار اچھا ہو تو خدا کے واسطے مجھپر یہہ چیز واجب ہے) یا (برے کام کی) سزا ہے جیسے کہے ان فعلت محرما فللہ علی کذا یا ان لم افعل الطاعۃ فللہ علی کذا (یعنی اگر میں کوئی فعل حرام بجالاؤں - یا عبادت نکروں تو مجھپر خدا کے لئے فلاں چیز واجب ہے) یا وہ تبرع ہے جیسے کہے للہ علی کذا - اگر فقط علی کذا کہے اور للہ نکہے تو وہ امر واجب نہوگا - جس چیز کی نذر کرتا ہے واجب ہے کہ وہ چیز طاعت خدا ہو اور نذر کرنیوالا اسکی قدرت رکھتا ہو - اگر کسی طاعت خدا (یعنے کار خیر) کی نذر کرے اور اسے معین نکرے تو کچھہ تصدق کردے یا دو رکعت نماز پڑھے یا ایک روزہ رکھے - اگر ایک حین کے روزونکی نذر کرے تو چھہ مہینے کے روزے واجب ہونگے اگر ایک زمانے کی لفظ کہے تو وہ پانچ مہینے ہیں - مال کثیر تصدق کرنے کی نذر کرے تو اسی درہم دے اگر نذر کرے کہ قدیم غلاموں

ولو قال زمانا فخمسة اشهر ولو نذر التصدق بمال كثير فثمانون درهما ولو نذر عتق كل عبد له قديم عتق من مضى عليه ستة اشهر فصاعدا في ملكه ولو عجز عما نذر سقط فرضه ولو نذر ان يتصدق بجميع ماله وخاف الضرر قومه وتصدق شيئا فشيئا حتى يوفي ومع الاطلاق لا يتقيد بوقت ولو قيده بوقت او مكان لزم ولو نذر صوم يوم بعينه فاتفق له السفر افطر وقضاه وكذا لو حاضت المرأة او نفست ولو كان عيدا افطر ولا قضاء وكذا لو عجز عن صومه **والعهد** ان يقول عاهدت الله او على عهد الله انه متى كان كذا فعلي كذا او هو لازم وحكمه حكم اليمين ولا ينعقد النذر

آزاد کرونگا تو جنپر اسکی ملک مین چھ مہینے یا زیادہ گزرے ہون انہین آزاد کرے۔ جس چیز کی نذر کی ہے اس سے عاجز ہو جائے تو وجوب ساقط ہے اگر اپنا تمام مال تصدق کرنے کی نذر کرے اور اس سے خوف ضرر ہو تو تمام مال کی قیمت کرکے کچھ کچھ تصدق کرتا جائے یہانتک کہ پوری قیمت ہو جائے۔ نذر مطلق کرے تو کسی وقت کی قید نہین ہے (جب چاہے وہ نذر ادا کرے) اگر کسی وقت یا مکان کی قید کرے تو اس پر عمل واجب ہے اگر کسی روز معین کے روزے کی نذر کرے اور اس روز سفر درپیش ہو تو افطار کرے (یعنے روزہ نہ رکھے) اور بعد قضا رکھے اگر اس روز عورتکو حیض یا نفاس آئے تو بھی یہی حکم ہے اگر اس روز عید (فطر یا عید الضحیٰ) ہو تو افطار کرے (یعنے روزہ نہ رکھے) اور قضا بھی ساقط ہے کسی وزنکے روزے سے عاجز ہو تو اسکا بھی یہی حکم ہے عہد یہہ ہے کہ کوئی شخص کہے عاهدت الله یا کہے علی عهد الله انه متى كان كذا فعلي كذا (یعنی مین نے خدا سے عہد کیا یا مجھپر خدا کا عہد ہے کہ جب فلان کام ہو تو فلان چیز مجھپر واجب ہے) پس اسکا بجالانا واجب ہے اور اس کا حکم مثل قسم کے ہے۔ بغیر زبان سے کہے نذر و عہد

والعھد الا باللفظ ولو جعل دابۃ او عبدہ او جاریتہ ھدیاً للبیت اللہ تعالیٰ
واحد المشاھد بیع وصرف الثمن فی مصالح البیت او المشھد الذی جعل لہ
او فی معونۃ الحاج او الزایرین **الفصل الثالث فی الکفارات** وھی مرتبۃ
ومخیرۃ وما یجتمع فیہ الامران وکفارۃ الجمع **فالمرتبۃ** کفارۃ الظھار وقتل الخطاء
ویجب فیھما عتق رقبۃ فان عجز صام شھرین متتابعین فان عجز اطعم ستین مسکینا
وکفارۃ من افطر یوما من قضاء رمضان بعد الزوال الطعام عشرۃ مساکین فان عجز صام
ثلثۃ ایام متتابعات **والمخیرۃ** کفارۃ من افطر یوما من شھر رمضان او من نذر

منعقد نہیں ہوتے۔ اگر کوئی شخص اپنے چارپایے یا غلام یا کنیز کو خانہ خدا یا کسی مشہد
مقدس کا ہدیہ کرے تو ان کو فروخت کرکے جسکا ہدیہ ہے اس کے نیک کاموں میں صرف کیا
جایگا یا حاجی یا زوار کی اعانت کی جائیگی **تیسری فصل کفارون کے بیان میں ہے**
کفارہ چار قسم پر ہے۔ مرتبہ اور مخیرہ اور جسمیں مرتبہ و مخیرہ دونوں جمع ہیں اور کفارہ
جمع۔ کفارہ مرتبہ ظہار اور قتل خطا کا ہے وہ یہہ ہے کہ ایک بردہ آزاد کرے اگر یہہ نہو سکے
تو دو مہینے پے در پے روزے رکھے یہہ بھی نہو سکے تو ساٹھہ مسکینوں کو کھانا کھلائے
اگر روزہ قضای رمضان کو زوال کے بعد توڑے اسکا کفارہ بھی مرتبہ ہے وہ یہہ ہے کہ دس
مسکینوں کو کھانا کھلائے یہہ نہو سکے تو پے در پے تین روزے رکھے۔ کفارہ مخیرہ
اس شخص پر واجب ہے جو رمضان کا روزہ (بے عذر) نہ رکھے (یا بے عذر توڑ ڈالے)
یا روزہ نذر معین نہ رکھے یا بے عذر توڑ ڈالے) اور ایک قول کی بنا پر نذر و عہد کے
خلاف کرنیکا بھی یہی حکم ہے وہ یہہ ہے کہ ایک بردہ آزاد کرے یا پے در پے دو مہینے
روزے رکھے یا ساٹھہ مسکینوں کو کھانا کھلائے (ان تین امور سے جو چاہے بجالائے

معین او خالف نذرا او عہدا علی قول وہی عتق رقبۃ او صیام شہرین متتابعین او اطعام ستین مسکینا **وما یجتمع فیہ الامران** کفارۃ الیمین وہی عتق رقبۃ او اطعام عشرۃ مساکین او کسوتہم فان عجز صام ثلثۃ ایام متتابعات وکذا الایلاء **وکفارۃ الجمع** فی قتل المؤمن عمدا ظلما عتق رقبۃ وصیام شہرین متتابعین واطعام ستین مسکینا وقیل من حلف بالبرائۃ فعلیہ کفارۃ ظہار فان عجز فکفارۃ یمین وفی جز المرأۃ شعرہا فی المصائب کفارۃ رمضان وفی نتفہ او خدش وجہہا او شق الرجل ثوبہ فی موت ولدہ او زوجتہ کفارۃ یمین ولو تزوج بامرأۃ فی عدتہا فارقہا وکفر بخمسۃ اصوع من دقیق ولو نام عن العشاء

اختیار ہے) اور جسمین **مرتبہ و تخییرہ مجتمع** ہین وہ قسم کا کفارہ ہے وہ یہہ ہے کہ ایک بردہ آزاد کرے یا دس مسکینون کو کھانا کھلائے یا کپڑا پہنائے یا نہو سکے تو پے در پے تین روزے رکھے **ایلا** کا بھی یہی کفارہ ہے **کفارہ جمع** اس شخص پر واجب ہے جو کسی مومن کو عمداً ظلم سے قتل کرے وہ یہہ ہے کہ ایک بردہ بھی آزاد کرے اور پے در پے دو مہینے کے روزے بھی رکھے اور ساٹھ مسکینون کو کھانا بھی کھلائے - بعض علما کہتے ہین کہ جو شخص بیزاری خدا و رسول کی قسم کھائے اس پر ظہار کا کفارہ واجب ہے اگر اس سے عاجز ہو کفارہ قسم ادا کرے - اگر عورت کسی مصیبت مین اپنے بال کترڈالے تو اس پر کفارہ رمضان واجب ہے اگر بال توڑ ڈالے یا منہ نوچے یا مرد اپنے فرزند یا زوجہ کے غم مین کپڑے پھاڑے تو انپر کفارہ قسم واجب ہے - اگر کوئی مرد کسی عورت کو عدت مین تزویج کرے تو لازم ہے کہ اسے چھوڑ دے اور پانچ صاع آٹا کفارہ دے (ہر صاع ساڑے تین سیر کا ہوتا ہے) جو شخص نماز عشا نہ پڑھکے سو جائے یہانتک کہ عشا کا وقت جاتا رہے تو اسکی صبح کو روزہ رکھے - اگر بدرہ روز نذر سے عاجز ہو تو دو مد (گیہون) ایک مسکین کو تصدق دے

الاخر حتى خرج الوقت اصبح صائما ولو عجز عن صوم يوم نذره تصدق بمدين على مسكين **مسائل الاولى** من وجد الثمن وامكنه الشراء فقد وجبت الرقبة دينة طرفيها الايمان ويجزى الابق وام الولد والمدبر **الثانية** من لم يجد الرقبة او وجدها ولم يجد الثمن انتقل الى الصوم فى المرتبتعو لايباع ثياب بدنه ولا خادمه ولا مسكنه **الثالثة** كفارة العبد فى الظهار وقتل الخطاء فى الصوم نصف كفارة الحر **الرابعة** اذا عجز عن الصيام فى المرتبة وجب الاطعام لكل مسكين مد من طعام ولو تعذر العدد جاز التكرار ويطعم غالب قوته ويستحب الادام واعلاه اللحم واوسطه الخل وادناه

دے یہان کئی مسائل ہین پہلا مسئلہ اگر کسی شخص کے پاس (جسپر بردہ آزاد کرنا واجب ہو) قیمت ہو اور بردہ خرید کر سکتا ہو تو واجب ہے کہ بردہ خرید کرکے آزاد کرے مگر شرط ہے کہ بردہ مومن ہو۔ اگر بھاگے ہوے کو یا ام ولد کو یا مدبر کو آزاد کرے کافی ہے دوسرا مسئلہ اگر بردہ نملے۔ یا ملے مگر قیمت ممکن نہو تو کفارہ مرتبہ مین (اسکا وجوب) روزہ رکھنے کی طرف منتقل ہوگا۔ پہننے کا لباس اور خادم اور رہنے کا مکان (بردہ خرید کرنے کیلئے) فروخت کرنا ضرور نہین تیسرا مسئلہ ظہار اور قتل خطا مین روزون کے بارمین غلام پر آزاد کا آدہا کفارہ ہے (یعنے غلام پر تیس روزے واجب ہین اور آزاد پر ساٹھہ روزے) چوتھا مسئلہ جب کفارۂ مرتبہ مین روزے نہو سکین تو مسکینون کو (تعداد مذکورہ سابقہ کے موافق) کہانا کھلائے ہر مسکین کو ایک مد اگر (ساٹھہ) مسکین پورے نملین تو مکرر دینا جایز ہے۔ جو اپنی اکثر غذا ہے وہ دے۔ سالن دینا سنت ہے سالن درجہ اعلی مین گوشت ہے اور درجہ اوسط مین سرکہ اور آخر نمک۔ فقط بچون کو کھلانا جایز نہین ہان بڑون کے ساتھہ شریک کرکے کھلا سکتا ہے فقط بچے ہون تو دو بچون کو ایک

الملح ولا یجوز اطعام الصغار الا منضمین الی الرجال فان انفرد احتسب الاثنان بواحد **الخامسة** الکسوة لکل فقیر ثوبان مع القدرة والا فواحد **السادسة** لابد من نیة القربة والتعیین والتکلیف والاسلام فی المتکفر۔

کتاب الصید وتوابعه

وفیه فصول **الفصل الاول** فیما یوکل صیده وهو اما ان الکلب والسهم **اما الکلب** فاذا قتل صیدا وهو ممتنع حل اکله بشروط ستة ان یکون الکلب معلما یسترسل اذا ارسله وینزجر اذا زجره وان لا یعتاد اکل ما یصیده ولا اعتبار بالنادر وان یکون المرسل مسلما او فی حکمه

شمار کرے **پانچوان مسئلہ** لباس مین ہر فقیر کو بشرط قدرت دو کپڑے پہنائے ورنہ ہر ایک کو ایک کپڑا **چھٹا مسئلہ** نیت قربت اور (جس امر کے لئے کفارہ دیتا ہے اسکا) تعیین اور بالغ وعاقل ہونا کفارہ دینے والے کا ضرور ہے اور کفارہ لینے والے مین اسلام ضرور ہے۔

کتاب صید و توابع صید

اسمین کئی فصلین ہین **پہلی فصل** ان چیزون کے بیان مین ہے جنکا شکار (بغیر ذبح کے) کھایا جاتا ہے وہ دو چیزین ہین ایک کتا دوسرے سہم اگر کتا کسی شکار کو مارے درحالیکہ وہ شکار وحشی ہو تو چھ شرطون سے اسکا کھانا حلال ہے اول یہہ کہ وہ کتا تعلیم پایا ہوا ہو اسطرح سے کہ اسے حکم کرین تو حملہ کرے اور منع کرین تو رک جائے دوسرے یہہ کہ شکار کرکے کھانیکی اسکو عادت نہو اور اتفاقا کبھی کھائے تو مضائقہ نہین۔ تیسرے یہہ کہ کتے کو چھوڑنے والا مسلمان ہو یا مسلمان کے حکم مین ہو (مثل اطفال مسلم) چوتھے یہہ کہ قصد شکار کے لئے کتے کو چھوڑے پانچوین یہہ کہ چھوڑتے وقت بسم اللہ کہے چھٹے یہہ کہ (چھوڑنیوالے کی) آنکھون سے شکار زندہ غائب نہو اگر بسم اللہ کہنا بھولجائے حالانکہ اس کے واجب ہونیکا اعتقاد رکھتا ہو تو کھانا جائز ہے۔ اگر کتے کو چھوڑنے والا بسم

فلصحتہ الا رسال الکلب وان یسمی عند ارسالہ وان لا یغیب عن العین حیا ولو نسی التسمیۃ وکان یعتقد وجوبہا حل الاکل ولو سمی غیر المرسل لم یحل وکذا لا یحل لو شارکہ کلب الکافر او من لم یسم او من لم یقصد **واما السھم** فید خل فیہ السیف والرمح والمعراض اذ اخرق فیوکل ما یقتلہ احدھا اذا سمی المراسل وکان مسلما او بحکمہ ولو قتل ما فیہ حدید معترضا حل ولو قتل الکلب والسھم فرخا لم یحل ولو رماہ بسھم فتردی من جبل ووقع فی الماء فمات لم یحل ولو قدہ السیف بنصفین حلا ان تحرکا او لم یتحرکا ولو تحرک احدھما حرکۃ ما حیوتہ مستقر

نکے بلکہ دوسرا شخص کہے تو حلال نہیں۔ اسیطرح اگر کافر کا کتا شکار کرنے میں شریک ہوجائے یا اس شخص کا کتا جس نے بسم اللہ نہیں کہی ہے یا جس نے قصداً کتے کو نہیں چھوڑا ہے شریک ہوکر شکار کرے تو کھانا حرام ہے **اور سھم** (یعنے تیر) میں تلوار اور نیزہ اور تیر بے پیکان (بھی) داخل ہیں بشرطیکہ تیر بے پیکان شکار کے جسم کو چاک کرے پس انہیں سے جس حربے سے شکار کرے حلال ہے بشرطیکہ بسم اللہ کہکے حربہ لگائے اور حربہ لگانیوالا مسلمان یا مسلمان کے حکم میں ہو اگر ایسا ہتیار جسمیں لوہا ہو (کسی شکار کو) اپنی چوڑائی سے قتل کرے (نہ دہارسے) تب بھی حلال ہے۔ اگر کتے یا سھم سے جانور کا بچہ (جو بھاگ نسکتا ہو) قتل ہو تو حلال نہیں اگر کسی جانور کو تیر سے مارے پھر وہ پہاڑ سے گرے یا پانی میں ڈوب کے مرے تو حلال نہیں اگر کسی شکار کو تلوار سے دو ٹکڑے کرے اور دونوں حرکت کریں یا دونوں حرکت نکریں تو حلال ہے۔ اگر ایک ٹکڑا ایسی حرکت کرے جیسے جانور حیات مستقر رکھتا ہے تو ذبح سے وہی ٹکڑا حلال ہوگا اور جو ویسی حرکت نہو تو دونوں ٹکڑے (بغیر ذبح) حلال ہیں اگر پھندے سے کوئی عضو کٹجائے تو وہ عضو مردار ہے اگر ایک شکار پر تیر مارے

حل بعد التذکیۃ خاصۃ والا لا معاً ولو قطعت الحبالۃ بعضہ فھو میتۃ ولو رمٰی صیداً فاصاب غیرہ حل ولو رمی لا للصید فاصاب لم یحل وباقی آلات الصید کالفھود والحبالۃ وغیرھما لا یحل ما لم یدرک ذکاتہ وھو المستقر حیاتہ ویذکیہ۔

الفصل الثانی فی الذباحۃ ویشترط فی الذابح الاسلام او حکمہ ولو ذبح الذمی او الناصب لم یحل الاکل ویحل لو ذبح المخالف وانما یکون بالحدید مع القدرۃ ویجوز مع الضرورۃ بما یفری الاوداج ویجب قطع المری والودجین والحلقوم ویکفی فی المنحور طعنۃ فی وھدۃ اللبۃ ویشترط فی الذبیحۃ استقبال القبلۃ والتسمیۃ

اور وہ تیر دوسرے شکار کو قتل کرے تو حلال ہے اگر ہوا کی تیر چلائے اور وہ کسی شکار پہ پڑے تو حلال نہیں۔ دوسرے شکاری چیزوں سے مثل چیتے اور پھندے کے شکار حلال نہیں ہاں ان سے شکار کرکے ذبح کریں بشرطیکہ حیات مستقرہ رکھتا ہو تو حلال ہے

دوسری **فصل** **ذبح** کے بیان میں ہے شرط ہے کہ ذبح کرنیوالا مسلمان ہو یا مسلمان کے حکم میں ہو (جیسے طفل ممیز مسلم) اگر ذمی یا ناصبی ذبح کرے تو حلال نہیں اگر مخالف ذبح کرے حلال ہے ذبح لوہے سے چاہیے باامکان اور ضرورت کے وقت جو چیز گردن کی رگوں کو قطع کرے اوس سے ذبح جائز ہے۔ اور واجب ہے کہ چار چیزوں کو یعنے گزرگاہ طعام کو اور دونوں طرف کی دو رگوں کو اور حلقوم کو قطع کرے۔ جن جانور کو نحر کرتے ہیں اسکی گردن میں نیچے کی طرف جو گڑھا ہے اسمیں نیزے وغیرہ سے مارنا کافی ہے شرط ہے کہ ذبح کے وقت ذبیحے کو رو بقبلہ کرے اور بسم اللہ کہکے ذبح کرے اگر نہیں کہے سکو عمداً ترک کرے تو حلال نہیں ہاں اگر بھولجائے مضایقہ نہیں۔ اونٹ کو نحر کرنا ضرور ہے اور دوسرے جانوروں کو ذبح۔ اور ضرور ہے کہ ذبیحہ ذبح کے

ولو اخل باحدهما عمدا لم يحل ولو كان ناسيا جاز ويشترط في الابل النحر وفي غيرها الذبح
وان يتحرك بعد الذبح كحركة الاحياء واقلها حركة الذنب او تطرف العين او يخرج الدم
المسفوح ولو فقد لم يحل ويستحب في الغنم ربط قوايمها عدا احدى رجليه وفي البقر
ربط قوايمها واطلاق ذنبها وربط اخفاف الابل الى الآباط وارسال الطير وما
يباع في سوق المسلمين فهو ذكي حلال اذا لم يعلم حاله ولو تعذر الذبح او النحر كالمتردي
في البير والمستعصي يجوز عقره بالسيف وغيره مما يجرح اذا خشي التلف **وذكاة** السمك
اخراجه من الماء حيا ولو مات في الماء بعد الاخذ لم يحل وكذا ذكاة الجراد اخذه حيا

زندے کی حرکت کرے کم سے کم یہہ ہے کہ دم ہلائے یا آنکھہ بند کرے یا خون مسفوح نکلے
(یعنے دہارے) اگر انمین سے کچھہ نہو تو حرام ہے اور **سنت ہے** کہ بکرے کے دونون
ہاتھہ اور ایک پاؤن باندہے اور گائے کے چارون ہاتھہ پاؤن باندہے اور دم چہوڑدے
اونٹ کے اگلے پاؤن کا ایک زانو باندہے اور طایر کو ذبح کے بعد چہوڑدے جو چیز
مسلمانون کے بازار مین بکتی ہے حلال ہے بشرطیکہ اسکا حال معلوم نہو - اگر ذبح یا نحر نہو سکے
جیسے کوئی جانور باولی مین گرجائے یا سرکش ہو کہ ذبح نکرنے دے بسبب زیادتی
زور وغیرہ کے) تو جایز ہے کہ اسے تلوار سے یا دوسرے ایسے حربے سے جس سے زخم لگے
مار ڈالے بشرطیکہ تلف ہونے کا خوف ہو **مچھلی** کا تذکیہ یہہ ہے کہ اسے پانی سے
زندہ نکالے اگر مچھلی گرفتار کرنے کے بعد پانی مین مرجائے تو حلال نہین - اسیطرح ٹڈیکا
تذکیہ ہے کہ اسے زندہ گرفتار کرین - ان دونون چیزون مین مسلمان ہونا اور بسم اللہ
کہنا شرط نہین اور ٹڈیکا بچہ جو اڑ نہین سکتا حرام ہے اگر ٹڈیان گرفتار کرنے سے
پہلے نیستان مین جلجائین تو حرام ہین - ہر جانور کے پیٹ مین کا بچہ جو پورا بنچکا

ولا یشترط فیهما الاسلام ولا التسمیة ولا بالحرام ولو احترقت فی اجمة قبل اخذه حرام
وذکاة الجنین ذکاة امه مع تمام الخلقة ولو خرج حیا لم یحل بدون التذکیة **الفصل**
الثالث فی الاطعمة والاشربة وفیه مباحث **الاول** فی حیوان البحر ولا یوکل منه
الا سمک له فلس ویحرم الطافی والجلال منه حتی یطعم علفا طاهرا یوما ولیلة والجری
والسلحفات والضفادع والسرطان ولا باس بالکنعت والربیثا والطمر والطبرانی و
الابلامی والاربیان ویوکل ما یوجد فی جوف السمکة اذا کانت مباحة الا ما یقذفه الحوت
الا ان یضطرب ولم ینسلخ والبیض تابع ومع الاشتباه یوکل الخشن **الثانی**

اسکی ماں کے ذبح کرنیسے حلال ہوتا ہے۔ اگر پیٹ مین سے زندہ نکلے تو بغیر ذبح حلال
نہین ہوتا **تیسری فصل** کھانے پینے کی چیزون کے بیانمین ہے انمین کئی بحثین ہین۔
بحث اول دریائی جانورون کے بیانمین ہے۔ بغیر فلس دار مچھلی کے سب (آبی)
جانور حرام ہین۔ پانیمین مری ہوئی مچھلی اور جلال (یعنے جو آدمی کا گوہ کھاتی ہے) حرام ہے
ہان اسے ایک رات دن پاک چارہ کھلائین تو حلال ہوگی۔ مارماہی اور کچھوا اور مینڈک
اور کھیکڑا حرام ہے۔ کنعت اور ربیثا اور طمرا اور طبرانی اور ابلامی اور اربیان
(کہ یہہ سب فلس دار مچھلیون کے اقسام ہین) حلال ہین۔ اگر مچھلی کے پیٹ مین سے
حلال مچھلی نکلے تو حلال ہے۔ اگر سانپ مچھلی کو اگلدے اور وہ مچھلی تڑپے اور اسکا
پوست نہ اکھڑا ہو تو حلال ہے ورنہ حرام۔ انڈا (مچھلی کا) تابع ہے (یعنے حلال مچھلی کا
انڈا حلال ہے اور حرام کا حرام) اگر مشتبہ ہو تو سخت انڈا کھائے **دوسری بحث**
چارپائے کے بیانمین ہے اہلی چارپایہ (جیسے اونٹ اور گائے اور بھینس اور بکرا
اور بھیڑ) حلال ہے۔ اور جنگلی گائے اور بزکوہی اور گورخر اور ہرن اور گوزن حلال ہے

فی البهایم ویوکل النعم الاهلیة وبقرالوحش وکبش الجبل والحمروالغزلان والبهامیر ویکره الخیل والبغال والحمیر ویحرم الجلالی من المباح وهومایاکل عذرة الانسان خاصة الامع الاستبراء فتطعم الناقة علفاطاهرا اربعین یوما والبقرة عشرین والشاة عشرة ولو شرب لبن خنزیر کره ولو اشتد لحمه حرم هو ونسله ویحرم کل ذی ناب کالاسد والثعلب ویحرم الارنب والضب والیربوع والحشرات والقمل والبق والبراغیث **الثالث فی الطیور** ویحرم السبع کالبازی والرخمه وما کان صفیفه اکثر من دفیفه ومالیس له قانصة ولاحوصلة ولاصیصیة والخفاش

گھوڑا اور خچر اور گدھا مکروہ ہے ۔ جو حلال جانور جلال ہو یعنے آدمی کا گوہ کھاتا ہو حرام ہو جائیگا ۔ پھر اسے استبرا حلال کرتا ہے (استبرا یہہ ہے کہ) اونٹ کو چالیس دن پاک چارا کھلائے اور گائے بھینس کو بیس دن اور بکری کو دس دن ۔ اگر کوئی جانور سور کا دودھ پئے تو مکروہ ہوگا اگر سور کے دودھ سے اسکا گوشت سخت تو وہ جانور اور اس کی نسل حرام ہے جو جانور نشتر کے دانت رکھتے ہیں حرام ہیں جیسے شیر اور لومڑی (وغیرہ) اور خرگوش اور سوسمار (جیسے دکنیمیں گھوڑ پھوڑ بولتے ہیں) اور جنگلی چوہے اور حشرات الارض (جیسے سانپ بچھو وغیرہ) اور جوں اور مچھر اور کیک (یعنے پسو وغیرہ) یہہ سب حرام ہیں **تیسری بحث طیور کے بیان میں** ہے جو طایر درندہ ہے جیسے باز کرگس اور جن کی صف دفے سے زیادہ ہے ۔ اور جنکو نہ سنگدانہ ہے اور نہ پوٹھا اور نہ خار (وہ سب) حرام ہیں شب پرہ اور مور بھی حرام ہے ۔ طایر حلال جلال ہو تو حرام ہو جائیگا جب استبرا کیا جائے حلال ہوگا یعنے بطخ کو اور اس جانور کو جو جثہ میں بطخ کے برابر ہو پانچ دن پاک چارا کھلائے اور مرغ کو تین دن ۔ زنبور اور مکھی حرام ہے اور حرام جانور کا

والطاؤس والجلال من الحلال حتی یستبرأ فالبطة وشبہھا بخمسة ایام والدجاجة بثلاثة والزنابیر والذباب وبیض المحرم وما اتفق طرفاہ فی المشتبه ویکرہ الغراب والخطاف والهدهد والصرد والصوام والشقراق والفاختة والقبرة **الرابع فی الجامد** ویحرم المیتة واجزاءها عدا صوف ما کان طاهرا فی حیوته وشعرہ ووبرہ وریشه وقرنه وعظمه وظلفه وبیضه اذا اکتسی الجلد الفوقانی والانفحة ویحرم من الذبیحة القضیب والانثیان والفرث والدم والمثانة والمرارة والمشیمة والفرج والعلباء والنخاع والغدد وذات الاشاجع وخرزة الدماغ والحدق ویکرہ الکلی واذنا القلب

انڈا حرام ہے اگر انڈے مشتبہ ہوں تو جسکے دونوں طرف برابر ہوں وہ حرام ہے اور زاغ زرع (یعنے مھوکا) اور ابابیل اور ہدہد اور لٹورا اور صوام (کہ وہ ایک لنبی گردن کا طایر ہے اکثر کھجور کے درخت پر رہتا ہے) اور شقراق (یعنے سبزک) اور فاختہ اور چکاوک (یہہ سب) مکروہ ہین **چوتھی بحث خشک اشیا کے بیان** مین ہے مرا ہوا جانور اور اس کے اجزا حرام ہین ہان جو جانور زندگی مین پاک ہو اس کے تمام قسم کے بال اور سینگ اور ہڈی اور سم حرام نہین —— حلال جانور کے (مرجانے کے بعد اس کے پیٹ سے) انڈا نکلے اور اسکا پوست سخت ہو تو حلال ہے (ورنہ حرام) اور پنیر مایہ بھی حلال ہے۔ ذبیحہ مین سے یہہ چیزین حرام ہین۔ ذکر۔ خصیہ۔ تلی سرگین۔ خون۔ مثانہ۔ پتا۔ بچہ دان۔ فرج۔ دو زرد پٹھے (جو گردن سے دم تک ہوتے ہین) اور حرام مغز (کہ پیٹھ کے مہرون مین ہوتا ہے) اور غدد اور وہ جڑین جو سمون کے بیچ مین پٹھون سے متصل ہوتی ہین اور خرزہ دماغ (کہ وہ سر کے مغز مین ایک چنے کے برابر زرد چیز ہے) اور سیاہی چشم (یہہ سب چیزین

خشک اشیا

ویحرم الاعیان النجسة کالعذرة وما ابین من الحی والطین عدا الیسیر من تربة الحسین علیه السلام للاستشفاء والسموم القاتلة **الخامس فی المائع** ویحرم کل مسکر من خمر وغیرہ والعصیر اذا غلا والفقاع والدم والعلقة وان کانت فی البیضة وھی نجسة وکل ماھو نجس من المائع وغیرہ وتلقی النجاسة وما یکتنفھا من الجامد کالسمن والعسل ویحل الباقی والدھن النجس بملاقاة النجاسة یجوز الاستصباح بہ تحت السماء خاصة ۔ ویحرم الابوال کلھا عدا بول الابل للاستشفاء ولکن ایحرم لبن الحیوان المحرم ولو اشتبہ اللحم الذی فی النار فان انقبض فذکی والا فمیتة ولو

حرام ہین) گردہ اور دل کے دونون کان مکروہ ہین ۔ نجس چیزین سب حرام ہین مثل براز کے ۔ جو چیز زندہ جانور سے (کاٹکر یا توڑکر) جدا کیجائے حرام ہے اور مٹی بھی حرام ہے ہان تھوڑی سی خاک تربت حسین علیہ السلام شفا کے واسطے کھا سکتے ہین اور تمام زہر کشندہ حرام ہین ۔ **پانچوین بحث** بھنے والی چیزون کے بیان مین ہے ہر نشہ کی چیز خواہ شراب ہو یا اور کچھ (جیسے سیندی تاڑی) اور شیرہ انگور جب جوش کھائے اور بوزہ اور خون اور علقہ (یعنے خون بستہ) ہر چند انڈے مین ہو حرام ہے اور علقہ نجس بھی ہے ۔ ہر شئے نجس خواہ تر ہو خواہ خشک حرام ہے جو چیز جمی ہوی ہو مثل گھی اور شہد کے اس پر نجاست گرے تو نجاست کو اور تھوڑا تھوڑا اس کے اطراف سے نکال ڈالے باقی حلال ہے ۔ روغن متنجس کے آسمان کے نیچے چراغ جلانا جائز ہے تمام پیشاب حرام ہین ہان اونٹ کا پیشاب دوا کے لئے پی سکتے ہین ۔ حرام جانورون کا دودھ حرام ہے اگر گوشت مشتبہ ہو تو سے آگ مین ڈالین اگر منقبض ہو (یعنے سکڑ جائے) تو ذبح کیا ہوا ہے ورنہ مردار ہے

پگھلی چیز

امتزجا و اشتبه اجتنبا **مسائل** الاول يجوز للانسان ان ياكل من بيت من تضمنته الاية خاصة مع عدم العلم بالكراهية **الثانية** اذ انقلبت الخمر خلا طهرت بعلاج كان او غيره مالم يمازجها نجاسة **الثالثة** لايحرم شئ من الربوبيات وان شم منها رايحة المسكر **الرابعة** العصير اذ اغلا من قبل نفسه او بالنار حرم حتى يذهب ثلثاه او ينقلب خلا **الخامسة** يجوز للمضطر تناول المحرم بقدر ما يمسك رمقه الا الباغي وهو الخارج على الامام والعادي وهو قاطع الطريق **السادسة** يستحب غسل اليدين قبل الطعام والتسمية والاكل

حلال گوشت حرام گوشت مین ملکر مشتبہ ہوجائے تو دونون حرام ہین یہان **چند مسائل ہین** پہلا مسئلہ اُن لوگون کے گہرونمین جن کو آیہ شریفہ شامل ہے بغیر اجازت کے کوئی چیز کہانا جایز ہے (یعنے اولاد و ازواج اور باپ دادا - اور ماین اور بھائی اور بہنین اور چچا اور پھپیان اور ماموا اور خالائین اور غلام و کنیز اور بچے دوست) بشرطیکہ انکی نارضامندیکا یقین نہو **دوسرا مسئلہ** اگر شراب سرکہ ہوجائے تو پاک (اور حلال) ہے خواہ کسی تدبیر سے ہو یا بغیر اس کے - بشرطیکہ نجاست خارجی اسمین نملی ہو **تیسرا مسئلہ** جوش کہائے ہوئے تبر سے حرام نہین ہر چند ان مین مسکر کی بو آئے **چوتھا مسئلہ** جب شیرہ انگور جوش کہائے خواہ خود بخود یا آگ سے تو حرام ہے اور جب اسمین سے دو ثلث جل جائے یا کل سرکہ ہوجائے تو حلال - (اور پاک) ہے **پانچوان مسئلہ** جب اس قدر فاقہ گذرین کہ اسے مرنیکا خوف ہو تو بقدر سد رمق حرام چیز کہا سکتا ہے سوائے باغی کے یعنے جو امام عادل پر خروج کرے اور سوائے رہزن کے - **چھٹا مسئلہ** کہانے سے پہلے دونون ہاتھ دہونا

بالیمنی وغسل الید بعدہ والحمد والاستلقاء وضع الرجل الیمنی علی الیسری ویحرم الاکل علی ما ثلثة المسکر وافراط الاکل المتضمن للضرر۔

کتاب المیراث وفیہ فصول الفصل الاول فی اسبابہ

وھی شیئان نسب وسبب فالنسب مراتبہ ثلث **الاولی** الابوان والاولاد فللاب المنفرد المال وللام وحدھا الثلث والباقی رد علیھا ولو اجتمعا فللام الثلث والباقی للاب ولو کان معھما زوج او زوجة فلہ نصیبہ وللام الثلث والباقی للاب وللابن المال ولکن الابنین فما زاد بالسویة ولو انفردت البنت فلھا النصف

اور بسم اللہ کہنا اور دہنے ہاتھ سے کھانا اور کھانے کے بعد ہاتھ دھونا اور حمد خدا بجالانا اور چیت لیٹنا اور دہنا پاؤن بائین پاؤن پر رکھنا سنت ہے جس خوانپر نشہ کی چیز ہو اس پر کھانا حرام ہے اور اس قدر کھانا جو ضرر کرے حرام ہے۔

فصل اسباب میراث

کتاب المیراث اسمین کئی فصلین ہین **پہلی فصل** اسباب میراث کے

بیان مین ہے میراث کے دو اسباب ہین ایک نسب دوسرا سبب نسب کے تین مرتبے ہین **مرتبۂ اول** مین ماں باپ اور اولاد ہین۔ پس اگر فقط باپ (موجود) ہو تو سالم میراث لیگا۔ فقط ماں ہو تو تیسرا حصہ اس کو حصے مین ملیگا اور باقی اسکو ردًا ملیگا۔ اگر ماں باپ دونون موجود ہون تو ماں کو تیسرا حصہ ملیگا باقی باپ لیگا۔ اگر ماں باپ کے ساتھ شوہر یا زوجہ ہو تو اس کو اسکا حصہ ملیگا اور ماں کو (اصل مال کا) ثلث باقی باپ لیگا۔ بیٹا تمام متروکہ لیگا اسیطرح اگر دو بیٹے یا زیادہ ہون برابر تقسیم کرلین۔ اگر فقط بیٹی ہو تو آدھا مال اسے حصے مین ملیگا باقی ردًا اگر دو بیٹیان یا زیادہ ہون تو دو ثلث انہین حصے مین ملینگے اور باقی انہین

والباقی رد علیهما وللبنتین فما زاد الثلثان والباقی رد علیهما ولو اجتمع الذکور
والاناث من الاولاد فللذکر مثل حظ الانثیین - ولکل واحد من الابوین مع الاولاد
السدس والباقی للاولاد ولو کان معهم اناث فالباقی بینهم للذکر مثل حظ الانثیین
ولکل واحد من الابوین منفردا مع البنت الربع بالتسمیة والرد والباقی للبنت لذلک
ومع البنتین فما زاد الخمس ولهما مع البنت الخمسان تسمیة وردا والباقی لها
ومع البنتین فما زاد الثلث ولو شارکهم زوج او زوجة دخل النقص علی البنت
او البنات **مسائل** الاولی اذا خلف المیت مع الابوین اخا و اختین او اربع

رد کیا جائیگا - اگر بیٹے اور بیٹیاں جمع ہوں تو ہر بیٹے کو دو بیٹیوں کے حصے کے
برابر دیں - اگر ماں باپ اور بیٹے موجود ہوں تو والدین میں سے ہر ایک کو چھٹا
حصہ دیں باقی بیٹے لیں - اگر ان کے ساتھ بیٹیاں بھی ہوں تو والدین کا حصہ نکالنے کے
بعد ہر بیٹے کو دو بیٹیوں کے حصے کے برابر دیں - اگر ماں یا باپ اور بیٹی موجود ہو تو ماں کو
یا باپ کو چوتھائی دیں حصہ اور رد ملاکر - باقی لڑکی لے حصہ اور رد ملاکر - اگر ماں یا باپ اور
دو لڑکیاں یا زیادہ ہوں تو ماں یا باپ کے لئے پانچواں حصہ ہے - اگر ماں باپ دونوں ہوں
اور ایک بیٹی ہو تو ان دونوں کو دو خمس دیں حصہ اور رد ملاکر - اور باقی بیٹی لے -
اگر ماں باپ اور دو بیٹیاں یا زیادہ ہوں تو ماں باپ کو ایک ثلث دیں (یعنی
ہر ایک کو ایک سدس) اگر ان کے ساتھ شوہر یا زوجہ بھی ہو تو بیٹی یا بیٹیوں کو
نقصان پہونچیگا یہاں **مسائل** ہیں پہلا مسئلہ اگر میت ماں باپ کو چھوڑے اور
ان کے ساتھ ایک بھائی اور دو بہنیں یا چار بہنیں یا دو بھائی چھوڑے تو (ہر چند
باوجود ماں باپ کے بھائی بہنیں وارث نہونگی مگر) یہہ سدس سے زیادہ میں ماں کو

اخوات او اخوین محجبوا الام عما زاد علے السدس بشرط ان یکونوا مسلمین غیر قاتلین ولا مما لیك منفصلین غیر حمل ویکونا من الابوین او من الاب ویکون الاب موجود افان فقد احد ھذہ فلا حجب حاذا اجتمعت الشرائط فان لم یکن معھا اولاد فللام السدس خاصة والباقی للاب وان کان معھا بنت فلکل من الابوین السدس وللبنت النصف والباقی یرد علی الاب والبنت ارباعا **الثانیة** اولاد الاولاد یقومون مقام الاولاد عند عدمھم ویاخذ کل فریق منھم نصیب من یتقرب بہ فلاولاد البنت مع اولاد الابن الثلث للذکر مثل حظ الانثیین

حاجب ہون گے (یعنے اس صورتین چھٹے حصے سے زیادہ مان کو نملیگا) بشرطیکہ بھائی بہنین مسلمان ہون اور میت کے قاتل نہون اور کسی کے مملوک نہون اور خارجیں موجود ہون یعنے حمل بین نہو ں اور پدری ومادری (یعنے حقیقی) ہون یا فقط پدری (یعنے علاتی) ہون - اور باپ بھی موجود ہو اگر انمین سے ایک شرط بھی مفقود ہوگی تو وہ حاجب نہون گے - جب یہہ شرطین موجود ہون اور میت کی اولاد نہو تو مان کو چھٹا حصہ ملیگا باقی باپ لیگا - اگر ان کے ساتھہ ایک لڑکی بھی ہو تو مان اور باپ ہر ایک کو چھٹا حصہ ملیگا اور آدہا لڑکی کو - باقی چار حصے کرکے باپ اور بیٹی پہ رد کرین (اسطرح سے کہ باپ کو ایک حصہ اور بیٹی کو تین حصے) **دوسرا مسئلہ** میت کی اولاد نہو تو اولاد کی اولاد ان کی جگہہ قایم ہوگی اور ہر فریق جسکی اولاد ہے اسکا حصہ لیگا پس اگر بیٹا اور بیٹی دونون کی اولاد ہو تو بیٹی کی اولاد کو ایک ثلث ملیگا (جنمین سے) ہر لڑکے کو دو لڑکیون کے برابر اور بیٹے کی اولاد کو (باقی کے) دو ثلث ملین گے (جنمین) ہر لڑکے کو دو لڑکیون کے برابر - ابعد کو (یعنے دور والے کو) اقرب منع کرتا ہے اولاد کی اولاد

ولاد لاد الابن الثلثان كذالك والاقرب يمنع الابعد ويتنا ركون الابوين
كالاباثم يرد على اولاد البنت كما يرد عليها ذكورا كانو اوانا ثا **الثالثة**
يعطي الولد الذكر الاكبر بيتاب بدن الميت وخاتمه وسيفه ومصحفه اذا لم يكن
سفيها ولا فاسد الراي بشرط ان يخلف الميت غير ذالك وعليه قضاء ما على الميت
من صلوٰة وصيام **المرتبة الثانية** الاخوة والاجداد اذا لم يكن للميت
ولد وان نزل ولا احد الابوين كان ميراثه للاخوة والاجداد فللاخ من الابوين
تمام المال وللاخت من قبلها النصف والباقي يرد عليها وللاختين منهما

ميت كے ماں باپ كے ساتھ شريك هوكر مثل اپنے ماں باپ كے حصه ليگی اور جيسے بيٹی پر رد
هوتا هے اسيطرح بيٹی كی اولاد پر بھی رد هوگا خواه بيٹی كی اولاد مين مرد هون يا عورتين -
تيسرا مسئله ميت كے پہنے كا لباس اور اسكی انگوٹھی اور تلوار اور قرآن شريف خاص بڑا
بيٹا ليگا (ميراث كے علاوه اور اس كو حبوه كهتے هين) بشرطيكه بڑا بيٹا سفيه نهو اور مذهب نه
بدلديا هو اور ان چيزون كے سوائے ميت كا اور مال بھی هو اور بڑے بيٹے پر واجب هے
كه ميت كی نماز روزه جو قضا هو بجالائے **مرتبه دوم** مين بھائی بهن اور دادا دادی اور
نانا نانی هين - پس جب ميت كی اولاد يا اولاد كی اولاد اور ماں باپ مين سے كوئی نهو تو
ان دوسرے مرتبه والون كو ميراث مليگی - پس اگر حقيقی ايك بھائی يا كئی بھائی موجود هون
تمام تركه ليں (اور آپسمين برابر تقسيم كرليں) حقيقی بهن كو آدھا حصه مين مليگا اور باقی ردٗا
اگر حقيقی دو بهنين يا زياده هون تو انهين دو ثلث حصے مين دين اور باقی رد ا - اگر بھائی
بهن جمع هون تو هر بھائی كو دو بهنون كے حصے كے برابر دين - اگر فقط ماں كی طرف كا
ايك بھائی يا بهن هو تو چھٹا حصه اس كو حصے مين مليگا اور باقی ردٗا - اگر دو يا زياده هوں

فهما ذا الثلثان والباقی یرد علیهما ولو اجتمع الذکور والاناث فللذکر مثل حظ
الانثیین - وللواحد من الام ذکرا او انثی السدس والباقی رد علیه وللاثنین
فصاعدا الثلث والباقی یرد علیهم الذکر والانثی سواء ویقوم المتقرب بالاب
خاصة مقام من یتقرب بالابوین من غیر مشارکة وحکمه حکمه ولو اجتمع الاخوة من
الابوین مع الاخوة من کل واحد منهما کان لمن یتقرب بالام السدس ان کان واحدا
والثلث ان کان اکثر بینهم بالسویة وان کانوا ذکورا او اناثا ولمن یتقرب
بالابوین الباقی واحدا کان او اکثر للذکر مثل حظ الانثیین ویسقط الاخوة من الاب

تو حصے مین ثلث ملیگا اور باقی ردًا - انمین بھائی بھن دونون برابر ہین اگر حقیقی بھائی
بھن نہون تو ان کے مقام پر فقط پدری بھائی بھن قایم ہون گے بغیر مشارکت کے (یعنے حقیقی
بھی ہون اور علاتی بھی تو علاتی کو کچھہ حصہ نہین

پدری بھائی بھن کا حکم مثل حقیقی
بھائی بھن کے ہے (بشرطیکہ حقیقی موجود نہون) اگر حقیقی بھائی بھن کے ساتھہ مادری بھائی بہن
اور پدری بھائی بھن جمع ہون پس اگر مادری ایک ہو تو اسے چھٹا حصہ اور زیادہ ہون تو
ثلث دین کہ آپسمین برابر تقسیم کر لین اگرچہ مرد عورت جمع ہون باقی تمام مال حقیقی بھائی بہن
کو ملیگا خواہ ایک ہو یا زیادہ ہر مرد کو دو عورتون کے برابر اور پدری بھائی بھن کو کچھہ نہین
اگر (حقیقی کوئی نہو) فقط مادری بھائی بھن اور پدری بھائی بھن جمع ہون تو ماں کیطرف والا
چھٹا حصہ لے اور زیادہ ہون تو ثلث لیکر برابر تقسیم کر لین - باقی باپ کی طرف والے لین
ہر مرد دو عورتون کے برابر اگر پدری فقط بھنین ہون تو انپر اور مادری بھائی بھن پر باقی مال ربعًا
یا اخماسًا رد ہو گا یعنے اگر مادری بھائی بھنون کے ساتھہ پدری ایک بھن ہو تو حصے تقسیم ہونیکے بعد

ولو اجتمع الاخوة من الام مع الاخوة من الاب خاصة كان لمن يتقرب بالام السدس ان كان واحدا او الثلث ان كان اكثر بالسوية والباقي لمن يتقرب بالاب للذكر مثل حظ الانثيين ولو كان الاخوة من قبل الاب اناثا كان الرد بينهن وبين المتقرب بالام ارباعا او اخماسا وللزوج والزوجة نصيبها الاعلى ويدخل النقص على المتقرب بالابوين او بالاب - وللجد اذا انفرد المال وكذا الجدة ولو اجتمعا لاب فللذكر ضعف الانثى وان كانا لام فبالسوية ولو اجتمع المختلفون فللمتقرب بالام الثلث وان كان واحدا والباقي للمتقرب بالاب ولو دخل الزوج او الزوجة دخل النقص

باقی کے چار حصے کرکے ایک حصہ مادری بھائی بہنوں پر اور تین حصے پدری بہن پر رد کریں اگر پدری دو بہنیں یا زیادہ ہوں تو باقی کے پانچ حصے کرکے ایک حصہ مادری بھائی بہنوں پر۔ اور چار حصے پدری بہنوں پر رد کریں۔) اگر (بھائی بہنوں کے ساتھ) شوہر یا زوجہ ہو تو اس کو بڑا حصہ ملیگا۔ اور حقیقی بھائی بہن پر یا پدری بھائی بہن پر نقصان آئیگا۔ اگر فقط دادا ہو تو کل مال لیگا اسیطرح دادی اور دونوں موجود ہوں تو دادا کو دو حصے اور دادی کو ایک حصہ اگر فقط نانا ہو تو کل مال لے اسیطرح نانی۔ اگر دونوں موجود ہوں تو برابر تقسیم کرلیں۔ اگر دادا دادی اور نانا نانی مجتمع ہوں تو نانا نانی کو ثلث ملیگا خواہ فقط نانا یا فقط نانی ہو اور باقی دادا دادی لیں۔ اگر (انکے ساتھ) زوجہ یا شوہر بھی ہو تو دادا دادی کو نقصان ہوگا۔ نزدیک والا دور والے کو منع کرتا ہے (جیسے دادا پردادا کو) اگر بھائی بہن اور دادا دادی اور نانا نانی جمع ہوں تو دادا مثل حقیقی بھائی کے اور دادی مثل حقیقی بہن کے اور نانا نانی مثل مادری بھائی بہن کے ہیں۔ اور اجداد خواہ کئی درجہ کے ہوں (بلحاظ منع اقرب ابعد کو) بھائی بہن کے ساتھ میراث لیں گے۔ اگر بھائی بہن نہوں تو انکی اولاد ان کے مقام پر قایم ہوگی۔ اور اجداد کے ساتھ میراث لیگی

على المتقرب بالاب والاقرب يمنع الابعد ولو اجتمع الاخوة والاجداد كان الجد كالاخ والجدة كالاخت والاجداد وان علوا يقاسمون الاخوة واولاد الاخوة والاخوات يقومون مقام ابائهم عند عدمهم فى مقاسمة الاجداد وكل واحد منهم يرث نصيب من يتقرب به ويقسمون بالسوية ان كانوا للام وان كانوا للاب فللذكر ضعف الانثى **المرتبة الثالثة** الاعمام والاخوال وانما يرثون مع فقد الاولاد والاجداد فللعم جميع المال وكذا العمان فما زاد وكذا العمة والعمات ولو اجتمعوا فللذكر مثل حظ الانثيين ولو تفرقوا فللواحد من الام السدس وللزائد عليه الثلث بالسوية والباقى لمن يتقرب

بھائی کی اولاد بھائیکا حصہ اور بہن کی اولاد بہن کا حصہ۔ اگر مادری بھائی بہن کی اولاد ہے تو اپنا حصہ آپسمین برابر تقسیم کرلین اگر پدری (یا حقیقی) بھائی بہن کی اولاد ہے تو انمین مرد کو دو حصے عورت کو ایک حصہ ملیگا مرتبہ سوم مین چچا پھپی اور ماموں خالہ ہین اگر مرتبہ اول و دوم مین سے کوئی نہو تو چچا تمام مال لیگا اسیطرح کئی چچا۔ اور اسیطرح پھپی یا پھپیان تمام مال لین گی اگر چچا پھپی دونون موجود ہون تو مرد کے دو حصے عورت کا ایک حصہ ہے اگر چچا پھپی یعنے باپ کے بھائی بہن حقیقی بھی ہون اور پدری (یعنے سوتیلے) بھی ہون اور مادری بھی تو مادری چچا پھپی (یعنے اخیافی) اگر ایک ہے تو چھٹا حصہ لے۔ اگر زیادہ ہون تو ثلث لیکر آپسمین برابر تقسیم کرلین۔ باقی مال حقیقی چچا پھپی کو ملیگا خواہ ایک ہو یا زیادہ ہون مرد کو دو حصے عورت کو ایک حصہ اور سوتیلے چچا پھپی کو کچھ نہین۔ اگر حقیقی چچا پھپی نہون تو سوتیلے چچا پھپی انکے مقام پر قایم ہونگے اور حقیقی کا حکم انپر جاری ہوگا۔ اگر فقط ماموں ہو تو کل مال لے خواہ ایک ہو یا کئی ہون اسیطرح خالہ کا حکم ہے۔ اگر حقیقی ماموں خالہ جمع ہون تو برابر تقسیم کرلین اگر متفرق ماموں خالہ ہون (یعنے ماں کے حقیقی بھائی بہن اور سوتیلے بھائی بہن

بالابوین واحد ا او اکثر للذکر ضعف الانثی وسقط المتقرب بالاب و لوفقد المتقرب
بہما قام المتقرب بالاب مقامہ وحکمہ حکمہ۔ و للخال المنفرد المال وکذ الخالان
فصاعدا وکذ الخالۃ والخالتان والخالات ولو اجتمعوا انساقوا ولو تفرقوا فللمتقرب
بالام السدس ان کان واحد ا والثلث ان کان اکثر بالسویۃ والباقی لمن یتقرب
بالابوین واحد اکان او اکثر بالسویۃ وسقط المتقرب بالاب ولو فقد المتقرب بہما
قام المتقرب بالاب مقامہ کہیئتہ۔ ولو اجتمع الاخوال والاعمام فللاخوال الثلث
وان کان واحد اذکرا او انثی والباقی للاعمام وان کان واحد اذکرا او انثی فان

اور مادری یعنے اخیافی بھائی بہن ہون) تو اخیافی ماموں خالہ اگر ایک ہے تو چھٹا حصہ اور
زیادہ ہون تو تیسرا حصہ لیکر برابر تقسیم کرلین اور باقی حقیقی ماموں خالہ کو ملیگا ایک ہو یا زیادہ
بالسویہ۔ اور سوتیلے ماموں خالہ کو کچھ نہیں ہان حقیقی ماموں خالہ نہون تو یہہ انکی جاے پر
قایم ہونگے۔ اور اون کا حکم انپر جاری ہوگا۔ اگر ماموں خالہ اور چچا پھپی جمع ہون تو ماموں
خالہ کو ثلث ملیگا ہرچند ایک ماموں یا ایک خالہ ہو اور باقی چچا پھپی کو ہرچند ایک ہی چچا
یا ایک ہی پھپی ہو۔ اگر (چچا پھپی کے ساتھہ) متفرق ماموں خالہ ہون تو انکا اخیافی بھائی یا
یا بہن ثلث کا چھٹا حصہ لے اگر ایک ہو اور زیادہ ہون تو ثلث کا ثلث لیکر برابر تقسیم کرلین
اور ثلث مین جو باقی ہے وہ حقیقی خالہ ماموں کا ہے اور سوتیلے ماموں خالہ محروم ہین اور
(اصل المین بعد ضع ثلث) جو باقی ہے چچا پھپی لین اگر وہ بھی متفرق ہین تو باپ کا اخیافی
بھائی یا بہن اگر ایک ہو تو باقی مین کا چھٹا حصہ لے ورنہ تیسرا حصہ اور باقی حقیقی چچا پھپی
لین۔ سوتیلے چچا پھپی محروم ہین۔ اگر ان کے ساتھہ شوہر یا زوجہ ہو تو اس کو حصہ اعلی ملیگا
اور اخیافی کو ثلث اور حقیقی کو یا حقیقی نہو تو سوتیلے کو باقی (مطلب یہہ ہے کہ زوجہ یا شوہر کی

تفرق الاخوال فللمتقرب بالام سدس الثلث ان کان واحدا او ثلثه ان کان اکثر بالسویۃ والباقی لمن یتقرب بالابوین وسقط المتقرب بالاب وکالاعمام الباقی فان تفرقوا فللمتقرب بالام سدسہ ان کان واحدا او الا فالثلث والباقی للمتقرب بہما وسقط المتقرب بالاب۔ وللزوج او الزوجۃ نصیبہ الاعلی وللمتقرب بالام ثلث الاصل والباقی للمتقرب بہما او بالاب ویقوم اولاد العمومۃ والعمات والخؤلۃ مقام ابائہم مع عدمہم ویاخذ کل منہم نصیب من یتقرب بہ واحدا کان او اکثر والاقرب یمنع الابعد الا فی صورۃ واحدۃ وہی ابن عم من الابوین مع الام من الاب فان المال لابن

شرکت سے حقیقی چچا پھپی یا حقیقی ماموں خالہ کو نقصان ہوگا اور اخیافی اپنا حصہ برابر لینگے اگر چچا پھپی اور ماموں خالہ نہوں تو انکی اولاد انکی جاۓ پر ہوگی اور ہر ایک اپنے باپ کا یا اپنی ماں کا حصہ لیگا ایک ہو یا زیادہ اور قریب بعید کو منع کرتا ہے (جیسے چچا کے ہوتے چچازاد بھائی وارث نہیں ہوتا) مگر ایک صورتمین یعنے باپ کے ایک حقیقی بھائی کا بیٹا ہے اور باپ کا ایک سوتیلا بھائی ہے تو باپ کے حقیقی بھائیکا بیٹا (کہ میت کا چچیرا بھائی ہوتا ہے) تمام مال لیگا۔ جب (میت کے) چچا پھپی اور ماموں خالہ نہوں تو (میت کے) باپ کے چچا پھپی اور ماموں خالہ انکی جاۓ پر قایم ہونگے اور قریب بعید کو منع کریگا۔ چچا پھپی ماموں خالہ کی اولاد ہرچند نیچے کے کئی درجون کی ہو۔ باپ کے چچا پھپی اور ماموں خالہ کو منع کرے گی۔ اگر ایک وارث مین میراث کے دو سبب ہوں تو دونوں طرف سے میراث لیگا جیسے باپ کے سوتیلے بھائی کا بیٹا کہ وہ ماں کے مادری بھائی کا بیٹا ہو (مثلا زید اور عمر سوتیلے بھائی ہین اور زید کی ایک مادری بہن ہے کہ وہ عمر سے منسوب ہے اور اسکے ایک بیٹا ہے تو اس صورتمین زید عمر کے بیٹے کا سوتیلا چچا اور اخیافی ماموں ہے اور زید کا بیٹا عمر کے بیٹے کا

العم خاصۃ وعمومۃ الاب وخؤلتہ وعمومۃ الام وخؤلتہا یقومون مقام العمومۃ والعمات والخؤلہ والخالات مع فقدہم والاقرب یمنع الابعد واولاد العمومۃ والخؤلۃ وان نزلوا یمنعون عمومۃ الاب وخؤلتہ وعمومۃ الام وخؤلتہا۔ ولو اجتمع لوارث سببان متشارکان ورث بہما کابن عم لاب ہو ابن خال لام او زوج ہو ابن عم او ابن خال۔ ولو منع احدہما الآخر ورث من قبل المانع کابن عم لاب ہو اخ لام **الفصل الثانی فی المیراث بالسبب** وہما اثنان الزوجیۃ والولاء فللزوج مع عدم الولد النصف ومعہ وان نزل الربع وللزوجۃ مع عدم

چچازاد بھائی بھی ہے اور ماموں زاد بھائی بھی ہے) یا شوہر کہ وہ چچا کا بیٹا یا ماموں کا بیٹا ہو۔ اگر ایک سبب دوسرے سبب کا حاجب ہو تو سبب حاجب کے طرف سے میراث لیگا۔ جیسے سوتیلے چچا کا بیٹا کہ وہ اخیافی بھائی بھی ہو (مثلاً زید اور عمر دو سوتیلے بھائی ہیں زید نے ایک عورت سے نکاح کیا اس سے ایک بیٹا پیدا ہوا پھر زید نے اسے طلاق دی اور عمر نے اس سے نکاح کیا اس سے بھی ایک بیٹا پیدا ہوا۔ پس عمر کے بیٹے کا زید کا بیٹا مادری بھائی بھی ہے اور سوتیلا چچازاد بھائی بھی ہے) **دوسری فصل میراث سببی کے** بیان میں ہے وہ دو ہیں ایک **زوجیت** دوسرے **ولا** پس شوہر کے لئے آدھا مال ہے بشرطیکہ عورت کی اولاد نہ ہو۔ اگر اولاد ہو گو نیچے کے کئی درجے کی ہو (جیسے اولاد کی اولاد) شوہر کو چوتھا حصہ ملیگا۔ جورو کا حصہ چوتھائی ہے بشرطیکہ شوہر کے اولاد (یا اولاد کی اولاد) نہو اگر ہو تو آٹھواں حصہ ملیگا اگر شوہر کے سوا اور کوئی وارث نہو تو باقی مال شوہر کو رداً ملیگا۔ اور درصورت عدم ورثہ زوجہ پر رد ہونے میں اختلاف ہے (مذہب مشہور یہ ہے کہ زوجہ پر رد نکیا جائیگا) اگر کئی بی بیاں ہوں تو انہیں چوتھائی یا آٹھویں حصے میں

میراث سببی

الولد الربع ومع وجوده الثمن ولو فقد فيهما اذ على الزوج وفي الزوجة قولان ويتشارك ما زاد على الواحدة في الثمن او الربع ويرث كل منهما من صاحبه مع الدخول وعدمه ومع الطلاق الرجعي ويرث الزوج من جميع التركة وكذا المرأة اذا كان له ولد منها ولو فقد ورثت الا من العقارات والارضين ويقوم الابنية والالات والنخيل والاشجار وترث من القيمة ولو تزوج المريض ودخل ورثت والا فلا مهر ولا ميراث **واما الولاء فاقسامه ثلثة الاول** ولاء العتق ويرث المعتق عتيقه مع التبرع وعدم التبري من الجريرة بعد فقد النسب ويشارك الزوج والزوجة ولو كان المنعم متعددا اشتركوا

شریک ہونگی۔ شوہر اور زوجہ خواہ دخول ہوا ہو یا نہوا ہو ایک دوسرے کے وارث ہونگے۔ طلاق رجعی مین بھی (عدہ مین) وارث ہونگے۔ شوہر تمام ترکہ سے حصہ لیگا۔ اسیطرح زوجہ بشرطیکہ میت کے لئے اس کے بطن سے فرزند ہو (خواہ لڑکا ہو یا لڑکی) اگر کوئی فرزند نہو تو زوجہ کو زمین سے کچھ حصہ نہین ملیگا اور خانہ اور اسباب خانہ اور درختون کی قیمت کرکے قیمت سے اسکا حصہ دیا جائیگا۔ اگر مرد بیمار نکاح کرے اور دخول بھی ہو تو زوجہ میراث لیگی اگر دخول نہو نہ مہر ہے نہ میراث۔ ولاء کی تین قسمیں ہین پہلی قسم **ولای ازادی** ہے آزاد کرنیوالا غلام و کنیز آزاد کا وارث ہوگا بشرطیکہ تبرعاً آزاد کرے اور اسکی ضمانت جریرہ سے بری نہو اور اسکا کوئی وارث نہو صاحب ولای آزادی شوہر یا زوجہ کے ساتھ شریک ہوکر میراث لیگا۔ اگر آزاد کرنیوالے متعدد ہون تو سب شریک ہونگے اگر آزاد کرنیوالا نہو یعنے پہلے ہی مرچکا ہو تو حق سے قریب تر یہہ بات ہے کہ اسکی ولایت آزاد کرنیوالے کے والدین اور اولاد ذکور کی طرف منتقل ہوگی۔ یہہ بھی نہون تو اس کے عصبے کی طرف منتقل ہوگی۔ (مان باپ کے اقربا کو عصبہ کہتے ہین مگر یہان عصبے سے مراد فقط باپ کے (اقربا ہین) اگر آزاد کرنیوالی عورت ہو (اور وہ پہلے مرچکی ہو) تو اسکے

ولو عدم فالاقرب انتقال الولاء الی الابوین والاولاد الذکور فان فقدوا فللعصبة ولو کان المنعم امراۃ انتقل الی عصبتها دون اولادھا ولا یرث الولاء من یتقرب بالام ولا یصح بیعہ ولا ھبتہ ولا اشتراطہ فی البیع وجر الولاء صحیح فلو حملت المعتقہ بعد العتق من مملوک حر فولاء ثمہ لمولاھا فاذا اعتق الاب انجر ولاء ثمہ الی معتق ابیہ فان فقد فلابویہ والاولاد الذکور فان فقدوا فللعصبتہ فان فقدوا فلمولی مولی الاب فان فقد فلمولی مولی مولی الاب فان فقد فلمولی عصبۃ المولی فان فقد فلضامن الجریرۃ فان فقد فللامام ولا یرجع الی مولی الام ولو مات المنعم عن ابنین ثم مات المعتق بعد موت احدھما فثبات

عصبے کی طرف ولایت منتقل ہو گی نہ اولاد کی طرف۔ ماں کے قرابتدار کو ولایت نہ پہونچیگی ولایت کی بیع اور اسکی ہبہ اور بیع میں اسکی شرط کرنی صحیح نہیں۔ ولایت کا بڑھنا صحیح ہے جیسے کوئی کنیز آزاد ہونیکے بعد کسیکے غلام سے حاملہ ہوا اور بچہ آزاد ہو تو اس بچہ کی ولایت بھی اسکی ماں کے آقا کو ہو گی (بشرطیکہ بچہ کا اور کوئی وارث نہو) اگر اسکا باپ آزاد کیا جائے تو اس بچہ کی ولایت باپکے آزاد کرنیوالے کی طرف پلٹ جائیگی۔ اگر وہ مر چکا ہو تو اسکے ماں باپ اور اولاد ذکور کیطرف اور وہ بھی نہوں تو اسکے عصبے کی طرف اور وہ بھی نہوں تو اس لڑکے کے باپکے مولا کے مولا کیطرف۔ اور وہ بھی نہو تو مولے کے مولے کے مولی کی طرف اگر وہ بھی نہو تو عصبہ مولے کے مولی کیطرف اور وہ بھی نہو تو ضامن جریرہ کی طرف اور وہ بھی نہو تو امام کی طرف منتقل ہو گی۔ مگر ماں کے مولی کی طرف پھر نہ پلٹیگی۔ اگر آزاد کرنیوالا دو بیٹے چھوڑ کے مرے پھر ایک بیٹا مرنیکے بعد غلام آزاد مر جائے تو دوسرا بیٹا (جو زندہ ہے) اپنے برادر متوفی کے وارثوں کے ساتھ ولا میں شریک ہوگا (دوسری قسم ولا ضامن جریرہ ہے (جریرہ بمعنی جریمہ) اگر کوئی شخص کسی سے عہد کرے کہ تیرے جرائم کا میں ضامن (اور ذمہ دار) ہوں

الحی ورثة المیت **الثالث** ولاء تضمن الجریرة من توالی انسانا یضمن جریرتہ ویکون الولاء لہ یرث مع فقد کل مناسب ومسابب ویشارک الزوجین وھو اولی من الامام ولا یتعدی الضامن ولا یضمن الا سائبة کالمعتق واجبا ومن لا وارث لہ سواہ **الثالث** ولاء الامامة اذا فقد کل مناسب ومسابب انتقل المیراث الی الامام یفعل بہ ما شاء وکان علی علیہ السلام یضعہ فی فقراء بلدہ وضعفاء جیرانہ وفی الغیبة یقسم فی الفقراء

الفصل الثالث فی موانع الارث

وھی ثلثة کفر وقتل ورق **اما الکفر** فلا یرث الکافر من المسلم وان قرب ولا یمنع من یتقرب بہ فلو کان

اور تیسری ولا مجسے ہونی چاہیے اس صورتین اُسکا یہہ وارث ہوگا بشرطیکہ اسکا کوئی وارث نسبی اور سببی نہو۔ شوہر یا زوجہ اسکے ساتھہ شریک ہونگے اور اسکا درجہ (میراثین) امام سے اول ہے۔ ضامن جریرہ تعدی نکرے (یعنے جو شرط ہوئی ہے اس پر قایم رہے تجاوز نکرے) ضامن جریرہ وہی شخص مقرر کرسکتا ہے جسپر کسیکی ولا نہو جیسے وہ بردہ جو وجوباً آزاد ہو (جیسے کفارہین) یا وہ شخص جسکا کوئی وارث نہو۔ **تیسری قسم ولای امام** ہے اگر کوئی شخص وارث نسبی وسببی نرکھتا ہو تو اسکی میراث امام لیگا امام کو اختیار ہے کہ اس کو جس کام مین چاہے صرف کرے۔ حضرت امیر علیہ السلام فقرائے شہر اور ضعفائے ہمسایہ پر تقسیم فرماتے تھے غیبت امام مین وہ میراث (مجتہد کے حکم سے) فقیرونپر تقسیم کی جائیگی **تیسری فصل موانع ارث کے بیان** مین ہے وہ تین امر ہین کفر اور قتل اور مملوکیت **کافر** مسلمان کا وارث نہین ہوسکتا ہرچند نزدیک کا قرابتدار ہو اور اپنی طرف کے قرابت رکھنے والے کا حاجب بھی نہین ہوسکتا جیسے ایک مسلمان (مرجائے) اسکا ایک فرزند کافر ہو اور اس کافر کا ایک بیٹا مسلمان ہو تو یہہ مسلمان یعنے پوتا دادا کا وارث ہوگا (اور بیٹا بسبب کفر کے

موانع ارث

للمسلم فلو كان له ابن مسلم ورث الجد ولو فقد المسلم كان الميراث للامام والمسلم
يرث الكافر ويمنع مشاركة الكفار فلو كان للكافر ولد كافر وابن عم مسلم فميراثه
لابن العم ولو اسلم الكافر قبل القسمة شارك ان كان مساويا واخذ الجميع ان كان اولى
سواء كان الميت مسلما او كافرا ولو كان الوارث واحدا او اسلم الكافر لم يرث والمسلمون
يتوارثون وان اختلفوا في الآراء والكفار يتوارثون وان اختلفوا في الملل والمرتد
عن فطرة يقتل في الحال وتعتد امرأته من حين الارتداد عدة الوفاة وتقسم ميراثه
ولا يسقط هذه الاحكام بالتوبة - ومن غير فطرة يستتاب فان تاب والا قتل وتعتد

محروم ہوگا) اگر کوئی وارث مسلمان نہو تو اسکی میراث امام لیگا۔ مسلمان کافر کا وارث ہوگا
اور (دوسرے وارث) کافر کی شرکت کا حاجب ہوگا۔ جیسے ایک کافر کا بیٹا کافر ہو اور
ایک چچازاد بھائی مسلمان ہو تو اس کافر کی میراث اسکا چچازاد بھائی (جو مسلمان ہے) لیگا
(اور بیٹا محروم ہوگا) اگر کوئی (وارث) کافر میراث تقسیم ہونیسے پہلے مسلمان ہو جائے تو
اور ورثہ کے ساتھہ شریک ہوگا بشرطیکہ (وارث ہیں) انکا مساوی ہو اگر انسے اولیٰ ہو
ہو تو کل مال لیگا خواہ میت مسلمان ہو یا کافر اگر کسیکا ایک وارث (مسلمان) ہو پھر ایک
کافر (جو میت کا قرابتدار ہے) مسلمان ہو جائے تو وارث نہوگا۔ سب مسلمان۔
(بشرط قرابت و بلحاظ مراتب) آپسمین وارث ہونگے ہر چند ان کے مذہب مختلف ہون
(اسیطرح) کفار آپسمین وارث ہونگے اگرچہ انکی ملتین مختلف ہون۔ مرتد فطری فوراً
قتل کیا جائے (جو شخص مسلمان سے پیدا ہو کر کافر ہو جائے اسے مرتد فطری کہتے ہین)
اور اسکی زوجہ اسکے ارتداد کے وقت سے عدہ وفات بیٹھے (عدہ وفات گزرنیکے بعد دوسرے
مرد سے نکاح کرسکتی ہے) اور اسکی میراث تقسیم کیجائے۔ اگر مرتد فطری توبہ بھی کرے تو

زوجته عدة الطلاق ولا يقسم امواله الا بعد القتل ولو تكرر قتل فی الرابعة والمرأة اذا ارتدت حبست وضربت اوقات الصلوة حتی تتوب وان کانت عن فطرة۔ وميراث المرتد للمسلم ولو لم یكن الا الكافر انتقل الی الامام والمرتد لا يرث المسلم

الثانی القتل وهو يمنع الوارث من الارث ان کان عمدًا ظلمًا ولو کان خطأً منع من ارث الدية علی قول وميراث المقتول لغير القاتل وان بعد وقرب القاتل ولو فقد فللامام والدية يرثها من يتقرب بالاب ذكورًا او اناثًا والزوج والزوجة وفی المتقرب بالام قولان ولو لم یکن للمقتول عمدًا وارث مسلم یکن للامام العفو بل يأخذ

یہ احکام (جو ابھی ذکر ہوئے) ساقط ہو نگے۔ اگر کوئی شخص مرتد غیر فطری ہو تو اسے توبہ کے لئے کہا جائے اگر توبہ کرے بہتر ہے ورنہ قتل کیا جائے۔ اسکی زوجہ پر عدہ طلاق واجب ہے اور اسکا مال اسکے قتل ہو نیکے بعد تقسیم ہوگا۔ جو شخص کئی مرتبہ مرتد (غیر فطری) ہوا ہے چوتھے مرتبہ میں قتل کریں (اگرچہ پھر توبہ کرے) اگر عورت مرتد ہو تو اسے قید کریں اور ہر نماز کے وقت ماریں یہانتک کہ توبہ کرے اگرچہ مرتد فطری ہو۔ مرتد کی میراث وہ وارث لیں گے جو مسلمان ہیں اگر کوئی وارث مسلمان نہو تو امام وارث ہوگا مسلمان کا وارث مرتد نہیں ہو سکتا۔ دوسرا امر قتل ہے وہ وارث کو میراث سے منع کرتا ہے (یعنے اگر کوئی شخص اپنے قرابتدار کو قتل کرے تو پھر وہ مقتول کا وارث نہیں ہو سکتا) بشرطیکہ عمداً اور ظلم سے (یعنے ناحق) قتل کرے اگر خطا سے (یعنے سہواً) قتل کرے تو خون بہا سے حصہ نہ لیگا یہ مسئلہ اختلافی ہے اور مقتول کی میراث قاتل کے سوا اور قرابتدار لینگے ہرچند وہ (بہ نسبت قاتل کے) دور کی قرابت رکھتے ہوں اور قاتل قریب تر ہو اگر قاتل کے سوا اور کوئی وارث نہو تو امام وارث ہوگا خون بہا کے وارث باپ کی طرف کے قرابتدار اور شوہر یا زوجہ ہو نگی ماں کی طرف کے قرابتدار وارث ہوسکتے ہیں دو قول ہیں۔ اگر مقتول عمدی کا کوئی وارث نہو تو امام کو جائز نہیں کہ (قاتل کو)

او القتل ویقضى من الدية الديون والوصايا وان كانت للعمد وليس للديان المنع
من القصاص **الثالث الرق** وهو مانع فى الطرفين ولو اجتمع الحر مع المملوك فالمال
للحر وان بعد ولو اعتق قبل القسمة شارك مع المساوات واختص مع الاولوية ولو كان الوارث
واحدا او اعتق لم يرث ولو لم يكن وارث الا المملوك اجبر مولاه على اخذ القيمة من
التركة واعتق واخذ الباقى - ولو قصرت التركة لم يفك - وميراث المملوك لمولاه
وان قلنا انه يملك والمدبر وام الولد والمكاتب المشروط او المطلق اذا لم يتحرر منه
شئ كالقن **الفصل الرابع فى مخارج** السهام النصف من اثنين والثلث

بخشدے بلکہ خون بہالے یا قتل کرے - خون بہا سے قرض اور وصیتین ادا کیجائین اور قرضخواہونکو
نہین پہونچتا کہ قصاص کو منع کرین **تیسرا امر مملوکیت** ہے وہ طرفین مین (میراث کا) مانع ہے
اگر آزاد اور مملوک (ایکیکے قرابتدار) ہون تو آزاد
میراث لیگا گو دور کا قرابتدار ہو (اور غلام یا کنیز محروم) اگر میراث کی تقسیم سے پہلے آزاد
ہوجائے تو (اور ورثہ کے ساتھ) شریک ہوگا بشرطیکہ انکا مساوی ہو اگر ان سے اولے ہو تو
خاص وہی وارث ہوگا - اگر کسیکا وارث ایک ہی ہو پھر ایک غلام بھی (جو میت کا قرابتدار ہو)
آزاد کیا جائے تو وارث نہوگا - اگر سوا مملوک کسیکا دوسرا وارث نہو تو اسکا آقا مجبور کیا جائیگا
کہ ترکہ سے اسکی قیمت لے (اور آزاد کردے) اور وہ غلام آزاد ہوکر باقی ترکہ لیگا اگر ترکہ قیمت سے کم
ہو تو آزاد نکرایا جائیگا مملوک کی میراث اسکا آقا لیگا گو ہم قائل ہون کہ مملوک کسی شی کا مالک ہو سکتا ہے
اور مدبر اور ام ولد اور مکاتب مشروط اور مکاتب مطلق جبکہ کچھ آزاد نہو مثل قن کے ہے (قن وہ مملوک ہے
جو ملکیت مین کامل ہو ضد مدبر و مکاتب) **چوتھی فصل** حصونکے مخارج کے بیان مین ہے آدھے کا
مخرج دو ہے - ایک تہائی اور دو تہائیونکا مخرج تین ہے - چوتھائی کا مخرج چار اور چھٹے

والثلثان من ثلثة والربع من اربعة والسدس من ستة والثمن من ثمانية ولوكان
في الفريضة ربع وسدس فمن اثني عشر والثمن والسدس من اربعة وعشرين وقد
تنكسر الفريضة فيضرب عدد من انكسر عليه في الاصل الفريضة ان لم يكن بين نصيبهم
وعددهم وفق مثل ابوين وخمس بنات والا ضربت الوفق من العدد كابوين وست بنات
تضرب ثلثة وفق العدد مع النصيب ولو قصرت الفريضة بدخول الزوج او الزوجة
دخل النقص على البنت او البنات والاخت او الاخوات للابوين او للاب ولو زادت
الفريضة ردت على غير الزوج والزوجة والام مع الاخوة - وذو السببين اولى بالمرين

حصے کا مخرج چھ ہے اور آٹھویں حصے کا مخرج آٹھ ہے اگر فریضے مین چوتھائی اور چھٹا حصہ ہو تو اسکا
مخرج بارا ہے اور آٹھوین اور چھٹے حصے کا مخرج چوبیس ہے۔ کبھی فریضے مین کسر آتی ہے یعنی جنپر
کسر آئے اُنکے عدد کو اصل فریضے مین ضرب دین بشرطیکہ انکے حصے مین اور انکے عدد مین توافق
کی نسبت نہو مثل ماں باپ اور پانچ بیٹیوں کے (یعنے ایک میت کے ماں باپ اور پانچ بیٹیاں
موجود ہین انکا فریضہ چھ ہے کیونکہ ہر ایک کو ماں اور باپ سے ایک چھٹا حصہ دینگے اسکا مخرج
چھ ہے جب چھ سے دو سدس ماں باپ کے گئے تو چار باقی رہے یہہ چار پانچ بیٹیوں کے حصے
ہین اور اس چار مین کہ لڑکیونکا حصہ ہے اور پانچ مین کہ لڑکیونکا عدد ہے تباین کی نسبت
ہے پس پانچکو چھ مین کہ اصل فریضہ ہے ضرب دین حاصل ضرب تیس ہونگے یہی سب کا
فریضہ ہوگا یعنی تیس مین سے دو سدس کہ پانچ پانچ ہوتے ہین ماں باپ کو دین باقی بیس رہے
وہ پانچ بیٹیوں پر برابر تقسیم کرین) اور جنپر کسر آئی ہے انکے عدد مین اور انکے حصے مین توافق کی
نسبت ہو تو ان کے عدد کے وفق کو اصل فریضے مین ضرب دیں مثل ماں باپ اور چھ لڑکیوں
(کہ انکا فریضہ چھ ہے اسمین سے دو حصے ماں باپ کے گئے باقی چار رہے۔ چار مین اور چھ مین

کہ یہہ لڑکیونکا عدد ہے توافق بہ نصف کی نسبت ہے پس انکا وفق کہ تین ہے اصل فریضے مین کہ چھ ہے ضرب دین حاصل ضرب اٹھارا ہونگے۔ اٹھارا کو اصل فریضہ قرار دین اور اسمین سے دو سدس کہ چھ ہوتے ہین مان باپ کے حصے کے ہین باقی بارا۔ چھ لڑکیون کے) اگر شوہر یا زوجہ واصل مین نہ ہو سب فریضہ یعنے اصل مال کم ہو جائے تو بیٹی یا بیٹیون پر یا بہن یا بہنو نپر کم آئیگی خواہ بہن حقیقی ہون یا سوتیلے۔ اگر اصل مال بچرہے تو وہ بغیر شوہر اور زوجہ کے اور بغیر مان کے بشرطیکہ مان کے ساتھ بھائی بہن بھی ہون اور ورثہ پر رد کیا جائیگا جو شخص وارث ہونے کے دو سبب رکھتا ہے وہ صاحب سبب واحد سے رفع کے واسطے اولے ہے (مناسخات) اگر بعض ورثہ میراثکی تقسیم سے پہلے مر جائین اور دوسرے ورثہ پیدا ہون یا استحقاق بدلجائے (اور تقسیم مین کسر واقع ہو) تو وفق فریضہ ثانیہ کو فریضہ اولی مین ضرب دین (اور تقسیم کرین) اگر وفق نہو تو فریضہ ثانیہ کو فریضہ اولی مین ضرب دین (مترجم مناسب جانتا ہے کہ اس مقام پر ان دونون مسئلونکی مثالین لکھے اور اسکے بعد تماثل۔ تداخل۔ توافق۔ تباین کی مختصر شرح کرے زید فوت ہوا اسکا ایک باپ اور مان اور ایک بیٹا ہے مسمی عمر انکا فریضہ چھ ہے اسمین سے مانکا حصہ ایک اور باپ کا ایک اور فرزند کے چار پھر فرزند یعنے عمر کا انتقال ہوا اور اس نے چھ لڑکیون کو چھوڑا اب چار مین کہ عمر کا حصہ ہے اور چھ مین کہ فریضہ ثانیہ ہے توافق بنصف کی نسبت ہے پس وفق فریضہ ثانیہ یعنے چھ کے نصف کو کہ وہ تین ہے اصل فریضہ اولی مین یعنے چھ مین ضرب دین اٹھارا ہونگے پس اٹھارا کو سب پر تقسیم کرین اسطرح سے کہ مورث اعلی کی مان کو تین اور باپ کو تین۔ اب بارا باقی رہے کہ وہ حصہ اسکے فرزند عمر کا ہے عمر کی چھ لڑکیو نپر بارا کو برابر تقسیم کر دین ہر ایک لڑکی کو دو دو۔ اگر زید مرے اور مان باپ اور ایک بیٹا چھوڑے پھر بیٹا مرے اور پانچ لڑکیان چھوڑے تو چار کے

السبب الواحد ولو مات بعض الوارث قبل القسمة وتغاير الوارث او الاستحقاق فاضرب الوفق من الفريضة الثانية فى الفريضة الاولى فان لم يكن وفق فاضرب الفريضة الثانية فى الاولى **الفصل الخامس** فى ميراث ولد الملاعنة والزنا والحمل والمفقود ـ ولد الملاعنة ترثه امه ومن يتقرب بها وولده وزوجه او زوجته وهو يرثهم ولا توارث بينه وبين الاب ومن يتقرب به ولو ترك اخوة من الابوين مع اخوة من الام تساووا فى ميراثه **وولد الزنا** لا يرثه الزانى ولا الزانية ولا من يتقرب بهما وهو لا يرثهم وانما يرثه ولده وزوجه او زوجته وهو يرثهم ومع

عدد مین کہ زید کے بیٹے کا مال ہے اور فریضۂ ثانیہ یعنے پانچ مین تباین کی نسبت ہے پس پانچ کو اصل فریضے مین یعنے چھے مین ضرب دین تیس ہونگے وہ سب پر تقسیم کرین **نسبتون** کے نام چار ہین **اول تماثل** یعنے دو عددونکا برابر ہونا جیسے دو اور دو **دوسرا تداخل** یعنے ایسے دو عدد ہون کہ اگر چھوٹے عدد کو بڑے عدد مین ایکمرتبہ یا کئی مرتبہ داخل کرین تو وہ بڑے عدد کو فانی کردے جیسے دو اور آٹھ یا چار اور آٹھ **تیسرا توافق** یعنے دو عدد ایسے ہون کہ ان دونونکو کوئی تیسرا عدد ایک کے سوا فانی کردے جیسے چار اور چھے کہ ان دونون کو دو کا عدد فانی کرتا ہے یا چھے اور نو کہ ان دونون کو تین کا عدد فانی کرتا ہے ـ یہہ فانی کرنیوالا جس کسر کا مخرج ہے اس کسر کو وفق کہتے ہین جیسے پہلی مثال مین دو نصف کا مخرج ہے پس چار اور چھے مین توافق بہ نصف کی نسبت ہے اور دوسری مثال مین فانی کرنیوالا عدد تین ہے اور وہ ثلث کا مخرج ہے پس چھے اور نو مین توافق بہ ثلث کی نسبت ہے ـ اور کبھی فقہا تداخل پر بھی توافق کا عمل کرتے ہین **چوتھا تباین** یعنے جن عددونمین مذکورہ نسبتین نہ پائی جاوین جیسے دو اور تین یا دو اور پانچ یا تین اور پانچ علی ہذا القیاس (فقط) **پانچوین فصل** اولاد ملاعنہ اور اولاد زنا اور حمل اور گم شدہ کی میراث کے بیان مین ہے **فرزند ملاعنہ** کی

میراث اسکی مان اور مان کے اقربا کو اور اسکی اولاد اور شوہر یا زوجہ کو ملیگی اور فرزند ملاعنہ
ان لوگون کا وارث ہوگا مگر باپ اور باپ کے اقربا کا وارث نہین ہوتا اور نہ یہہ لوگ اسکے
وارث ہونگے۔ فرزند ملاعنہ کے حقیقی بھائی بہن اور مادری بھائی بہن اسکی میراث لینے مین برابر
ہین **فرزند زنا** کا وارث نہ زانی (یعنے باپ) ہوتا ہے نہ مان اور نہ انکے اقربا۔ اور نہ فرزند
زنا انکا وارث ہوگا ہان فرزند زنا کی اولاد اور اسکی زوجہ یا شوہر وارث ہونگے اور وہ انکا
وارث ہوگا۔ فرزند زنا کی اولاد اور زوجہ یا شوہر کوئی نہو تو امام وارث ہے (اگر کوئی شخص مر جائے
اور اسکی زوجہ حمل سے ہو) اور بچہ اگر زندہ پیدا ہو (باپ کا) وارث ہوگا نہین تو نہین اور وضع
حمل تک دو لڑکون کا حصہ احتیاطاً اٹھا رکھین اس صورت مین اصحاب فرائض اپنے دو حصون مین سے
چھوٹا حصہ پائین گے۔ حمل کا خون بہا مان باپ اور ان کے اقربا کے لئے یا فقط باپ کے اقربا کے
لئے ہے۔ (یعنے یہہ مسئلہ اختلافی ہے) **شخص گمشدہ** کا مال اتنی مدت گزرنے کے بعد کہ جسمین
آدمی غالباً زندہ نہین رہتا تقسیم کیا جائیگا **چھٹی فصل خنثی** کی میراث کے بیان مین
خنثی وہ ہے جسکے پیشاب کے دو عضو ہون (ایک مثل مرد کے اور ایک مثل عورت کے) پس جس عضو سے
پہلے پیشاب آنا شروع ہو اسکے لحاظ سے حکم کیا جائیگا اگر دونون عضو سے برابر پیشاب شروع
ہو تو جس عضو سے آخر مین پیشاب موقوف ہو اس پر حکم ہوگا۔ اگر یہہ بھی برابر ہو تو ایسے
شخص کو آدہا حصہ مرد کا دین اور آدہا عورت کا۔ جیسے کوئی شخص دو فرزند چھوڑے ایک مرد
اور ایک خنثی تو ان کو ایک بار دو لڑکے فرض کرین اور پھر ایک لڑکا اور ایک لڑکی اور
فریضے کو دوسرے فریضہ مین ضرب دین پھر حاصل ضرب کو مخرج نصف مین یعنے دو مین ضرب دین (یعنے پہلے دو
لڑکون کا فریضہ دو سے تھا پھر ایک لڑکے اور ایک لڑکی کا فریضہ تین دو کو تین مین ضرب دینے سے چھ
ہوئے پھر چھ کو مخرج نصف یعنے دو مین ضرب دینے سے بارا ہونگے بارا مین سے پانچ خنثی کو دین اور
سات مرد کو۔ اگر خنثی کے ہمراہ لڑکی ہو تو پانچ لڑکی لیگی اور سات خنثی۔ اگر ایک لڑکا ہو اور ایک لڑکی اور ایک خنثی تو

عدا سهم الامام **والحمل** ان سقط حیا ورث والا فلا ویوقف له قبل الولادة نصیب ذکرین احتیاطا ویعطی اصحاب الفرائض اقل النصیبین ودیة الجنین لابویه ومن یتقرب بهما او بالاب **والمفقود** یقسم امواله بعد مضی مدة لایمکن ان یعیش مثله الیها غالبا

الفصل السادس فی میراث الخنثی

وهو من له فرجان فایهما سبق البول منه حکم له ولو تساویا حکم للمتاخر فی الانقطاع فان تساویا اعطی نصف سهم رجل ونصف سهم امرأة فلو خلف ولدین ذکرا وخنثی فرضتهما ذکرین ثم ذکرا وانثی وضربت احدی الفریضتین فی الاخری ثم المجتمع

فریضہ چالیس سے ہوگا (جس میں سے لڑکا اٹھارہ لیگا اور خنثی تیرہ اور لڑکی نو) اگر کسی شخص کو عورت اور مرد دونوں کی علامتیں ہوں تو قرعہ سے میراث دیں جس شخص کے دو سر یا دو بدن ایک کمر پر ہوں تو (جب وہ سو جائے) اسے آواز دیں اگر ایک مرتبہ دونوں جاگیں تو وہ ایک ہی شخص ہے ورنہ دو ہیں **ساتویں فصل** ان لوگوں کی میراث کے بیان میں ہے جو ساتھ ہی ڈوب کے مریں یا دیوار کے تلے دب کے مریں اور وہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہوں اور انہیں سے کسی کا پہلے مرنا معلوم ہوا اور یہ حکم (جو ابھی بیان ہوگا) بغیر ان دو گروہ کے دوسری قسم پر جاری ہونا مشکل ہے پس جب شرطیں پائی جائیں تو ہر ایک انہیں سے دوسرے کا اصل مال سے وارث ٹھہرایا جائے نہ اس مال سے جو اسے اسکی میراث میں ملا ہے اور جو کم میراث لیتا ہے اسے (میراث لینے میں) مقدم کریں مثلا ایک باپ اور بیٹا دونوں غرق ہوئے پہلے موت بیٹے کی فرض کریں اور باپ کا (چھٹا) حصہ اسکے مال سے نکالیں - پھر باپ کی موت فرض کر کے باپ کے اصل مال سے بیٹے کا حصہ جدا کریں مگر اس (چھٹے) حصے سے کہ باپ کو ملا تھا اس بیٹے کو کچھ نہ ملیگا پھر ہر ایک کا حصہ اسکے وارثوں کو دیں - اگر دو بھائی ساتھ ہی ڈوب جائیں اور ایک صاحب مال ہو تو دوسرے

فی مخرج النصف فیکون اثنی عشر للخنثی خمسة و للذکر سبعة و لو کان معه انثی کان لها خمسة و للخنثی سبعة و لو اجتمعا معه فالفریضة من اربعین و لو فقد الفرجان ورث بالقرعة و من له راسان او بدنان علی حقو واحد یصاح فان انتبها معا فواحد و الا فاثنان **الفصل السابع فی میراث الغرقی** و المهدوم علیهم و هولاء یتوارثون و یشترط المتقدم و فی ثبوت الحکم بغیر الغرقی و المهدوم اشکال و مع الشرائط یرث کل واحد من صاحبه لا مما ورث منه و یقدم الاضعف فی الارث فلو غرق اب و ابن فرض موت الابن اولا فاخذ الاب نصیبه ثم یرث الابن نصیبه من ترکة الاب

بجائی کے ورثہ پر وہ مال تقسیم ہوگا (بشرطیکہ انکے متقدم ورثہ باہم مساوی موجود نہوں) اگر کوئی وارث نہو تو اسکی میراث امام لیگا۔ **آٹھوین فصل** میراث مجوس کے بیان مین ہے یہہ لوگ بسبب صحیح و فاسد کے باہم وارث ہونگے اس مسئلہ مین اختلاف ہے جیسے اگر کوئی مجوس ماں کو چھوڑے اور زوجہ بھی اسکی وہی ہو تو دونوں کے حصے لیگی اگر ایک قرابت دوسری قرابت کے میراث کی مانع ہو تو ایک ہی حصہ ملیگا جیسے کسی مجوسی کی ایک بیٹی ہو اور اسکی نواسی بھی وہی ہو تو وہ فقط بیٹی کا حصہ لیگی۔

کتاب القضاء و الشہادات و الحدود اسمین کئی فصلین ہین **پہلی فصل** صفات قاضی کے بیان مین ہے ضرور ہے کہ قاضی مرد بالغ و عاقل اور مومن اور عادل اور عالم (یعنے مجتہد) اور ولد حلال ہو اور اسکی یاد اچھی ہو۔ اور علما کا فتوے اسے کافی نہین (یعنے خود استنباط مسائل کرے) اور اسکو امام کی اجازت ہو زمانہ غیبت مین اگر کوئی مجتہد جامع الشرائط ہو تو اسکے احکام کو جاری کرنا واجب ہے اور سنت ہے کہ شہر مین قاضی کے آنیکا اعلان کیا جائے۔ اور قاضی وسط شہر مین ساکن ہو۔ (بوقت تحقیقات مقدمات) رو بقبلہ بیٹھے۔ اور (قاضی معزول سے) دفتر

لاحمامورث وینتقل نصیب کل واحد منہما الی وارثہ ولو کان لاحد الاخوین مال انتقل مالہ الی ورثۃ الاخر ولو لم یکن وارث کان للامام **الفصل الثامن فی میراث المجوس** ھو لا یرثون بالنسب والسبب صحیحھما وفاسدھما علی خلاف فلو ترک امامی زوجۃ ھی بنتہ فلھا نصیبھا ولو کان احدھما مانعا اورث بخاصۃ کبنت ھی بنت بنت فانھا ترث نصیب بنت خاصۃ ۔

کتاب القضاء والشھادات والحدود وفیہ فصول الفصل الاول فی صفات القاضی

ولا بد ان یکون مکلفا مومنا عدلا عالما ذکرا طاھر المولد ضابطا ولا یکفیہ فتوی العلماء ولا بد من اذن الامام وینفذ قضاء الفقیہ مع الغیبۃ اذا اجتمع الصفات ویستحب الاملاک

(اور سناد) اور امانتیں وصول کرے۔ قیدیوں کی تفصیل پوچھے قید ہونے کی وجہ دریافت کرے (گواہی کے وقت) گواہوں کو علیٰحدہ کرکے پوچھے بشرطیکہ گواہ متہم ہوں۔ اور علماء سے مشورہ کرے۔ اور جسوقت کہ غصے اور بھوک اور پیاس اور غم اور خوشی کے سبب سے دل مطمئن نہو اس وقت حکم کرنا مکروہ ہے اور بوقت قضاوت دربان رکھنا اور ایک گروہ کو گواہی کے لئے مقرر کرنا اور غریم سے اپنا حق چھوڑنے کے لئے شفاعت کرنا بھی مکروہ ہے امام اپنے علم کے موافق حکم کریگا غیر امام (یعنے قاضی جو مجتہد ہے وہ) بھی اپنے علم سے آدمیوں کے حقوق میں حکم کرے جب جب علم نہو تو گواہی کے موافق حکم کرے بشرطیکہ گواہوں کی عدالت سے واقف ہو یا ان کی عدالت کا ثبوت ہوپہنچے مطلق عدالت کا ثبوت کافی ہے (یعنے اسکے تفصیل کی ضرورت نہیں) بخلاف جرح کے (یعنی ثبوت فسق میں تفصیل ضرور ہے جیسے گواہ کہیں کہ ہمنے اسے شراب پیتے دیکھا ہے) اگر عدالت اور فسق دونوں کا ثبوت برابر ہو تو فسق کا ثبوت مقدم ہے رشوت لینا حرام ہے اگر کسی نے رشوت لی ہے تو واجب ہے کہ واپس کردے ہر چند حق کے موافق حکم کیا ہو۔ اگر مدعی اپنے خصم (یعنے مدعیٰ علیہ) کو طلب کرنیکی درخواست کرے تو قاضی سے طلب کرے ہاں چھپنے والی عورت اور بیمار

بوصوله والجلوس في وسط البلد مستدبر القبلة والسؤال عن الحجج والودائع وارباب السجن وموجبه وان يفرق الشهود مع التهمة ومخاوضة العملاء - ويكره القضاء مع شغل بالغضب والجوع والعطش والهم والفرح وغيرها واتخاذ الحاجب وقت القضاء وتعيين قوم للشهادة والشفاعة الى الغريم في اسقاط حقه - ويقضي الامام بعلمه وغيره به في حقوق الناس واذا انتفى العلم حكم بالشهادة مع علمه بعدالة الشهود او التزكية ويحكم مطلقا بخلاف الجرح ومع التعارض يقدم الجرح ويحرم الرشوة ويجب اعادتها وان حكم بالحق واذا التمس الغريم باحضار خصمه امام به الا المرأة غير البرزة او المريض فينفذ اليهما من يحكم بينهما الفصل الثاني في كيفية الحكم

بیمار کو طلب نہین کر سکتا پس ان دونون کے پاس قاضی کسیکو بھیجیگا تا وہ مدعی اور مدعی علیہ مین حکم کرے دوسری فصل حکم کرنیکی کیفیت کے بیان مین ہے قاضی پر واجب ہے کہ دونون خصمون سے بات کرنے مین اور انکا سلام لینے مین اور ان کو بیٹھنے کے لئے جگہ دینے مین اور دیکھنے اور خاموشی مین مساوات کا لحاظ رکھے - حکم مین عدل کرے - ہان مسلمان کا بیٹھنا یا اعلیٰ مقام پر ہونا اور کافر کا کھڑا رہنا یا پست مقام پر ہونا جائز ہے قاضی کسی خصم کو کچھ تعلیم نکرے اور جو شخص پہلے دعوے رجوع کرے اسیکو مقدم رکھے اگر دو خصم برابر دعوے رجوع کرین تو جو شخص کہ اپنے خصم کے دہنے ہاتھ کی طرف ہے پہلے اسکی سنے - پس اگر مدعی علیہ اقرار کرے بشرطیکہ بالغ و عاقل اور مختار ہو تو قاضی اس پر دعوے کو ثابت اور لازم کر دے پھر وہ اداکی سے انکار کرے تو درصورت درخواست مدعی اسے قید کرے اگر مدعی (فیصلہ) لکھدینے کی درخواست کرے تو لکھدے بشرطیکہ قاضی مدعی علیہ کے اسم و نسب کو جانتا ہو یا دو عادل اسے پہچنوادین یا فیصلہ مین مدعی علیہ کا حلیہ لکھدے اگر مدعی علیہ تنگدستی کا عذر پیش کرے اور ثابت ہو تو قاضی اسے مہلت دے اگر تنگدستی ثابت نہو تو اسے اپنا فقر ثابت کرنے کے لئے مجبور کرے بشرطیکہ کوئی مال اسکا مشہور رہو یا اصل دعویٰ

وعليه ان يسوى بين الخصمين فى الكلام والسلام والمكان والنظر والانصات والعدل فى الحكم
ويجوز ان يكون المسلم قاعدا او اعلى منزلا والكافر قائما او اخفض ولا يلقن الخصم ولو بادر
احدهما بالدعوى قدمه فيها ولو ادعيا دفعة سمع من الذى عن يمين خصمه فان اقر خصمه الزمه
ان كان كاملا مختارا ولو ان امتنع حبسه مع التماس خصمه ولو طلب المدعى اثبات حقه اثبته الحاكم
مع معرفته باسمه ونسبه او بعد معرفته بعدلين او بالحلية ولو ادعى الاعسار وثبت انظره
وان لم يثبت الزم بالبينة اذا عرف له مالا او كان اصل الدعوى مالا والا قبل قوله مع اليمين
وان جحد طلب البينة من المدعى فان احضرها حكم بها والا توجهت له اليمين فان التمسها

کسی خاص مال کا ہو ورنہ (محتاج ہونیکی) قسم کھائے تو اسکا قول مقبول ہوگا۔ اگر مدعی علیہ مدعی کے
دعوے کا انکار کرے تو قاضی مدعی سے گواہ طلب کرے اگر وہ گواہوں کو حاضر کرے تو گواہی کے
مطابق حکم کرے اگر گواہ نہوں تو مدعی کو یہ حق حاصل ہے کہ مدعی علیہ سے اسکے انکار پر قسم لے پس اگر
مدعی قسم چاہے تو قاضی مدعی علیہ کو قسم دلائیگا۔ بغیر درخواست مدعی کے منکر سے قسم نہیں لے سکتے
اگر مدعی علیہ خود قسم کھائے یا قاضی (بغیر درخواست مدعی) قسم لے تو اسکا اعتبار نہیں بلکہ مدعی
کی درخواست پر دوبارہ قسم لیجائے اگر مدعی علیہ قسم سے انکار کرے تو مدعی پر قسم پلٹیگی اس
صورت میں مدعی قسم کھالے تو اسکا حق ثابت ہو جائیگا اگر مدعی بھی قسم سے انکار کرے تو اسکا
دعوے باطل ہوگا اگر مدعی علیہ قسم کھائے تو مدعی کو تقاص جائز نہیں (یعنے پھر کچھ مال
مدعی علیہ کا مدعی کے پاس آئے تو اپنے دین میں دبا لینا جائز نہیں) اور پھر مدعی کا بینہ بھی
مسموع نہوگا۔ ہاں اگر مدعی علیہ (پھر) اپنے تئیں جھٹلائے تو (تقاص اور مطالبہ) جائز
ہے اگر قرضدار میت ہو تو ضرور ہے کہ مدعی بینہ بھی پیش کرے اور تقویت کے لئے بقائے
دین کی قسم بھی کھائے۔ اگر مدعی علیہ دعوے کے جواب میں کسی عارضے کے سبب سے سکوت

احلف المنکر ولا یجوز احلافہ حتی یلتمس المدعی فان تبرع او احلفہ الحاکم لم یعتد بھا واعیدت مع التماس المدعی فان نکل ردت علی المدعی فان حلف ثبت حقہ وان نکل بطلت دعواہ واذا احلف المنکر لم یکن للمدعی المقاصۃ ولا تسمع بینتہ بعد الیمین الا ان یکذب نفسہ ولو کان علی میت احتاج المدعی مع البینۃ الی یمین علی البقاء استظھار او لو سکت المنکر لآفۃ توصل الی معرفۃ اقرارہ او انکارہ الی المترجم ولا یکفی المترجم الواحد وان کان عناداً حبس حتی یجیب

الفصل الثالث فی الاستحلاف

ولا یجوز بغیر اسماء اللہ تعالی ولو کان احلاف الذمی بدینہ اردع جاز ویستحب الوعظ والتخویف والتغلیظ فی

کرے تو اسکی زبان یا اشارہ سمجھنے والے کی ضرورت ہو گی اور چاہیے کہ وہ دو عادل ہوں اگر سکوت عناد سے ہو تو قید کیا جائے یہاں تک کہ جواب دے **تیسری فصل حلف کے** بیان میں ہے بغیر نام ہائے خدا تعالی کے قسم جائز نہیں اگر ذمی کے مذہب میں کوئی چیز زیادہ خوف کی ہو تو اسے اس چیز کی قسم دیسکتے ہیں اور سنت ہے کہ پہلے اسے نصیحت کرے اور ڈرائے اور اگر دین پاؤ دینار کی قیمت کے برابر یا زیادہ ہو تو قول اور مقام اور وقت سے قسم میں سختی کرے (قول سے سختی جیسے قسم بخدائے غالب و قاہر وغیرہ اور مقام جیسے مسجد میں قسم لے اور وقت جیسے روز جمعہ وغیرہ) اسطرح قسم کھانا کافی ہے کہ قسم بخدا میری ذمے میں فلان شخص کا فلاں دین نہیں۔ گونگے کی قسم اشارے سے ہو گی۔ قسم بغیر مجلس قضا کے بااسکان اور کہیں نلیجائے قسم یقین پر چاہیے ہاں نفی فعل غیر میں ایسی قسم کھائے کہ میں نہیں جانتا۔ اگر مدعی علیہ دعوے کرے کہ میں مدعی کا دین ادا کر چکا ہوں یا اس نے بری کر دیا تو اس صورت میں مدعی علیہ مدعی ہو جائیگا حدود میں قسم نہیں ہے اور نہ عدم علم میں اور نہ مال غیر کو ثابت کرنے میں۔ اگر ایک گواہ عادل پہلے گواہی دے پھر مدعی قسم کھائے تو ایک شہادت اور ایک قسم سے فقط مال اور دین میں

نصاب القطع فما ادا دبالقول والمكان والزمان ويكفى والله ما له علىّ كذا ۔ ويبين الاخرس بالاشارة ولا يحلف الا فى المجلس مع المكنة واليمين على القطع الا فى نفى فعل الغير فانها على نفى العلم ولو ادعى المنكر الابراء او الاقباض انقلب مدعيا ولا يمين فى حد ولا مع عدم العلم ولا ليثبت ما لا تغيير به وتقبل الشهادة مع اليمين اذا ادى الشهادة من عدل فى الاموال والديون لا فى الهلال والطلاق والقصاص واذا شهد بالحكم من لا ينفذه عند الآخر انفذه الحاكم الثانى ما لم يبين انه للمشروع

الفصل الرابع فى المدعى

ولا بد ان يكون مكلفا مدعيا لنفسه او لمن له الولاية عنه بما يصح تملكه وله انتزاع العين واما الدين فمكن

دعوے ثابت ہوگا – ہلال اور طلاق اور وہ امور جس میں قصاص ہوتا ہے ایک عادل کی گواہی اور قسم سے ثابت نہیں ہوتا ۔ اگر ایک حاکم کے پاس دو عادل گواہی دیں کہ پہلے حاکم نے ایسا حکم کیا تھا تو حاکم ثانی کو ضرور ہے کہ اس حکم کو جاری کردے بشرطیکہ وہ حکم خلاف شرع نہو

چوتھی فصل

مدعی کے بیان میں ہے ضرور ہے کہ مدعی بالغ و عاقل ہو اور اپنی ذات کے لئے یا اس شخص کے لئے جسکا یہ ولی ہے دعوے کرے اور دعوے اس چیز کے لئے کرے جسکی ملکیت صحیح ہو ۔ مدعی کو جائز ہے کہ جس شئے کا دعوے ہو وہ شئے کسیطرح سے مدعی علیہ سے لیلے بشرطیکہ وہ شئے بعینہ موجود ہو (اور فتنہ کا خوف نہو) اگر قرض ہو اور مدعی علیہ کو انکار ہو اور مدعی کے پاس بینہ نہو اسصورت میں بھی جسطرح ممکن ہو اپنا قرض وصول کر سکتا ہے اگر اقرار ہو مگر ادا نہیں کرتا ہو تو بھی یہی حکم ہے اگر کوئی ایسے مال پر دعوے کرے کہ وہ کسی کے قبضہ میں نہو تو مدعی کی خواہش کے موافق حکم کیا جائے بشرطیکہ دوسرا دعویدار نہو اگر مدعی علیہ غائب ہو تو مع البینہ اسپر بھی فیصلہ کردیا جائیگا اور ادائی دین میں اسکا مال فروخت کرکے مدعی سے کفیل لیکر دینگے (تاکہ شخص غائب حاضر ہوکر عذر مقبول پیش کرے تو مدعی سے مال مسترد کیا جائے) اگر دو آدمی ایسے مال پر دعوے کریں کہ

مع الجحود وعدم البينة ومع عدم البذل ولو ادعى مالا يد لاحد عليه قضى له به مع عدم المنازع ويحكم على الغائب مع البينة ويباع ماله فى الدين ولا يدفع الا بكفيل ولو تنازعا فيما فى يدهما فلهما بالسوية ولكل الحلاف صاحبه ولو كان فى يد احدهما فللمتشبث مع اليمين ولو كان فى يد ثالث فهو لمن صدقه وللآخر احلافه فان صدقهما تساويا ولكل احلافه فان جحدهما اقر فى يده ولو تداعى الزوجان متاع البيت قيل للرجل ما يصلح له وللمرأة ما يصلح لها بينهما وقال فى المبسوط اذا لم تكن بينة ويدهما عليه فهو لهما ولو تعارضت البينتان قضى للخارج الا ان تشهد بينة المتشبث بالسبب ولو شهدتا بالسبب قضى للخارج

گروہ دونون کے قبضہ مین ہو تو دونونبر برابر تقسیم کیا جائے اور ہر ایک کو پہونچتا ہے کہ دوسرے سے قسم لے۔ اگر ایک کے قبضہ مین ہو تو وہ مال قسم کھانے سے قابض کو ملیگا اگر شخص ثالث کے قبضہ مین ہو تو پھر شخص جسکی تصدیق کرے اسکو ملیگا اور دوسرا شخص اس سے قسم لے سکتا ہے اگر تیسرا شخص دونون کی تصدیق کرے تو دونونبر برابر تقسیم کیا جائے اور ہر ایک دوسرے سے قسم لے سکتا ہے اگر دونون کی تکذیب کرے تو وہ مال اسکے قبضہ مین رہیگا اگر شوہر و زوجہ اپنے گھر کے مال پر دعوے کرین تو بعض علما نے لکھا ہے کہ جو مال مرد کے قابل ہو وہ مرد کو دین اور عورت کے قابل عورت کو۔ اور جو دونون کے قابل ہو وہ دونونپر تقسیم کرین اور کتاب مبسوط مین (شیخ ابو جعفر طوسی رحمہ اللہ نے) لکھا ہے کہ اگر گواہ نہون اور دونون کا قبضہ اسپر ہو تو وہ دونون کو برابر تقسیم کر دین۔

- اگر دونون کے گواہ معارض ہون تو وہ مال جسکا اسپر قبضہ نہو اسے دلایا جائے۔ ہان اگر قابض کے گواہ سبب ملکیت بیان کرین (جیسے کہین کہ شوہر نے زوجہ سے مول لیا ہے) تو وہ مال قابض کو ملیگا اگر دونونکے گواہ سبب بیان کرین تو جسکا قبضہ نہو اسے عطا کرین اگر دونون کے قبضے مین ہو تو ہر ایک کے قبضہ کا مال دوسرے کو ملیگا پس دونونپر برابر تقسیم کیا جائے۔ اگر وہ مال تیسرے شخص کے قبضے مین

ولو کتبتا قضی به لکل مما فی ید صاحبه فیکون بینهما بالسویة ولو کان فی ید ثالث قضی لاعدل فللاکثر عددا فان تساویا اقرع فیحلف من یخرجه القرعة فان امتنع احلف الاخر فان امتنعا قسم بینهما **الفصل الخامس** فی صفات الشاهد وهی ستة البلوغ وکمال العقل والایمان والعدالة وانتفاع التهمة وطهارة المولد وتقبل شهادة الصبیان فی الجراح مع بلوغ العشر وعدم الخلاف وعدم الاجتماع علی الحرام وتقبل شهادة اهل الذمة فی الوصیة مع عدم المسلمین ولا تقبل شهادة الفاسق الامع التوبة ولا شهادة الشریک لشریکه فیما هو شریک فیه ولا الوصی فیما له الولایة فیه وکذا الوکیل ولا القاذف ولا العدو ولا

ہو تو جسکے گواہ عادل تر ہوں اسکو دیا جائے اگر عدلیں برابر ہوں تو جسکے گواہ تعداد میں زیادہ ہوں اسکی طرف فیصلہ کیا جائے اگر تعداد میں بھی برابر ہوں تو قرعہ ڈالا جائے جسکے نام پر قرعہ نکلے اس سے قسم لیکر اسکی طرف فیصلہ کیا جائے اگر وہ قسم سے انکار کرے تو دوسرے سے قسم لیں وہ بھی انکار کرے تو دونو نیر برابر تقسیم کریں پانچویں فصل گواہ کے صفات کے بیان میں ہے وہ چھے ہیں بالغ و عاقل و مؤمن و عادل ہونا اور متہم بکذب نہونا اور حلال زادہ ہونا بچوں کی گواہی زخم کے مقدمہ میں مقبول ہے بشرطیکہ دس برس کے ہوں اور بیان میں اختلاف نہو اور مقام واردات پر فعل حرام کے لئے جمع نہوئے ہوں وصیت کے مقدمہ میں ذمی کی گواہی درست ہے بشرطیکہ مسلمان (گواہ) موجود نہوں بغیر توبہ فاسق کی گواہی مقبول نہیں - اور شریک کی گواہی بھی شریک کے لئے اس مقدمہ میں جسمیں وہ شریک ہے اور نیز وصی کی گواہی وصیت کے مقدمہ میں اور وکیل کی وکالت میں مقبول نہیں اور نہ قاذف کی گواہی اور نہ دشمن کی دشمن کے خلاف میں اور نہ فرزند کی باپ کے خلاف میں مقبول ہے ہاں باپ کی گواہی فرزند کے خلاف میں صحیح ہے اور اسیطرح ان دونوں میں سے ہر ایک کی گواہی دوسرے کو فائدے کے لئے مسموع ہے اسیطرح شوہر و زوجہ کا حکم ہے غلام و کنیز کی گواہی آقا کے خلاف میں صحیح نہیں اور غیر کے مقدمہ میں دو قول ہیں اگر یہ آزاد ہو جائیں تو انکی گواہی مقبول ہوگی خواہ آقا کی موافقت میں ہو یا مخالفت میں - اگر کوئی بچپنے میں یا حالت کفر یا فسق میں کسی امر کا گواہ ہو اور

شهادة الولد على الوالد ويجوز العكس وتقبل شهادة كل منهما لصاحبه وكذا الزوجان
ولا تقبل شهادة المملوك على مولاه في غيبته ولا له ولو اعتق قبلت له وعليه ولو
شهد من قام بهما المانع بعد زواله قبلت ولا تقبل شهادة المتبرع ولا شهادة
النساء في الهلال والطلاق والحدود وتقبل مع الرجال في الحدود والاموال وتقبل
شهادتهن بانفرادهن في العذرة وعيوب النساء الباطنة وشهادة القابلة في ربع
ميراث المستهل وامرأة واحدة في ربع الوصية **الفصل السادس** في بقية مسائل
الشهادات **الاولى** لا يحل للشاهد ان يشهد الا مع العلم ولا يكفي رؤية الخط مع عدم

اور بالغ ہونے یا مسلمان ہونے یا توبہ کرنیکے بعد گواہی دے تو مقبول ہے - اگر کوئی بغیر طلب خود بخود گواہی دے
تو مقبول نہیں اسیطرح عورتونکی گواہی رویت ہلال اور طلاق اور حدود میں صحیح نہیں ہاں مردون کے ساتھ
(بعض) حدود میں اور اموال میں مقبول ہے اور فقط عورتونکی گواہی عورت کے بکر ہونے اور اسکے باطنی عیوب میں
مقبول ہے اور دائی کی گواہی اس بچہ کی ربع میراث میں جو زندہ پیدا ہوکے مرجائے اور ایک عورتکی گواہی ربع وصیت
میں صحیح ہے **چھٹی فصل** گواہی کے باقی مسائل کے بیان میں ہے **پہلا** مسئلہ بغیر علم کے گواہی دینا جائز نہیں
اور کسی خط سے لکھا ہوا دیکھکر بغیر یاد کے گواہی دینا جائز نہیں اگرچہ دوسرا شخص اسپر گواہی دے - ملکیت کی گواہی
میں تصرف کرتے ہوئے دیکھنا کافی ہے - ملک مطلق اور وقف اور زوجیت سننے سے ثابت ہوتی ہے
اقرار پر گواہی دیسکتا ہے گو بوقت اقرار گواہی سے منع کیا جائے **دوسرا** مسئلہ باوجود علم گواہی کا چھپانا جائز
نہیں بشرطیکہ اپنے ضرر کا خوف نہو جسکا یہ مستحق نہیں ہے - اگر کوئی کسی امر پر گواہ ہو انکو طلب کیا جائے تو جانا
واجب کفائی ہے جس شخص کو نہ پہچانے اسکے خلاف میں گواہی نہیں دیسکتا مگر ہاں جس وقت کہ دو عادل گواہوں کے
ذریعہ سے معرفت حاصل ہو گواہونکو جائز ہے کہ گواہی کیلئے عورت کے منھ پر نظر کریں **تیسرا** مسئلہ
گواہی کی گواہی قرض اعمال اور حقوق میں مقبول ہے حدود میں مقبول نہیں دیئے دو عادل گواہی کی

التذكر وان اقام غيره ويكفي في الشهادة بالملك مشاهدته متصرفا فيه ويثبت بالسماع النسب والملك المطلق والوقف والزوجية ولو سمع الاقرار يشهد وان قيل له لا تشهد الثانية لا يجوز للشاهد كتمان الشهادة مع العلم وانتفاء الضرر غير المستحق ولو دعى للتحمل وجب على الكفاية ولا يشهد على من لا يعرفه الا بمعرفة عدلين ويجوز له النظر الى وجه امرأة للشهادة الثالثة تقبل الشهادة على الشهادة في الديون والاموال والحقوق لا في الحدود ولا يكفي اقل من عدلين على اصل ولو شهد اثنان على كل واحد من الاصلين قبلت وانما تقبل مع تعذر حضور شاهدي الاصل ولو انكر الاصل ردت الشهادة مع عدم الحكم ولا تسمع الشهادة الثالثة في شئي اصلا

کہتے فلان دو گواہوں سے فلان گواہی سنی ہے) اصل گواہ دو عادلوں سے کم نہوں اور ہر ایک سے سننے کی دو عادل گواہی دین تو مقبول ہے۔ گواہی کی گواہی جب مقبول ہوگی کہ اصل گواہوں کا حاضر ہونا متعذر ہو۔ گواہی کی گواہی گذرنے کے بعد اصل گواہ انکار کرین تو وہ گواہی رد کردی جائیگی بشرطیکہ اس کے موافق حکم نہو چکا ہو تیسری گواہی ایک مقدمہ مین ہرگز مسموع نہوگی چوتھا مسئلہ حکم ہونے سے پہلے اگر گواہ اپنی گواہی سے پلٹ جائین تو وہ گواہی باطل ہوگی اگر حکم کے بعد پلٹین تو حکم ساقط نہوگا۔ بلکہ گواہوں سے تاوان لیا جائیگا (جو مدعی علیہ کا نقصان ہوا ہے) اگر گواہوں کا مکرنا ثابت ہو تو اصل مال واپس کیا جائے اگر اصل مال تلف ہو یا اسکا واپس ہونا متعذر ہو تو گواہ اس کے ضامن ہین اگر قتل کے گواہ قصاص کے بعد کہین کہ ہم سے گواہی مین خطا ہوئی تو مقتول بقصاص کا خون بہا ان سے لیا جائیگا اور اگر وہ کہین کہ ہمنے عمداً جھوٹ گواہی دی تھی تو (ولی مقتول کو جائز ہے کہ اسکے عوض مین سب کو یا بعض کو قتل کرے اور بعض سے ان کے ذمہ کا خون بہا لیکر جن کو قتل کرتا ہے انہین دے کچھ کم پڑے تو اپنے پاس سے شریک کرے (مثلاً تین آدمیون نے گواہی دی کہ زید نے عمر کو قتل کیا اسپر حاکم نے زید کو قصاص مین قتل کیا۔ اسکے بعد گواہون نے کہا کہ ہمنے عمداً

الرابعة اذا رجع الشاهد ان قبل الحكم بطل وان كان بعده لم ينقض الحكم مغرما ولو ثبت تزويرهما استعيدت العين فان تلفت او تعذر الاستعادة ضمن الشهود ولو قال شهود القتل بعد القصاص اخطأ ما غرموا وان قالوا تعمدنا اقتص منهم او من بعضهم ويرد البعض ما وجب عليهم فان فضل شئ اتمه الولي ولو قال بعضهم ذلك رد عليه الولي ما يفضل جنايته واقتص منه ان كان عمدا واخذ منه ما قابل فعله من الدية ان قال اخطأت ولو شهدا بالسرقة فقطعت يد المشهود عليه ثم قالا وهمنا والسارق غيره غرما دية اليد ولا يقبل قولهما على الثاني الخامسة يجب شهرة شاهد الزور وتعزيره بما يراه الامام رادعا الفصل السابع في حد الزنا وهو يثبت

جھوٹ گواہی دی تھی تو اب زید کے وارث کو جائز ہے کہ زید کے عوضمین سب گواہون کو قتل کرے اوران سب کا خون بہا بعد وضع خون بہاے زید انہین دے جیسے زید کا خون بہا ایک ہزار دینار ہے ہر گواہ کے ذمہ ایک ثلث اور تینون گواہون کا خون بہا تین ہزار پس اسمین سے ایک ہزار وضع کرکے باقی دوہزار دینار تینون گواہون کو دے اورانہین قتل کرے۔ اگرایک گواہ کو قتل کرنا چاہتا ہے تو دوسرے دو گواہون سے ایک ہزار دینار کا ایک ایک ثلث جملہ دو ثلث لیکر جسکو قتل کرتا ہے اسے دے) اگر بعض گواہ کہے کہ مین نے جھوٹی گواہی دی تو اسی ایک کا خون بہا حصہ خون بہاے مقتول بقصاص کے وضع کرنے کے بعد اسے دیکر قتل کرسکتا ہے بشرطیکہ عمدًا جھوٹ بولنے کا اقرار کرے۔ اوراگر کہے کہ سہو ہوا تھا تو اس کے حصے کے موافق خون بہا لیا جائیگا۔ اگر دو شخص چوری کی گواہی دین اور چور کا ہاتھ کاٹا جاے پھر گواہ کہین کہ ہمین دھوکا ہوا چور دوسرا شخص تھا تو ہاتھ کا خون بہا دونون سے لین اور دوسرے شخص کی نسبت انکی گواہی مقبول نہین پانچوان مسئلہ گواہ زور کی شہرت کرنی واجب ہے اور اسکی تنبیہ کے لئے امام کی راے کے موافق سزا بھی ضرور ہے ساتوین

بإيلاج فرجه في فرج امرأة حتى تغيب الحشفة قبلاً او دبراً من غير عقد ولا شبهة عقد ولا
ملك بشرط بلوغه وعقله وعلمه بالتحريم واختياره ولو علم التحريم وعقد على المحرم ثبت الحد
ولو تشبهت الاجنبية عليه بالمحللة ثبت دونه ولو ادعى الزوجية او ما يصلح شبهة سقط الحد ولو تزوج
عالماً حد مع الدخول وكذا المرأة ولو ادعى احدهما الجهالة المحتملة قبل ويحد الاعمى مع انتفاء الشبهة
المحتملة لا معها۔ ويثبت بالاقرار من اهله اربع مرات او بشهادة اربعة رجال عدول او ثلثة
وامرأتين ولو شهد رجلان واربع نسوة ثبت الجلد دون الرجم ولا يقبل رجل واحد مع النساء
ان كثرن ولو شهد اقل من اربعة حدوا للفرية ويشترط في الشهادة اتفاقها من كل وجه بالمشاهدة

فصل حد زنا کے بیان میں ہے اگر کوئی مرد کسی عورت سے بغیر عقد یا شبہ عقد کے اور بغیر ملک کے
جماع کرے کہ ختنہ گاہ تک قبل میں یا دبر میں دخول ہو تو زنا ثابت ہے بشرطیکہ مرد بالغ و عاقل ہو
اور حرمت کو جانتا ہو اور اختیار سے جماع کرے۔ اگر حرمت کو جانتے ہوئے کسی محرمہ عورت سے
عقد کرے جب بھی حد ثابت ہے۔ اگر اجنبی عورت اپنے کو کسی کی زوجہ کی مشابہ بنائے (اور مرد
اپنی زوجہ سمجھکر جماع کرے) تو فقط عورت پر حد واجب ہے اگر مرد زوجیت کا دعوے کرے
یا ایسا امر بیان کرے جس سے زوجیت کا شبہ ہو تو اس سے حد ساقط ہے۔ اگر کسی عورت کو
جو وہ کسی کے عدہ میں ہو جانکر نکاح کرے اور دخول ہو تو اس پر حد واجب ہے اسیطرح عورت پر
اور دونوں میں سے کوئی اپنی ایسی جہالت ظاہر کرے جسکا احتمال ہو تو اسکا عذر مقبول ہے اندھے
پر بھی حد جاری ہوگی بشرطیکہ شبہ محتمل نہو۔ اگر زانی چار مرتبہ اقرار کرے یا چار مرد عادل
گواہی دیں یا تین مرد اور دو عورتیں گواہی دیں تو زنا ثابت ہوگا اگر دو مرد اور چار عورتیں
گواہی دیں تو دُرّے مارنا ثابت ہوگا نہ سنگسار کرنا۔ ایک مرد کی گواہی کسی عورتوں کے
ساتھ مقبول نہیں گو عورتیں بہت ہوں اگر چار سے کم گواہی دیں تو گواہوں پر حد افترا

حد زنا

اعیانا کالمیل فی المکحلة ولو شهد وابالمضاجعة والمعانقة والتقبیل والتفخیذ ثبت التعزیر ولو اقر بما یوجب الرجم ثم انکر سقط ولو کان الحد لم یسقط ولو اقر ثم تاب تخیر الامام ولو تاب بعد البینة تحتمت الاقامة ولو کان قبلها سقط الحد ویقتل الزانی بامه او باحد المحرمات نسبا او رضاعا او بامراءة الاب او بالمسلمة ان کان ذمیا او من اکرهها علیه محصنا کان او غیر محصن عبدا او حرا مسلما او کافرا - اما الزانی بغیر المحرمات نسبا او رضاعا فان کان محصنا وهو الذی له فرج مملوک بالعقد الدائم او الملک یغدو علیه ویروح ویکون عاقلا جلد مائة جلدة ثم رجم ان زنی ببالغة عاقلة وان کان بصغیرة او مجنونة جلد خاصة وکذا المرأة المحصنة ترجم بعد الحد واحصانها

(یعنے تعزیر) ثابت ہے اور شرط ہے کہ گواہون کا بیان ہر طرح سے متفق ہو اور اپنی آنکھون سے جیسے سرمہ دانی مین سلائی ہو اسطرح دیکھین - اگر ایک بستر پر سوتے یا گلے ملتے یا بوسہ لینے یا ذکر کو عورت کی رانپر لگانیکی گواہی دین تو (مرد اور عورت پر) تعزیر ثابت ہوگی اگر کوئی رجم ہونیکے فعل کا اقرار کرکے پہر انکار کرے تو رجم ساقط ہوگا اگر حد مار نیکے فعل کا اقرار کرکے انکار کرے تو حد ساقط نہین اگر (زنا کا) اقرار کرکے توبہ کرے تو امام کو اختیار ہے (چاہے سزا دے یا چہوڑ دے) اگر گواہی گزرنیکے بعد توبہ کرے تو اقامہ حد ضرور ہوگا اگر گواہی (اور اقرار) سے پہلے (امام کے روبرو) توبہ کرے تو حد ساقط ہے اگر کوئی شخص اپنی مان سے یا کسی ایسی عورت سے جو نسباً یا رضاعاً حرام ہو یا باپ کی عورت سے زنا کرے یا ذمی مسلمان عورت سے زنا کرے یا کوئی کسی سے زنا بالجبر کرے محصن ہو یا غیر محصن غلام ہو یا آزاد مسلمان ہو یا کافر ان سب صورتون مین) زانی قتل کیا جائیگا - اگر کوئی شخص زن محرمہ نسبی و رضاعی کے سوا کسی اور عورت سے زنا کرے پس اگر وہ محصن ہو یعنے اس کے پاس زن منکوحہ دائمی یا مملوکہ موجود ہو کہ صبح و شام مین جب چاہے اسکے پاس جا سکے اور عاقل ہو اور زن بالغہ عاقلہ سے زنا کرے تو

كاحصان الرجل ولو راجع المختلع لم يرجم حتى يطاها وكذا العبد اذا اعتق والمكاتب اذا تحرر ولو زنت المحصنة بصغير حدت ولو كان بمجنون رجمت وان كان غير محصن جلد مائة سوط ويحلق راسه ويغرب عن البلد سنة وليس على المرأة والمملوك جز ولا تغريب فان زنى بعد الحد ثانيا تكرر الحد وان لم يحد كفى حد واحد فان زنى ثالثة بعد الحدين قتل وقيل في الرابعة وكذا المرأة واما المملوك فيجلد خمسين محصنا كان او غيره وكذا المملوكة ويقتل في الثامنة او التاسعة مع تكرر الحد في كل مرة مسائل الاولى للحاكم اقامة الحد على اهل الذمة او دفعه الى اهل ملته ليقيموا عليه الثانية لا يقام الحد على حامل حتى تضع ويستغني الولد ولا المريض ولا المستحاضة

اسے پہلے سو درے ماریں پھر سنگسار کریں۔ اگر زن نابالغ یا دیوانی سے زنا کرے تو فقط سو درے ماریں۔ اسیطرح زن محصنہ درے مارنیکے بعد سنگسار کی جائیگی۔ عورتکا احصان مثل احصان مرد کے ہے طلاق خلع دینے والا مختلعہ سے رجوع کرے (اور پھر کسی عورت سے زنا کرے) تو اسے سنگسار نکریں جب تک کہ مختلعہ سے وطی نکرے (یعنی مختلعہ سے زبانی رجوع کر لینے سے وہ صاحب زوجہ نکہلائیگا جو احصان میں شرط ہے بلکہ وطی بھی ضرور ہے) اسیطرح غلام و مکاتب آزاد ہونیکے بعد زنا محصنہ کریں تو سو درے کھانیکے بعد سنگسار کئے جائینگے اگر زن محصنہ نابالغ لڑکے سے زنا کرائے تو فقط سو کوڑے کھائیگی اگر دیوانے سے زنا کرائے تو سنگسار کیجائیگی۔ اگر زانی غیر محصن ہو تو اسے فقط سو درے ماریں اور سر مونڈ کر ایک سال کیلئے شہر سے باہر نکالدیں ہاں عورت اور مملوک پر سر مونڈنے اور شہر بدر کرنیکا حکم جاری نہیں ہے۔ اگر زانی حد مارنیکے بعد پھر زنا کرے تو پھر حد ماریں اگر پہلے حد جاری نہو (اور زنا مکرر ہو) تو ایک ہی حد ماریں۔ دو مرتبہ جاری ہونیکے بعد پھر زنا کرے تو قتل کیا جائے بعض علما نے لکھا ہے کہ چوتھے مرتبہ قتل کریں۔ اسیطرح عورتکا حکم ہے اگر غلام زنا کرے تو پچاس درے ماریں خواہ محصن ہو یا غیر محصن۔ کنیز کا بھی یہی حکم ہے۔ غلام و کنیز آٹھویں یا

وتريحمان ولو اقتضت المصلحة تقديم حد المريض ضرب بضغث فيه مائة سوط دفعة ولا يقام في شدة
الحر ولا البرد ولا في ارض العدو ولا على الملتجي الى الحرم ويضيق عليه في المطعم والمشرب حتى
يخرج فيقام عليه الحد ولو زنى في الحرم حد فيه الثالثة لو اجتمع الجلد والرجم بدأ بالجلد و
يدفن المرجوم الى حقويه والمرأة الى صدرها فان فر احدهما وقد ثبت بالبينة اعيد وان كان
بالاقرار لم يعد مع اصابة الحجر ويبدأ الشهود بالرجم وفي الاقرار الامام الرابعة يجرد للجلد
ويضرب اشد الضرب ويتقى وجهه وفرجه وتضرب المرأة جالسة وقد ربطت عليها ثيابها
الخامسة من تزوج بامة على حرة مسلمة فوطيها قبل الاذن كان عليه ثمن حد الزاني

نوین مرتبہ مین قتل کئے جاینگے بشرطیکہ ہر زنا کے بعد حد جاری ہو یہان کئی مسائل ہین
پہلا مسئلہ حاکم کو اختیار ہے کہ ذمی کو خود حد مارے یا اسکی قوم کے پاس بہیجدے تا وہ حد جاری
کرین دوسرا مسئلہ حاملہ پر جب تک وضع حمل نہو اور بچہ دودہ پینا ترک نکرے حد جاری نہوگی
بیمار اور مستحاضہ کو (تا صحت) درے نمارین ہان (یہہ سنگسار ہونے کے مستحق ہون تا
کرین اگر بیمار کو حد مارنیکی کوئی مصلحت ہو تو سو درون کو ایک جگہہ باندہکر ایکدفعہ مارین
گرمی اور سردی کی شدتمین اور دشمن کی زمین پر اور حرم مین حد جاری نکرین ہان حرم مین
پناہ لیجانیوالے پر آب طعام بند کردین تا وہ باہر آئے پہر حد جاری کرین اگر حرم مین زنا
کرے تو وہین حد مارین تیسرا مسئلہ درے مارنا اور سنگسار کرنا دونون ضرور ہون تو
پہلے درے مارین (پہر سنگسار کرین) سنگسار کرتے وقت مرد کو زمین مین کمر تک دفن
کرین اور عورت کو سینے تک۔ اگر انمین سے کوئی ایک بہاگ جائے اور (جرم کا) ثبوت
گواہون سے ہوا ہو تو پہر گرفتار کرکے سنگسار کرین اگر مجرم کے اقرار سے ثبوت
ہوا ہو تو گرفتار نکرین بشرطیکہ کچہہ پتہر اس پر پڑے ہون۔ سنگسار کرنے مین گواہ

ومن زنى فى زمان شريف او مكان شريف ضرب زيادة على الحد **الفصل الثامن**
فى اللواط والسحق والقيادة ويثبت اللواط بما يثبت به الزنا ثم ان اوقب قتل او رجم او القى من
شاهق او احرق وللامام احراقه او قتله بغيره وان كان بصغير او مجنون ولو لاط المجنون
او الصغير بعاقل ادبا وقتل العاقل ولو ادعى العبد اكراه مولاه قبل والا قتل ولو لاط الذمى
بمسلم قتل وان لم يوقب حد فيقتل المفعول مع الايقاب وان لم يوقب جلد مائة حرا كان او عبدا فاعلا
او مفعولا ولو تكرر الحد قتل فى الرابعة ويعزر الاجنبيان المجتمعان فى ازار واحد مجردين
من ثلثين الى تسعة وتسعين ولو تكرر التعزير حد فى الثالثة ويعزر ومن قبل غلاما اجنبيا

ابتدا کریں اور اقرار سے ثبوت ہوا ہو تو امام ابتدا کرے **چوتھا مسئلہ** مرد کو کوڑے مارتے
وقت برہنہ کریں اور ضرب بہت سخت ماریں منھ اور شرمگاہ پر نہ ماریں۔ عورتکو بٹھا کر ماریں
اور اسکے کپڑے اسپر لپیٹ دیں **پانچواں مسئلہ** اگر کوئی شخص مسلمان آزاد عورت کو اپنے
نکاح میں رکھکر اسکی بے اجازت کنیز سے نکاح کرے تو زنا کی حد کا آٹھواں حصہ اسکو مارنا واجب ہے
اگر متبرک ایام میں (مثل رمضان وغیرہ کے) یا متبرک مکان (جیسے مسجد وغیرہ) میں زنا کرے تو
حد معین سے زیادہ ماریں **آٹھویں فصل لواطہ** اور سحق اور قیادہ کے حدود میں ہے
(مرد سے مرد کے برا فعل کرنیکو لواطہ کہتے ہیں اور عورت سے عورت کے برے فعل کو سحق اور کٹناپے
کو قیادہ) جن امور سے زنا ثابت ہوتا ہے انہیں سے لواطہ بھی ثابت ہوتا ہے پس اگر دخول
کرے تو (تلوار وغیرہ سے) اسے قتل کریں یا سنگسار کریں یا بلندی پر سے گرا دیں یا جلا دیں
امام کو جائز ہے کہ اسے جلا دے یا کسی اور طرح سے قتل کرے گو اسنے بچے یا دیوانے سے لواطہ
کیا ہو۔ اگر دیوانہ یا بچہ کسی عاقل سے لواطہ کرے تو دیوانے کو یا بچے کو تعزیر دیں اور اس
عاقل کو قتل کریں۔ اگر غلام دعوے کرے کہ آقا نے جبر (سے لواطہ) کیا ہے تو عذر اسکا مقبول

ویثبت السحق بما یثبت به الزنا ویجب فیه جلد مائة علی الفاعلة والمفعولة والحرة والامة سواء ولو تکرر الحد قتلت فی الرابعة ویسقط الحد بالتوبة قبل البینة کاللواط ولا یسقط بعدها وتحد المجتمعتان تحت ازار واحد مجردتین دون الحد ولو تکرر التعزیر مرتین یجلد القواد خمسا وسبعین جلدة ویحلق راسه ویشهر وینفی حرا کان او عبدا مسلما کان او کافرا ولا جز علی المرأة ولا نفی ویثبت بشاهدین او الاقرار مرتین الفصل التاسع فی حد القذف من قال من المکلفین البالغ العاقل الحر المسلم المحصن یا زانی او یا لائط او یا منکوحا فی دبره او انت زان او لائط بای لفظ کانت مع معرفة القائل بالفائدة حد ثمانین جلدة حرا

ہوگا ورنہ قتل کیا جائیگا۔ اگر ذمی مسلمان سے لواطہ کرے تو قتل کیا جائے گو دخول نہو۔ مفعول کو بھی بشرط دخول قتل کریں اگر دخول نہو تو سو کوڑے ماریں خواہ آزاد ہو یا غلام فاعل ہو یا مفعول اگر تین مرتبہ حد جاری ہو چکی ہو تو چوتھے مرتبہ میں قتل کریں۔ اگر دو شخص ایک چادر میں برہنہ ملیں تو انہیں تیس کوڑوں سے نیننا نوے ۹۹ کوڑے تک ماریں (یعنے اس تعداد میں حاکم شرع کا اختیار ہے) اگر کسی لڑکے کا شہوت سے بوسہ لے تو اسے بھی تعزیر دیں۔ تعزیر مکرر واقع ہو چکی ہو تو تیسرے مرتبہ حد ماریں۔ زنا جس سے ثابت ہوتا ہے سحق بھی اسی سے ثابت ہوتا ہے اسمیں دونوں عورتوں کو سو سو کوڑے مارنا چاہیے اور اسمیں آزاد اور کنیز برابر ہیں مکرر حد جاری ہو چکے تو چوتھے مرتبہ قتل کریں۔ گواہی گزرنے سے پہلے توبہ کریں تو مثل لواطہ کے اسمیں بھی حد ساقط ہے گواہی کے بعد ساقط نہیں ہوتی اگر برہنہ دو عورتیں ایک چادر میں ہوں تو انہیں تعزیر دیں دو مرتبہ تعزیر ہو چکے تو تیسرے مرتبہ حد ماریں۔ اگر کٹنا مرد ہو تو اسے پچھتر کوڑے مار کے سر مونڈھ کے شہر بدر کر دیں خواہ آزاد ہو یا غلام مسلمان ہو یا کافر۔ اگر کٹنی عورت ہو تو فقط (پچھتر) کوڑے ماریں سر مونڈھنا اور شہر بدر کرنا اس سے ساقط ہے

سحق

کان او عبد اولو قال لمن اعترف ببنوتہ لست بولدی او قال لغیرہ لست لابیک یجب الحد

ولو قال یا ابن الزانی او لزانیۃ او یا ابن الزانیین فالحد لہ لابوین اذا کانا مسلمین ولو کان

المولجیۃ کافر او بجہد ولو قال للمسلم ابن الکافرۃ امک زانیۃ ولو قال یا زوج الزانیۃ او یا ابا

الزانیۃ او ملک یا بالزانیۃ فالحد للمنسوبۃ الی الزنا دون المخاطب ولو قال زنیت بفلانۃ او لاط

فلان او لطت بہ وجب حدان ویعزر فی کل قول موجب للاستخفاف کقولہ لامرأتہ لم اجدک

عذراء او اختلمت بامک البارحۃ او یا فاسق او شارب الخمر اذا لم یکن المقول لہ متظاہرا وکذا

یعزر قاذف الصبی والمجنون والکافر والمملوک والمتظاہر بالزنا الا الاب اذا قذف ولدہ ولو قذف

کٹنا یا دو گواہ عادل سے یا دو مرتبہ کے اقرار سے ثابت ہوتا ہے **نوین فصل حد قذف**
کے بیان میں ہے اگر کوئی بالغ و عاقل کسی بالغ و عاقل و آزاد مسلمان صاحب عفت کو (یعنے اس شخص کو
جو علانیہ زنا یا لواطہ نہیں کرتا) کھے کہ ای زانی یا ای لواطہ کرنیوالے یا اے شکوح فی الدبر یا کھے کہ تونے
زنا کیا ہے یا لواطہ کیا ہے یا اور کسی لفظ میں کہے بشرطیکہ اسکا مطلب قذف ہو تو اسکو اسی درے
مارنا واجب ہے خواہ آزاد ہو یا غلام۔ اگر کوئی شخص اپنے فرزند کو جسکی ولدیت کا اقرار کر چکا ہو کھے
کہ تو میرا بیٹا نہیں یا کوئی شخص کسی غیر کو کھے کہ تو اپنے باپ کا بیٹا نہیں ہے تو حد قذف بدان
واجب ہے۔ اگر کسیکو کہے کہ ای زانی کے بیٹے یا ای زانیہ کے بیٹے یا اے دو زانیوں کے بیٹے تو حد ان
اور یا باپ دونوں کیطرف سے واقع ہوگی بشرطیکہ دونوں مسلمان ہوں گو مخاطب کافر ہو۔
اگر کسی ایسے مسلمان کو جسکی ماں کافرہ ہو کھے کہ تیری ماں زانیہ ہے تو تعزیر دیجائیگی۔ اگر کسیکو
کھے کہ ای زانیہ کے شوہر یا ای زانیہ کے بھائی یا ای زانیہ کے باپ تو اسکی طرف سے حد واقع ہوگی
جسکو زنا کی نسبت دی ہے نہ مخاطب کی طرف سے اور اگر کھے کہ تونے فلان عورت سے زنا کیا ہے
یا فلان مرد نے تجھسے لواطہ کیا ہے یا تونے اس سے لواطہ کیا ہے تو دو حد ثابت ہیں۔ اگر کوئی

جماعة فان جاؤا مجتمعين فعليهم حد واحد فان جاؤا متفرقين فلكل واحد حد ويثبت القذف بالاقرار

مرتين من المكلف الحر المختار وبشهادة عدلين ويعزر الصبي والمجنون اذا قذفا والحد موروث كالمال ولا

ميراث للزوجين ولو عفى احد الوارث كان للباقي الاستيفاء على التمام ولو تكرر الحد ثلثا قتل في الرابعة

ولو تقاذف اثنان عزرا - ويقتل من سب النبي صلى الله عليه وآله او واحدا من الائمة عليهم السلام

ويحل لكل سامع قتله مع امن الضرر وكذا يقتل مدعي النبوة ومن قال لا ادري صدق محمد صلى الله عليه

وآله او كذب مع التظاهر بالاسلام - والساحر اذا كان مسلما - ويعزر الكافر الفصل العاشر في حد

المسكر من تناول مسكرا او فقاعا او عصيرا اذا غلا قبل ذهاب ثلثيه اختيارا مع العلم بالتحريم

اہانت کا کلمہ کسی کی نسبت کہے تو تعزیر دیجائے جیسے کوئی اپنی عورت سے کہے کہ مین نے تجھے

باکرہ نپایا یا کسی سے کہے کہ تیری مان سے رات کو مجھے احتلام ہوا یا کہے کہ اے فاسق یا اے شرابی

بشرطیکہ مخاطب ظاہر بفسق نہو - اگر زنا کی نسبت بچے یا دیوانے یا کافر یا مملوک کی طرف لگائے

یا ایسے شخص کو زنا کی نسبت لگائے جو علانیہ زنا کرتا ہو تو اسے تعزیر دیجائیگی - اگر باپ فرزند

کی طرف زنا کی نسبت کرے تو باپ کو تعزیر دین - اگر کوئی شخص ایک جماعت کو زنا سے

منسوب کرے اور وہ سب ملکر دعوے کرین تو اسے ایک ہی حد مارین اگر ہر شخص متفرق طور

دعوے کرے تو ہر شخص کے لئے علیحدہ حد مارین - دو مرتبہ اقرار کرنے سے بشرطیکہ اقرار کرنیوالا بالغ

و عاقل ہو - یا دو گواہ عادل سے قذف ثابت ہوگا - اگر بچہ یا دیوانہ کسیکو زنا سے منسوب کرے

تو اسے تعزیر دین - حد قذف مثل مال کے میراث مین پہونچتی ہے (جیسے کوئی کسی کے باپ کو

کہے کہ تو زانی ہے اور حد جاری ہونے سے پہلے باپ مرجائے تو اسکے بیٹے کو پہونچتا ہے کہ حاکم شرع

سے رجوع کرکے باپ کے قاذف کو حد لگوائے) مگر اسکی میراث شوہر و زوجہ مین نہین - اگر حد

قذف کے چند آدمی وارث ہون اور انمین سے ایک شخص بخشدے تو حد مین کچھ کمی نہوگی

والتكليف حد ثمانين جلدة عاريا على ظهره وكتفه ويتقى وجهه وفرجه بعد الإفاقة حرا كان
او عبدا او كافرا متظاهرا ولو تكرر الحد ثلثا قتل في الرابعة ولو شرب الخمر مستحلا فهو مرتد
ويحد مستحل غيره ولو باع الخمر مستحلا استتيب فان تاب والا قتل ويعزر بايع غيره ولو تاب
قبل قيام البينة سقط الحد ولا يسقط بعدها ولو اقر ثم تاب تخير الامام ويثبت بشهادة
عدلين او الاقرار مرتين من اهله ولو شرب المسكر جاهلا به او بالتحريم سقط الحد ومن استحل
ما اجمع على تحريمه كالميتة قتل ولو تناوله مضطرا عزر ولا دية للمقتول بالحد والتعزير ولو بان
فسق الشهود فالدية في بيت المال **الفصل الحادي عشر في حد السرقة** يشترط

باقی وارث پوری حد جاری کرا سکتے ہین - اگر حد قذف کسی پر تین مرتبہ جاری ہو چکے تو چوتھے
مرتبہ قتل کرین - اگر دو شخص آپسمین ایک دوسرے کو زنا سے منسوب کرین تو دونون کو تعزیر
دیجائے - اگر کوئی شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یا کسی امام علیہ السلام کو یا جناب سیدہ
علیہا السلام کو برا کہے تو اسکا قتل واجب ہے اور سننے والے کو جائز ہے کہ اسے قتل کرے بشرطیکہ
اپنی جانکا خوف نہو اور اسیطرح اس شخص کا قتل واجب ہے جو نبوت کا دعوے کرے - اگر کوئی شخص جو ظاہر
مسلمان ہو اور کہے کہ مین نہین جانتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے تھے یا جھوٹے (معاذ اللہ)
تو وہ بھی قتل کیا جائیگا - اگر مسلمان جادوگر ہو تو اسے قتل کرین اگر کافر ہو تو اسے تعزیر دین

دسوین فصل نشے کی حد کے بیان مین ہے جو شخص نشے کی چیز کھائے یا پیئے یا بوزہ
پیئے یا شیرۂ انگور جوش کھانے کے بعد اور دو ثلث کم ہونے سے پہلے کھائے بشرطیکہ مجبور نہو
اور حرمت کو جانتا ہو اور بالغ و عاقل ہو تو اسے نشہ اترنیکے بعد برہنہ کرکے اسّی
کوڑے پشت اور کاندھے پر مارین - منھ اور شرمگاہ کو بچائین خواہ وہ آزاد ہو یا غلام
اگر کافر علانیہ اسکا استعمال کرتے تو اسے بھی حد مارین اگر کسی پر تین مرتبہ نشے کی حد

فی قطع السارق التکلیف وانتفاء الشبهة وهتك الحرز وهو المسكون او مقفل او مغلق او دفن
واخراج النصاب وهو ما قیمته ربع دینار ذهباً خالصاً مضروباً بسكة المعاملة بنفسه تم
ومع الشرائط یقطع اصابعه الاربع من یده الیمنی فان عاد قطعت رجله الیسری من مفصل
القدم ویترك له العقب فان عاد ثالثاً خلد فی السجن فان سرق فیه قتل ولو تكررت السرقة
من غیر حد كفی الواحد ولو سرق الطفل والمجنون عزرا ولا یقطع العبد بسرقة مال السید
ویقطع الاجیر والزوج والزوجة والضیف مع الاحراز دونهم ویستعاد المال من السارق
ولا یقطع السارق من المواضع المتناوبة كالحمامات والمساجد ولا من الجیب فی الكم الظاهر

جاری ہو چکے تو چوتھے مرتبہ قتل کریں شراب کو حلال جانکر پیئے تو مرتد ہے اور بغیر شراب اور کسی
نشے کی چیز کو حلال جانے تو اسے حد ماریں اگر کوئی شراب کا بیچنا حلال جانکر فروخت کرے تو پہلے اسے
توبہ کرنے کے لئے کہیں اگر توبہ کرے بہتر ہے ورنہ قتل کریں بغیر شراب کے اور نشے کی چیزیں بیچنے والے کو
تعزیر دیں نشے کی چیز کا پینے والا گواہی گزرنے سے پہلے توبہ کرے تو حد ساقط ہے گواہی کے بعد توبہ کرے
تو ساقط نہیں اگر خود اقرار کرے اور پھر توبہ کرے تو امام کو اختیار ہے - یہہ جرم دو گواہ عادل سے
ثابت ہوتا ہے یا خود دو مرتبہ اقرار کرے بشرطیکہ بالغ و عاقل ہو اگر کسی نشے کی شئے کو بے علمی سے پئے
یا اسکی حرمت کو نجانتا ہو تو حد ساقط ہے اگر کوئی شخص کسی ایسی شئے کو حلال جانے جسکی حرمت پر تمام
اہل اسلام میں اتفاق ہو مثل مردار کے تو اسے قتل کریں اگر اسے حرام سمجھکر کھائے تو تعزیر دیں - اگر حد
مارنے سے یا تعزیر دینے سے کوئی مرجائے تو اسکا خون بہا نہیں ہے (یعنے کچھ جرم نہیں) اگر گواہوں کا فسق
ظاہر ہو تو بیت المال سے خون بہا دیا جائے **گیارہویں فصل** چوری کی حد کے بیان میں ہے چور کا ہاتھ
کاٹنے میں شرط ہے کہ وہ بالغ و عاقل ہو اور اسے اپنے مال کا شبہہ نہو - حفاظت کے مقام سے چرائے
جیسے کوئی چیز قفل میں ہو یا کسی اور شئے میں بند ہو یا دفن ہو اور نصاب یعنے قدر معین شرعی

ولو كانا باطنيين قطع ويقطع سارق الكفن وبائع الصغير الحر ولو نبش ولم يأخذ غير فان تكرر
وفات السلطان جاز قتله ويثبت بشهادة عدلين او الاقرار مرتين من اهله ويكفي في
غرم المال المقر وشهادة الواحد مع اليمين ولو تاب قبل البينة سقط الحد لا بعدها ولو تاب
بعد الاقرار تخير الامام **مسائل الاولى** لو سرق اثنان نصابا فالاقوى سقوط الحد
حتى يبلغ نصيب كل واحد منهما النصاب **الثانية** قطع السارق موقوف على المرافعة
فلو لم يرافع المسروق منه لم يقطع الامام ولو وهبه او عفى من القطع سقط ان كان
قبل المرافعة والا فلا **الثالثة** لو اخرج النصاب دفعة وجب القطع فكذا لو اخرج

کے موافق چرائے وہ اتنا مال ہے جو پاؤ دینار طلائے خالص کی قیمت کا ہو جس پر سکہ رائج ہو اپنی
ذات سے۔ چھپ کر چرائے۔ جب یہہ شرطیں پائی جائیں تو اس کے دہنے ہاتھہ کی چار انگلیاں
کاٹڈالیں۔ اگر پھر چرائے تو بایاں پاؤں ایڑی کے پاس سے کاٹیں اور ایڑی چھوڑ دیں۔ اگر
پھر چرائے تو ہمیشہ کے لئے قید کر دیں اور اگر پھر چرائے قتل کریں۔ اگر کئی مرتبہ چرائے اور حد
جاری نہو ایک ہی حد کافی ہے۔ اگر بچہ یا دیوانہ چوری کرے تو تعزیر دیں۔ اگر غلام آقا کا مال
چرائے تو اسکا ہاتھہ نہ کاٹیں اگر نوکر اور شوہر اور زوجہ اور مہمان چرائیں تو انکا بھی ہاتھہ کاٹا
جائیگا بشرطیکہ اس مال کی حفاظت ان کے غیر نے کی ہو۔ چوری کا مال چور سے واپس لیا جائے
اگر کسی چیز کو ایسی جگہہ سے چرائے جو مقام لوگوں کے جمع ہونے کا ہو مثل حمام اور مسجد کے تو
ہاتھہ نہ کاٹا جائیگا اسیطرح اگر کھلے ہوئے جیب اور آستین سے چرائے۔ ہاں اگر جیب اور
آستین پوشیدہ ہوں تو ہاتھہ کاٹیں۔ کفن چور کا ہاتھہ کاٹا جائیگا آزاد بچے کو چرا کر بیچنے
والے کا ہاتھہ بھی کاٹیں۔ اگر کوئی کسیکی قبر کھودے مگر کفن نہ لے تو تعزیر دیں۔ اگر کئی مرتبہ
قبریں کھودے اور اتنے میں بادشاہ (حق) مرجائے تو اسے قتل کریں (تاکہ بادشاہ کی قبر

مراہ اعلیٰ الاقوی **الرابعۃ** لوسرق الوالد من مال ولدہ لم یقطع ولوسرق الولد قطع **الخامسۃ** یقطع الیمین وان کان احدیٰ یدیہ او ھما شلاً وین اولم یکن لہ یسار ولولم یکن لہ یمین قطعت یسارہ وقیل تقطع رجلہ الیسریٰ **الفصل الثانی عشر** فی حد **المحارب** وغیرہ کل من جرد السلاح لاخافۃ فی بر او بحر لیلاً او نھاراً تخییر **الامام** بین قتلہ وصلبہ وقطعہ مخالفاً او نفیہ ولو تاب قبل القدرۃ علیہ سقط الحد دون حقوق الناس ولو تاب بعدھا لم یسقط واذا انفق کتب الی کل بلد بالمنع من معاملتہ ومواکلتہ ومجالستہ الی ان یتوب واللص محارب یدفع مع

کوئی کھولے) وہ چوری جسمین ہاتھ کاٹا جاتا ہے دو عادل لوگوں کی گواہی سے یا دو مرتبہ کے اقرار سے ثابت ہوتی ہے۔ اگر (چور) ایک مرتبہ اقرار کرے یا ایک عادل گواہی دے اور (مدعی) قسم بھی کھلے تو چور سے مال لیا جائے ہاتھ نہ کاٹیں۔ شہادت پیش ہونے سے پہلے (چور) توبہ کرے تو حد ساقط ہے۔ شہادت کے بعد ساقط نہیں۔ اگر اقرار کے بعد توبہ کرے تو امام کو اختیار ہے یہاں کئی **مسائل** کا بیان ہے **پہلا مسئلہ** اگر دو آدمی ایک نصاب کو چرائیں تو فتوے یہ ہے کہ دونوں سے حد ساقط ہے جبتک کہ دونوں کا حصہ نصاب کو نہ پہونچے **دوسرا مسئلہ** چور کا ہاتھ کاٹنا صاحب مال کے مرافعہ پر موقوف ہے اگر وہ مرافعہ نکرے تو امام ہاتھ نہ کاٹینگے۔ اگر صاحب مال چور کو مال مسروقہ بخشدے یا قطع دست کو معاف کرے تو حد ساقط ہے بشرطیکہ مرافعہ (یعنی رجوع دعوے) سے پہلے معاف کرے ورنہ ساقط نہیں **تیسرا مسئلہ** اگر ایک نصاب کو ایک دفعہ مین چرلے تو قطع دست (اجماعاً) واجب ہے اگر کئی دفعہ چرانے سے ایک نصاب پورا ہو تو بھی یہی حکم ہے علی الاقوی **چوتھا مسئلہ** باپ اپنے بیٹے کا مال چرائے تو ہاتھ نہ کاٹا جائے بیٹا چرائے تو کاٹین **پانچوان مسئلہ** دہنا ہاتھ کاٹنا چاہیے گو ایک ہاتھ یا دونوں ہاتھ شل ہون

غلبۃ السلامۃ فان قتل نهد رومن کا برامرأۃ علی فرجها وعلا ما فلما دفعه فان
قتلاه نهدر ومن دخل دار قوم نرجروه فلم ینزجرلم یضمن یتلفه او تلف بعض اعضائه
و یعزر المختلس والمستلب والمحتال بشهادۃ الزور وغیرها والمبنج بمایر تدع غیرا
ویستعاد منه ما اخذه **مسائل الاولیٰ** اذا وطی البالغ العاقل بهیمۃ غرد
ثم ان کان ماکولۃ اللحم حرم لحمها ولم نسلها وتذبح وتحرق ویغرم قیمتها لصاحبها
ولو اشتبهت قسم القطیع نصفین ثم اقرع ثم قسم الخارج بالقرعۃ وهکذا الی ان
یقع علی واحدۃ۔ ولو کانت غیر ماکولۃ اللحم اخرجت من البلد وبیعت فی غیره وا یغرم

یا اسے بایان ہاتھ نہو اگر دہنا ہاتھ نہو تو بایان ہاتھ کاٹین۔ بعض نے لکھا ہے کہ اس صورت
مین بایان پاؤن کاٹین بارھوین **فصل** حد محارب وغیرہ کے بیان مین ہے (جیسے قطاع
الطریق) جو شخص (مسلمانون کو) ڈرانے کے لیے ہتھیار کھینچے خواہ صحرا مین ہو یا دریا
مین رات کو یا دن کو۔ امام کو اختیار ہے کہ اسے قتل کرے یا دار پر کھینچے یا مختلف ہاتھ
پاؤن کاٹے یا جلاوطن کرے۔ اگر محارب گرفتار ہونے سے پہلے توبہ کرے تو حد ساقط ہے
مگر آدمیون کے حقوق اس سے ساقط نہونگے اگر گرفتاری کے بعد توبہ کرے تو حد ساقط
نہین۔ جب اسکو شہر سے نکالدے تو ہر شہر مین حکم جاری کرے کہ کوئی شخص اس سے
معاملہ نکرے اور نکوئی اسکے ساتھ کھائے نہ پاس بٹھائے یہانتک کہ وہ توبہ کرے۔
چور بھی محارب ہے اگر وہ سلامتی پر غلبہ (یعنے نقض امن) کرے تو اسکا دفع کرنا واجب ہے
اس صورتمین وہ قتل ہو جائے تو اسکا خون ہدر ہے (یعنے کچھ جرم نہین) اگر کوئی
کسی عورت یا لڑکے سے جبراً زنا یا لواطہ کرنا چاہے تو ان دونون پر اسکا دفع
کرنا واجب ہے اس صورتمین وہ قتل ہو جائے تو کچھ جرم نہین۔ اگر کوئی ایک قوم کے

حد محارب

ثمنها لصلبها ان لم یکن له ویتصدق بالثمن علی رائی ویثبت بشهادة عدلین او الاقرار مرتین ولو تکرر التعزیر قتل فی الرابعة الثانیة من زنی ببهیمة نھو کمن زنی ببهیمة فی الحدود اعتیاد الاحصان ویغلظ ههنا العقوبة ولو کانت المیتة زوجته عزر ویثبت بشهادة اربعة وحکم اللائط بالمیت حکم اللائط بالحی ویغلظ عقوبته الثالثة من استمنی بیده عزر ویثبت بشهادة عدلین او الاقرار مرة الرابعة الانسان الدفع عن نفسه وحریمه وماله ما استطاع ویجب الاسهل فالاسهل فان لم یندفع به انتقل الی الاصعب۔ ومن اطلع علی دار قوم فزجروه

گھر میں گھس جائے اور وہ لوگ اسے منع کریں اور وہ نہ سنے اسپر وہ لوگ اسے مار ڈالیں یا اس کے اعضا کو تلف کریں تو کچھ جرم نہیں۔ اور مختلس (یعنے وہ شخص جو کسیکا مال غیر مقام حفاظت سے چرائے) اور مستلب (یعنے جو کسیکا مال علانیہ چرا کے بھاگے) اور حیلہ باز جو جھوٹی گواہی دے یا کسی اور طرح سے حیلہ کر کے کسیکا مال کھائے اور جو کسیکو بنگ پلا کے بے عقل کر دے۔ (یہہ سب لوگ) تعزیر دئے جائیں اور جو مال ہنوز لیا ہے واپس لیا جائے۔ یہاں کئی مسئلوں کا بیان ہے پہلا مسئلہ کوئی بالغ و عاقل کسی جانور سے وطی کرے تو اسے تعزیر دیں اگر وہ جانور حلال گوشت ہو تو اسکا اور اسکی نسل کا گوشت حرام ہو جائیگا اسے ذبح کر کے جلا دیں اور اسکی قیمت واطی سے لیکر مالک کو دیں اگر وہ جانور (تمام جانوروں میں ملکر) مشتبہ ہو جائے تو تمام جانوروں کے دو حصے برابر کر کے قرعہ ڈالیں جس حصہ پر قرعہ آئے پھر اسکے دو حصے کریں اور قرعہ ڈالیں اسیطرح (عمل کرتے جائیں) یہانتک کہ ایکجانور پر قرعہ آئے (پس اسے ذبح کر کے جلا دیں) اگر وہ جانور حرام گوشت ہو تو اسے دوسرے شہر میں لیجا کر بیچ ڈالیں۔ اور وطی کرنیوالا اسکی قیمت مالک کو دے بشرطیکہ وہ جانور واطی کا مال نہو

قائم بنیز جر فرمونہ بجہاتہ او عود فجنی علیہ فہو ھدد۔

کتاب القصاص والدیات وفیہ فصول **الاول** فی القتل اما **عمد** وھوان یقصد بفعلہ الی القتل لمن یقصد قتل انسان بفعل صالح لہ ولو نادرا او یقصد الی فعل یقتل غالبا وان لم یقصد القتل **واما شبہ عمد** ھوان یکون عامدا فی فعلہ مخطیا فی قصدہ لمن یضرب للتادیب فیموت واما **خطاء محض** بان یکون مخطیا فی الفعل والقصد معا لمن یرمی طائرا فیصیب انسانا وکذا اقسام الجراح۔ ویثبت القصاص بالاول مع صدورہ من البالغ العاقل فی النفس

اور اس جانور کے فروخت سے جو قیمت آئے (وہ ایک قول کے بنا پر) تصدق کی جائے۔ یہہ جرم عادلین کی گواہی سے یا دو مرتبہ اقرار کرنے سے ثابت ہوگا۔ اگر تین مرتبہ تعزیر ہو چکی ہو تو چوتھے مرتبہ قتل کریں دوسرا مسئلہ جو مرد سے زنا کرے وہ حد جاری ہونے میں اور حصا میں مثل اسکے ہے جو زندیسے زنا کرے مگر یہاں سزا میں سختی کی جائیگی اگر میت ایسکی زوجہ ہو تو تعزیر دیجائے۔ یہہ جرم چار عادلونکی گواہی سے ثابت ہوگا۔ جو مردے سے لواطہ کرے وہ زندیسے لواطہ کرنے والے کے برابر ہے اسکی سزا میں سختی کیجائے تیسرا مسئلہ جو اپنی ہاتھ سے ایسا فعل کرے جس سے انزال ہو تو اسے تعزیر دیں اسکا ثبوت دو گواہ عادل سے یا ایک مرتبہ اقرار کرنے سے ہوگا چوتھا مسئلہ ہر آدمی پر اپنی جان اور مکان اور مال سے جسطرح ہو سکے دفع ضرر واجب ہے۔ پہلے اسہل طریقہ سے دفع کرے اگر اس سے دفع نہو تو سختی کرے۔ اگر کوئی ایک قوم کے گھر میں نظر کرے اور وہ لوگ اسے منع کریں اور وہ نمانے پھر وہ لوگ پتھر یا لکڑی سے ماریں اس پر بھی وہ نمانے پھر وہ لوگ اسے زخمی کریں تو (کچھہ جرم نہیں) اسکا خون ہدر ہے۔

المعصومة المكافية سواء كان مباشرة كالذبح والخنق او تسبيبا كالرمي بالسهم والحجر والضرب المتكرر بالعصاء بحيث لا يحتمله مثله والالقاء الى الاسد فيفترسه وكذا لو جرحه فسرت الجناية فمات ويدخل قصاص الطرف وديته في قصاص النفس وديتها ولو جرحه ثم قتله فان فرق اقتص فيهما والا ففي النفس ولو اكره غيره على القتل اقتص من القاتل وكذا الوامر ويخلد الامر السجن وان كان عبد الامر ولو امسكه واحد وقتله اخر ونظر ثالث قتل القاتل وخلد الممسك السجن وسملت عين الناظر

الفصل الثاني في شرائط القصاص وهي خمسة

كتاب القصاص - دیات اسمین کئی فصلین ہین پہلی فصل قتل کے بیان مین ہے (اسکی کئی قسمین ہین) اول قتل عمد یعنے ایک فعل سے قتل کا ارادہ کیا جائے جیسے کوئی ایسے فعل جو قتل کے لئے موضوع ہے کسی آدمی کے قتل کا ارادہ کرے گو اس فعل سے بطور نادر قتل ہوتا ہو یا ارادہ بیسے ایسا فعل کرے جس سے اکثر آدمی قتل ہوتا ہو۔ گو قتل کا ارادہ نہو۔ دوسرے شبہ عمد یعنے ایک فعل عمداً کرے (جس سے آدمی اکثر قتل نہین ہوتا) اور قصد مین خطا ہو (یعنے قتل کا قصد نہو اور کوئی قتل ہو جائے) جیسے کسیکو تادیب کے لئے (مثلاً طمانچہ) مارے اور وہ مر جائے تیسرے قتل خطا یعنے فعل اور قصد دونون مین غلطی واقع ہو جیسے کسی پرندہ پر تیر لگائے وہ کسی آدمی پر پڑے (اور وہ قتل ہو) اسیطرح تین قسم کے اقسام ہین۔ قتل عمد مین قصاص ثابت ہے بشرطیکہ قاتل بالغ و عاقل ہو اور مقتول کی جان معصوم ہو (یعنے اسکا قتل کسی سبب سے واجب نہو) اور اسلام اور آزادی مین قاتل کے برابر ہو خواہ مقتل اپنے ہاتھ سے قتل کرے مثل ذبح کرنے یا گلا گھونٹنے کے یا کوئی سامان قتل کا کرے جیسے تیر لگانے یا پتھر مارے یا لاٹھی ایسی قدر مارے جس سے اس کے برابر کا آدمی زندہ نہین رہتا یا شیر کے روبرو ڈالدے اور شیر اسکو پھاڑ ڈالے۔ اگر کسیکو زخمی کرے اور

الاول الحریۃ اذا کان القاتل حرا فلا یقتص من الحر للعبد ولا للمکاتب و
لا لام الولد ولا المدبر بل یلزم قیمتہ یوم القتل ولا یتجاوز دیۃ الحر ولا بقیمۃ
الامۃ دیۃ الحرۃ ولا بدیۃ عبد الذمی دیۃ مولاہ ولا بدیۃ امتہ دیۃ الذمیۃ ویقتل
الحر بمثلہ و بالحرۃ مع رد نصف الدیۃ والحرۃ بمثلہا و بالحر ولا یوخذ منہا الفضل و
کذا فی قصاص الجراح والاطراف مالم یبلغ ثلث دیۃ الحر فیتصنف دیۃ المرأۃ ویقتص
لہا من الرجل مع رد الفضل ولہ منہا ولا رد و یقتل العبد بالعبد و بالامۃ والامۃ
بمثلہا و بالعبد ولو قتل العبد حرا کان ولی الدم مخیرا بین قتلہ واسترقاقہ

اور اس زخم کی سرایت سے وہ مرجائے تو بھی حکم ہے۔ اطراف انسان (جیسے ہاتھ پا یا وغیرہ) کا قصاص اور اسکا خون بہا جان کے قصاص اور خون بہا مین داخل ہے۔ اگر کوئی کسیکو زخمی کرے پہر قتل کرے۔ پس اگر زخمی کرنے مین اور قتل مین فرق ہوا ہو تو قصاص بھی اسیطرح ہوگا (یعنے قاتل کو پہلے زخمی کرین پہر قتل کرین) اگر فرق نہو تو فقط جان کا قصاص لین۔ اگر کوئی کسیکو کسی کے قتل پر مجبور کرے تو قاتل سے قصاص لین اگر کوئی حکم کرے تو بھی یہی حال ہے اور حکم کرنیوالے (یا مجبور کرنیوالے) کو دایم الحبس کرین ہرچند آقا کے حکم سے غلام قتل کرے اگر کوئی کسیکو پکڑے رہے اور دوسرا اسے قتل کرے اور تیسرا دیکھتا رہے تو قاتل کو قتل کرین اور پکڑنے والے کو دائم الحبس اور دیکھنے والے کی آنکھیں نکال ڈالین دوسری **فصل قصاص کی** شروط کے بیان مین ہے پہلے شرط حریت ہی بشرطیکہ قاتل آزاد ہو یعنے غلام اور مکاتب اور ام ولد اور مدبر کے عوض مین آزاد سے قصاص نہوگا بلکہ خون بہا اسکی ایسی قیمت کے برابر لیا جائیگا جو قیمت کہ روز قتل کی ہو مگر مرد آزاد کے خون بہا سے تجاوز نہ کیا جائیگا (اسیطرح) کنیز کا خون بہا زن آزاد کے خون بہا سے متجاوز نہوگا (اسیطرح) غلام ذمی کا خون بہا مرد آزاد

ولا خیار لمولاہ ولو جرح اقتص المجروح او استرقہ ان استوعب الجنایۃ قیمتہ
والا فبالنسبۃ او یباع و یوخذ من ثمنہ الارش ولمولاہ ان یفدیہ بارش الجنایۃ
ولو قتل مولاہ قتل بہ ان اختارہ الولی ولو قتل عبدٌ مثلہ عمداً اقتل بہ ولو قتلہ خطاء
فللمولی ذلک بقیمتہ او دفعہ ولہ فاضل قیمتہ عن قیمۃ المقتول ولا یضمن النقص و
المکاتب المشروط او المطلق الذی علیہ لو دیتاً کالقن وان کان قد ادی شیئاً قتل
بالحر لا بالقن بل یسعی فی نصیب الحریۃ و یباع او یسترق فی نصیب الرقیۃ ولو
قتل خطاءً فعلی الامام فی نصیب الحریۃ وللمولی الخیار بین ذلک الرقیۃ والارش

ذمی کے خون بہا سے اور کنیز ذمیہ کا خون بہا زن آزاد ذمیہ کے خون بہا سے زیادہ نلیا جائیگا
مرد آزاد کو مرد آزاد کے عوض مین قتل کرین اور زن آزاد کے عوضمین آدھا خون بہا مرد آزاد کو
دیکر قتل کرین۔ زن آزاد زن آزاد کے عوضمین اور مرد آزاد کے عوض مین قتل کی جائیگی
مگر قصاص کی حالت مین عورت سے کچھ لیا نجا ئیگا۔ اسیطرح زخمی کرنے اور ہاتھ پاؤن
وغیرہ کاٹنے کا حال ہے اور جبتک عورت کے اعضا کا خون بہا مرد کے خون بہا کی تہائی کو نہ
پہونچے تب تک دونون کے اعضا کا خون بہا ساوی ہے جب اسکی تہائی کو پہونچے تو وہان
سے عورت کے اعضا کا خون بہا مرد کے اعضا کے خون بہا سے نصف ہوجائیگا اس صورت
مین مرد سے عورتکا قصاص لین اور مرد کے خون بہا کی زیادتی مرد کو دیجائے مگر عورت سے مرد کا
فقط قصاص لین اور کچھہ نلین۔ غلام کو غلام کے اور کنیز کے عوضمین قتل کرین اور کنیز کو کنیز
اور غلام کے عوضمین۔ اگر غلام کسی آزاد کو قتل کرے تو مقتول کے وارث کو اختیار ہے خواہ
اسے قتل کرے یا اپنا غلام بنا لے۔ اور اس غلام کے آقا کو کچھہ اختیار نہین اگر غلام کسی آزاد کو
زخمی کرے تو زخمی کو اختیار ہے کہ خواہ قصاص لے یا اسے اپنا غلام بنالے بشرطیکہ اس زخم

اد لتسلیم الرق للمرقیة ولو قتل الحر حرین قتل بهما ولو کان القاتل عبدا علی التعاقب
اشترکا فیه مالم یحکم به للاول فیکون للثانی **الثانی الاسلام** اذا کان
القاتل مسلما فلا یقتل مسلم بکافر وان کان ذمیا بل یعزر ویغرم دیة الذمی و
یقتل الذمی بمثله وبالذمیة بعد رد فاضل دیته والذمیة بمثلها وبالذمی و
رد ولو قتل الذمی مسلما عمدا دفع هو وماله الی اولیاء المقتول ان شاؤا قتلوه
وان شاؤا استرقوه وقیل یسترق اولاده الصغار ایضا ولو اسلم بعد القتل
فکالمسلم ولو قتل خطاء لزمه الدیة فی ماله فان لم یکن له مال فعاقلته الامام

خون بہا غلام کی قیمت کے برابر ہو۔ اگر کم ہو تو بہ نسبت قیمت کے غلام ہوگا (جیسے آدھا غلام یا پاؤ
غلام) یا غلام کو بیچکر اپنے زخم کا خون بہا وصول کرے (اس صورتمین) اس کے آقا کو جایز ہے کہ
زخم کا خون بہا اپنے پاس سے دیکر اپنے غلام کو چھڑا لے اگر غلام اپنے آقا کو قتل کرے تو مقتول
کا وارث اسے قتل کر سکتا ہے۔ اگر غلام کسی غلام کو عمدًا قتل کرے تو قصاص کیا جائے اگر خطاً سے
قتل کرے تو قاتل کے آقا کو جایز ہے کہ اپنے غلام کی قیمت دیکر غلام کو چھڑا لے یا غلام کو سپرد کردے
اس صورتمین اس غلام کی قیمت مقتول کی قیمت سے زیادہ ہو تو زیادتی واپس لے سکتا ہے کم ہو تو
پھر تی واجب نہیں مکاتب مشروط اور مکاتب مطلق جب تک کہ کچھ ادا نکرے مثل غلام کے ہے
اگر کچھ ادا کر دی تو آزاد کے عوضمین قتل ہوگا مگر غلام کے عوضمین قتل نہوگا بلکہ جسقدر آزاد ہوا ہی اتنی مین خود
کرکے خون بہا ادا کری اور باقی مین فروخت کیا جای یا مقتول کے آقا کا غلام بنایا جائے۔ اگر خطاً سے قتل
کری تو اسکے حصہ آزادی پر جتنا خون بہا واجب ہی وہ امام ادا کرینگے باقی مین اسکے آقا کو اختیار ہے کہ حصہ غلامی
کی قیمت دیکر اسے چھڑا لے یا سپرد کر دے۔ اگر ایک آزاد دو آزادونکو قتل کرے تو وہ دونوں کے عوضمین
قتل ہوگا۔ اگر ایک غلام دو آزادونکو تعاقب سے (یعنے ایک کے بعد ایک کو) قتل کرے تو دونوں

دون اهله **الثالث** ان لا يكون القاتل ابا فلا يقتل الاب بالولد بل يؤخذ منه الدية ويعزر — ويكفر ولو قتل الولد اباه قتل به وكذا الام لو قتلت ولدها قتلت به **الرابع** العقل فلو قتل المجنون او الصبى لم يقتلا بل اخذت الدية من العاقلة لان عمدهما خطاء ولو قتل البالغ صبيا قتل به ولو قتل العاقل مجنونا اخذ منه الدية الا ان يقصد دفعه فيكون هدرا او الاعمى كالبصير على الاقوى **الخامس** ان يكون المقتول معصوم الدم فلو قتل مرتدا او من اباح الشرع قتله لم يقتل به **الفصل الثالث فى الاشتراك** اذا اشترك جماعة فى قتل

مقتولوں کا عوض اسمیں مشترک ہے بشرطیکہ اسکے بارہ میں پہلے مقتول کے لئے حکم نہو چکا ہو ورنہ دوسرے مقتول کے لئے ہوگا (اسکا فائدہ اس وقت ہے کہ جب کسی مقتول کا وارث اسے غلام بنانا چاہے) **دوسری شرط** اسلام ہے بشرطیکہ قاتل مسلمان ہو یعنے مسلمان کافر کے عوضمیں قتل نہوگا گو وہ کافر ذمی ہو بلکہ اسے تعزیر دی جائے اور وہ ذمی کا خون بہا ادا کرے۔ ذمی کو ذمی اور زن ذمیہ کے عوضمیں اسکا بقیہ خون بہا دے دیکر قتل کریں اور ذمیہ کو ذمیہ اور ذمی کے عوضمیں قتل کریں اور اس سے کچھ نلیں۔ اگر ذمی مسلمان کو عمداً قتل کرے تو وہ اور اسکا مال اولیائے مقتول کو سپرد کیا جائے خواہ وہ قتل کریں یا غلام بنالیں بعض نے لکھا ہے کہ اسکے چھوٹے بچے بھی مملوک بنائے جائینگے اگر وہ قتل کے بعد مسلمان ہو جائے تو اسپر مسلمانکا حکم جاری ہوگا۔ اگر ذمی کسی مسلمان کو خطاسے قتل کرے تو اپنے مال سے خون بہا ادا کرے اگر مال نہو تو اسکا عاقلہ امام ہے نہ اقربا **تیسری شرط** یہ ہے کہ قاتل (مقتول) کا باپ نہو یعنے باپ فرزند کے عوضمیں قتل نہوگا بلکہ اس سے خون بہا لیں اور تعزیر دیں اور وہ کفارہ بھی ادا کرے۔ اگر فرزند باپ کو قتل کرے تو وہ قصاص میں قتل ہوگا اگر ماں بچے کو قتل کرے تو وہ بھی قتل ہوگی **چوتھی شرط** عقل ہے یعنے دیوانہ یا بچہ کسیکو قتل کرے تو قصاص

حر مسلم کان للولی قتل الجمیع بعد ردّ فاضل دیۃ کل واحد عن جنایتہ علیہ وله قتل البعض ویرد الآخرون قدر جنایتہم علی المقتص منہ ولو فضل للمقتولین فضل قام بہ الولی وان فضل منہم کان لہ وسنذکر البحث فی الاطراف ولو قتلت امرأتان رجلا قتلتا بہ ولا ردّ ولو کن اکثر قتلن بہ بعد ردّ الفاضل علیہن وللولی قتل البعض وترد الباقیات قدر جنایتہن ولو اشترک رجل وامرأۃ فی قتل رجل فللولی قتلہما بعد ردّ الفاضل علی الرجل ولہ قتل الرجل وترد المرأۃ دیتہا علیہ ولہ قتل المرأۃ واخذ نصف الدیۃ من الرجل ولو اشترک عبد وحر فی قتل حر فللولی قتلہما بعد ردّ نصف الدیۃ علی الحر

نہیں بلکہ ان کے عاقلہ سے خون بہا لیا جائے (عاقلہ کا ذکر آگے ہے) کیونکہ انکا فعل عمدی بحکم خطا ہے اگر کوئی بالغ کسی بچہ کو قتل کرے تو قصاص ہوگا اور عاقل دیوانے کو قتل کرے تو اس سے خون بہا لیا جائیگا بشرطیکہ قاتل نے قصد دفع نکیا ہو ورنہ دیوانے کا خون ہدر ہے (یعنے دیوانہ کسی پر حملہ کرے اور وہ دفع کے قصد سے بشرط ضرورت دیوانے کو مار ڈالے تو کچھ جرم نہیں) اندہا قتل بینا کے ہے علی الاقوی پانچویں شرط یہہ ہے کہ مقتول معصوم الدم ہو (یعنی اسکا قتل کسی سبب سے روا یا جائز نہوا ہو) جیسے کوئی مرتد کو قتل کرے یا ایسے شخص کو جسکا قتل شرعاً مباح ہو تو کچھ جرم نہیں بشرطیکہ ارتداد وغیرہ کا ثبوت پہونچا ہو تیسری فصل اشتراک کے بیان میں ہے جب چند آدمی ملکر ایک مرد مسلمان آزاد کو قتل کریں تو مقتول کے وارث کو جائز ہے کہ اسکے عوض میں سبکو قتل کرے بشرطیکہ ان سب کا خون بہا خون بہائے مقتول کو وضع کرنے کے بعد انہیں پہونچا دے جیسے چار آدمیوں نے ایک آدمی کو قتل کیا اسکا خون بہا ایک ہزار دینار ہے ہر ایک کے ذمے اڑہائی سو اور ہر قاتل کا خون بہا بھی ایک ہزار دینار ہے پس ہر ایک کے خون بہا سے اڑہائی سو دینار وضع کرکے ساڑہے سات سو دینار ہر ایک کو دیکر قتل کرے۔

مقتول کے وارث کو یہہ بھی جائز ہے کہ انمیں سے بعض کو قتل کرے اور بعض کو چھوڑ دے اس صورت میں

وما يفضل من قيمة العبد عن جنايته على مولاه ولو قتل الحر ردّ السيد عليه نصف الدية او سلّم العبد اليه ولو زادت قيمته على النصف كانت الزيادة للمولى ولو قتل العبد رد الحر على المولى ما فضل عن الدية ان كان في العبد فضل فلو استوعب الدية والا كان عليه تمامها لاولياء المقتول - ولو اشترك عبد وامرأة في قتل حر فللولي قتلهما ولو فضلت قيمة العبد عن جنايته رد الولي على مولاه الفاضل وله قتل المرأة واسترقاق العبد ان كانت قيمته بقدر الجناية او اقل والا كان الفاضل لمولاه ولو قتل العبد وقيمته بقدر الجناية او اقل كان للولي

جو قاتل رہا ہو ان انمین سے ہر ایک پے واجب ہے کہ جو اسکے ذمے مقتول کا خون بہا ہے وہ ان بعض کو دے جو قتل ہوتے ہین - پس ان بعض کا خون بہا جو قتل ہوتے ہین حصہ خون بہائے مقتول کے وضع کرنیکے بعد پورا ہو جائے تو بہتر ہے ورنہ وارث مقتول بھرتی کردے اور زیادہ ہو تو خود لے - جیسے ایک عورت اور تین مرد و نے ملکر ایک مرد کو قتل کیا مقتول کا وارث قصاص مین فقط عورت کو قتل کرنا چاہتا ہے اس صورت مین خون بہا کی بچت ہوگی (قطع اطراف (یعنی دست و پا وغیرہ) کے قصاص کا بھی یہی حکم ہے - اگر دو عورتین ایک مرد کو قتل کرین تو دونون قصاص مین قتل ہونگی اور انہین کچھ دینے کی ضرورت نہین اگر دو سے زیادہ عورتین ایک مرد کو قتل کرین تو ان سب کو انکا بقیہ خون بہا دیکر قتل کر سکتے ہین - وارث مقتول کو جائز ہے کہ بعض کو قتل کرے اور بعض اپنے حصے کا خون بہا دین - اگر ایک مرد اور ایک عورت ملکر ایک مرد کو قتل کرین تو وارث مقتول دونون کو قتل کر سکتا ہے مگر مرد کو اسکا بقیہ خون بہا پہلے پہونچائے اگر فقط مرد کو قتل کرے تو عورت اپنے حصے کا خون بہا اسکو دے جو قتل ہوتا ہے دے اگر فقط عورت کو قتل کرے تو مرد سے آدھا خون بہا خود لے - اگر ایک غلام اور آزاد ملکر ایک مرد آزاد کو قتل کرین تو وارث مقتول دونون کو قتل کر سکتا ہے مگر آزاد کو آدھا خون بہا پہلے دے - اگر فقط آزاد کو قتل کرے تو

اخذ نصف الدیۃ من المرأۃ ولو کانت القیمۃ اکثر ردت المرأۃ علیہ الفاضل فان استوعب دیۃ الحر والا کان الفاضل لورثۃ المقتول **الفصل الرابع** فیما یثبت بہ القتل وھو ثلثۃ **الاول** الاقرار ویکفی المرۃ من اھلہ ولو اقر بقتلہ عمداً فاقر اٰخر انہ ھو الذی قتل ورجع الاول سقط القصاص عنھما وکانت الدیۃ علی بیت المال ولو اقر واحد بقتلہ عمداً واٰخر انہ قتلہ خطاءً کان للولی الاخذ بقول من شاء منھما ولا سبیل لہ علی الاٰخر **الثانی** البینۃ وھی عدلان ویثبت ما یوجب الدیۃ کالخطاء والھاشمۃ بشاھد وامرأتین او بشاھد ویمین **الثالث**

تو غلام کا آقا آدھا خون بہا آزاد کو دے یا غلام کو اسے سپرد کرے اگر غلام کی قیمت نصف خون بہا سے زیادہ ہو تو زیادتی واپس لے۔ اگر فقط غلام کو قتل کرے اور اسکی قیمت نصف خون بہا سے زیادہ ہو تو وہ آزاد جو قتل سے بچگیا ہے وہ زیادتی اسکے آقا کو دے اگر زیادتی آدھے خون بہا کے برابر ہے تو بہتر ورنہ اسکی بہرتی مقتول کے اولیا کو دے۔ اگر ایک غلام اور ایک عورت ملکر ایک مرد آزاد کو قتل کریں تو ولی مقتول دونوں کو قصاص میں قتل کر سکتا ہے اگر غلام کی قیمت اس کے ذمے کے خون بہا سے زیادہ ہے تو زیادتی غلام کی آقا کو پہونچائے اور جایز ہے کہ عورت کو قتل کرے اور غلام کو اپنا غلام بنائے بشرطیکہ اسکی قیمت اسکے ذمہ کے خون بہا کے برابر یا کم ہو اگر زیادہ ہو تو زیادتی اسکے آقا کو پہونچائے اگر فقط غلام کو قتل کرے اور اسکی قیمت نصف خون بہا کے برابر یا کم ہو تو ولی مقتول عورت کے ذمہ کا نصف خون بہا عورت سے لے اگر قیمت نصف خون بہا سے زیادہ ہو تو عورت غلام کے آقا کو وہ زیادتی دے پس اگر زیادتی بھی نصف خون بہا کے برابر ہو تو خیر ورنہ جو بچے ہے وہ مقتول کے ورثہ کو دے۔ **چوتھی فصل** ان امور کے بیان میں

القسامة وهي تثبت مع اللوث وهو امارة يغلب معها الظن بصدق المدعي كالشاهد
الواحد فللولي معه اثبات الدعوى بان يحلف هو وقومه خمسين يمينا ولو لم يكن
للمدعي قوم كررت عليه الايمان ولو لم يحلف حلف المنكر خمسين يمينا هو وقومه
ولو لم يكن له قوم كررت الخمسون عليه ولو نكل الزم الدعوى والاعضاء الموجبة للدية
كالنفس ولو نقصت فبالحساب ولا يثبت اللوث بالفاسق الواحد ولا الصبي ولا
الكافر ولو اخبر جماعة من الفساق او النساء مع الظن بانتفاء المواطات يثبت
اللوث ولو كانوا كفارا او صبيانا لم يثبت اللوث الا ان يبلغوا حد التواتر ولو

جس سے قتل ثابت ہوتا ہے وہ تین امر ہیں پہلا امر اقرار ہے اگر بالغ و عاقل ایک مرتبہ
کسیکو قتل کرنیکا اقرار کرے تو کافی ہے اگر ایک شخص اقرار کرے کہ میں نے عمداً قتل کیا ہے
دوسرا کہے کہ میں نے قتل کیا ہے پھر پہلا شخص اپنے اقرار سے پلٹ جائے تو دونوں سے
قصاص ساقط ہے اور مقتول کا خون بہا (اس صورت میں) بیت المال سے دیا جائیگا اگر ایک
شخص قتل عمد کا اقرار کرے دوسرا کہے کہ میں نے خطا سے قتل کیا ہے تو ولی مقتول کو اختیار
ہے جسکی چاہے تصدیق کرے مگر جب ایک کی تصدیق کرے گا تو دوسرے پر کچھ دعوے نچلیگا
دوسرا امر بینہ ہے یعنے دو مرد عادل (کی گواہی) اور ایک مرد اور دو عورتوں سے یا ایک مرد
اور ایک قسم سے وہ جرم ثابت ہوگا جسمیں خون بہا واجب ہے جیسے قتل خطا یا ایسا زخم جس سے
ہڈی کٹے تیسرا امر قسامہ وہ لوث سے قائم ہوتا ہے یعنے ایسی نشانیاں پائی جائیں جن سے
مدعی کی سچائی پر گمان غالب ہو جیسے ایک گواہ - ایسی صورت میں مدعی اپنے دعوے کا ثبوت
اسطرح کرسکے وہ اور اسکی قوم کے لوگ پچاس قسمیں کھائیں (اگرچہ پچاس آدمی قوم میں نہوں
تو جسقدر ہوں مکرر قسمیں کھائیں تا پچاس قسمیں پوری ہوں) اگر بالکل قوم نہو تو خود مدعی

وجد قتیلا فی دار قوم او محلتهم او قریتهم کان لوثا ولو وجد بین قریتین وهو الی احدهما اقرب فهو لوث ولو تساوت مسافتهما تساویا فی اللوث ولو وجد فی فلاة وجهل حاله او فی عسکر او سوق ندیته علی بیت المال ومع انتفاء اللوث یکون الدعوی نیه کغیرها من الدعاوی **الفصل الخامس** فی کیفیة القصاص قتل العمد یوجب القصاص ولا یثبت الدیة الا صلحا وکذا الجراح ولا قصاص الا بالسیف وشبهه ویقتصر علی ضرب العنق ولا یضمن سرایة القصاص مع عدم التعدی ولو کان القصاص لجماعة وتف علی الاجتماع ولو طلب لبعض الدیة

پچاس قسمین کھائے اگر مدعی قسمین نکھائے تو ملزم (اپنی برائت مین) اور اسکی قوم پچاس قسمین کھائے اگر قوم نہو تو خود ملزم پچاس قسمین کھائے اگر قسم سے انکار کرے تو قتل ثابت ہوگا جن اعضا کا پورا خون بہا واجب ہے انکا حکم بھی قتل جان کے ہے اگر خون بہا کم ہو تو اسکے حساب سے قسمین بھی کم ہونگی - اگر ایک فاسق یا بچے اور کافر گواہی دین تو لوث ثابت نہوگا - اگر فاسقون یا عورتون کی ایک جماعت گواہی دے بشرطیکہ سازش کا مظنہ نہو تو لوث ثابت ہے - اگر بہت سے کافر یا بچے گواہی دین تو لوث نہین مگر جسوقت کہ خبر حد تواتر کو پہونچے (تو اس خبر کا یقین ہوجائیگا) اگر مقتول کی لاش ایک قوم کے گھر مین یا ان کے محلے مین یا ان کے گاؤن مین ملے تو انپر لوث ثابت ہے - اگر دو گاؤن کے بیچ مین لاش ملے تو جس سے نزدیک ہو اس گاؤن والون پر لوث ہے اگر دونون سے برابر ہو تو دونون گاؤن والے لوث مین برابر ہین اگر کسیکی لاش صحرائے وسیع مین ملے اور اسکا حال معلوم نہو یا کسی لشکر یا بازار مین ملے تو بیت المال سے خون بہا دیا جائے اور جب لوث نہو تو یہہ دعوی بھی مثل اور دعاوی کے ہوگا **پانچوین فصل کیفیت قصاص کے بیان مین ہے**

ودفعها القاتل كان للباقى القصاص بعد رد نصيب الآخرين على القاتل و كذا لو عفى البعض ولو مات القاتل قبل القصاص اخذ الدية من تركته ولو كان المقتول مقطوع اليد فى قصاص او اخذ ديتها كان للولى القصاص بعد رد دية اليد ولو قطعت من غير جناية اولم ياخذ ديتها فلا رد ويثبت القصاص فى الطرف لمن يثبت له القصاص فى النفس ويقتص للرجل من المرأة ولا رد وللمرأة من الرجل مع الرد فيما اذا زاد على الثلث ويعتبر سلامة العضو فلا يقطع الصحيح بالاشل ويقطع الاشل بالصحيح ان كان مما ينحسم وتساوى المساحة

قتل عمد میں قصاص واجب ہے اور خون بہا بغیر صلح ثابت نہیں ہوتا اسیطرح زخمونکا حکم ہے۔ بغیر شمشیر یا مثل شمشیر کے اور کسیطرح قصاص جایز نہیں اور فقط گردن مارنا چاہیے اگر عضو کے قصاص میں سرایت ہو تو قصاص کرنیوالا ضامن نہیں بشرطیکہ تعدی نکی ہو اگر قصاص لینے کے کئی آدمی مستحق ہوں تو سبکے جمع ہوئے تک قصاص موقوف رہیگا اگر بعض ورثہ خون بہا طلب کریں اور قاتل ادا کرے تو دوسرے ورثہ کو جایز ہے کہ جو خون بہا اپنے حصے کا بعض ورثہ نے لیا ہے اپنے پاس سے قاتل کو پھیر دیں اور قصاص لیں اگر بعض ورثہ معاف کریں تو بھی یہی حکم ہے۔ اگر قاتل قصاص سے پہلے مرجائے تو اسکے ترکے سے خون بہا لیا جائے۔ اگر کسی مقتول کا ہاتھ پہلے قصاص میں کٹ چکا ہو یا کوئی اسکا ہاتھ کاٹکر اسکا خون بہا دیچکا ہو تو ایسے مقتول کے وارث کو جایز ہے کہ قاتل سے قصاص لے مگر پہلے ہاتھ کا خون بہا قاتل کو پھیر دیجائے۔ اگر مقتول کا ہاتھ (قتل سے پہلے) بغیر قصاص کے کاٹا گیا ہو یا اسکی دیت نملی ہو تو قاتل کو بھی کچھ نہ ملیگا اعضا کا قصاص بھی اس شخص کے لئے ثابت ہوگا جسکے لئے جانکا قصاص ثابت ہے۔ عورت

فی الشجاج طولا وعرضا لا انزو لا ابل یعتبر الاسم کالموضحة ویثبت القصاص فیما لا تعزیر
فیه ولا قصاص فیما فیه تعزیر کالمامومة والجائفة وکسر العظام ولا یقتص للذمی من المسلم
ولا للعبد من الحر ویقطع الانف الشام بفاقده والاذن الصحیحة بالصماء ولا یقطع الاشل
الصحیح بالعنین وتقلع عین الاعور الصحیحة بعین السلیم قصاصا وان عمی وینتظر بین
الصبی سنة فان عادت فلا ارش والا فالقصاص والملتجی الی الحرم یضیق علیه فی المطعم
والمشرب لیخرج ویقتص منه ولو جنی فی الحرم اقتص منه فیه ولو قطع ید رجل واصبع آخر اقتص
للاول وکان للثانی الدیة ولو قطع الاصبع اولا اقتص صاحبها ثم صاحب الید وحج بدیة الاصبع

مرد کا فقط قصاص لیں اور کچھ نہ لیں ۔ اور عورت کا قصاص جب مرد سے لیں تو نصف خون بہا
مرد کے عضو کا مرد کو دیں ثلث سے زیادہ میں (جیسا پہلے بیان ہوا) عضو کے قصاص میں صحت
عضو کا اعتبار ہوگا یعنے عضو صحیح سوکھے ہوئے عضو کے عوض میں نہ کاٹا جائیگا ہاں خشک عضو کو
صحیح عضو کے عوض میں کاٹیں گے بشرطیکہ عضو خشک کاٹنے کے قابل ہو ۔ زخم سر کے قصاص میں
طول و عرض برابر ہونا چاہیے نہ عمق بلکہ عمق میں اسمی کافی ہے ۔ مثل موضحہ کے (موضحہ ایسے
زخم کو کہتے ہیں جو ہڈی ظاہر کردے) ایسے زخم میں قصاص ثابت ہے جسمیں (بسبب عدم
خوف ہلاکت کے) تعزیر نہو اور جس زخم میں تعزیر ہے اسمیں قصاص نہیں جیسے
مامومہ اور جائفہ اور شکست استخوان (مامومہ وہ زخم ہے کہ سر کے ایسے مقام
واقع ہو جہاں دماغ کی تھیلی ہے اسے ام الراس کہتے ہیں اور جائفہ وہ زخم ہے جو جوف
میں پہونچے) کافر ذمی کے عضو کا قصاص مسلمان سے نہوگا اور نہ غلام کے عضو کا آزاد سے
وہ ناک جو قوت شامہ رکھتی ہے اس ناک کے عوض میں جو نہیں سونگھ سکتی کاٹی جائیگی
اسیطرح سننے والا کان بہرے کان کے عوض میں کاٹا جائیگا ۔ مرد کا ذکر نامرد کے ذکر کے

الفصل السادس فی دیۃ النفس دیۃ الحر المسلم فی العمد مائۃ من الابل او مائتا بقرۃ مسنۃ او مائتا حلۃ وھی اربع مائۃ ثوب من برود الیمن او الف شاۃ او الف دینار او عشرۃ الاف درھم وتتادی فی سنۃ واحدۃ من مال الجانی ولا یثبت الا بالتراضی ودیۃ شبیہ العمد من الابل ثلث وثلثون بنت لبون وثلث وثلثون حقۃ واربع وثلثون ثنیۃ خطرتۃ الفحل او ما ذکرنا من مال الجانی وتتادی فی سنتین ودیۃ الخطاء من الابل عشرون بنت مخاض وعشرون ابن لبون وثلثون بنت لبون وثلثون حقۃ او ما ذکرنا ھن

عوض مین نہ کاٹا جائیگا - کانے کی جو آنکھ اچھی ہے اچھی آنکھ کے عوض مین نکالی جائیگی ہرچند وہ اندہا ہوجائے - اگر کوئی بچے کا دانت اکھیڑ دے تو ایک برس تک انتظار کرین اگر دوسرا دانت (اسکی جاے پر) نکل آئے تو مجرم سے ایک دانت کا خون بہا لیا جائے ورنہ قصاص مین اسکا دانت بھی اکھیڑ دیا جائے - جو مجرم حرم مین پناہ لے جائے اسکے کھانے پینے مین تنگی کرین تا حرم سے باہر آئے اور اس سے قصاص لین اگر کوئی حرم مین کسیکو زخمی یا قتل کرے تو وہین قصاص ہوگا - اگر کوئی پہلے کسیکا ہاتھ کاٹ ڈالے پھر کسی کی انگلیان کاٹ ڈالے تو شخص اول کی طرف سے قصاص لین اور دوسرا اپنی انگلیون کا خون بہا لے ——

اگر پہلے کسیکی انگلیان کاٹے اور پھر کسیکا ہاتھ تو پہلے کے قصاص مین انگلیان کاٹی جائین پھر دوسرا شخص قصاص بھی لے اور انگلیون کا خون بہا بھی لے چھٹی فصل جان کے خون بہا کے بیان مین ہے - قتل عمد مین مرد آزاد مسلمان کا خون بہا ایک سو اونٹ ہین جو پنجسالہ ہون یا دو سو سنہ گا ئین (یعنے ہر گائے اتنی بڑی ہو جسے عرف مین گاے کہین) یا دو سو

خون بہا

باقی الاصناف وتوخذ من العاقلة فی ثلث سنین ودیة المرأة النصف من ذلک
ودیة الذمی ثمان مائة درهم والذمیة اربع مائة درهم ودیة العبد قیمته ما لم
تجاوز دیة الحر فترد الیها ودیة الامة قیمتها فان تجاوزت دیة الحرة ردت
الیها ودیة الاعضاء بنسبة القیمة فکل ما فی الحر کمال دیة ففی العبد کمال قیمته
لکن لیس للمولی المطالبة بها الا بعد دفع العبد الی الجانی وما فیه دونه فبحسابه
وما لا تقدیر فیه ففیه الارش وجنایة العبد تتعلق برقبته لا بالمولی لکن له فکه
بارش الجنایة **الفصل السابع** فیما یوجب ضمان الدیة وهو اثنان **الاول**

لباس جنہیں مجردیا نیلے چار سو کپڑے ہوں یا ایک ہزار بکرے یا ایک ہزار دینار یا دس
ہزار درہم۔ ایک برس کے اندر قاتل کے مال سے یہہ خون بہا لیا جائیگا (قتل عمد میں) برضامندی
طرفین خون بہا ثابت نہیں ہوتا۔ شبہ عمد کے خون بہا میں اونٹ دینا چاہے تو وہ
بھی سو ہیں مگر فرق اتنا ہے کہ) انمیں تینتیس ۳۳ اونٹنیاں دو برس کامل کی ہوں اور تینتیس ۳۳
اونٹنیاں پوری تین برس کی۔ اور چونتیس ۳۴ اونٹنیاں پانچ برس کی حاملہ ہونی چاہئے (شبہ
عمد میں) باقی اقسام خون بہا مثل عمد کے ہیں۔ یہہ دو برس کے اندر قاتل کے مال سے
وصول کیا جائیگا۔ قتل خطا کے خون بہا میں اونٹ دینا چاہے تو بیس ۲۰ اونٹنیاں یکسالے
اور بیس ۲۰ اونٹ دو برس کے اور تیس ۳۰ اونٹنیاں دو برس کی اور تیس ۳۰ اونٹنیاں کامل تین
برس کی چاہئے باقی قسمیں خون بہا کی وہی ہیں جو ذکر ہوئیں۔ قتل خطا میں عاقلہ کے مال سے
(جسکا ذکر آئندہ ہے) تین برس میں خون بہا وصول کیا جائے **عورت** کا خون
بہا مرد کے خون بہا کا آدھا ہے مرد ذمی کا خون بہا آٹھ سو درہم ہیں اور ذمیہ کا چار سو درہم
غلام کا خون بہا اسکی قیمت ہے بشرطیکہ مرد آزاد کے خون بہا سے زیادہ نہو ورنہ زیادتی

المباشرة بان یقع التلف من غیر قصد کالطبیب یعالج فیتلف المریض بعلاجه او النائم اذا انقلب علی غیرہ فمات او حمل علی راسه متاعًا فاصاب غیرا و کسر المتاع فانه یضمنها ولو وقع علی غیرہ من علو فمات ضمن دیته ولو وقعه غیرہ فالضمان علی الدافع ولو اشترک ثلثة فی ہدم حائط فوقع علی احدہم فمات کان علی الباقین ثلثا دیته ولو اخرج غیرہ من منزله لیلا ضمنه الا ان یقوم البینة بموته او بقتل غیرہ له الثالث التسبیب کمن حفر بیرا فی غیر ملکه فوقع فیها انسان او نصب سکینا او طرح المعاثر فی الطریق ولو کان ذلک فی ملکه لم یضمن ولو دخل

ساقط ہوگی اور کنیز کا خون بہا اسکی قیمت ہے بشرطیکہ زن آزاد کے خون بہا سے زیادہ نہو اگر زیادہ ہو تو زن آزاد کے خون بہا کے برابر لیا جائیگا اعضائے مملوک کا خون بہا اسکی قیمت کی نسبت سے ہے پس آزاد کے جس عضو مین پورا خون بہا ہے غلام کے اس عضو مین پوری قیمت ہے مگر اس صورت مین مالک زخمی غلام کو زخمی کرنے والے کے سپرد کیے بغیر یہہ خون بہا طلب نہین کر سکتا آزاد کے جس عضو مین خون بہا کم ہے اس کے حساب سے غلام کے عضو کے لئے غلام کی قیمت مین سے کم ہوگا۔ جس عضو مین خون بہا مقرر نہین اس مین ارش (یعنے جرمانہ حسب رائے حاکم شرع) ثابت ہوگا غلام کسی کو زخمی کرے تو اسکا خون بہا اسی سے متعلق ہے (یعنے زخمی اسے اپنا غلام بنالیگا) آقا پر اسکا خون بہا نہین ہان آقا کو جایز ہے کہ زخم کا خون بہا خود دیکر اپنا غلام چھڑا لے ساتوین فصل ان امور کے بیان مین ہے جن سے آدمی خون بہا کا ضامن ہوتا ہے وہ دو امر ہین اول مباشرت یعنے خود ایسا کام کرے جس سے بغیر قصد کوئی تلف ہو جیسے طبیب علاج کرے اور اس علاج کے سبب سے کوئی مرجائے یا کوئی سوتے مین کروٹ بدلے اور کوئی شخص اسکے

دار قوم باذنهم فعقره كلبهم ضمنوا جنايته ولو كان بغير اذن فلا ضمان ومن ركب دابة
ضمن ما تجنيه بيديها وكذا لو قادها ولو وقف بها ضمن جنايتها بيديها ورجليها وكذا لو
ضربها غيره فالدية على الضارب ولو ركبها اثنان تساويا في الضمان ولو كان صاحبها معها
ضمن دون الراكب ولو انفلتت الراكب ضمن المالك ان كان بتنفيره والا فلا ولو اجتمع المباشر
والسبب كان الضمان على المباشر **الفصل الثامن في ديات الاعضاء** في شعر الراس الدية
الكاملة وكذا اللحية اذا لم ينبتا ولو نبتا فالارش وفي شعر المرأة ديتها فان نبت فمهرها
وفي الحاجبين خمسمائة دينار وفي كل واحد النصف وفي الاهداب الارش وكذا في الشعر

نیچے دبکے مرے - یا کوئی چیز اپنے سر پہ اٹھائے اور وہ کسی پر گرے اور وہ مر جائے یا وہ چیز تلف ہو پس اسکا
اٹھانیوالا ضامن ہے - اگر کوئی بلندی سے کسی پر گرے اور وہ مر جائے تو گرنیوالا خون بہا کا ضامن ہے
اگر کوئی دوسرا گرائے تو گرانیوالا ضامن ہے اگر تین آدمی ایک دیوار گرائیں اور وہ تینوں میں سے
کسی پر گرے اور وہ مر جائے تو باقی دو پر دو ثلث خون بہا واجب ہے اگر کسی کو اپنے گھر سے رات کو
نکال دے تو اسکا ضامن ہے ہاں اگر اسکا اپنی موت سے مرنا یا کسی آدمی کا اسکو قتل کرنا گواہوں سے
ثابت کر دے تو یہ شخص بری ہو جائیگا دوسرا امر سبب ہے جیسے کوئی غیر کی ملک میں کنواں کھودے
اور کوئی اسمیں گر کے مر جائے یا چھری نصب کرے یا کوئی شئے پھسلانیوالی رستے میں ڈالے
(اور ان چیزوں سے کوئی مر جائے) تو وہ شخص ضامن ہے اگر یہ کام اپنی ملک میں کرے تو ضامن
نہیں - اگر کوئی کسی قوم کے گھر میں اجازت سے جائے اور انکا کتا اسے پھاڑ ڈالے تو وہ قوم اس کے
زخم کے خون بہا کی ضامن ہے اگر بے اجازت جائے تو ضامن نہیں - اگر کوئی کسی جانور پر سوار ہو
(کر چلائے) اور وہ جانور کسیکو ہاتھوں سے زخمی کرے تو سوار ضامن ہے اسیطرح جانور کے کھینچنے والے
کا حکم ہے اگر کسی جانور کو کھڑا کرے اور وہ جانور کسیکو اپنے ہاتھ پاؤں سے زخمی کرے تو کھڑا کرنیوالا

وفی کل واحدۃ من العینین نصف الدیۃ وفی کل جفن ربع الدیۃ اما عین الاعور
الصحیحۃ نفیہا الدیۃ الکاملۃ ان کان العور خلقۃ او بتقوٰی من قبل اللّٰہ تعالیٰ وفی
خسف العوراء الثلث وفی الانف الدیۃ وکذا فی مارنہ او کسرہ ففسد ولو جبر علی غیر
عیب فمائۃ دینار وفی شللہ ثلثا دیتہ وفی الروثۃ وھی الحاجز نصف الدیۃ وفی
احد المنخرین نصف الدیۃ وفی کل اذن نصف الدیۃ وتقسط علی اجزائہا وفی شحمتہا
ثلث دیتہا وکذا فی خرمہا وفی کل شفۃ نصف الدیۃ وفی بعضہا بحسابہ ولو تقلصت قال
الشیخ فیہ دیتہا ولو استرختا فثلثا الدیۃ وفی لسان الصحیح او الطفل الدیۃ ولو قطع

ضامن ہی اگر کوئی دوسرا شخص اس جانور کو مارے اور وہ جانور ہاتھ پاؤن سے کسیکو زخمی کرے تو مارنے
والا ضامن ہے اگر دو شخص سوار ہون تو دونون ضامن ہین۔ اگر اس جانور کا مالک ساتھ ہو تو
مالک ضامن ہی نہ سوار۔ اگر سوار کو جانور گرا دے تو مالک ضامن ہی بشرطیکہ مالک اس جانور کو بھگایا
ہو ورنہ ضامن نہیں اگر مباشرت اور سبب جمع ہون تو مباشر ضامن ہے آٹھوین فصل
خون بہائی اعضا کے بیا نمین ہے سر کے بالون یا داڑہی کے بالون کے لئے پورا خون بہا ہی بشرطیکہ
پہر بال نہ اگین۔ اگر اگین تو ارش لازم ہے عورت کے سر کے بالون مین عورتکا پورا خون بہا واجب ہے
(بشرطیکہ بال نہ اگین) اگر بال اگین تو مہر کے برابر دیت واجب ہے دونو ابرؤ نکا خون بہا پانسو
دینار ہین ایک ابرو مین اسکا آدہا۔ پلک کے بالونمین ارش ہے اسیطرح باقی تمام بالونکا حکم ہے۔
ہر آنکہ کے لئے آدمیکا آدہا خون بہا لازم ہے اور ہر پلک مین ربع۔ کانے کی اچھی آنکہ کے لئے پورا
خون بہا ہے بشرطیکہ پیدائش ہی کانا ہو یا پیدائش کے بعد خدا کیطرف سے آنکہ گئی ہو۔
کانے کی وہ آنکہ جو ضایع ہے کوئی نکالڈالے تو ثلث خون بہا دے۔ ناک کے لئے پورا خون بہا
لازم ہے اسیطرح ناک کی نوک کے لئے۔ اسیطرح اگر ناک توڑے اور وہ بگڑ جائے۔ ہان اگر

بعضه اعتبر بحروف المعجم وهي ثمانية وعشرون حرفا فيقسط الدية عليها فما نقص اخذ قسطه وفي لسان الاخرس ثلث الدية وفي بعضه بحسابه مساحة ولو ادعى الصحيح ذهاب نطقه صدق مع القسامة وفي الاسنان الدية وهي ثمانية وعشرون اثنا عشر مقاديم في كل واحدة خمسون دينارا وستة عشر مواخير في كل واحدة خمسة وعشرون وفي الزائدة منفردة ثلث دية الاصلية ولا دية لها مع الانضمام وفي اسودادها لسن ثلثا ديتها وفي انصداعها من غير سقوط ثلثا ديتها وفي سن الصبي الذي لم يثغر الارش ان بنت والا فدية المثغر وفي العنق اذا كسر وصار

پھر درست ہو اور کچھ عیب نہ رہے تو سو دینار واجب ہیں۔ اگر کسی کی ناک کو شل کر دے تو دو ثلث خون بہا دے۔ ناک کے دونو سوارخوں میں جو پردہ ہے اسے کاٹے تو آدھا خون بہا دے (اسیطرح) ناک کے ہر پرہ کے کاٹنے میں آدھا خون بہا واجب ہے۔ ہر کان کے لئے آدھا خون بہا (آدمی کا) لازم ہے کان کے ہر جزو کے واسطے کان کا خون بہا تقسیم کر کے اسکے حساب سے دے کان کی لو کے لئے کان کے خون بہا کی تہائی لازم ہے لو کے چیرنے کا بھی یہی حکم ہے۔ ہر لب کے لئے (آدمی کا) آدھا خون بہا لازم ہے اور بعض لب میں اسکے حساب سے دینا چاہیے۔ اگر اوپر کی طرف لب اٹھ جائے تو شیخ ابو جعفر طوسی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ ایک لب کا خون بہا لازم ہے اگر دونوں لب ڈھیلے ہو جائیں تو (آدمی کے) خون بہا کی دو تہائیاں لازم ہیں زبان صحیح اور زبان طفل کے لئے پورا خون بہا واجب ہے اگر زبان کا کوئی جز کاٹ ڈالے تو اسکا اعتبار حروف معجمہ پر ہے وہ اٹھائیس حرف ہیں پس کل خون بہا اٹھائیس حرفوں پر تقسیم کیا جائے اور جتنے حروف نہ بولے جائیں اتنا خون بہا لیا جائے گونگے کی زبان کے لئے تلث خون بہا لازم ہے اور اس کے جز کے لئے مساحت کے حساب سے خون بہا

الاسنان اسود الدية وكذا لو جنى عليه بما يمنع الازدراد ولو زال فالارش وفي
اللحيين الدية لو انفرد اعن الاسنان كالصبي وفاقد الاسنان ومع الاسنان ديتان
وفي كل يد نصف الدية وحدها المعصم وفي شلل اليد ثلثا ديتها وفي الشلاء ثلث الصحيحة
وكذا الزائدة وفي كل اصبع من اليد عشر الدية ويقسط على ثلثة انامل وفي الابهام
على اثنين وفي الزائدة ثلث الاصلية وكذا الاشلاء وفي الشلل الثلثان وفي الظفر
عشرة دنانير ان لم ينبت او نبت اسود ولو نبت ابيض فخمسة دنانير وفي الظهر اذا كسر
الدية وكذا لو اصيب فاحدودب او صار بحيث لا يقدر على القعود ولو صلح

لیا جائے اگر (زخمی) دعوے کرے کہ (زخم کے سبب سے) گویائی جاتی رہی ہے تو قسامہ سے
اسکے دعوے کی تصدیق ہوگی (قسامہ کا بیان گزر چکا ہے) کل دانتوں کے لئے (آدمی کا) پورا
خون بہا لازم ہے وہ اٹھائیس ہیں (یہ تعداد بنا پر مشہور ہے ورنہ اکثر بتیس دانت ہوتے ہیں)
(انہیں سے) بارہ آگے کے دانت ہیں جن میں سے ہر ایک دانت کے لئے پچاس دینار واجب ہیں
اور موخرہ (یعنے پیچھے کے) سولہ دانت ہیں ہر ایک کے لئے پچیس دینار لازم ہیں (بشرطیکہ
مرد کے دانت ہوں) اگر کوئی علیحدہ دانت زیادہ نکلا ہو تو اسکے لئے اصل دانت کا ثلث
خون بہا واجب ہے اگر وہ اصل دانت سے ملا ہوا ہو تو خاص اس کے لئے کچھ نہیں۔ اگر کسیکا دانت کسی
کی ضرب سے سیاہ ہو جائے یا پھٹ جائے اور نہ گرے تو ایک دانت کی دو ثلث دیت
لازم ہے اگر بچے کا دانت جو سخت نہوا ہو کوئی توڑ ڈالے اور وہ پھر نکل آئے تو ارش لازم
ہے ورنہ ایک سخت دانت کا خون بہا لیا جائے۔ اگر کسیکی گردن توڑے اور وہ کج گردن
ہو جائے تو پورا خون بہا دے اگر کسی کی گردن پر ایسا زخم لگائے جس سے وہ کوئی چیز نگل نہ سکے
جب بھی یہی حکم ہے۔ اگر گردن پھر اچھی ہو جائے تو ارش لازم ہے۔ اگر کسیکی ڈاڑھی کے

ثلث الدية ولو ذهب مشيه وجماعه فديتان وفي النخاع الدية وفي كل واحدة من ثديي المرأة نصف ديتها وكذا في حلمتيها ولو انقطع لبنها او تعذر نزوله فالأرش وفي حلمتي الرجل نصف الدية عند الشيخ وثمنها عند ابن بابويه وفي الذكر الدية وكذا في الحشفة وفي العنين ثلث الدية وفي الخصيتين الدية وفي كل واحدة النصف وفي ادرة الخصيتين اربع مائة دينار فإن فحج فلم يقدر على المشي فثمان مائة وفي كل من شفري المرأة نصف ديتها وفي افضاء المرأة ديتها وتسقط عن الزوج مع بلوغها ولو كان قبله ضمن الزوج مع المهر الدية والانفاق عليها حتى يموت احدهما ولو لم

دونون طرف کے مقام توڑ ڈالے تو ایک پورا خون بہا واجب ہے بشرطیکہ وہ مقام دانتون سے خالی ہو جیسے طفل یا وہ شخص جسکے منہ مین دانت نہون اگر دانتون سمیت توڑے تو دو خون بہا دے ہر ہاتھ کے لئے (آدمی کا) آدھا خون بہا لازم ہے اسکی حد پہونچے تک ہے ہاتھ کے شل کرنے مین ہاتھ کے خون بہا کے دو ثلث واجب ہین اور خشک ہاتھ قطع کرنے مین اچھے ہاتھ کا ثلث خون بہا لازم ہے اسیطرح دست زائد کے لئے ۔ دونون ہاتون کی ہر انگلی کے واسطے (آدمی کے) خون بہا کا دسوان حصہ واجب ہے ہر انگلی کا خون بہا تین پور پر تقسیم ہوگا اور انگوٹھے کا دو پور پر ۔ زائد انگلی کے لئے اچھی انگلی کا ثلث خون بہا لازم ہے اسیطرح انگشت شل کا حکم ہے اگر کوئی اچھی انگلی کو شل کر دے تو انگلی کے خون بہا کے دو ثلث دے ناخن کے اکھیڑنے مین دس دینار واجب ہین بشرطیکہ پھر وہ ناخن نہ آئے یا سیاہ ناخن آئے ۔ اگر سفید ناخن آئے تو پانچ دینار واجب ہین ۔ پیٹھ کے توڑنے مین پورا خون بہا لازم ہے اگر کسیکی پیٹھ پر کوئی صدمہ پہونچائے جس سے وہ کوڑا ہو جائے یا پیٹھ نکلے جب بھی یہی حکم ہے اگر پیٹھ درست ہو جائے تو ثلث خون بہا دے اگر پیٹھ کے توڑنے سے چلنا اور جماع کرنا موقوف ہو جائے تو دو خون

یکن زوجا وکان مکرها فالمہر والدیۃ ومع المطاوعۃ الدیۃ ولو کانت المکرہۃ بکرا فلہا ارش البکارۃ ایضاً وفی کل واحدۃ من الالیتین نصف الدیۃ وفی کل واحد من الرجلین نصف الدیۃ وحدہما مفصل الساق والقدم واصابعہما کالیدین وفی کل واحد من الساقین والفخذین نصف الدیۃ وفی کسر الضلع خمسۃ وعشرون دینارا ان کان مما یخالط القلب وان کان مما یلی العضدین فعشرۃ وفی کسر البعوص اذا لم یملک الغائط الدیۃ وکذا فی العجان اذا لم یملک البول والغائط وفی الترقوۃ اذا کسرت وجبرت علی غیر عیب اربعون دینارا ومن داس بطن انسان حتی احدث دیس

خون بہا لازم ہیں اگر کوئی پیٹھ کے مہرے کا مغز جسے حرام مغز کہتے ہیں کاٹ ڈالے تو ایک پورا خون بہا ہے عورت کی ہر پستان کے واسطے عورت کا آدھا خون بہا لازم ہے اسیطرح سر پستان کا حکم ہے (اگر کسی ضرب یا صدمہ سے) دودھ بند ہوجائے یا دودھ کا نکلنا متعذر ہو تو ارش لازم ہے مرد کے ہر پستان کے لئے شیخ ابوجعفر طوسی کے نزدیک آدھا خون بہا لازم ہے اور ابن بابویہ رح کے نزدیک خون بہا کا آٹھواں حصہ عضو تناسل کے لئے پورا خون بہا لازم ہے اسیطرح خصیہ کا حکم ہے نامرد کے عضو تناسل کے واسطے ثلث خون بہا واجب ہے دونوں خصیوں کے لئے پورا خون بہا واجب ہے اور ایک کے لئے آدھا اگر کوئی کسی کو ایسا صدمہ پہونچائے جس سے نقص ہوجائے تو چار سو دینار دے اگر وہ آدمی پاؤں کھلے رکھے اور چل نسکے تو آٹھ سو دینار واجب ہیں۔ فرج کے دونوں کناروں میں سے ہر ایک کے لئے عورت کا آدھا خون بہا لازم ہے سوراخ بول اور حیض کو ایک کردے تو (عورت کا) پورا خون بہادے اگر شوہر اپنی زوجہ بالغہ سے مقاربت کرے جس سے سوراخ بول وحیض ایک ہوجائے تو خون بہا ساقط ہے اگر زوجہ نابالغہ ہو تو مہر کے ساتھ خون بہا بھی واجب ہے اور نفقہ بھی یہانتک کہ دونوں میں ایک مرجائے اگر غیر شخص جبراً مقاربت کرے (اور دونوں سوراخ ایک ہوجائیں ۔۔

بطنها ويفتدى ذلك بثلث الدية ومن اقتض بكرا باصبعه حتى خرق مثانتها فلم تملك بولها فعليه ديتها ومثل مهر نسائها وفى كسر عظم من عضو خمس دية ذالك العضو فان صلح على غير عيب فاربعة اخماس دية كسره وفى موضحته ربع دية كسره وفى رضه ثلث دية ذالك العضو فان برأ على غير عيب فاربعة اخماس دية رضه وفى فكه من العضو بحيث يتعطل ثلثا دية العضو فان صلح على غير عيب فاربعة اخماس دية فكه

الفصل التاسع فى ديات المنافع

فى العقل الدية وفى نقصه الارش ولو عاد لم ترجع الدية وفى السمع الدية وفى سمع احدى الاذنين النصف

تو علاوہ سزائے زنا بالجبر کے مہر اور پورا خون بہا لازم ہے اگر عورت راضی ہو تو فقط خون بہا دے جس عورت سے جبراً زنا کیا ہے باکرہ ہو تو ارش بکارت بھی لازم ہے۔ ہر سُرین کے واسطے آدھا خون بہا واجب ہے اور ہر پاؤں کے لئے آدھا۔ پنڈلی اور قدم کا جوڑ پاؤں کی حد ہے پاؤں کی انگلیاں مثل ہاتوں کی انگلیوں کے ہیں۔ ہر پنڈلی اور ہر ران کے لئے آدھا خون بہا لازم ہے پسلی کی ہر ہڈی توڑنیمیں پچیس ۲۵ دینار واجب ہیں بشرطیکہ وہ قلب سے ملی ہوں اگر بازوؤں کے نزدیک ہوں تو ہر استخوان کے لئے دس دینار ریڑھ کی ہڈی توڑے تو پورا خون بہا دے بشرطیکہ پائے خانہ نہ کر سکے۔ اس مقام کے توڑنے کا بھی یہی حکم ہے جو ذکر اور خصیوں کے بیچ میں ہے بشرطیکہ پائخانہ اور پیشاب نہ کر سکے۔ اگر پسلی کی ہڈی توڑے پھر وہ بغیر عیب کے درست ہو جائے تو چالیس دینار دے اگر کسیکے پیٹ پر اسقدر لاتیں مارے کہ حدث صادر ہو تو اسکے پیٹ پر بھی لاتیں ماریں یا ثلث خون بہا کے برابر فدیہ لیا جاے۔ اگر کوئی کسی عورت کا بکر انگلی سے دفع کرے یہاں تک کہ مثانہ پھٹ جائے اور پیشاب نہ کر سکے تو اسپر ایک خون بہا اور مہر مثل واجب ہے ہر عضو کی ہڈی توڑنیمیں اس عضو کے خون بہا کا پانچواں حصہ لازم ہے اگر بغیر عیب کے درست ہو جا

ولو نقص سمع احدهما تقیس الی الاخری و توخذ بحساب التفاوت بین المسافتین ولو نقص سمعهما تقیس الی المساوی له فی السن وفی ضوء کل عین نصف الدیۃ و فی نقصان ضوء احدہما بحسابہ ولکن انی نقصان ضوئہما ویعتبر بالقیاس الی عین مساویہ فی السن وفی الشم الدیۃ ولو قطع الانف نذهب الشم فدیتان وفی نقصانہ الارش بما یراہ الحاکم وفی الذوق الدیۃ وفی نقصانہ الارش ولو اصیب فتعذر علیہ الانزال حالۃ الجماع فالدیۃ وفی سلسل البول الدیۃ وفی الصوت الدیۃ **الفصل العاشر** فی دیات الجراح **الشجاج** ثمانیۃ الحارصۃ

تو ہڈی توڑنیکا جو خون بہا ہے اسکے پانچ حصے کرکے چار حصے دے ہڈی کے زخم مین ہڈی توڑنیکا جو خون بہا ہے اسکا ربع واجب ہے اور ہڈی کے کچلنے مین اس عضو کے خون بہا کی تہائی واجب ہے اگر وہ پھر بغیر عیب کے درست ہوجائے تو اس تہائی کے پانچ حصو مین سے چار حصے دو اگر کسی کی ہڈی عضو سے اسطرح جدا کردے کہ وہ عضو بیکار ہوجائے تو اس عضو کے خون بہا کی دو تہائیان ادا کرے پھر وہ عضو بغیر عیب کے اچھا ہوجائے تو اسمین سے پانچ حصے کرکے چار حصے پہونچائے نوین **فصل** منفعتون کے خون بہا کے بیان مین اگر کسی کی عقل بالکل زائل کردے تو ایک پورا خون بہا ادا کرے اگر عقل کم ہو تو ارش لازم ہے اگر پھر وہ عقل عود کرے تو خون بہا واپس ہوگا۔ سماعت کے بالکل زائل کرنے مین پورا خون بہا واجب ہے اور ایک کان کی سماعت کے لئے آدہا۔ اگر ایک کان کی سماعت کم کردے تو دوسرے کا پھر قیاس کیا جائے اور دو کانون کی سماعت مین جسقدر دور اور نزدیک کا تفاوت ہے اسکے حساب سے خون بہا لیا جائے اگر دونون کانون کی سماعت کم کردے تو اسکے ہمسن پر قیاس کرین۔ ہر آنکھ کی بینائی زائل کرنے مین آدہا خون بہا واجب ہے اور ایک آنکھ کی بینائی کم کرنے مین اسکے حساب کے موافق واجب ہے اسیطرح دونون آنکھونکی بینائی کم

منفعتون

وہی التی تقشر الجلد وفیہا بعیر والدامیة وہی التی تاخذ یسیرا فی اللحم وفیہا بعیران
والمتلاحمة وہی التی تاخذ فی اللحم کثیرا وفیہا ثلثة ابعرة والسمحاق وہی التی تنتہی الی الجلدة
المغشیة للعظم وفیہا اربعة ابعرة والموضحة وہی التی توضح العظم وفیہا خمسة ابعرة والہاشمة
وہی التی تہشم العظم وفیہا عشرة ابعرة والمنقلة وہی التی تحوج الی نقل العظم وفیہا خمسة عشر
بعیرا والمامومة وہی التی تصل الی ام الدماغ وفیہا ثلث الدیة وکذا الجائفة وہی التی تبلغ
الجوف ودیة النافذة فی الانف ثلث الدیة فان صلح فخمس الدیة وفی احد المنخرین الی
الحاجز عشر الدیة وفی شق الشفتین حتی تبدو الاسنان ثلث الدیة ولو برأت فالخمس وفی

کرنے کا حکم ہے اور اس صورتمین اسکے ہم سن پر قیاس کیا جائیگا۔ قوت شامہ زائل کرنے مین پورا خون
بہا واجب ہے اگر ناک کاٹ ڈالے اور اس سے قوت شامہ جاتی رہے تو دو خون بہا واجب ہین قوت
شامہ کم کرنیمین جسقدر حاکم شرع مناسب جانے ارش دینا ہوگا مزہ زائل کرنے مین ایکخون بہا لازم ہے
اور اس کے کم کرنیمین ارش اگر کسیکو ایسا صدمہ پہونچائے کہ جماع کے وقت انزال نہو سکے تو ایک
خون بہا واجب ہے اگر سلسلۃ البول کی بیماری ہو جائے تو پورا خون بہا لازم ہے۔ آواز بند کرنے
مین ایکخون بہا واجب ہے **دسوین فصل** زخمون کے خون بہا کے بیان مین ہے **شجاج**
یعنے جو زخم سر سے مخصوص ہین وہ آٹھ ہین اول خارصہ یعنے وہ زخم جس سے پوست پھٹجائے اسکے
لئے ایک اونٹ واجب ہے دوسرا دامیہ یعنے وہ زخم جو تھوڑا سا گوشت مین در آئے اسکے
لئے دو اونٹ لازم ہین تیسرا متلاحمہ یعنے جو زخم کہ گوشت مین بہت در آئے اسکے لئے
تین اونٹ واجب ہین چوتھا سمحاق یعنے وہ زخم جو ہڈی کے پردے تک پہونچے اسکے واسطے
چار اونٹ لازم ہین پانچوان موضحہ یعنے وہ زخم جس سے ہڈی (کی سفیدی) نظر آئے اسکے لئے پانچ اونٹ
لازم ہین چھٹا ہاشمہ یعنے وہ زخم جو ہڈی توڑے اسکے واسطے دس اونٹ واجب ہین ساتوان منقلہ یعنے
وہ زخم جس سے ہڈی اکھیڑنیکی ضرورت ہو اسکے لئے پندرہ اونٹ لازم ہین آٹھوان مامومہ یعنے ایسے
مقام تک زخم واقع ہو جہان دماغ کی تہلی ہے اسکے لئے (آدمی کا) ثلث خون بہا واجب ہے اسیطرح

کل واحد نصف ذالک وفی احمرار الوجه بالجنایة دینار ونصف وفی اخضراره ثلثه وفی اسوداده ستة ولوکانت فی البدن فعلی النصف ویتساوی الشجاج فی الراس والوجه فاما البدن فبنسبة العضو الذی یتفق فیه من دیة الراس ویتساوی المرأة والرجل فی الدیة والقصاص فیما دون ثلث الدیة فاذا بلغت الجنایة ثلث الدیة صارت المرأة علی النصف وکلما فیه الدیة من الرجل ففیه من المرأة دیتها وکذا من الذمی ومن العبد قیمته ومافیه مقدر من الحر فهو بنسبة من دیة المرأة والذمی وقیمة العبد والامام ولی من لاولی له یقتص او یاخذ الدیة ولیس له العفو **الفصل الحادی عشر** فی دیة الجنین فی النطفة بعد استقرارها

اسیطرح جائفه کا حکم ہے یعنے جو زخم کہ جوف تک پہونچے۔ جو زخم کہ ناک مین دہس جائے اسکے واسطے ثلث خون لازم ہے پہر درست ہوجائے تو خمس خون بہا دے اگر ناک کے کسی پتہ پر زخم لگائے کہ دونون سوراخون کے بیچ مین جو پردہ ہے وہان تک پہونچے تو خون بہا کا دسوان حصہ دے دونون لبون کے چیر ڈالنے مین ثلث خون بہا واجب ہے بشرطیکہ دانت نظر آئین اگر پہر درست ہوجائین تو خون بہا کا پانچوان حصہ لازم ہے ایک لب کے چیرنے مین ثلث کا نصف واجب ہے اگر کسی کے منہ پر اسطرح مارے کہ سرخ ہوجائے تو ڈیڑھ دینار دے اگر منہ سبز ہوجائے تو تین اگر سیاہ ہوجائے تو چھ دینار لازم ہین اگر بدن پر اسطرح مارے تو اسکا آدہا واجب ہے منھ کے زخم سر کے زخم کے برابر ہین۔ بدن مین جس عضو کی خون بہا سر کے برابر ہے اسکے زخمون مین بھی برابر ہے اور کم مین کم۔ خون بہا اور قصاص مین خون بہا کے ثلث کو پہونچے تک عورت اور مرد برابر ہین اور وہان سے عورت کا خون بہا آدہا ہوگا مرد کے جس عضو مین مرد کا خون بہا لازم ہے عورت کے اس عضو مین عورت کا خون بہا لازم ہے۔ اسیطرح ذمی اور غلام کا حال ہے مرد آزاد کے جس عضو مین کم خون بہا مقرر ہے عورت اور ذمی کے اس عضو مین ان کے خون بہا کی مناسبت سے اور غلام کے اس عضو مین اسکی قیمت کی مناسبت سے کمی ہوگی جسکا ولی کوئی نہین اسکا ولی امام ہے خواہ قصاص لے یا خون بہا مگر معاف نہین کریگا گیارھوین **فصل** حمل کے خون بہا کے بیان مین ہے جب نطفہ رحم مین ٹھہرے تو اسکا خون بہا بیس دینار ہین

خون بہای حمل

فی الدم عشرون دینارا وفی العلقة اربعون وفی المضغة ستون وفی العظم ثمانون
فاذا اتمت خلقته ولم تلجه الروح فمائة دینار وفیما بین ذلك بحسابه ودیة جنین الذمی عشر
دیة ابیه وللمملوك عشر قیمة امه المملوكة سواء الذكر والانثی ولو ولجته الروح فدیة كاملة فی الذكر
ونصف فی الانثی ولو قتلت المرأة ومات معها فدیة للمرأة ونصف الدیتین للجنین ان جهل حاله
ولو القته المرأة مباشرة او تسبیبا فعلیها دیته لوارثه ولا سهم لها ومن افزع مجامعا فعزل فعلیه
عشرة دنانیر ویرث دیة الجنین من یرث المال الاقرب فالاقرب ودیة جراحاته واعضائه بنسبة
دیته ولو ضرب الحامل فالقت جنینا فمات بالالقاء قتل به ان كان عمدا والا اخذت الدیة وفی

اور خون جم جائے تو چالیس دینار جب گوشت کا ٹکڑا بنجائے تو ساٹھ دینار جب ہڈی بنے تو اسّی
دینار اور خلقت پوری ہو اور روح نہ پھری ہو تو سو دینار واجب ہین ان حالتون کے بیچ مین
اس کے حساب سے ہے ذمی کے حمل کا خون بہا اسکے باپ کے خون بہا کا دسوان حصہ ہے اور حمل مملوک
کا خون بہا اسکی مانکی قیمت کا دسوان حصہ ہے خواہ لڑکے کا حمل ہو یا لڑکی کا۔ جب پیٹ کے بچے
مین روح پھرے اور وہ لڑکا ہو تو اس کے لئے مرد کا پورا خون بہا واجب ہے اور لڑکی ہو تو آدھا
اگر کوئی شخص کسی عورت کو مار ڈالے اور اس کے ساتھ اسکے پیٹ مین کا بچہ بھی مرجائے تو عورت
کے لئے عورت کا خون بہا اور بچہ کے لئے آدھا مرد کا خون بہا اور آدھا عورت کا خون بہا لازم ہے بشرطیکہ
بچہ کا حال معلوم نہو۔ اگر عورت خود اپنا حمل گرادے تو اسکے وارثون کو اسکا خون بہا دے اسمین
مانکا حصہ ساقط ہے۔ اگر کوئی کسی جماع کرنیوالے کو اسطرح ڈرادے کہ فرج کے باہر اسکا انزال
ہو تو دس دینار دے۔ حمل کا خون بہا وہی اقربا لینگے جو درجات کے لحاظ سے مال کی میراث
لیتے ہین۔ حمل کے زخمون اور اعضا کا خون بہا اسکی ذات کے خون بہا کی مناسبت سے ہے
اگر حاملہ کو اسطرح مارے کہ وضع حمل ہو جائے اور بچہ (زندہ) پیدا ہو کر اسی صدمے سے مرجائے
تو ارنے والا قصاص مین قتل کیا جائیگا بشرطیکہ عمداً مارا ہو ورنہ اس سے پورا خون بہا لیا
جائیگا۔ آزاد مسلمان کی میت کا سر کاٹنے مین سو دینار واجب ہین اور اس کے اعضا کے

قطع راس المیت الحر المسلم مائة دینار وفی قطع جوارحه بحسب دیته وکذا فی جراحه وتصرف هذه
الدیة فی وجوه البر **الفصل الثانی عشر** فی الجنایة علی الحیوان من اتلف حیوانا ماکولا با
لزکوة فعلیه الارش لمالکه وان کان بغیرها فعلیه القیمة یوم الاتلاف وفی قطع جوارحه وکسر
شیء من اعضائه الارش وان کان غیر ماکول وهو مما یقع علیه الزکوة فان کان بالزکوة فالارش
وکذا فی قطع اعضائه مع استقرار الحیوة وان کان بغیرها فالقیمة وان لم یقع علیه الذکوة فالقیمة
ففی کلب الصید اربعون درهما وفی کلب الحائط والغنم عشرون وفی کلب الزرع قفیز من بر وفی
جنین البهیمة عشر قیمتها **الفصل الثالث عشر** فی العاقلة قد بینا ان دیة الخطاء علی العاقلة

قطع کرنے مین اس کے خون بہا کے حساب سے لیا جائیگا اسیطرح اس کے زخمی کرنیکا حال ہے۔
یہہ خون بہا کار ہائے خیر مین صرف کیا جائے **بارہوین فصل** حیوان کو صدمہ پہونچانے کے
بیان مین ہے جو شخص کسی حلال جانور کو ذبح سے تلف کردے تو مالک کو اسکا ارش (یعنے جرمانہ) دے
(اور وہ جانور بھی پہونچادے) اگر بغیر ذبح کے تلف کردے تو روز تلف کی قیمت ادا کرے اس جانور کے
اعضا کے قطع کرنے مین یا کسی شئے کے توڑنے مین ارش لازم ہے۔ اگر ایسے حرام جانور کو جسکا تذکیہ
ہو سکتا ہے ذبح سے تلف کرے تو ارش لازم ہے اسیطرح اس کے قطع اعضا کا حال ہے بشرطیکہ حیات
مستقرہ باقی ہو اگر اس جانور کو بغیر ذبح تلف کرے تو قیمت دے۔ اور جس جانور کا تذکیہ نہین ہوتا
اسکے لئے قیمت دینا لازم ہے پس شکاری کتے کے لئے چالیس درہم واجب ہین اور جو کتا باغ کی
(یا گھر کی) بکریون کی حفاظت کرتا ہے اس کے لئے بیس درہم اور سگ زراعت کے واسطے
ایک قفیز گیہون لازم ہین (قفیز ایک پیمانہ ہے بارہ صاع کا جسکے احتیاطاً بیالیس سیر ہوتے
ہین) **تیرہوین فصل** عاقلہ کے بیان مین ہے ہمنے پہلے بیان کردیا ہے کہ قتل خطا کا خون بہا
(قاتل کے) عاقلہ پر واجب ہے عاقلہ عصبہ اور آزاد کرنیوالے اور ضامن جریرہ اور امام ہے
(ضامن جریرہ کی تعریف کتاب میراث مین بیان ہوچکی) عصبہ وہ لوگ ہین جو قاتل سے ماں باپ کی
طرف سے یا فقط باپ کی طرف سے قرابت رکھتے ہوں اور حق یہہ ہے کہ باپ دادا اور

بیان عاقلہ

وهم العصبة والمعتق وضامن الجريرة والامام اما العصبة فهم المتقربون الى القاتل بالابوين
او بالاب والاقرب تدخل الاباء والاولاد في العقل ولا يدخل القاتل فيه ولا تعقل المرأة ولا الصبي
ولا المجنون ولا يعقل العاقلة عمدا ولا عبدا ولا مدبرا ولا ام الولد ولا دون الموضحة ولا ما
يثبت بالاقرار ولا الصلح ولا جناية الانسان على نفسه ولا ما تجنيه البهيمة ولا اتلاف المال
وعاقلة الذمي الامام ان لم يكن له مال وتقسط الدية على الاقرب فالاقرب وتقديرها الى
الامام او من نصبه للحكومة ولا ترجع العاقلة على الجاني ولو زادت الدية من العصبة اخذت
من الموالي فان اتسعت فمن عصبة الموالي فان اتسعت فمن موالي الموالي وهكذا ولو زادت

اولاد عاقلہ میں داخل ہیں اور خود قاتل اسمین شریک نہیں عورت اور بچہ اور دیوانہ بھی عاقلہ میں
شریک نہیں ہیں۔ عاقلہ قتل عمد میں خون بہا نہ دینگے اور نہ غلام و مدبر اور نہ ام ولد کی طرف سے۔ اور نہ ایسے
زخم میں جو موضحہ سے کم ہو اور نہ ایسے قتل خطا میں جو قاتل کے اقرار سے ثابت ہو۔ اور نہ صلح میں اور نہ خودکشی
میں اور نہ ایسے زخم و قتل میں جو جانور سے واقع ہو اور نہ مال کے تلف کرنے میں ذمی کا عاقلہ امام ہے بشرطیکہ
خود ذی مالدار نہو۔ کل خون بہا تمام اقربا سے یعنے ہر ایک سے تہوڑا برعایت الاقرب فالاقرب وصول
کیا جائیگا اور اسکا تقرر کہ ہر ایک سے کتنا لیا جائے امام یا نائب امام پر موقوف ہے۔ پھر پیسہ خون بہا عاقلہ
قاتل سے نہ لین اگر قرابت داروں سے وصول کرنے کے بعد بھی خون بہا پورا نہو تو آقا سے لین (جسنے
قاتل کو آزاد کیا ہے) اگر جب بھی پورا نہو تو آقا کے اقرباء سے اور اسپر بھی پورا نہو تو آقا کے آقا سے اسیطرح
بڑھتے جائین۔ اگر ان تمام گروہ
سے خون بہا پورا نہو تو امام پر بہرتی واجب ہے۔ اگر عاقلہ زیادہ ہوں تو سب پر حصے پہیلا دئے جائین۔ اگر
عاقلہ میں سے بعض لوگ غایب ہوں تو حاضرین مختص نہونگے اگر باپ اپنے فرزندکو (خواہ وہ بیٹا ہو یا بیٹی)
عمداً قتل کرے تو باپ سے اسکا خون بہا لیکر مقتول کے اور وارثوں کو دین۔ اگر باپ کے سوائے کوئی وارث
نہو تو وہ خون بہا امام علیہ السلام لین گے (غیبت امام میں مجتہد جامع الشرائط کی خدمت میں پہونچانا
چاہیے) اگر باپ (اپنے فرزند کو) خطاسے قتل کرے تو خون بہا باپ کے عاقلہ پر واجب ہے نہ فقط

الدية عن العاقلة اجمع كان الزائد على الامام ولو زادت العاقلة وزع بالحصص ولو غاب بعض العاقلة لم يختص بها الحاضر ولو قتل الاب ولده عمداً اخذت منه الدية لغيره من الوارث وان لم يكن وارث فللامام ولو كان خطاءً فالدية على العاقلة فهٰذه خلاصة ما اثبتناه في هٰذا المختصر فنسال الله تعالى ان يجعل ذلك لوجهه خالصا انه قريب مجيب والله اعلم بالصواب

الرسالة
بالخير

بندہ حقیر مترجم کتاب دعا کرتا ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ اس ترجمہ سے سب مؤمنین کو مستفید اور متنفع فرمائے اور مصنف علامہ کے درجات بہشت میں اعلیٰ کرے اور اس مترجم احقر کو بھی اسکا ثواب عطا فرمائے اور خطاؤں سے درگزر کرے بحق محمد خاتم المرسلین وآلہ الطاہرین صلوٰت اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین والحمد للہ رب العالمین۔
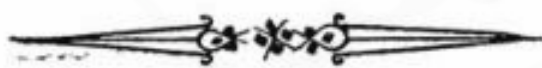
احوال مصنف تبصرہ

اسم مبارک علامہ کا شیخ حسن بن یوسف بن علی بن مطہر حلی ہے جمال الدین لقب تھا اور آیۃ اللہ فی العالمین عرف - آپکا وطن حلہ ہے جو عراق عرب میں کربلائے معلّٰی کے قریب واقع ہے قاضی نور اللہ شستری صاحب کتاب احقاق الحق نے مجالس المؤمنین میں لکھا ہے کہ علامہ کی ولادت ماہ رمضان المبارک کی انتیسویں ۲۹ تاریخ ۶۴۸ھ ہجری کو ہوئی اور ہفتہ کے دن محرم کی اکیسویں ۷۲۶ھ ہجری کو انتقال فرمایا کما فی قصص العلما اس حساب سے آپ کی عمر (۷۸) برس کی ہوئی - علوم شرعیہ کو مثل فقہ وکلام وغیرہ کے جناب محقق اول نجم الدین ابو القاسم جعفر بن حسن بن یحیی بن سعید حلی صاحب شرائع الاسلام اعلی اللہ مقامہ سے اور اپنے پدر بزرگوار یعنے جناب شیخ یوسف بن علی بن مطہر حلی علیہ الرحمہ سے تحصیل کیا - اور مطالب حکمیہ جناب

سلطان المحققین خواجہ نصیر الدین طوسی اعلی اللہ مقامہ کی خدمت مین حاصل کئے انصاف یہہ ہے کہ ہماری زبان وقلم مین اسقدر طاقت نہین کہ آپکے فضائل وکمالات کی پوری تعریف کر سکے۔ ایسا فقیہ اور متکلم اور محقق جامع علوم نقلیہ وعقلیہ آج تک دوسرا نہین ہوا اور عجب یہہ ہے کہ آپ خود مجتہد اور آپکے والد جناب شیخ یوسف بھی مجتہد اور آپکے ماموں جناب محقق اول صاحب شرایع الاسلام بھی مجتہد اور آپکے فرزند فخر المحققین محمد بن حسن علی بھی بالغ ہونے سے پہلے مجتہد ہوئے اور آپکے پوتے ظہیر الدین اور آپکے بھائی رضی الدین علی بن یوسف اور بھتیجے محمد بن علی اور دو بھانجے بھی مجتہد تھے فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ علامہ کا اکثر حال اور آپکے کرامات کا ذکر کتاب قصص العلما مین درج ہے جتنی کتابین علامہ نے تصنیف فرمائی ہین اتنی کتابین کسی اور عالم سے تصنیف نہین ہوئین۔ قصص العلما مین لکھا ہے کہ ہزار سے زیادہ کتابین علامہ نے تصنیف کی ہین۔ بعض اشخاص نے علامہ کی تصانیف کو انکی تمام عمر پر ولادت سے وفات تک تقسیم کیا تو ہر روز ہزار بیت کی تصنیف ہوئی اور یہہ کرامت سے خالی نہین۔ علامہ کے بعض مصنفات سے الفین ہے وہ طبع بھی ہوگئی ہے اس کتاب مین دو ہزار دلیلین خلافت حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے ثبوت مین تحریر فرمائی ہین۔ اور بعض مصنفات سے تحریر الاحکام فقہ مین ہے لوگون نے اس کے مسائل کو شمار کیا ایک لاکھ ساٹھہ ہزار مسئلے ہوئے۔ اور شرایع الاسلام مین چودہ ہزار مسئلے ہین اور اس کتاب یعنے تبصرہ مین ساٹھہ ہزار مسئلے ہین۔ اور بعض مصنفات سے منتہی المطلب ہے کہ اسمین کل اہل اسلام کے مسائل فقہیہ درج کئے ہین اور ہر ایک کی دلیل لکھی ہے اس کے بعد مخالفین کے کل دلائل کو رد کرکے اپنا فتوی بیان کیا ہے اور اس کو دلائل راسخہ سے ثابت کردیا ہے اس کتاب کی چھہ جلدین ہین۔ یہہ تینون کتابین فی الحقیقت بے مثل ہین۔ اور باقی دوسری بعض کتابونکی تفصیل قصص العلما وغیرہ مین مسطور ہے۔

عبارتیکہ جناب زبدۃ الفضلاء و خلاصۃ العلماء مولانا و استاذنا الحاج المولوی السید نیاز حسن صاحب
اعلی اللہ مقامہ برین کتاب تحریر فرمودہ بودند۔

بسم اللہ و لہ الحمد و صلی اللہ علی محمد و آلہ

تبصرۃ المتعلمین از مصنفات آیۃ اللہ فی العالمین جناب علامہ شیخ حسن بن یوسف حلی اعلی اللہ مقامہ
کہ در کتب فقہیہ ہمچنین کتاب مختصر و جامع رؤس مسائل ندیدہ ام ازین جہت زیادہ تر در تدریس این
کتاب جد و جہد دارم جناب فضائل مآب ملکی صفات نخبۃ الانجاب سلالۃ الاطیاب شمس سمائے علم و
ذکا نیر برج زہد و تقوی محلی بحلیہ عدل و ورع البارع الذکی و الحبر الیلمعی السعید الرشید جامع السعادۃ
و العدالہ امام الجماعہ المولوی السید فیض حسین صانہ اللہ عن کل شین کہ تلمیذ بندہ ہستند
و فقہ و غیر آن از نحیف حاصل کردہ اند ماشاء اللہ تسلط در مسائل دارند و بالتماس بندہ تمام تبصرہ ترجمہ
فرمودند چون ترجمہ بکمال سہولت و اختصار بلا تصرف بصحت تمام مطابق متن تحریر فرمودند تا منفعت
آن عام برائے اہل ایمان باشد ازین جہت مناسب شد طبع آن تا مومنین از جمیع ابواب فقہیہ مطلع
شوند و مستفیض گردند۔ فقط مرقوم ۳۰ جمادی الاول ۱۳۰۷ ہجری شرح دستخط حررہ السید نیاز حسن الحسینی الوطی
غفرلہ العلی القوی۔

عبدہ نیاز حسن الحسینی

عبارت جلیلہ خامہ عنبر شمامہ الفاضل الاجل و العالم الاکمل افضل الفضلاء الکاملین اعلم العلماء المتبحرین جناب مولانا مولوی
السید ابوالحسن المعروف بہ میرن صاحب سلمہ اللہ تعالی خلف الصدق جناب مولانا و استاذنا مولوی السید نیاز حسن صاحب غفرلہ اعلی اللہ مقامہ
بسم اللہ و لہ الحمد ترجمہ تبصرۃ المتعلمین کہ از تالیف جناب فضائل مآب عمدۃ المحققین زبدۃ المدققین محلی بحلیہ علم و تقوی
السید فیض حسین البری من کل سوء و شین است و محتوی بر جمیع رؤس مسائل بنا بر مذہب مشہور علماء رضوان اللہ علیہم است
و بمراعات احتیاط و دقت نظر نوشتہ شدہ بندہ من اولہ الی آخرہ ملاحظہ نمودم ترجمہ صحیح و مطابق اصل متن است
عامل بر مسائل این کتاب انشاء اللہ تعالی عند اللہ ماجور و مثاب است فقط
مرقوم غرہ شعبان ۱۳۱۵ ہجری شرح دستخط حررہ الاقل سید ابوالحسن عفی عنہ کو۔

عبدہ ابوالحسن الحسینی

قطعہ تاریخ طبع کتاب ہذا طبع زاد برادر صاحب قبلہ معظمی و مکرمی جناب سید غلام عباس المتخلص قابل

تبصرہ با ترجمہ چون طبع شد بازیب و زین | فیض عام اکنون شد از فکر انجی ذی ہمم

بہر تاریخش چو کردم فکر قابل دل بگفت | طبع گشتہ در رجب - شرع نبی محترم ۱۳۲۰

ایضاً فصلی از نتائج فکر عالی محبی و مکرمی جناب مرزا احمد سلطان صاحب بہادر خاور گورگانی -

بفضل حق کتابی گشت مطبوع | بود مطبوع اہل علم جاوید

نوشتہ مصرعی خاور بسالش | کتاب فقہ شیعہ طبع گردید ۱۳۱۲ ف

ایضاً ہجری رقم زدہ برادر زادہ عزیزم مولوی سید مہدی حسن صاحب مولوی عالم و منشی عالم المتخلص بہ زاہد

چہ کتابی شدہ مطبوع کہ ہست | محتوی بر سنن مشہورہ

سال طبعش بنوشتہ زاہد | منطوی در رد منشورہ ۱۳۲۰ ھ

ایضاً از تصنیف عم زادہ عزیزم سید جعفر نواز حسین صاحب المتخلص بہ فایق

چون کتاب فقہ اردو طبع گشت | شد ازین مسرور قلب مومنان

سال تاریخش چنین فایق نوشت | طبع شد شرع رسول دو جہان ۱۳۲۰ ھ

ایضاً ہجری از تصنیف مترجم

دیکھ کے اس کو کہتے ہین عاقل | ترجمہ عمدہ بے حد لکھا

سال ہجری طبع کا مین نے | مخزن شرع احمد لکھا ۱۳۲۰ ھ

التماسِ مترجم

کتاب تبصرۃ المتعلمین مین ہرچند اکثر احکام بنا بر مذہب مشہور بیان کیے گئے ہین

مگر بعض مقام پر بعض مسائل خلاف مشہور بھی ہین اور بعض خلاف احتیاط۔ لہٰذا

احقر نے ترجمہ مین ان مقامات پر علمائے متاخرین مو تقین احیا کے رسالون سے اخذ کر کے

موافق احتیاط احکام توسمین درج کر دیے ہین کہ ہر شخص اسپر عمل کرکے اور نجات پائے کیونکہ احتیاط

باعث نجات ہے علماء سے امید ہے کہ اگر کہین ترجمہ مین بندہ سے خطا واقع ہوئی ہو تو بذیل

عفو اسکو چھپا دین کیونکہ انسان خطا و نسیان سے خالی نہین فقط

ملتمسہ

احقر العباد سید فیض حسین عفی عنہ